تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ چہارم

طاؤس بن کیسان، وہب بن منبہ، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر، عامر [redacted]
اور ابن ابی لیلیٰ جیسے بہت سے بزرگان دین کے احوال

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا سلمان اکبر صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768



حلیۃ الاولیاء

حصہ چہارم

(۲۴۹) طاؤس بن کیسانؒ [1]

روات حدیث میں سے ایک لبیب، فقیہ، عظیم عبادت گزار ابوعبداللہ طاؤس بن کیسان بھی ہیں جو اہل یمن کے طبقۂ اول میں سے ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: الایمان یمان۔

۴۵۴۷- **طاؤس کے حج** ...... احمد بن جعفر بن مسلم ختلی، احمد بن علی الابار، محمد بن عمرو بن حیان، ضمرہ کی سند سے ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں مکہ میں ۱۰۵ھ میں طاؤس کے جنازے میں شریک ہوا۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے، انہوں نے چالیس حج ادا کیے تھے۔

۴۵۴۸- **طاؤس کے جنازے میں اژدہام** ...... ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے فرمایا کہ طاؤس کا مکہ میں انتقال ہوا لوگوں نے اس وقت تک جنازہ نہیں پڑھا جب تک ابن ہشام نے سپاہی نہ بھجوا دیئے۔ میں نے عبداللہ بن حسن کو دیکھا کہ انہوں نے چارپائی اپنے کاندھے پر اٹھا رکھی تھی۔ (اژدہام کی وجہ سے) ان کی ٹوپی گر گئی تھی اور پیچھے سے چادر بھی پھٹ چکی تھی۔

۴۵۴۹- **حضرت علیؓ کے پڑپوتے طاؤس کے جنازے میں** ...... ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق السراج، محمد بن مسعود کی سند سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہ میرے والد نے بتایا طاؤس کا انتقال مزدلفہ یا منیٰ میں ہوا تھا۔ جب جنازہ اٹھایا گیا تو عبداللہؒ بن حسنؓ بن علیؓ بن جناب ابی طالب نے چارپائی کا پایہ پکڑ لیا اور مسلسل پکڑے چلتے رہے حتیٰ کہ قبر تک پہنچ گئے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۵/۵۳۷. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۶۵. والجرح ۴/ت ۳۰۲۲. والکاشف ۲/ت ۲۴۸۱. وسیر النبلاء ۵/۳۸. وتذکرة الحفاظ ۱/۹۰. وتاریخ الاسلام ۴/۱۲۶. وتهذیب الکمال ۲۹۸۵. (۱۳/۳۵۷)

۴۵۵۰- طاؤس اور امیرِ مکہ...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق کہتے ہیں کہ جب طاؤس مکہ آئے تو امیرِ مکہ بھی آئے اسے لوگوں نے کہا طاؤس کی یہ یہ اچھائیاں ہیں، امیر مکہ نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ لوگوں نے کہا ہم تم پر خوف کھاتے ہیں۔ امیر نے کہا اب وہ بات نہیں جیسا کہ تم کہہ رہے ہو۔

۴۵۵۱- دنیا سے نفرت...... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرزاق، کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ ایک ٹھنڈی بادل والی صبح طاؤس نماز پڑھ رہے تھے کہ وہاں سے محمد بن یوسف حجاج بن یوسف کے بھائی اور ایوب کا گزر ہوا اس وقت طاؤس سجدے میں تھے اس نے ایک عمدہ قسم کی چادر اور اونچے قسم کی (طیلسان) سبز چادر ان پر ڈالنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر ڈال دی گئی اور یہ اپنے کام میں لگے رہے اور نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جب سلام پھیر کر چادر کو دیکھا تو اتار پھینکی اور بغیر اس کی طرف دیکھے اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔

۴۵۵۲- طاؤس کے بارے میں حضرت عباسؓ کا یقین...... عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، عیینہ، ابن جریج کی سند سے عطاء نے حضرت عباس سے نقل کیا ہے، فرمایا کہ میرا یقین ہے کہ طاؤس اھل جنت میں سے ہے۔

۴۵۵۳- طاؤس کا ارشاد...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن یحییٰ بصری، ابن عثمان، معتمر، لیث کی سند سے طاؤس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ابن آدم زبان سے ادا کرتا ہے (بولتا ہے) اسے شمار کیا جاتا ہے حتیٰ کہ بیماری کی اف ہائے (رونے) کو بھی۔

۴۵۵۴- طاؤس کی کسر نفسی...... عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن احمد، ابوبکر ابن ابی شیبہ، فضل بن دکین، سفیان، امیہ، داؤد بن شابور کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے کہا کہ ہمارے لئے دعا کرو، تو انھوں نے (متواضعاً) جواب دیا کہ میں اپنے دل میں خشیت نہیں پاتا جو تیرے لئے دعا کروں۔

۴۵۵۵- جانوروں کے بھنے ہوئے سر اُداس تھے...... محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عثمان بن طالوت، عبدالسلام بن ہاشم، حسن بن ابی حصین عنبری نے مروی ہے کہ طاؤس سروں کے پاس سے گذرے تو ان پر غشی طاری ہوگئی۔

۴۵۵۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل معمر بن سلیمان الرقی، عبداللہ بن بشر کی سند سے مروی ہے کہ طاؤس یمانی کے مسجد جانے کے دو راستے تھے ایک بازار میں سے دوسرا الگ تھا۔ ایک دن بازار سے اور ایک دن دوسرے راستے سے گزرتے تھے۔ اور جس دن بازار سے گزرتے تو دیکھتے کہ بھنی ہوئی سریاں اس رات سوئی نہیں'' ۔ (یعنی جانوروں کے بھنے ہوئے سر ان کے نہ آنے سے اداس رہتے تھے یہ سب وجدانی کیفیات ہیں جس سے یہ چیز نظر آئی۔ (مترجم)۔

۴۵۵۷- گھر میں زیادہ رہنے کی وجہ...... عبداللہ الاصفہانی، ابوالحسن، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ہارون، فریابی، سفیان ثوری کی سند سے مروی ہے کہ طاؤس اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے تو لوگوں نے ان سے اس بارے میں بات چیت کی تو فرمایا کہ حکام کے ظلم وستم اور لوگوں کے فساد کے (گھر میں رہتا ہوں)۔

۴۵۵۸- بلاوجہ گفتگو سے پرہیز...... سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم الدبری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس وغیرہ کی سند سے ہمیں

بیان کیا ہے کہ ایک شخص طاؤس کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس نے کوے کی آواز سنی تو اس نے کہا خیر ہے اس پر طاؤس بولے کہ اس کے پاس کونسی خیر یا شر ہے؟ آئندہ میرے ساتھ مت رہنا یا کہا۔ میرے ساتھ مت چل۔

۴۵۵۹- انسان اور شیطان ...... محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ ، حمیدی ، سفیان ، طاؤس عن ابیہ کی سند سے ہمیں بیان کیا ہے جب انسان صبح کرتا ہے تو شیطان اس کے پیچھے جاتا ہے اور جب وہ گھر پہنچتا ہے اور سلام کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے یہاں میری جگہ نہیں ہے۔ پھر جب انسان کھانے لگتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے نہ غذا ہے اور نہ جگہ ہے لیکن اگر وہ گھر میں بغیر سلام کیے داخل ہو جائے تو شیطان کہتا ہے '' جگہ ہے'' اور جب وہ کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے غذا بھی ہے جگہ بھی ہے۔ رات میں بھی یونہی ہوتا ہے اور فرمایا کہ بیشک فرشتے آدمی کی نمازوں کو لکھتے ہیں کہ فلاں نے اس میں اتنا زیادہ کیا اور فلاں نے اتنا کم کر دیا اور یہ سب مقدار وہ خشوع رکوع اور سجدوں میں لکھتے ہیں۔

۴۵۶۰- طاؤس کی ایک دعا ...... محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ الحمیدی ، سفیان کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں (سفیان) نے طاؤس کے بیٹے سے پوچھا کہ تمہارے والد جب سوار ہوتے تو کیا پڑھتے تھے؟ اس نے بتایا کہ وہ یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم لک الحمدھذامن فضلک و نعمتک علینا فلک الحمدربنا.

ترجمہ: اے اللہ ہر تعریف تیرے ہی لئے ہے، یہ تیرے فضل اور ہم پر کی ہوئی نعمت سے ہے سو تیرے لئے اے ہمارے رب تمام تعریفیں ہیں

سبحان الذی سخرلنا ھذا وماکنا لہ مقرنین (الزخرف آیت ۱۳)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا حالانکہ ہم نہ تھے کہ اس کو قابو میں کر لیتے۔

اور جب طاؤس بجلی کی کڑک سنتے تو سبحان من سبحت لہ پڑھتے۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح کی گئی۔

۴۵۶۱- آدم کی پیدائش سے فرشتوں میں سکون ...... ہمیں احمد بن عبداللہ بن دارہ کوفی نے عبید بن ثابت ، ابن زنجویہ عبدالرزاق ، معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ جب آگ کو پیدا کیا گیا تو فرشتوں کے دل اڑ گئے لیکن جب آدم کو پیدا کیا گیا تو ان کے دل پرسکون ہو گئے۔

۴۵۶۲- نبی کریم ﷺ کی کشف سے زیارت ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد ، حدثنی ابی ، سفیان عن ابن ابی نجیح کی سند سے بیان کیا کہ مجاھد نے طاؤس سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں نے آپ کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا اور نبی کریم ﷺ کعبہ کے دروازے پر کھڑے آپ کو کہہ رہے تھے کہ اپنے پردے کو کھول اور اپنی قراءت کو واضح کر تو طاؤس نے انھیں کہا کہ چپ رہو یہ بات کوئی دوسرا تم سے نہ سنے حتی کہ ان کے بارے میں گمان کیا گیا کہ انھوں نے حدیث سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔

۴۵۶۳- کچھ کہے اور اللہ سے ڈرے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ، احمد بن حنبل ، سفیان ، ابن ابی نجیح ، ابی نجیح کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے ابونجیح کو کہا کہ اے ابونجیح ، جس شخص نے کہا اور اللہ سے ڈرا تو یہ اس شخص سے بہتر ہے جو چپ رہا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا۔

۴۵۶۴- سحر کے وقت مسلمان کا سونا عجب ہے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ، محمد بن یزید کوفی ، ابن یمان ،

مسعر عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس سحری کے وقت ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ سویا ہوا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص سحری کے وقت سویا ہوا ہو۔ (کیونکہ یہ وقت تہجد کا ہوتا ہے اور اچھا مسلمان تہجد پڑھتا ہے۔ مترجم)

۴۵۶۵-عبادت وزہد شادی کے بغیر نامکمل ہے...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، ہشام بن حجیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ نوجوان کا عابد وزاہد بننا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ شادی نہ کرلے۔

۴۵۶۶-نکاح سے عجز اور بدمعاشی ہی مانع ہیں...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسین بن زیادہ بن طفیل، محمد بن التوکل، سفیان ابراہیم بن میسرہ کی سند سے بیان کیا کہ مجھے طاؤس نے کہا تو نکاح ضرور کرلے ورنہ میں تجھے حضرت عمرؓ کا وہ قول کہہ دوں گا جو انھوں نے ابوالزوائد کو ارشاد فرمایا تھا کہ تجھے نکاح سے دو چیزیں مانع ہو سکتی ہیں عاجز ہونا یا بدمعاشی۔

۴۵۶۷-جس شخص کا دین آزاد ہوا سے گڑھے میں گراتا ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن حسن بن بحر عمرو بن علی، عبداللہ بن داؤد، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ میں (سفیان) نے طاؤس کو یہ کہتے سنا کہ جس شخص کا دین آزاد ہوتا ہے اس کو گڑھے میں گرا دیتا ہے۔

۴۵۶۸-سواری پر حج کرنا...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن احمد بن اسد، محمد بن نعمان بن شباح اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، لیث کی سند سے طاؤس سے بیان کیا ہے کہ نیک لوگ سواریوں پر حج کرتے ہیں۔

۴۵۶۹-طاؤس کی کسر نفسی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، وہیب بن ورد یا عبدالجبار بن ورد، داؤد بن شابور کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم نے طاؤس سے کہا یا کسی نے ان سے کہا کہ دعا فرمائیے، تو انھوں نے جواب دیا کہ میں دعا کرنے جیسی خشیت خود میں نہیں پاتا۔

۴۵۷۰-بخل اور شح کی وضاحت...... ہمیں محمد بن علی نے ابویعلیٰ، ابراہیم بن سعید، حجاج، ابن جریج، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے ہیں کہ اصل بخل وہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ میں موجود چیز میں بخل کرے اور شح وہ ہے کہ انسان دوسرے لوگوں کی ملکیت کی چیزوں کو اپنے لئے حرام ذریعے سے پسند کرے قناعت نہ کرے"۔

۴۵۷۱-رات کی دس نیکیاں صبح کو سو بن جاتی ہیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محاربی، لیث کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں سنو! ایک شخص رات کو دس آیات کے ساتھ نماز پڑھے تو صبح کو اس کے لئے سو یا اس سے بھی زائد نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۴۵۷۲-ایک نفل نماز کا طریقہ...... ہمیں عمر بن احمد بن عمر القاضی نے، عبداللہ بن زیدان، احمد بن حازم، عون بن سلام، جابر بن منصور (جو اسحٰق بن منصور سلولی کے بھائی ہیں) عمران بن خالد خزاعی کی سند سے بیان کیا کہ میں عطاء کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

شخص نے آ کر کہا کہ طاؤس یہ سمجھتا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعت پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ الم سجدہ اور دوسری میں سورۂ ملک پڑھے تو اسے شب قدر میں ساری رات نماز پڑھنے کے برابر اجر ملے گا۔ عطاء نے کہا ہاں اس نے سچ کہا: میں نے اس نماز کو نہیں چھوڑا۔

۴۵۷۳- گھر کی بوسیدگی مسئلہ نہیں...... ہمیں قاضی محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے، محمد بن ایوب سے خبر دی اور ہمیں محمد بن احمد بن ابان نے اپنے والد، ابوبکر بن عبید، ابراہیم اصبہانی سے اور ان دونوں نے نصر بن علی، دیدر مرادی نجرانی کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس سے کہا گیا کہ آپ کا گھر بوسیدہ ہو گیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں بھی پرانا ہو چکا ہوں۔

۴۵۷۴- بنی اسرائیل کا ایک شخص...... ہمیں محمد بن علی نے، ابوالعباس قتیبہ، ابن ابی السری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کبھی کبھی پاگلوں کا علاج کرتا تھا وہاں ایک خوبصورت عورت تھی جسے کبھی کبھار پاگل پن کا دورہ پڑتا تھا اس کے گھر والے اسے علاج کے لئے اس کے پاس چھوڑ گئے یہ اس کے پاس رہی تو اس کا اس عورت پر دل آ گیا اور اس نے اس سے بدکاری کر لی جس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو گئی۔ اسے شیطان نے آ کر بہکایا کہ اگر بچہ پیدا ہو گا تو لوگ تجھ پر اعتماد کرنا چھوڑ دیں گے اور تیری رسوائی ہو گی تو اس کو قتل کر دے، چنانچہ اس نے بدنامی کے خوف سے قتل کر دیا اور قتل کر کے اسے اپنے ہی گھر میں دفنا دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اس کے گھر والے آئے اور اس سے عورت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ مر گئی۔ لوگوں نے اس کی نیک طبیعت اور پارسائی کی شہرت کے باعث مان لی اور چلے گئے۔ پھر شیطان ان کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے اور بدکاری کی بنا پر وہ حاملہ تھی، خود نہیں مری تھی لھذا گھر والے وہاں آئے اور اسے کہا کہ ہمیں آپ پر شک نہیں ہے لیکن کسی نے ہمیں یہ بات کہی اسلئے یہ بتادو کہ وہ کہاں دفن ہے؟ اور کون لوگ اس کی تدفین میں آپ کے ساتھ تھے؟ اور پھر ان لوگوں نے گھر کی تلاشی لی تو وہاں سے اس کی لاش برآمد کر لی اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا، شیطان پھر اس کے پاس آیا اور کہا کہ تو اللہ سے کفر کر لے تو میں تجھے بچالوں گا تو وہ کافر بن گیا اور پھر اسے قتل کر دیا گیا اور اس وقت شیطان نے اس سے براءت کا اظہار کیا۔

طاؤس کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں جانتا کہ قرآن کی آیت ”کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک“ مثل شیطان کے اس نے انسان کو کہا کہ کفر کر لے چنانچہ جب اس نے کفر کیا تو شیطان نے کہا میں تجھ سے بری ہوں۔ (الحشر آیت:۱۶)

۴۵۷۵- چار بیٹوں کے باپ کا واقعہ...... ہمیں سلیمان بن محمد نے اسحٰق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص کے چار بیٹے تھے جب یہ شخص بیمار ہو گیا تو ایک بیٹے نے کہا کہ اگر تم اس کی تیمارداری کرو گے تو تمہیں اس کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا (یہ شخص غریب تھا) اور اگر میں اس کی تیمارداری کروں تو مجھے اس کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔
چنانچہ اس شخص کو خواب میں کسی نے کہا کہ فلاں جگہ جاؤ وہاں ایک سو دینار ہیں، وہ لے لو۔ اس نے پوچھا کہ ان میں برکت ہو گی؟ تو اس نے کہا کہ نہیں۔ صبح کو اس نے اپنی بیوی سے کہا تو اس نے مشورہ دیا کہ سو دینار لے آؤ تو ہم اس سے کچھ کپڑے اور کھانے پینے کا سامان کر لیں گے مگر اس نے منع کر دیا۔ دوبارہ اسے خواب نظر آیا اس نے یہی پوچھا کہ برکت ہو گی؟ اس نے کہا کہ نہیں ہو گی۔ اس نے بیوی سے تذکرہ کیا تو اس نے بھی سابقہ بات ہی کہی۔ تیسری مرتبہ پھر اسے خواب نظر آیا اس نے برکت کا سوال کیا تو اس نے کہا کہ ہاں برکت ہو گی، لہذا یہ اس جگہ گیا اور سو دینار اٹھا لئے اور وہاں سے بازار گیا تو ایک شخص دو مچھلیاں لایا اس نے وہ مچھلیاں خرید لیں، گھر لا کر کاٹا تو ہر

مچھلی میں سے ایک ایسا موتی نکلا جو دنیا والوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بادشاہ کو خبر ملی تو اس نے وہ موتی اس سے خریدنے کے لئے آدمی بھیجے اور ایک موتی تیس خچروں پر لدے ہوئے سونے کے بدلے خرید لیا بادشاہ نے دوبارہ بھیجا اور کہلوایا کہ دوسرا موتی بھی خرید لوں گا جو دوگنی قیمت پر وہ دے چنانچہ اس سے وہ موتی پہلے موتی سے دوگنی قیمت پر خرید لیا گیا۔

۴۵۷۶-ایک بوڑھے شخص کی دانا باتیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کہتے ہیں کہ ایک شخص کافی عقلمند اور دانا انسان تھا وہ بوڑھا ہو گیا گھر میں بیٹھ گیا اس نے ایک دن اپنے بیٹے کو کہا کہ میں گھر میں بیٹھے بیٹھے اکتا گیا ہوں اس لئے کسی شخص کو میرے پاس بات چیت کے لئے بھیجو چنانچہ اس نے کچھ لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ میرے والد بوڑھے ہو گئے ہیں ان سے جا کر بات کرو اگر وہ غلط بات کہیں تو بڑھاپے کی وجہ سے معذور سمجھنا اور اگر بھلائی کی بات کہیں تو تم قبول کر لینا، چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ بہترین سمجھداری تقویٰ ہے اور بدترین بے وقوفی گناہ کرنا ہے اور جب تم میں سے کوئی شادی کرے تو نیک لوگوں کی اولاد سے شادی کرنا اور جب تم کسی شخص کو گناہ کرتے دیکھو تو اس سے بچو کیونکہ گناہ کی اور بھی اقسام ہوتی ہیں۔ (یعنی ایک گناہ کرنے والا دوسرا گناہ بھی کرے گا اور اس کے اثرات دوسروں پر بھی پڑ سکتے ہیں)۔

۴۵۷۷-قبر میں نظر آنا یا نہ آنا...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حسن بن علی برقعیدی، سلمہ بن شبیب، احمد بن نصر بن مالک، عبداللہ بن عمر بن مسلم الجیزی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب مجھے دفنا چکو تو میری قبر میں دیکھنا اگر میں وہاں نظر نہ آؤں تو اللہ کا شکر ادا کرنا ورنہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (یعنی افسوس ہے) عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ان کے ایک دوسرے بیٹے نے بتایا کہ اس کے بھائی نے قبر میں دیکھا تھا تو وہ نظر نہیں آئے اور اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔

۴۵۷۸-طاؤس کی ایک دعا...... ہمیں احمد بن محمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ، مہدی بن جعفر کی سند سے بیان کیا کہ میں نے یحیٰ کتانی کو طاؤس کی یہ بات کہتے سنا اے اللہ مجھے زیادہ مال اور زیادہ اولاد سے محروم فرما۔

۴۵۷۹-طاؤس کی ایک اور دعا...... ہمیں ابوحامد محمد بن اسحٰق نے، حاتم بن لیث، قبیصہ، سفیان عن سعید بن محمد کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس ایک دعا یہ کیا کرتے تھے۔

اے اللہ مجھے مال اور اولاد کی کثرت سے محروم فرما اور مجھے ایمان اور عمل (کی دولت) عطا فرما۔

۴۵۸۰-طاؤس کی سچائی کا اقرار...... ہمیں احمد بن جعفر بن اسلم نے، احمد بن علی الابار، عبدالرحمٰن بن بشیر، سفیان بن یعمر، زہری کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کہتے تھے کہ اگر تم طاؤس کو دیکھو گے تو جان لو گے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

۴۵۸۱-پانچ اہم انسان...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ، یحیٰ بن ضریس، ابوسنان، حبیب بن ثابت کی سند سے بیان کیا ہے کہ میرے (حبیب بن ثابت کے) پاس پانچ ایسے افراد جمع ہوئے کہ ان جیسے لوگ کبھی میرے پاس جمع نہیں ہوئے۔ عطا، طاؤس، مجاہد، سعید بن جبیر اور عکرمہ۔

۴۵۸۲-طاؤس اور خواص...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسفیان کی سند سے بیان کیا کہ میں (ابوسفیان) نے عبداللہ بن ابی یزید سے کہا کہ تم ابن عباس کے پاس کس کے ہمراہ جاتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ عطا اور عام لوگوں کے ساتھ اور طاؤس

خواص کے ہمراہ جاتے ہیں۔

۴۵۸۳- طاؤس کا علم پر اعتماد...... ہمیں ابو احمد محمد بن جرجانی نے، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن معبد، قبیصہ، سفیان، حبیب کی سند سے بیان کیا کہ مجھ سے (حبیب سے) طاؤس نے فرمایا جب میں تمہیں کوئی (بات حدیث) سناؤں تو میں پکی بات کروں گا اس لئے میرے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں مت پوچھنا۔

۴۵۸۴- طاؤس کا علم کچا نہیں تھا...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحاق، ابن ابی رزمہ، فضل بن موسیٰ، مطر، حبیب کی سند سے بیان کیا ہے کہ مجھے طاؤس نے یوں فرمایا کہ جب میں تمہیں یہ بتاؤں کہ میں پکی بات کر رہا ہوں تو میرے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں مت پوچھنا۔

۴۵۸۵- طاؤس اور ان کے والد...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے، محمد بن اسحاق، حاتم، اسحاق بن اسماعیل، ابو اسامہ، اعمش، عبدالملک بن میسرہ، بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر کی سند سے بیان کیا ہے مجھے ابن طاؤس نے بتایا کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ میں فلاں عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو انھوں نے فرمایا جاؤ اس کو دیکھ آؤ۔ چنانچہ میں نے بہترین کپڑے پہنے سر دھویا مگر جب انھوں نے مجھے اس حلیہ میں دیکھا تو فرمایا کہ بیٹھو وہاں مت جاؤ۔

۴۵۸۶- طاؤس کا قریشی جوانوں سے خطاب...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ہیثم، ابو بشر کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہمیں طاؤس نے بتایا کہ انھوں نے چند قریشی نوجوانوں کو مٹک مٹک کر چلتے دیکھا تو فرمایا کہ تم ایسا لباس پہنتے ہو جو تمہارے آباؤ اجداد نہیں پہنتے تھے اور اس طرح چلتے ہو کہ رقاص بھی اس طرح نہیں چل سکتا۔

۴۵۸۷- تیمارداری کو حج پر ترجیح...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس اپنے ایک بیمار ساتھی کی تیمارداری میں اس طرح لگے رہے کہ ان کا حج فوت ہو گیا۔

۴۵۸۸- ہمیں ابو حامد نے محمد بن اسحاق، حاتم، عارم، حماد بن زید، حمید بن طرخان، عبداللہ بن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم اپنے والد طاؤس کے ہمراہ مکہ جا رہے تھے ایک ماہ کا سفر تھا جب واپس آئے تو دو ماہ ہو گئے تو انھوں نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آدمی جب تک واپس نہ آئے اللہ کے راستے میں رہتا ہے۔

۴۵۸۹- ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، مہدی بن جعفر، ضمرہ، بلال بن کعب کی سند سے بیان کیا کہ جب طاؤس یمن سے نکلے تو وہ صرف زمانہ جاہلیت کے بنے ہوئے پرانے پانی کے کنوؤں سے پانی پیا کرتے تھے۔

۴۵۹۰- ہمیں احمد بن جعفر بن اسلم نے احمد بن علی ابار، محمد بن سلام جمحی، عمر بن ابی حنیفہ عبدی، عبداللہ بن صالح مکی کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس میری عیادت کرنے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے تو انھوں نے فرمایا کہ تم خود ہی دعا کرو اللہ تعالیٰ پریشان حال کی دعا قبول فرماتا ہے۔

۴۵۹۱- قیامت میں مالک اور مال کی گفتگو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا مال اور اس کے مالک کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور وہ دونوں یوں لڑیں گے صاحب مال اپنے مال سے کہے گا کہ کیا میں نے تجھے فلاں دن فلاں وقت جمع نہیں کیا تھا؟ مال کہے گا کہ تو نے اپنی ضرورت مجھ سے یوں

پوری کی اور تو نے مجھے فلاں وقت خرچ کیا تھا۔ صاحب مال کہے گا کہ یہی مال تھا۔ جس نے مجھے بہت سی رسیوں سے باندھ دیا تھا مال کہے گا ہاں میں ہی وہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے میں تیری رکاوٹ بنا تھا۔

۴۵۹۲- عالم کبھی نہیں سٹھیاتا...... ہمیں عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، حسن بن شاذان الواسطی، وکیع، ابو عبداللہ الہاشمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ فرمایا: میں طاؤس کے ہاں گیا تو انکا بڑا بیٹا جو بہت بوڑھا تھا باہر نکلا میں نے پوچھا کہ آپ طاؤس ہیں؟ اس نے کہا میں ان کا بیٹا ہوں تو میں نے کہا کہ اگر تم اس کے بیٹے ہو تو وہ تو سٹھیا چکے ہوں گے؟ اس نے جواب دیا کہ عالم کبھی سٹھیاتا نہیں چنانچہ میں ان کے کمرے میں داخل ہوا (قصہ مختصر) انھوں نے فرمایا مختصر سوال کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ بھی مختصر جامع جواب دیں تو میں مختصر سوال کروں گا انھوں نے فرمایا کہ میں اپنی اس مجلس میں تورات، انجیل، زبور اور قرآن کریم کا مجموعہ بیان کردوں؟ میں نے کہا جی ہاں! انھوں نے فرمایا اللہ سے اس طرح ڈر کہ کوئی اور چیز تیرے نزدیک اس سے زیادہ خوف کرنے کی نہ ہو۔ اور اس سے ایسی امید لگا جس کی شدت خوف سے زیادہ ہو اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی وہ پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرے۔

۴۵۹۳- کسی سے اپنی ضرورت بیان نہ کرو...... ہمیں حبیب بن حسین نے ابو شعیب خرانی، مروان بن عبید، محمد بن یزید بن حبیش عن ابن جریج کی سند سے بیان کیا ہے کہ مجھے عطاء نے فرمایا کہ میرے پاس طاؤس آئے اور مجھ سے گویا ہوئے کہ اے عطا! ایسے شخص کے پاس اپنی ضرورت کو بیان کرنے سے بچنا جس نے اپنا دروازہ تیرے لئے بند کرلیا ہو اور پردہ حائل کرلیا ہو بلکہ ایسی ذات سے اپنی ضرورت بیان کر جسکا دروازہ قیامت تک کے لئے ترے واسطے کھلا ہے۔ اس نے تجھ سے دعا کی طلب کی ہے اور قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

۴۵۹۴- ایک آیت کی تشریح...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے عمر بن ایوب، ابو معمر، ابو حجاج، ابن جریج، مجاہد کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے اس آیت "اولئک ینادون من مکان بعید" وہ لوگ دور جگہ سے آواز دیں گے (حم فصلت آیت ۴۴) کا مطلب یہ بیان کیا کہ ان کے دل سے دور جگہ سے۔

۴۵۹۵- مردوں کو قبر میں سات مرتبہ آزمایا جاتا ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ہاشم بن قاسم، اشجعی، سفیان کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس نے فرمایا مردوں کو قبر میں سات مرتبہ آزمایا جاتا ہے چنانچہ مردے یہ پسند کرتے ہیں کہ یہ (آزمائش کے) دن ان سے ختم کردیئے جائیں۔

۴۵۹۶- خواتین میں کفر کا ذکر...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابو یحیٰی رازی، عبداللہ بن عمران، ابن ادریس کی سند سے لیث سے نقل کیا ہے کہ طاؤس نے خواتین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں کفر ہے جو کچھ ختم ہوگیا اور کچھ باقی ہے۔

۴۵۹۷- سچائی اور امانت کا المیہ...... ہمیں ابوبکر محمد بن حسن آجری نے عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، زہیر بن محمد، علی بن قادم، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ لیث بن سلیم نے کہا کہ مجھ (سلیم) سے طاؤس نے کہا: جو تو علم حاصل کرے وہ اپنے لئے علم حاصل کر کیونکہ سچائی اور امانت لوگوں میں سے ختم ہو چکیں۔

۴۵۹۸- بندروں کو سجدہ...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابوبکر بن ابی عاصم، الحلوانی، ابو عاصم، زمعہ سلمہ بن وہرام کی سند سے بیان کیا کہ

طاؤس نے فرمایا کہ پہلے کہا جاتا تھا کہ اس کے زمانے میں بندروں کو سجدہ کرو۔

۴۵۹۹-امیر کو ڈانٹ دینا...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابو یحییٰ رازی، حفص بن عمر المہر قانی، عبداللہ بن مہدی، حماد بن زید، صلت بن راشد کی سند سے بیان کیا ہے، صلت کہتے ہیں: میں طاؤس کے پاس بیٹھا تھا کہ سلم بن قتیبہ نے ان سے کچھ پوچھا تو انھوں نے اسے جھڑک دیا چنانچہ میں (صلت) نے کہا یہ خراسان کے والی مسلم بن قتیبہ ہیں تو انھوں نے فرمایا یہ اس کے لئے اس پر آسان ہے۔

۴۶۰۰-گھر گرنے کی خبر پر ردعمل...... ہمیں قاضی محمد بن احمد نے اپنے خط میں محمد بن ایوب، نصر بن علی، دینار مرادی عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس کو کہا گیا کہ آپ کا گھر گر گیا ہے تو انھوں نے فرمایا ہماری بھی شام ہو چکی ہے۔

۴۶۰۱-انسان عورتوں کے معاملات میں کمزور ہے...... ہمیں محمد بن علی نے حسن بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، عن ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے قرآن کی اس آیت خلق الانسان ضعیفا ترجمہ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ (النساء آیت: ۲۸) کے ذیل میں بیان کیا کہ انسان کی کمزوری عورتوں کے معاملات میں ہے کیونکہ انسان عورتوں کے معاملے میں سب سے زیادہ کمزور ہے۔

۴۶۰۲-دنیا کی خوشی آخرت کی پریشانی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن بکیر، ابراہیم بن نافع کی سند سے بیان کیا ہے کہ طاؤس کے والد نے فرمایا: دنیا کی مسرت آخرت کی پریشانی ہے اور دنیا کی پریشانی آخرت کی مسرت ہے۔

۴۶۰۳-اپنے نفس پر مامون کون ہو سکتا ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، نافع بن عمر، بشر بن عاصم کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا:

کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے اور اس کی طرح کسی شخص کو اپنے نفس پر مامون نہیں دیکھا کیا تم اپنی معلومات کے اعتبار سے افضل شخص بتا سکتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ فلاں آدمی ہے۔ چنانچہ طاؤس تھوڑی دیر اسی حالت پر رہے پھر ان کے پیٹ میں درد ہو گیا پھر کوئی چیز انہیں دی گئی جس سے ان کے پیٹ کو آرام ہوا پھر تھوڑی دیر بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

۴۶۰۴-حضرت عیسیٰ اور ابلیس کی ملاقات...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو اس نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری تقدیر میں جو لکھا ہے وہی تمہارے ساتھ ہوگا؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں! ابلیس نے کہا تم اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر کود جاؤ اور دیکھو کہ تم زندہ رہتے ہو یا نہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ میرا امتحان نہ لے کیونکہ میں جو چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں"۔

زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ یوں بیان کئے ہیں کہ بندہ اپنے رب کا امتحان نہیں لیتا بلکہ رب ہی بندے کا امتحان لیتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس طرح حضرت عیسیٰ نے ابلیس کو لاجواب کر دیا۔

۴۶۰۵- طاؤس کا عصر کے بعد عمل...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابوسلمہ، ابن ابی رواد کی سند سے بیان کیا کہ میں نے طاؤس اور ان کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد کسی سے بات نہیں کرتے تھے اور خوب آہ وزاری سے دعا کیا کرتے تھے۔

۴۶۰۶- جو کسی کی وصیت میں داخل نہ ہو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن یحییٰ بن منذر، موسیٰ بن اسماعیل، ابوداؤد طیالسیؒ زمعہ بن صالح، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا کہ جو شخص کسی وصیت میں داخل نہ ہو اس کو کوئی سخت پریشانی نہیں پہنچے گی۔

۴۶۰۷- ہم سے سلیمان بن احمد، محمد بن یحی بن المنذر، موسیٰ بن اسماعیل، داؤد الطیالسی، زمعہ، صالح، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت طاؤسؒ نے فرمایا: جس شخص نے یتیموں کی سرپرستی نہیں کی اور لوگوں کا قاضی یا امیر نہیں بنا وہ مشقت سے بچ گیا۔

۴۶۰۸- ہم سے محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامیہ، داؤد بن عمر، عباد بن کثیر کی سند سے بیان فرمایا: کہ عبداللہ بن طاؤس فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا: اے بیٹے عقل مندوں کے ساتھ رہ، تیری نسبت ان کی طرف ہو جائے گی خواہ تم ان میں سے نہ ہو اور جہال کے ساتھ ہم نشینی اختیار نہ کر خواہ تمہارا ان سے تعلق نہ ہو لیکن پھر بھی تمہیں ان میں سے شمار کیا جائے گا نیز یاد رکھو ہر شی کی غایت ہے، آدمی کی غایت یہ ہے کہ وہ حسن خلق کا مالک ہو۔

۴۶۰۹- بھیک مانگنے سے بیزاری...... ہمیں احمد بن جعفر نے حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عفان، حماد بن زید ایوب کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے طاؤس سے سوال کیا تو انھوں نے اسے ڈانٹ دیا۔ اس نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن میں تمہارا بھائی ہوں تو انھوں نے جواب دیا کیا بھائی ہو، مسلمانوں کے علاوہ؟ (یعنی مسلمانوں کو ایسا سوال زیب نہیں دیتا) یعنی بھیک مانگنا۔

۴۶۱۰- خارجیوں سے بیزاری...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ ایک خارجی شخص میرے والد طاؤس کے پاس آیا اور کہا کہ آپ میرے بھائی ہیں تو انھوں نے جواب دیا ہاں اللہ کے بندوں کے درمیان اور مسلمان آپس میں سب بھائی ہیں۔ (یعنی اسے اپنا مسلم بھائی قرار نہیں دیا)

۴۶۱۱- بے سروپا سوالوں کے جواب نہیں دیئے جاتے...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، عفان، حماد بن زید، ایوب کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے طاؤسؒ سے کسی بارے میں پوچھا تو انھوں نے اسے ڈانٹ کر فرمایا' کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میری گردن میں تم رسی باندھ دو اور پھر مجھے گھمایا جائے۔

۴۶۱۲- صاف ستھرا رہنا انسان کے ہاتھ میں ہے...... ہمیں محمد بن احمد بن الحسن نے، مکی بن عبدالرزاق، احمد بن یوسف، عبدالرزاق، ان کی بہن ام الحکم کی سند سے بیان کیا کہ ان کے شوہر داؤد بن ابراہیم نے کہا کہ طاؤس نے ایک مسکین (غریب) شخص کو دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں چندھیا پن اور بالوں میں میل کچیل تھا تو انھوں نے اس سے فرمایا کہ چلو غریبی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سمجھو مگر تم پانی سے دور کیوں ہو؟

۴۶۱۳- ظلم کا اقرار کرلیا جائے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، داؤد بن ابراہیم، معمر، ابن طاؤس کی سند

سے بیان کیا کہ طاؤس نے فرمایا اپنے تھوڑے سے ظلم کا اقرار کر لینا ظلم پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

۴۶۱۴- طاؤس کی تہجد پر پابندی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، داؤد بن ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ ایک شیر نے حج کے دوران ایک رات لوگوں کو پریشان کیے رکھا کہ لوگ ایک دوسرے سے ڈرتے رہے جب صبح ہوئی تو لوگ دائیں بائیں ہوئے اور ادھر ادھر پڑ کر سو گئے اور طاؤس نماز کے لئے کھڑے ہو گئے ایک شخص نے کہا کہ تم سو کیوں نہیں رہے تم تو رات کو تھک چکے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کیا صبح کو بھی کوئی سوتا ہے۔

۴۶۱۵ ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن عیینہ کی سند سے بیان فرمایا کہ طاؤس فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا کہ میت کیلئے بہترین عمل کیا ہے جو اس پر کہا جائے، فرمایا: استغفار [redacted]

۴۶۱۶- امراء کے مال سے بے نیازی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحق کے حوالے سے عبدالرزاق سے بیان کیا کہ میں نے نعمان بن زبیر صنعانی کو یہ بتاتے سنا کہ حجاج کے بھائی محمد بن یوسف یا ایوب بن یحیٰی نے طاؤس کے پاس سات سو یا پانچ سو دینار بھجوائے اور قاصد کو کہہ دیا کہ اگر طاؤس نے تم سے یہ لے لئے تو امیر محترم تمہیں بہترین کپڑے اور انعام دیں گے چنانچہ وہ طاؤس کے پاس جند (یمن کا ایک شہر) پہنچا اور کہا کہ امیر نے آپ کے لئے خرچہ بھیجا ہے طاؤس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اس نے اصرار کیا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ رقم کی تھیلی گھر کے کونے میں پھینک کر بھاگ گیا اور جا کر کہا کہ انہوں نے لے لئے۔ کچھ عرصے کے بعد امیر اور اسکے چیلوں نے طاؤس کی زبانی کوئی ناگوار بات اپنے لئے سنی تو کسی شخص کو بھیجا کہ ہم نے تمہیں جو رقم دی تھی وہ واپس کرو۔ طاؤس نے فرمایا کہ میں نے کوئی رقم نہیں لی۔ چنانچہ قاصد نے جا کر بتایا تو ان کو یقین آ گیا چنانچہ پہلے والے قاصد کو بلوا بھیجا اور پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے وہ گھر کے کونے میں پھینک دی تھی اس کو کہا گیا کہ وہیں جا کر دیکھو چنانچہ اس نے وہاں ہاتھ بڑھایا تو تھیلی وہیں پڑی تھی اور اس کے گرد مکڑی نے جالا تان رکھا تھا۔ (یعنی اس تھیلی کو کسی نے ہاتھ تک نہ لگایا تھا) چنانچہ وہ شخص وہ تھیلی واپس لے گیا۔

۴۶۱۷- خلیفہ سلیمان اور طاؤس کی ملاقات...... ہمیں محمد بن احمد القاضی نے اپنی کتاب میں محمد بن عباس، محمد بن مثنی، مطہر بن ہیثم بن حجاج طائی عن ابیہ، کی سند سے خبر دی کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک حج کے لئے آیا تو ایک دن اس کے نمائندے نے آ کر کہا کہ کسی فقیہ کو بھجواؤ امیر حج کے مسائل دریافت کریں گے وہاں سے طاؤس گزرے تو اسے بتایا گیا کہ یہ طاؤس یمانی ہیں نمائندے نے انھیں روک لیا اور کہا کہ امیر کے سوالوں کا جواب دیجئے انھوں نے کہا بھائی مجھے معاف رکھو اس نے کہا اچھا امیر کے پاس تشریف تو لے کے چلو چنانچہ یہ خلیفہ کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور فرمایا اے امیر! ایک چٹان جو جہنم کے ایک کنوئیں پر ڈھکی ہوئی ہے اور اس پر ستر سال گزر گئے تو وہ اپنی جگہ مضبوط ہو گئی آپ جانتے ہیں اس کو کس شخص کے لئے تیار کیا گیا ہے؟ خلیفہ نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم میں شرک کرے (اپنا حکم چلائے) اور ظلم کرے یہ سن کر خلیفہ بہت رویا۔

۴۶۱۸- طاؤس اور سلیمان کی کعبہ میں ملاقات...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابوبکر بن معدان، محمد بن سلام بن وارہ، ابوالحارث کنانی، محمد بن عبداللہ اموی، (جو کہ ثقہ اور قابل قبول راوی ہیں) کی سند سے بیان کیا کہ مجھے (اموی کو) ابن ابی رواد نے (اسی سال عمر ہو چکی تھی ان کی) زھری کے حوالے سے بیان کیا کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا جو بڑا خوبصورت اور وجیہ شخص تھا تو زھری سے پوچھا کہ ابن شہاب یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ یہ طاؤس یمانی ہیں جنھوں نے کئی صحابہ کو

پایاہے چنانچہ سلیمان نے اپنے بیٹے کے ذریعے انھیں بلوا بھیجا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنایئے چنانچہ طاؤس نے سنائی کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بیکار (غیر اہم) شخص وہ ہے جو مسلمانوں کا حاکم بنا ہو اور انصاف نہ کرے یہ سن کر سلیمان کا چہرہ متغیر ہو گیا اس نے کافی دیر سر جھکائے رکھا اور پھر سر اٹھا کر عرض کیا کہ ہمیں اور حدیث سنایئے تو طاؤس نے کہا مجھے ایک صحابی نے بیان کیا ابن شہاب کہتے ہیں غالباً انھوں نے حضرت علیؓ کا نام لیا تھا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے قریش کی ایک مجلس میں کھانے پر بلوایا اور وہاں فرمایا کہ تمہارا قریش پر حق ہے اور ان کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جب رحم چاہیں تو ان پر رحم کیا جائے فیصلہ مانگیں تو انصاف کیا جائے اور امانت رکھوائیں تو ادائیگی کی جائے'' یہ سن کر سلیمان نے سر جھکا لیا اور کچھ دیر بعد بولا کہ ہمیں اور حدیث سنایئے طاؤس نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آخری آیت نازل ہوئی اور ڈرو اس دن سے جب تم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے''۔ (البقرۃ آیت ۲۸۱)

۴۶۱۹-عمر بن عبدالعزیز اور طاؤس...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ابومعمر، ابن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے طاؤس سے کہا کہ امیر المؤمنین کو اپنی ضروریات سے آگاہ کرو تو انھوں نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں (امیر المؤمنین سلیمان بن عبدالملک اور ابراہیم بن میسرہ نے کعبۃ اللہ کے سامنے حلف اٹھا کر کہا کہ اس کے بعد سے عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں طاؤس جتنا کوئی شخص معزز اور قابل قدر نہ تھا۔

۴۶۲۰-امراء کی جاہ ودولت میں عدم رغبت ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، معمر بن شیبہ، ابوعاصم، سفیان کی سند سے بتایا کہ سلیمان بن عبدالملک کا بیٹا طاؤس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طرف بیٹھ گیا مگر طاؤس نے اس کی طرف توجہ نہ کی انھیں کہا گیا کہ آپ کے پہلو میں خلیفہ کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے آپ اس کی طرف توجہ کیوں نہیں کر رہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ جان لیں کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان کی جاہ ودولت سے کوئی رغبت نہیں رکھتے۔

۴۶۲۱-ایک عامل کی طاؤس سے ملاقات کی کوشش ...... ہمیں ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، معمر، عن ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد سے ہمیشہ یہ بات کہتا تھا کہ آپ اس بادشاہ کے پاس جا کر بیٹھا کریں۔ ایک مرتبہ ہم حج کے لئے نکلے اور ایک قصبے میں پڑاؤ کیا وہاں کا عامل محمد بن یوسف یا ایوب بن یحییٰ مقرر کردہ تھا جس کا نام ابن نجیح تھا وہ انتہائی گندا عامل تھا، ہم نے صبح کی نماز پڑھی تو کسی نے اس کو طاؤس کے بارے میں بتا دیا چنانچہ وہ آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا انھوں نے اس سے کوئی بات نہ کی اس نے بات کی کوشش کی تو انھوں نے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف آیا تو انھوں نے رخ دوسری طرف کر لیا۔ جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھ کر آیا اور ہاتھ بڑھا کر ابن نجیح کو کہا کہ یہ بزرگ آپ کو نہیں جانتے۔ تو ابن نجیح بولا کہ اس کی پہچان ہی نے تو میرے ساتھ یہ کچھ کیا ہے جو تو نے دیکھا۔ چنانچہ وہ چپ چاپ وہاں سے چلا گیا پھر جب میں اپنے پڑاؤ کی رہائش میں داخل ہوا تو میرے والد طاؤس نے مجھے کہا کہ جب تجھے یہ گمان ہو کہ تو ان کے خلاف اپنی تلوار لیکر نکل نہ پڑے گا تو اپنی زبان کو ان کے خلاف بولنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔

نوٹ: طاؤس نے پچاس صحابۂ کرام کو جو بڑے اور علماء تھے پایا۔ زیادہ تر روایت ابن عباس سے کی اور طاؤس سے مجاھد، عطاء عمرو بن دینار، ابراہیم بن میسرہ، ابوزبیر، محمد بن منکدر، زہری، حبیب ابن ابی ثابت، عبدالملک بن میسرہ، الحکم، لیث بن ابی سلیم ضحاک

۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۹/۲۳۷. والجامع الکبیر ۶۳۳۰. وکنز العمال ۲۹۰۲۸.

بن مزاحم، عبدالکریم بن ابی المخارق، وہب بن منبہ، مغیرہ بن حکیم صنعانی اور عبداللہ بن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہے ان کی غریب روایت وہ جو انھوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ

۴۶۲۲- ہمیں ابوبکر بن خلاد نے اسماعیل بن اسحٰق قاضی، علی بن المدینی سے اور ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ حمیدی سے، اور ہمیں مخلد بن جعفر نے جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ سے اور ان سب نے سفیان بن عیینہ، سلیمان بن احول (جو ابن ابی نجیح کے ماموں ہیں) کی سند سے بیان کیا کہ میں نے طاؤس کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ فرماتے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا فرماتے۔

اللھم لک الحمد انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق ومحمد حق والنبیون حق، اللھم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت وما اخرت وماسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لاالٰہ الاانت یا فرمایا لاالہ غیرک (عبدالکریم کی روایت میں) ولاحول ولا قوۃ الابک (بھی ہے مگر سلیمان کی روایت میں نہیں)۔

ترجمہ: اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے تو سچا ہے تیرا ارشاد سچا ہے تیرا وعدہ سچ ہے تیری ملاقات سچ ہے، جنت حق ہے نار حق ہے قیامت حق اور محمد حق ہیں تمام انبیاء سچے ہیں اے اللہ میں نے تیرے لئے سب کچھ چھوڑا میں تجھ پر ایمان لایا' تجھ پر توکل کیا' تیری طرف رجوع ہوا تیرے لئے لڑا اور تیرے لئے فیصلہ دیا' تو تو مجھے معاف کردے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیجے اور جو چھوڑے جو چھپ کر کئے اور جو علانیہ کئے تو ہی مقدم ہے تو ہی آخر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) ایک روایت میں ہے ایک میں نہیں۔[1]

۴۶۲۳- ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ مسلم بن ابراہیم، وہیب، ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے پہنچ سکتی ہو تو وہ نظر ہی ہے اور جب تمہیں نظر لگ جائے تو غسل کرلیا کرو۔[2]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم شریف میں حجاج الشاعر عن مسلم بن ابراہیم کی سند سے مروی ہے۔

۴۶۲۴- محمد بن احمد حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد ابن یحیٰی، قیس بن ربیع، اسماعیل بن مسلم، عمرو بن دینار طاؤس کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں حدود (سزائیں) قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کے بدلے باپ کو نہیں پکڑا جائے گا۔[3] یہ حدیث غریب ہے طاؤس کی سند سے اسماعیل اس میں عمرو سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اسے عیسیٰ ابن یونس، عمرو بن شقیق اور ابن افضل نے اسماعیل وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

۴۶۲۵- **گواہی کا معیار**..... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، یحیٰی بن موسیٰ بن زکریا، محمد بن سلیمان بن مسمول، عبیداللہ بن سلمہ بن ھرم عن ابیہ، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے شہادت (گواہی) کے بارے

۱- صحیح البخاری ۸/۸۶. وصحیح مسلم، کتاب المسافرین ۱۹۹. وفتح الباری ۱۱/۱۱۶.

۲- صحیح البخاری ۷/۱۷۱. ۲۱۴. وصحیح مسلم، کتاب السلام، ۴۱، ۴۲، ۴۳. وفتح الباری ۱۰/۲۰۳. ۲۳۳. ۳۷۹.

۳- سنن الترمذی ۱۴۰۱. وسنن ابن ماجۃ ۲۵۹۹. ومسند الامام أحمد ۳/۴۴۳. وسنن الدارمی ۲/۱۹۰. والسنن الکبری للبیھقی ۸/۳۲۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۴۷. ۳/۲۲۸. ۱۱/۷. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۰/۴۲، ۴۳. ومجمع الزوائد ۲/۲۵. ۶/۲۸۲. والمستدرک ۴/۳۶۹. وکشف الخفا ۲/۵۰۲.

میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے سورج کو دیکھا ہے (اس نے کہا جی ہاں) آپ ﷺ نے فرمایا اس جیسی بات کی گواہی دے ورنہ چھوڑ دے۔[1]

۴۶۲۶-ایک حدیث...... ہمیں ابوبکر بن عبیداللہ بن یحییٰ طلحی نے احمد بن قیس کلدی محمد بن خلف، آدم بن ابی ایاس، ابونمیر، ابوکثیر، عبداللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

کہ میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کی وجہ سے تواضع اختیار کرے اور میری مخلوق پر اپنی بڑائی نہ جتائے۔ میری رضا کے لئے اپنی خواہشات سے خود کو روک لے، بھوکوں کو کھلائے، ننگوں کو کپڑے دے، کمزور پر رحم کرے اور اجنبی کو ٹھکانہ دے، چنانچہ اس وجہ سے اسکا چہرہ روشن ہوتا ہے جیسا کہ سورج کی روشنی چمکتی ہے وہ مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں مجھ سے مانگتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں اور جب میری قسم کھاتا ہے تو میں اسے پوری کرتا ہوں جہالت میں میں اس کو علم اور اندھیرے میں روشنی دیتا ہوں۔ اپنی قوت سے اسے پناہ دیتا ہوں اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں، اس کی مثال میرے نزدیک ایسی ہے جیسے جنتیوں میں جنت فردوس کی مثال کہ جسکے پھل نہ سوکھتے ہیں اور نہ ان کا حال بدلتا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اور میں نے طاؤس کی سند کے سوا اسے مرفوع نہیں پایا۔

۴۶۲۷-مال جمع کرنے پر وعید...... ہمیں سلیمان بن احمد بن زکریا ایادی نے جبلہ شہر میں، یزید بن قیس، عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی رواد، ابراہیم بن طہمان، حکم بن عیینہ، طاؤس، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا (ہم اس وقت منیٰ میں تھے) کہ اگر جمع کرنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس چیز میں پڑ گئے ہیں تو انھیں مغفرت کے بعد فضیلت کی بشارت مل جائے۔[2]

۴۶۲۸-اچھی تلاوت والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن زکریا نے اسماعیل بن عمرو، مسعر بن کدام، عبدالکریم المعلم، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اچھی تلاوت کرنے والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جسے تم جب پڑھتے ہوئے سنو تو دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔[3]

۴۶۲۹-اچھی تلاوت کرنے والے کی نشانی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے یحییٰ بن عثمان بن صالح عن ابیہ، ابن لھیعہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اچھی تلاوت کرنے والا وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے تو اس سے غمگین ہو جائے۔ (یعنی آخرت کی فکر میں لگ جائے)[4]

۴۶۳۰-مکہ کی حرمت...... ہمیں سلیمان نے علی بن سعید رازی، ابوحسان زیادی شعیب بن صفوان، عطاء بن سائب، طاؤس،

۱۔ کشف الخفاء ۲. ۹۳

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۵۳. والترغیب والترھیب ۲/۲۰۴. والدر المنثور ۱/۲۳۵. وأمالی الشجری ۲/۵۶. ومجمع الزوائد ۳/۲۷۷. وکنز العمال ۱۲۱۰۷. ۱۲۳۹۵.

۳۔ مجمع الزوائد ۷/۱۷۰. ومشکاۃ المصابیح ۲۲ز۹. وکنز العمال ۲۷۱۴۱. والبدایۃ والنھایۃ ۹/۲۴۳.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷. وتاریخ اصبھان ۲/۶۸. ومجمع الزوائد ۲/۱۷۰. وکنز العمال ۲۴۸۷. والجامع الکبیر للسیوطی ۲۱۲۶. والاحادیث الصحیحۃ ۱۵۸۳. والبدایۃ والنھایۃ ۹/۲۴۳.

حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس شہر کو اس دن محترم بنادیا جب اس آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جب سورج اور چاند میں رنگ بھرا تو اس میں بھی حرمت کا رنگ بھر دیا اور مجھ سے پہلے یہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہوا اور یہ دن میں کچھ وقت کے لئے حلال ہوتا ہے اور پھر دوبارہ ویسا ہی ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ خالد بن ولید شہر میں قتل کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں اٹھو جاؤ خالد کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ لوگوں کے قتل سے ہاتھ اٹھالے۔ چنانچہ وہ شخص حضرت خالد کے پاس گیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جتنے قتل کر سکتے ہو کرو چنانچہ انھوں نے ستر کافر مارڈالے چنانچہ اس شخص نے آکر خدمت نبوی میں عرض کر دیا کہ خالد نے ستر آدمی ماردیئے۔ آپ ﷺ نے خالد کو کہلوایا کہ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ (جو تم نے ایسا کیا) انھوں نے جواب دیا کہ فلاں شخص نے مجھے آکر کہا کہ جتنے کر سکتے ہو قتل کرلو۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو کہلوایا کہ میں نے تمہیں کیا کہا تھا تو اس نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے ایک کام چاہا اور اللہ نے دوسرے کام کا ارادہ کیا اور اللہ کا حکم آپ ﷺ کے حکم پر فوقیت رکھتا ہے۔ جو ہوا ہے اسی کی مجھ میں استطاعت تھی۔ چنانچہ یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔[1]

یہ حدیث طاؤس کی سند سے غریب ہے۔ ان سے نقل کرنے میں شعیب بن صفوان منفرد ہیں۔

۴۶۳۱۔ **مسلمان کو بچانے پر جنت کا وعدہ**...... ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن حسین بن مکرم، عبداللہ بن عمر بن ابان، محمد بن حارث، محمد بن سلم، ابراہیم بن میسرہ، ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ جب رسول اکرم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو ایک شخص قلعے سے نکل آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے جو وہاں سے بچا کر لائے گا اس کے لئے جنت واجب ہے۔ چنانچہ حضرت عباس اٹھ کر چل دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ تمہارے ساتھ جبرئیل اور میکائیل ہیں چنانچہ یہ دونوں فرشتے ان دونوں کو اٹھالائے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے لاکر رکھ دیا۔[2]

۴۶۳۲۔ **قرآن پر اجرت لینے والے کی مثال**...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے حسن بن علی بن ولید، عبدالرحمٰن بن نافع درخت، موسیٰ بن رشید، ابوعبید شامی، طاؤس، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پر اجرت لی اس نے اپنی نیکی وقت سے پہلے ہی دنیا میں حاصل کرلی قیامت میں قرآن اس سے جھگڑا کرے گا۔[3]

یہ حدیث طاؤس کی سند سے غریب ہے اسے صرف ابوعبداللہ شامی نے روایت کیا ہے اور یہ شخص مجہول ہے اور حدیث میں نکارت ہے۔

۴۶۳۳۔ **رات کی نماز دو رکعت ہے**...... ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن جعفر بن شاکر محمد بن سابق، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، طاؤس، عن ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۱۹۴/۵. وسنن ابن ماجة ۳۰۰۹. ومسند الامام أحمد ۳۲/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۷۱/۸. معجم الکبیر للطبرانی ۳۳۵/۱۱. وفتح الباری ۲۶/۸.

[2] تاریخ ابن عساکر ۲۴۳/۷. وکنز العمال ۳۷۳۱۳.

[3] کنز العمال ۲۸۴۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۲۶/۶. ۱۵۲. وتاریخ ابن عساکر، ونصب الرایة ۱۳۸/۴. والاحادیث الصحیحة ۲۵۶.

[4] صحیح البخاری ۳۰/۲. وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۲۰. وفتح الباری ۴۷۷/۲، ۴۷۸، ۲۳۸/۸.

یہ حدیث صحیح اور ثابت من غیر وجہ ہے۔ طاؤس سے عمرو بن دینار اور سلیمان تیمی نے روایت کیا ہے۔

۴۶۳۴-کیل اور وزن کے معیار......ہمیں ابو بکر طلحی نے احمد بن محمد بن ابی موسیٰ کندی، ابونعیم، سفیان، حنظلہ، طاؤس حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ناپ (مکیال) اہل مدینہ کا اور وزن اہل مکہ کے ہیں۔[1]

یہ حدیث غریب ہے طاؤس اور حنظلہ سے ثوری کے سوا کسی نے روایت کیا ہے یا نہیں؟ مجھے معلوم نہیں۔

۴۶۳۵-حضرت عمارؓ کی فضیلت......ہمیں سفیان بن احمد بن عمرو البزار نے خالد بن یوسف السمتی، عبدالنور بن عبداللہ، عبدالملک بن ابی سلیمان، لیث، طاؤس، ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اے اللہ بے شک تو نے ان لوگوں کو عمار کے ذریعے ان کو جوش دلا دیا ہے کہ وہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ اسے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں (اس حدیث کو سوائے لیث اور عبدالنور کوفی شیعوں کے کسی اور نے طاؤس سے روایت نہیں کیا اور عبدالملک لیث سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۶-رنگین کپڑے پہننے پر ناراضگی رسول......ہمیں ابواحمد بن محمد جرجانی نے علی بن حسین بن حیان، داؤد بن رشید عمرو بن ایوب موصلی، ابراہیم بن نافع، سلیمان احوال، طاؤس، عبداللہ، بن عمرو بن العاصؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں دو زرد رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری والدہ نے یہ پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں اسے دھودوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ انھیں جلا دے'' (صحیح مسلم)

۴۶۳۷-پولیس حکام کے ایجنٹ اور معاونین جہنم کے کتے ہیں......ہمیں ابواسحق بن حمزہ، محمد بن علوس بن حسین جرجانی، علی بن المثنی، یعقوب بن خلیفہ بن یوسف العشی، محمد بن مسلم، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے پولیس والے حکام کے کارندے اور ظالموں کے مددگار (ان کے خادم اور دوست وغیرہ) جہنم کے کتے ہیں۔[2]

محمد بن مسلم طائفی عن ابراہیم عن طاؤس، منفرد ہیں اور حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۸-تلوار نکال کر وار کرنے والے کا خون معاف ہے......ہمیں محمد بن عمر بن غالب نے موسیٰ بن ہارون، اسحق بن راھویہ، فضل بن موسیٰ، معمر، ابن طاؤس عن ابیہ عن عبداللہ بن زبیرؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے تلوار نکال کر وار کیا اس کا خون معاف ہے۔[3]

فضل معمر سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۴۶۳۹-ساتویں دن غسل کرنا اسلامی حق ہے......ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، زمعہ بن صالح ابن

۱۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۷۰/۴. وسنن ابی داود باب ۸ البیوع وسنن النسائی ۵۴/۵. ۲۸۴/۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۹۳/۱۲. ومجمع الزوائد ۷۸/۴. ومشکاة المصابیح ۲۸۸۹. وکنز العمال ۹۸۴۹. وشرح السنة ۶۹/۸. وصحیح ابن حبان ۱۱۰۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۶۴/۸. واللآلی المصنوعة ۱۰۱/۲. وتنزیه الشریعة ۲۲۵/۲. والبدایة والنهایة ۲۴۳/۹.

۳۔ سنن النسائی ۱۱۷/۷. والمستدرک ۱۵۹/۲. ونصب الرایة ۳۴۷/۴. وکنز العمال ۳۹۸۶۴.

طاؤس عن ابیہ عن ابی هریرهؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ سات دن میں جنابت سے غسل کی طرح غسل ضرور کرلے، اپنا سر اور جسم دھوئے اور ایسا جمعہ کے دن کرے۔[1]

۴۶۴۰- یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحیٰ بن مطرف، مسلم ابن ابراہیم، وھیب، ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے نوے کا اشارہ فرمایا (متفق علیہ)۔[2]

۴۶۴۱- دجال کے بارے میں ایک سوال...... ہمیں محمد بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سوید بن سعید، عثمان بن عبدالرحمٰن الجمحی، عبداللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابی ہریرہؓ کی سند سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ماں اسے مردار جنے گی اور پھر عورتیں گناہگاروں کو پیدا کریں گی۔

۴۶۴۲- نبی کو قتال کا حکم...... ہمیں محمد بن علی بن سہل ابن الامام نے فضل بن صالح الہاشمی، صالح بن عبداللہ، محمد بن علی بن اسماعیل بن سہل بن ولاء ترمذی، سفیان بن عامر، عبداللہ ابن طاؤس کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد طاؤس پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔ چنانچہ وہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اپنے اموال محفوظ کرلیں گے سوائے کسی کے حق کے مسئلے کے اور ان کا حساب (سچ کا جھوٹ کا) اللہ تعالیٰ پر ہے۔[3]

۴۶۴۳- حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمود بن محمد، عمر بن صالح، محمد بن فضل بن عطیہ عن ابیہ، حائضہ عورت اور جنبی تھوڑا سا بھی قرآن نہ پڑھیں۔[4]

۴۶۴۴- مؤمنوں کی معرفت کا حکم...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عمر بن حسین انماطی، البغدادی، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ، عن وہب بن منبہ، عن طاؤس عن انس بن مالکؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت علی سے یہ فرماتے سنا کہ اے علی! مؤمنوں کی پہچان حاصل کر بہت سی معرفتیں آخرت میں برکت کا باعث ہوں گی، چنانچہ حضرت علی گئے اور بہت عرصے تک جن لوگوں سے ملتے انھیں آخرت کے لئے بنالیتے، پھر کچھ عرصے بعد آئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ میں نے جو کہا تھا اس بارے میں کیا کیا؟ انھوں نے کہا میں نے ویسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کی باتوں کا سامنا کرو چنانچہ پھر علی سر جھکائے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے پوچھا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اے علی تیرے ساتھ صرف آخرت والے لوگ ثابت قدم ہیں انھوں نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے نہیں، تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی آج کے دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے تقوے والوں کے" (الزخرف آیت: ۶۷) فرمایا اے علی! اپنی حالت کی طرف متوجہ ہو جاؤ، اپنی زبان

[1] السنن الکبری للبیهقی ۳/۱۸۹. والمصنف لعبد الرزاق ۵۲۹۲. وصحیح ابن خزیمة ۱۷۶۱. وشرح السنة ۲/۱۶۶. والمطالب العالية ۶۱۱. ومشكاة المصابيح ۵۳۹.

[2] صحيح البخاری ۴/۱۶۸، ۲۴۱. وصحيح مسلم، كتاب الفتن ۱، ۲، ۳، وفتح الباری ۹/۴۳۶.

[3] مجمع الزوائد ۸/۲. وتاريخ ابن عساكر ۱/۴۰۷. (والتهذيب)

[4] سنن الدارقطنی ۱/۱۲۱، ۱۱۷. وسنن الترمذی ۱۳۱، وسنن النسائی ۵۹۶، وتلخيص الحبير ۱/۱۳۸.

کے مالک بن جاؤ اور اپنے زمانے کے جن لوگوں سے تم ملتے جلتے ہوان کو سمجھو۔ تم سلامت اور غنیمت حاصل کرنے والے رہو گے۔[1]

۴۶۴۵- احمد بن جعفر بن سلم، عباس بن علی نسائی، محمد بن علی بن خلف، حسین اشقر، ابن عیینہ، عمر بن دینار، طاؤس، بلیدہ کی سند سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں آقا علی بھی اس کا آقا۔[2]

طاؤس کی یہ حدیث ضعیف ہے ہمیں صرف اسی طریق سے ملی ہے۔

۴۶۴۶- **عذاب کا خوف**...... ہمیں سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب کالے بادل دیکھے تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔[3]

گھر میں داخل ہونے اور باہر نکل جاتے اسی طرح آتے جاتے رہے اور جب بارش ہوگئی تو پرسکون ہو گئے یہ دیکھ کر میں نے اس کیفیت کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ بے چینی اس لئے تھی کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح نہ ہو جائے۔[1]

جب انھوں نے بادل دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا، بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کو تم نے جلدی مانگا ہے۔ آندھی، جس میں دردناک عذاب ہے۔ (الاحقاف:۲۴)

(۲۵۰) وہب بن منبہ[4]

انہی بزرگوں میں سے زبردست دانا، دانشور، ایک بردبار مصلح ابوعبداللہ وہب بن منبہ بھی ہیں۔

۴۶۴۷- **وہب بن منبہ کا ایک وعظ**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد یشکری، ابوقدامہ ھمام بن مسلمہ بن عقبہ بن ھمام بن منبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

کیا ابن آدم غور وفکر نہیں کرتا کہ پھر سمجھے، اعتبار کرے بصیرت سے جانے عقل پر پرکھے اور تفقہ حاصل کرے حتیٰ کہ جان لے اور اس کے لئے واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس حلم ہے جس سے وہ بردبار لوگ پیدا کرتا ہے اور اس کے پاس علم ہے جس سے وہ علماء کو سکھاتا ہے، حکمت ہے جس سے مخلوق کو بچاتا ہے اور دنیاوی امور کی تدبیر کرتا ہے۔ بیشک انسان اپنے محدود علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کا اندازہ نہیں کرسکتا اور اللہ کے بنائے ہوئے حلم کے ذریعے جو اسے دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے ذاتی حلم تک نہیں پہنچ سکتا

۱۔ البدایة والنهایة ۹/ ۲۴۳.

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۱۳. ومسند الامام أحمد ۱/ ۸۴،۱۱۸، ۱۱۹، ۱۵۲. وصحیح ابن حبان ۲۲ز۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۹۹. ۴/ ۲۰۷. ۲۰۸. ۵/ ۱۸۶. ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۱۷، ۲۲۱. ۲۳۱، ۱۲/ ۹۹، ۱۹/ ۲۹۱. والسنة لابن عاصم ۲/ ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۲، ۶۰۷، والمستدرک ۳/ ۱۱۰. ۱۳۴. ۳۷۱. وطبقات ابن سعد ۵/ ۲۳۵. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۲/ ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۸، وسنن ابن ماجه ۱۲۱. ومجمع الزوائد ۷، ۷، ۹/ ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۲۰، وفتح الباری ۷/ ۷۴. ومشکاة المصابیح ۶۰۸۲. الأمالی للشجری ۱/ ۴۲. ۱۴۵. ۱۴۲. ۱۵۹. ۲۵/ ۷۳. وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۱۰۷، ۱۲۶، ۱۲۹، ۲۳۵، ۱۲۹، ۲۲۸. والعلل المتناهیة ۱/ ۲۲۳. وکشف الخفا ۲/ ۳۷۹. والاحادیث الصحیحة ۱۷۵۰.

۳۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۳۲. ومسند الامام أحمد ۶/ ۱۶۷. وشرح السنة ۴/ ۳۹۰. وسنن ابن ماجة ۳۸۹۱.

۴۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۵۴۳. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۵۶۵. والجرح ۹/ت ۱۱۰ والجمع ۲/ ۵۴۱. وسیر النبلاء ۴/ ۵۴۴. والکاشف ۳/ت ۶۲۱۹. ومیزان الاعتدال ۴/ت ۹۴۳۳. وتهذیب الکمال ۶۷۶۷. (۳۱/ ۱۴۰).

جس سے اس نے ساری مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اپنی دانائی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس حکمت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا جس سے اللہ اپنی مخلوق کو بچاتا اور قدرت کے فیصلے کرتا ہے۔ ابن آدم کس طرح ابن آدم کے رب کے مشابہ ہو سکتا ہے اور مخلوق اپنے خالق کی طرح کیسے ہو سکتی ہے؟۔

۴۶۴۸-خالق سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت وہب بن منبہ کو ایک وعظ کرتے ہوئے سنا وہ فرمارہے تھے۔

اے ابن آدم خالق سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں اور مخلوق سے بڑھ کر کوئی کمزور نہیں اور اس سے زیادہ کوئی قادر نہیں جس کا مانگنے والا اس کے ہاتھ میں ہو اور اس سے زیادہ کوئی کمزور نہیں جو اپنے طالب کے ہاتھ میں ہو۔

۴۶۴۹-اللہ تعالیٰ مسکین مومن کے دل میں ہیں ...... ہمیں اسحٰق بن ابراہیم بن حمید نے محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے حضرت وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اپنے نبی سے پوچھا کہ رب تعالیٰ کہاں ہوتے ہیں اور کن گھروں میں ہوتے ہیں؟ کیا ہم اس کے لئے کوئی گھر بنالیں کہ اس میں عبادت کیا کریں؟ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی فرمائی کہ تمھاری قوم پوچھ رہی ہے کہ میں کہاں ہوتا ہوں تا کہ وہ میری عبادت کریں۔ کونسا گھر ہے جو میرے لئے کافی ہو سکتا ہے حالانکہ میرے لئے تو (ساتوں) آسمان اور زمین بھی ناکافی ہیں اور اگر ان کا مطلب میرے مسکن سے ہے تو میں اس کمزور متقی شخص کے دل میں ہوتا ہوں جو میرے لئے سب کچھ چھوڑ چکا ہے۔

۴۶۵۰-تقدیر میں سے کچھ اپنے ذمہ لیا تو کفر کیا ...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے محمد بن عبداللہ بن شیبہ، بشر بن ہلال، جعفر بن سلیمان، ابی سنان کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت وہب بن منبہ اور عطاء خراسانی ایک جگہ جمع ہوئے تو عطاء خراسانی نے ان سے کہا کہ وہ کیا بات ہے جو تمہارے حوالے سے تقدیر کے بارے میں مجھ تک پہنچی ہے؟ وہب نے کہا کہ میں نے تقدیر میں کوئی کلام نہیں کیا اور نہ ہی اسے جانتا ہوں وہب بن منبہ بتانے لگے کہ میں نے نوے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں پڑھی ہیں جن میں سے ستر (یا اس سے کچھ زائد فرمایا) تو دو کتابوں میں ظاہر ہیں اور باقی بیس کتابوں کو بہت کم لوگ جانتے ہیں ان سب میں میں نے یہ لکھا دیکھا کہ

جس شخص نے مشیئت (تقدیر) میں سے کچھ بھی اپنی ذمہ داری کی طرف لیا اس نے کفر کیا۔

۴۶۵۱-انسان کا شکر ادا کرنا ...... ہمیں سلیمان نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام بن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ

انسان جب کسی رزق (عطا ہونے والی چیز) پر شکر ادا کرتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے اور لوگ یہ نہیں کہتے کہ کاش اللہ تعالیٰ اس پر مطلع ہو جاتے حالانکہ وہ چیز لوگ محسوس کر لیتے ہیں چنانچہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ خود اپنی بنائی اور مقدر کی ہوئی چیز پر مطلع نہ ہو یا یوں ہوتا ہے کہ انسان ان چیزوں میں جس میں بعض لوگوں کی ملکیت زیادہ اور بعض کی کم ہے؟ اعتبار ہی نہ کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کے جسموں، رنگوں، عقول اور سمجھ میں فرق رکھا ہے تو انسان کسی کے مال و دولت رزق کی کمی یا زیادہ سے دکھی نہیں ہوتا اور نہ کسی کے علم وعقل کے بڑھنے سے یا انسان یہ نہیں جانتا کہ جس ذات نے اس کو عمر کے تین ایسے حصوں میں رزق دیا جس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں تھا، وہ ذات اس عمر کے چوتھے زمانے میں بھی رزق عطا کرے گی۔ ان تین زمانوں میں سے پہلا زمانہ اس کا ماں کے رحم میں رہنے کا زمانہ تھا اللہ نے اسے رحم میں بنایا اور بغیر اس کی محنت کے اس کو رزق دیا اور اسے گرمی سردی کی تکلیف

محسوس نہ ہونے دی۔ پھر دوسرا زمانہ وہ تھا جب یہ شیر خوار تھا اور اس کی ماں کے ذریعے اس کو رزق ملتا رہا اور پھر زمانہ طفولیت میں اسے بغیر کچھ کمائے ماں باپ کی کمائی سے رزق دیا جاتا رہا اور ماں باپ کے دلوں میں اس کے رحم پیدا کیا گیا تا کہ اس کے ماں باپ اپنے اوپر اسے ترجیح دیں اور اسے کھلائیں پلائیں اور اس کی پرورش میں اعانت کریں۔ اس کی بلوغت اور سمجھ دار ہونے تک بغیر اس کے کمائے اسے رزق ملتا رہا۔

تو ان تین زمانوں میں کھلانے والی ذات ہی اس کو چوتھے زمانے میں رزق عطا کرے گی چنانچہ انسان کو اس کے خالق (اللہ) کی رحمت کے سوا کوئی بات یا عذر پیش کرنے کا جواز نہیں بنتا لیکن انسان شکی بہت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں اس کی عقل اور برد باری کم ہو جاتی اور وہ اس کے حکم (اپنے معاملے) پر غور نہیں کرتا اگر غور وفکر کرے تا کہ سمجھ جائے اور اتنا سمجھے کہ اسے علم ہو جائے کہ یہی اس کا طریقہ کار وعلامت ہے جس کے ذریعے مخلوق اپنے خالق اور رازق کو پہچانتی ہے۔

۴۶۵۲-اللہ تعالیٰ کی حضرت داؤد کو ایک وحی...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، جعفر بن فضالہ، عطاء خراسانی کی سند سے بیان کیا ہے کہ۔

میں راستے میں وہب بن منبہ سے ملا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی مختصر حدیث سنائیے جو میں کھڑے کھڑے یاد کرلوں تو انھوں نے فرمایا کہ [redacted]

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! قسم میری عزت اور عظمت کی کہ جب کوئی بندہ مجھے خالق مان لیتا ہے جو میں اس کی نیت سے پہچانتا ہوں تو سب آسمان اور ان میں رہنے والے اور ساتوں زمینیں اور ان کے باسی اس کے خلاف فیصلہ سازی کرتے ہیں مگر ان سب سے میں بچا کر نکال دیتا ہوں۔ میری عزت کی قسم جب میرا کوئی بندہ میرے علاوہ میری مخلوق میں سے کسی کو پکڑ لیتا ہے۔ یعنی اپنی آرزوئیں اور عبادات اس سے متعلق کر لیتا ہے جو کہ میں اس کی نیت سے جان لیتا ہوں تو آسمانوں کے اسباب قطع ہو جاتے ہیں اور زمین اس کے نیچے سے کھینچ لی جاتی ہے اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ کس وادی میں وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۶۵۳-اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کا انعام...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن یحییٰ مروزی، ابو بلال اشعری، ابو ہشام صنعانی عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا کہ:

میں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا تے کہ میں نے کسی کتاب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جب میری فرمانبراری میں ہوتا ہے تو میں مال کے معاملے میں کفایت کرتا ہوں اس سے پہلے کے وہ مجھ سے مانگے اور میں قبول کروں اور یہ کہ وہ دعا کرے کیونکہ میں اس کے دل میں موجود اس کی (ضرورت) خواہش کو جانتا ہوں۔

۴۶۵۴-اکہتر آسمانی کتابوں کا خلاصہ...... ہمیں محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، عباد بن کثیر، ابوادریس وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں اور ان سب میں یہ پایا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو دنیا کی ابتداء سے اس کے آخر تک محمد ﷺ جیسی کسی کو عقل عطا نہیں فرمائے گا سوائے ساری دنیا کی ریت کے ایک ذرے کے برابر (ساری دنیا کی ریت ایک طرف اور وہ ذرا ایک طرف۔ یہ مثال ہے عام انسانوں اور سید البشر سیدنا محمد ﷺ کے علم کی۔ مترجم) اور محمد ﷺ عقل کے اعتبار سے سب انسانوں سے زیادہ عقل والے اور ان سب سے افضل رائے سمجھ رکھنے والے تھے۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں دیکھا تھا کہ شیطان عقلمند مومن سے زیادہ کسی پر خار نہیں کھاتا۔

اور وہ ایک لاکھ جاہلوں پر محنت کرتا ہے اور ان پر ہنستا ہے اور ان کی گردنوں پر سوار ہو کر جہاں چاہے انھیں لے جاتا ہے اور عقل مند مؤمن پر خوب محنت کرتا ہے اور خوب تکلیف اٹھاتا ہے مگر اسے وہاں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ چٹانوں کو ایک ایک کر کے اور پتھروں کو ایک ایک کر کے ہٹانا آسان ہوتا ہے لیکن عقلمند مؤمن کو بہکانا آسان نہیں، کیونکہ جب مؤمن عقلمند ہو تو وہ شیطان پر پہاڑ سے زیادہ بھاری اور لوہے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ شیطان اس پر قابو پانے میں جب ناکام ہوتا ہے تو کہتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اس پر میرا بس نہیں چلتا، یہ کہہ کر وہ اسے چھوڑ کر جاہل کی طرف چل دیتا ہے، اسے قید کر کے اس پر قابو پا کر اسے رسوائی کی طرف لے جاتا ہے اسے دنیا میں مختلف سزاؤں کا مستوجب بنا دیتی ہے۔

اور دو آدمی نیک اعمال میں برابر ہوتے ہیں لیکن ان دونوں میں اتنا فرق ہوتا ہے جیسا کہ مشرق و مغرب میں ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ عقلمند ہو۔

۴۶۵۵- **چلغوزے کے اندر کلمہ**...... ہمیں محمد بن حبیش نے اسحٰق بن ابراہیم بن سلمہ، محمد بن یزید الایلی، اسماعیل بن حبیب، ابو عاصم الوراق، عبداللہ بن الدئلی، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے:

انھوں نے کہا کہ جب تمہارے نبی ﷺ اس مسجد میں سو رہے تھے یا سوئے ہوئے شخص کی طرح تھے کہ اتنے میں ایک شخص چلغوزہ یا اس سے مشابہ کوئی چیز لایا تو آپ ﷺ نے اسے لے کر توڑا تو اس میں سے ایک ہرا پتہ برآمد ہوا جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ " لکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر اس کے فیصلے کے بارے میں تہمت لگائے یا رزق کی عطا میں دیر سمجھے، اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

۴۶۵۶- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن حسن بن انس، عمران ابوالہذیل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! کہ یہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تیری (اللہ تعالیٰ) ابتداء کیسے ہوئی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو بتا دو کہ "میں ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد ہوں۔"

۴۶۵۷- **ابن آدم خدا کے ساتھ انصاف نہیں کرتا**...... ہمیں میرے والد نے احمد بن حسن بغدادی، احمد بن محمد بن حسن مخزومی، عبدالرزاق، بکر بن عبداللہ، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا۔

میں نے بعض کتب میں لکھا دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ تو مجھے یاد کرتا ہے اور بھولتا ہے مجھے پکارتا ہے اور بے وفائی کرتا ہے۔ میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے اور تیری برائی میری طرف اوپر آتی ہے اور ایک نیک فرشتہ تیری وجہ سے مسلسل اترتا ہے اور واپس تیرے برے عمل کی وجہ سے تیرے پاس سے میری طرف اوپر آتا ہے۔

اے ابن آدم! مجھے سب سے زیادہ پسند اور تجھے مجھ سے قریب کر دینے والی بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ تیرے لئے مقدر کیا ہے تو اس پر راضی ہو، تجھے سب سے زیادہ ناپسند اور تجھے مجھ سے دور کر دینے والی بات یہ ہے کہ میں نے جو تیرے لئے مقدر کر دیا ہے تو اس پر راضی نہ ہو۔ اے ابن آدم! جو میں نے مجھے حکم دیا ہے اس میں میری فرمانبرداری کر اور تیرے لئے کیا مناسب ہے وہ مجھے سکھانے کی کوشش نہ کر کیونکہ میں اپنی مخلوق کو جانتا ہوں اور جو میرا اکرام کرتا ہے اس کا اکرام کرتا ہوں اور جو میری توہین کرتا ہے اس

سے توھین سے پیش آتا ہوں اور میں کسی بندے کے حق میں غور نہیں کرتا جب تک کہ بندہ میرے حق میں غور نہ کرے۔

۴۶۵۸- ایک راہب کے انمول اقوال...... ہمیں ابوبکر الآجری نے عبداللہ بن محمد عطشی ابراہیم بن جبیر، عبداللہ بن ابی بکر مقدمی جعفر بن سلیمان، عمر بن عبدالرحمن صنعانی کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی تو اس نے راہب سے پوچھا کہ تمھاری نماز کیسی ہے؟ اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اگر کسی شخص نے موت کا تذکرہ سنا ہو اور اس پر کوئی ایسا وقت نہ آئے کہ جس میں وہ نماز پڑھ لے اس شخص نے پوچھا کہ تم موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا میں ایک قدم اٹھا کر دوسرا ابھی نہیں رکھ پاتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اب مرا۔ پھر راہب نے پوچھا کہ تمھاری نماز کیسی ہے اس نے کہا کہ میں نماز میں اتنا روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اگ آتی ہے۔ یہ سن کر راہب نے کہا کہ اگر تو پوری رات سوتا رہے اور اپنے گناہوں کا معترف ہو تو یہ بات تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے عمل سے ریاکاری کرے کیونکہ ریاکار کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

پھر اس شخص نے راہب سے کہا کہ میں تمہیں دانا انسان سمجھتا ہوں تم مجھے کوئی نصیحت کرو۔ اس نے کہا کہ ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اور دنیا والوں سے اس کے لئے مت جھگڑو دنیا میں کھجور کے درخت کی طرح بن کر رہو کہ اگر تمہیں کھایا جائے تو تم بیٹھے ہو رکھا جائے تو بیٹھے ہو اور کسی ٹہنی پر رکھا جائے تو اسے نہ توڑ سکو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خیر خواہی کرو کیونکہ کتا بھی اپنے گھر والوں سے (مالکان سے) خیر خواہی کرتا ہے وہ اسے بھوکا رکھتے ہیں بھگا دیتے ہیں مارتے ہیں لیکن وہ انکا خیر خواہی رہتا ہے۔ صنعانی کہتے ہیں کہ وہب بن منبہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے ہائے بے حیا ایک کتا بھی تجھ سے زیادہ اللہ کی رضا کے لئے خیر خواہی کرتا ہے۔

۴۶۵۹- راہب کی ایک شخص سے گفتگو...... ہمیں ابوبکر آجری نے عمرو بن ایوب سقطی، ابوہمام، قبیصہ، سفیان، رجل من اہل صنعاء، کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک شخص راہب کے پاس سے گزرا اور اس نے راہب سے پوچھا کہ تمھاری نشاط کا انداز کیا ہے پھر گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

۴۶۶۰- وحشت کو دور کرنے کی دعا...... ہمیں ابوعلی محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، صلت بن عاصم مرادی عن ابیہ عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتار لیا تو وہ وحشت زدہ ہو گئے کیونکہ یہاں فرشتوں کی آوازیں نہ تھیں چنانچہ ان کے پاس جبریل تشریف لائے اور فرمایا کہ اے آدم میں تمہیں کچھ کلمات نہ سکھا دوں جو تمہیں دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہوں حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ''کیوں نہیں''، حضرت جبریل نے فرمایا کہیے،

''اللهم تمم لی النعمة حتی تهنئنی المعيشة. اللهم اختم لی بخير حتی لاتضرنی ذنوبی، اللهم اكفنی مؤونة الدنيا و كل هول فی القيامة حتی تدخلنی الجنةفی عافية''.

اے اللہ میرے لئے اپنی نعمت پوری کردے حتی کہ میرے لئے معیشت مبارک ہوجائے اے اللہ میرے لئے خیر (بھلائی) کی مہر کردے حتی کہ مجھے میرے گناہ نقصان نہ دے سکیں۔ اے اللہ تو دنیا کی تکالیف اور آخرت کی ہولناکی سے میرے لئے کافی ہو جا حتی کہ تو عافیت میں جنت میں داخل کردے۔

۴۶۶۱- اللہ تعالیٰ کی حکمتیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے، عبید بن محمد صنعانی، ہمام ابن مسلمہ بن قعنب بن ہمام، غوث بن جابر، عقیل بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے مخلوق کو مختلف بناوٹوں اور پیمانوں سے بنایا۔ان میں بعض مخلوق وہ ہیں جو دنیا کے قائم رہنے تک موجود ہوں گی اور انھیں وقت کا گزرنا بوڑھا اور ناقص نہیں کرے گا۔بعض مخلوق وہ ہیں جنھیں وقت ناقص کر دیتا ہے کھوکھلا کر کے ختم کر دیتا ہے۔بعض مخلوق وہ ہیں جو نہ کھاتی ہیں اور نہ انھیں رزق دیا جاتا ہے۔بعض مخلوق وہ ہیں جنھیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ کھاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا اور ان کے ساتھ ان کا رزق بھی پیدا کیا،اسی قسم کی مخلوق (جو کھاتی اور رزق دی جاتی ہے) کو خشکی اور سمندر میں پیدا فرمایا۔خشکی کی مخلوق سمندر کے لئے اور سمندر کی مخلوق خشکی کے لئے مناسب نہیں۔خشکی کے جانوروں کا رزق بحری جانوروں کے لئے اور بحری جانوروں کا رزق خشکی کے جانوروں کے لئے مناسب نہیں سمندری مخلوق خشکی میں آ جائے تو ھلاک ہو جائے اور خشکی کی مخلوق سمندر میں جائے تو ھلاک ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی خشکی اور سمندر میں تخلیق اس شخص کے لئے سامان عبرت ہے جسے رزق اور معیشت کی تقسیم کی اہمیت ہو۔لھذا انسان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اللہ نے جس طرح مخلوق کو تقسیم کیا ہے ایسا ہی ان کا رزق بھی تقسیم کیا ہے اور کسی میں یہ استطاعت نہیں ہے کہ وہ اسے بدل دے یا اس کو ملا دے۔اسی طرح خشکی کے جانور سمندر کے رزق سے زندگی نہیں گزار سکتے اور اگر ایسا ہو تو یہ سب ھلاک ہو جائیں اور جہاں جو پیدا ہوا ہے وہیں کے رزق پر قائم ہوں تو وہ اسے زندہ رکھے گا اور اس کے لئے مناسب ہوگا۔

لھذا انسان جب تک خود کو دیئے گئے رزق پر راضی رہے گا زندہ رہے گا اور اس کے لئے مناسب ہوگا اور جب وہ دوسرے انسانوں کو دیئے گئے رزق کی طرف ہاتھ بڑھائے گا نقصان اٹھائے گا اور نامناسب ہوگا۔

۴۶۶۲-علماء کو دنیا سے مستغنی ہونا چاہیے...... ہمیں ابوبکر آجری نے ،عمرو بن ایوب ،حسن بن حماد ،اسامہ ،عیسی بن سنان کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ عطاء نے خراسانی سے فرمایا:

ہم سے پہلے کے علماء اپنے علم کی بدولت دوسروں کی دنیا سے مستغنی تھے اور اھل دنیا اپنی دنیا کو ان پر ان کے علم میں رغبت رکھنے کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے اور آج کل کے علماء اپنا علم ان کی دنیا میں رغبت رکھنے کی وجہ سے ان پر لٹا دیتے ہیں اور دنیا دار لوگ ان کے علم سے بے رغبت ہو گئے اور انھوں نے ان کا مقام اپنے ہاں برا پایا خبردار بادشاہوں کے دروازوں پر مت جانا ان کے دروازوں پر اونٹوں کے اصطبل کی طرح فتنے ہوتے ہیں تم ان کی دنیا سے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے مگر وہ تمہارے دین سے کچھ چھین لیں گے۔پھر فرمایا اے عطاء! اگر تجھے کفایت کرنے والا رزق مستغنی کرتا ہو تو تیری ہر قسم کی زندگی تجھے مستغنی رکھ سکتی ہے اور کفایت کرنے والا اگر تجھے مستغنی نہ رکھ سکے تو کوئی چیز تیرے لئے کافی نہیں ہو سکتی ،تیرا پیٹ تو سمندروں میں سے ایک سمندر ہے یا وادیوں میں سے ایک وادی ہے جسے مٹی کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی۔

۴۶۶۳-بہادر دانشور (حکمت پسند) نہیں ہوتا...... مجھے میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم اور محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل ،عبدالصمد بن معقل ،وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا بہادر دانشور لیں سے نہیں ہوتا اور نہ ہی زانی کی بادشاہت سے کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

۴۶۶۴-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے اور میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم محمد بن سہل بن عسکر سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل ،عبدالصمد بن معقل ،وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے وعظ کرتے ہوئے فرمایا:

عظیم دن ہے اس کی لمبی تکلیف کی وجہ سے کہا جاتا ہے اس دن خوش بخت انسان نصیحت حاصل کرتا ہے اور اس سے ذہین شخص

منافع حاصل کرتا ہے اے ابن آدم اس دن کے منافع تو نے خود سے جہالت کا ضرر دور کرنے کے لئے حاصل کئے اور اس نے زیادہ قادر کوئی نہیں جس سے تو نے اس کے ہاتھ کی چیز مانگی اور اس سے زیادہ کمزور کوئی نہیں جو اپنے طالب کے ہاتھ میں ہو۔

اے ابن آدم! تجھ سے وہ چیز کھو چکی جو تیرے پاس واپس نہیں آئے گی اور وہ چیز باقی رہی جو عنقریب چلی جائے گی۔ جو کچھ ضرور ہوگا اس کے لئے چیخ و پکار کیا؟ جس کی امید ہو اس کی کیا لالچ کی جائے، جو چیز ضرور چلی جائے گی اسے روکنے کی کیا ترکیب؟ اے ابن آدم! اس کی طلب سے باز آ جو مل نہ سکے اور جو حاصل نہ ہو سکے اس کے حصول کی کوشش سے باز آ جسے نہ پا سکے اسے چاہنے سے باز آ خود سے امیدیں توڑ لے جیسے دوسری چیزیں تجھ سے توڑ چکیں۔

یاد رکھ! کہ کچھ مطلوبہ چیزیں اپنے طالب کے لئے شر (کا باعث) ہوتی ہیں۔

اے ابن آدم! صبر تو مصیبت کے وقت ہوتا ہے اور بڑی مصیبت بداخلاقی ہے اے ابن آدم زمانے کے کون سے دن ہیں جن کی غنیمت میں امید کی جائے اور کون سا دن ہے جس کا انجام اس کے آتے وقت سے مؤخر ہو جائے۔

زمانے کی طرف دیکھ تجھے تین ملیں گے (۱) وہ دن جو گزر گیا اور اس کی تجھے واپسی کی امید نہیں، (۲) موجودہ دن جس میں اضافہ نہیں ہو سکتا، (۳) آنے والا دن جس سے تو مامون نہیں چنانچہ ایک قبول الشھادۃ گواہ دن گزر گیا چلا جانے والا امین اور دانشمند تھا جو اپنی حکمت تیرے لئے چھوڑ گیا اور آج کا دن رخصت ہونے والا دوست ہے جو بہت چلا جانے والا اور ہمیشہ کے لئے غائب ہونے والا ہے وہ تیرے پاس آیا مگر تو نے اس کے پاس نہ جانا چاہا اور اس سے پہلے عادل گواہ گزر گیا۔ اگر اس میں کچھ تیرے لئے تھا تو اس جیسا اور بھی ہوگا۔ پر دونوں مل کر تیرے حق میں بڑے اچھے گواہ ہوں گے یا تیرے خلاف ہوں گے۔

اے ابن آدم! انسان کے عقل کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ وہ یقین کو ضائع کر دے اور غلطی والا عمل کرے۔ اے لوگو! فناء کے بعد بقاء ہے اور ہمیں پیدا کیا گیا حالانکہ ہم نہ تھے اور عنقریب ہم بوسیدہ ہو کر دوبارہ لوٹائے جائیں گے۔ آج عاریت ہیں کل ہبہ ہوں گے۔ سنو! ہم سے چھین لیا جانا یا بہت زیادہ عطا کیا جانا قریب ہے لٰھذا جو عمل آگے بھیج رہے اسے اچھا کر لو۔

اے لوگو! تم اس دنیا میں وہ سامان ہو جسے خواب میں دیکھا جاتا ہے اور تمہیں دنیا سے پے در پے مصائب ہی ملیں گے اگر نعمت ملے گی تو کوئی دوسری نعمت ضائع کرنے کے بعد ملے گی اور جو شخص عمر زیادہ پار ہا ہے وہ پچھلی عمر کو کھو کر پا رہا ہے اور جو نیا رزق پا رہا ہے پچھلا کھو کر ہی پا رہا ہے۔ کوئی وقت آتا ہے تو دوسرا وقت گزر جاتا ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس وعظ کا جو حصہ گزر چکا اس میں ہمارے اور تمہارے لئے برکت عطا فرمائے اے لوگو! دنیا والے مسافر ہیں جنکے سفر کی گرہ اگلے جہان ہی میں کھلے گی جو باقی ہیں وہ عاریت کے ساتھ ہیں منعم کا بہت ہی شکر ہے وقت مقرر کو ماننا کیا ہی اچھا ہے۔ اے ابن آدم! ہر چیز اپنی مثل سے ہے ہم سے پہلے اصول گزر چکے اور ہم فروع ہیں اور اصول کے گزرنے کے بعد فروع کیسے باقی رہ سکتے ہیں؟

۴۶۶۵- ایمان قائد عمل سائق اور نفس جانور...... ہمیں ابراہیم بن اسحٰق نے عبداللہ بن اسحٰق السراج، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے، ایمان قائد ہے (آگے چلتا ہے) اور عمل سائق ہے پیچھے سے چلاتا ہے) اور نفس خچر ہے اگر اس کا قائد گم ہو جائے تو وہ راہ سے بھٹک جاتا ہے اور سائق کے کام بھی نہیں رہتا اور اگر سائق گم

ہو جائے تو وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور قائد کے پیچھے نہیں چلتا، لیکن جب قائد اور سائق جمع ہوں تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی چلتا رہتا ہے اور وہ یا تو مرضی سے چلتا ہے یا مجبوری میں جب انسان کسی عمل کو ناپسند کرتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے اور اگر شک کرتا ہے تو بات یہ ہے کہ اس کے پاس دین کی کوئی چیز باقی نہیں۔

۴۶۶۶-ٹوٹے ہوئے دلوں میں خدا کو ڈھونڈو...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے ابوبکر بن نعمان، محمد بن حازم، محمد بن بشر، عطاء بن مبارک، اشرس کی سند سے وہب بن منبہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے خدا! جب میں تجھے ڈھونڈوں تو کہاں دیکھوں، فرمایا کہ میرے خوف سے ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ڈھونڈنا۔

۴۶۶۷-مؤمن کی روح نکلتے وقت خدا کا تردد...... ہمیں ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن حمشاذ القوال نے (جو کہ قندیل سے مشہور تھے) محمد بن سمویہ، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے بعض انبیاء کی کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے کسی چیز سے اتنا تردد نہیں ہوتا کہ جتنا موت کو نہ چاہنے والے مؤمن کی روح نکالتے وقت ہوتا ہے اور میں اس کی ناپسندیدگی کو ناپسند کرتا ہوں مگر اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہوتا۔

۴۶۶۸-بنی اسرائیل کے ایک شخص کی حکایت...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے وہب کو یہ فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ستر ہفتے اس طرح روزے رکھے کہ ہفتے کے ایک دن بغیر روزے کے رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ رب تعالیٰ سے یہ سوال کرتا رہا کہ شیطان انسانوں کو اغواء کیسے کرتا ہے؟ جب بہت عرصے تک جواب نہیں ملا تو اس نے کہا کہ اگر میں اپنے گناہوں غلطیوں پر لوٹ آؤں جو صرف میرے رب کو پتہ ہیں تو یہ اس سوال سے زیادہ میرے لئے بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جس نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ مجھے تمہارا یہ سوال تمھاری عبادت سے زیادہ اچھا لگا ہے تمھاری آنکھیں کھول دی گئیں ہیں۔ پھر اس شخص نے دیکھا کہ شیطان کے جال نے زمین کو گھیرا ہوا ہے اور شیطانوں کے غول مکھیوں کی طرح لوگوں کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ اس نے پوچھا یا اللہ! اس سے کون بچ پائے گا؟ فرمایا نرم خو متقی پرہیز گار شخص۔

۴۶۶۹-سائحین میں سے ایک شخص کا قصہ...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق، محمد بن سہل سے اور احمد ابن محمد المصری نے احمد بن منصور سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ..

سائحین (جو جنگلوں میں رب کی تلاش میں پھرتے رہتے تھے) میں سے ایک شخص ککڑیوں والی زمین میں تھا اس کے دل میں آیا کہ کچھ ککڑی کھالے، چنانچہ اس نے اپنے نفس کو سزا دی اور مسلسل تین دن تک نماز پڑھتا رہا حتی کہ اسے دھوپ ہوا اور ٹھنڈ نے جھلسا دیا اتنے میں ایک شخص کا گذر وہاں سے ہوا اس نے اسکو دیکھا تو کہا کہ سبحان اللہ! (تعجب ہے) لگ ایسا رہا ہے کہ اس انسان کو آگ نے جھلسا دیا ہو تو اس سائح نے کہا ہاں مجھے آگ کا خوف ایسے ہی آیا کہ اس وقت کیسا ہوگا جب میں آگ میں داخل ہوں گا۔

۴۶۷۰-اولین میں سے ایک شخص کی توبہ...... ہمیں محمد بن نصر نے صاحب بن ذکین، حماد بن الحسن، سیار، جعفر، عمر بن عبدالرحمٰن صنعانی، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ

''اولین میں سے ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس نے نذر مانی چنانچہ وہ سخت گرمی اور سردی میں یوں ہی کھلے آسمان تلے رہا، ایک شخص وہاں سے گذرا اور اس کا حال دیکھ کر کہنے لگا، یہ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا جو تو دیکھ رہا ہے یہ تو جہنم کی یاد ہے اس وقت میرا کیا حال ہوگا جب میں اس میں داخل ہوں گا۔

۴۶۷۱- چالیس کی عمر والو، تمھاری فصل کٹ چکی...... مجھے میرے والد نے محمد بن حسن بغدادی، احمد بن محمد ابن الحسن مخزومی، عبدالرزاق بکار بن عبداللہ، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ایک منادی چوتھے آسمان سے آواز دیتا ہے کہ اے چالیس کی عمر والو! تم وہ کھیتی ہو جسے ہم کاٹ چکے، اے پچاس کی عمر والو! تم نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا؟ اے ساٹھ کی عمر والو تمہارے لئے کوئی بہانہ نہیں۔ کاش مخلوق پیدا نہ کی جاتی اور جب پیدا کی گئی تو انھیں معلوم ہو گیا کہ انھیں کیوں پیدا کیا گیا تمہارے اوپر قیامت آنے والی ہے لہٰذا اس کی تیاری کرلو۔

۴۶۷۲- ستر کی عمر والو تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب سہل یعنی ابن عاصم، یونس بن ابی یحیٰ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ

بعض حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ چالیس کی عمر والے وہ کھیتی ہیں جس کی فصل ہم کاٹ چکے، ساٹھ کی عمر والے تم نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور ستر کی عمر والے تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں۔

۴۶۷۳- ہمیں حسین بن محمد نے سعید بن محمد (جو زبیر کے بھائی ہیں) اسحٰق بن اسرائیل، ہشام بن یوسف صنعانی، منذر الافطس، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت دانیال علیہ السلام کا ارشاد ہے: ہائے افسوس! اس زمانے پر جس میں نیک لوگوں کو تلاش کیا جائے گا تو ایک بھی نہیں ملے گا سوائے ایسے کہ جیسے کٹی ہوئی کھیتی کے آثار میں کوئی گندم کا خوشہ پڑا رہ گیا ہو یا کھیتی کاٹنے والے پر کوئی چیز لگی رہ جائے نوحہ کرنے والے اور رونے والے عنقریب ان کو روئیں گے۔

۴۶۷۴- اعمال کے خاتمے کا وزن ہوگا...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن الربیع، عبدالرزاق، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے انھوں نے

قرآنی آیت" ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ" کے ذیل میں فرمایا کہ اعمال کے خاتمے کو وزن کیا جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے بھلائی کے عمل کی مہر کر دیتا ہے اور جب کسی سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے برائی کے عمل کی مہر کر دیتا ہے۔

۴۶۷۵- اللہ تعالیٰ کا مخلوق سے خطاب...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے احمد بن عمرو البزار، سلمہ بن شبیب، احمد بن صالح، اسد بن موسیٰ، یوسف بن زیاد، ابی انیس بن وہب بن منبہ، وہب کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد ان کی طرف دیکھا جب وہ زمین پر چل رہے تھے تو فرمایا کہ میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، میں نے تجھے اپنی طاقت سے بنایا ہے اور اپنی حکمت سے تجھے مضبوطی سے بنایا۔ میرا فیصلہ سچ ہوا اور میرا حکم نافذ ہوا میں تجھے اس طرح لوٹاؤں گا جیسے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تجھے اپنی حکمت سے فنا کردوں گا حتیٰ کہ سوائے

میرے کوئی باقی نہیں رہے گا اس لئے کہ بادشاہت اور دوام میرے سوا کسی کا حق نہیں، میں اپنی مخلوق کو بلا کر اپنے فیصلے کے لئے اس دن جمع کروں گا جس دن میرے دشمن خسارہ پائیں گے اور دل میرے خوف سے بھر جائیں گے قلم میری ہیبت سے خشک ہو جائیں گے اور دل میرے خوف سے بھر جائیں گے اور نام نہاد خدا میرے سوا اپنی عبادت کرنے والوں سے براءت ظاہر کر دیں گے۔

اور وہب بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کو بنانے سے فارغ ہوئے تو ہفتہ کا دن آیا چنانچہ اس نے اپنی ایسی مدح کی جسکا وہ اہل ہے اس نے اپنی عظمت، اپنی قدرت، کبریائی، بادشاہت، طاقت، حکومت اور ربوبیت کا ذکر کیا تو تمام مخلوق (ہر چیز) نے خاموشی اختیار کی اور سر جھکا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

میں وہ بادشاہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں میں رحمت واسعہ اور اسمائے حسنیٰ کا مالک ہوں، میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں عظیم تر عرش اور بلند آسمانوں والا ہوں۔

میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں احسان، دولت، نعمتوں اور کبریائی والا، ہوں، میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، آسمانوں زمین اور ان دونوں میں جو کچھ ہے اس کا پیدا کرنے والا ہوں۔

میں نے ہر چیز کو اپنی عظمت سے بھر دیا، ہر چیز کا قہر میری ملکیت ہے، ہر چیز پر میری قدرت کا احاطہ ہے۔ ہر چیز میرے علم کے دائرے میں ہے، ہر چیز پر میری رحمت وسیع ہے ہر چیز تک میرا لطف پہنچا ہوا ہے سو میں اللہ ہوں اے مخلوقات کی جماعت! میرا مرتبہ پہچانو آسمانوں اور زمین میں میرے سوا کوئی نہیں، میری مخلوق ساری کی ساری میرے بغیر نہ قائم رہ سکتی ہے نہ دائم، اور سب میرے قبضے ہی میں الٹتی پلٹتی ہیں۔ میرے رزق میں زندہ رہتی ہیں۔ ان کی موت وحیات بقاء وفنا میرے ہی ہاتھ میں ہے ان کے لئے ٹھکانہ اور جائے پناہ میرے سوا کوئی نہیں، اگر میں ان سے ہٹ جاؤں تو سب ھلاک ہو جائیں اور میں اپنے حال پر ہی رہوں گا اور یہ حال نہ مجھ میں کچھ بڑھا سکتا ہے نہ گھٹا سکتا ہے اور نہ ان کا ھلاک ہو جانا مجھے غمزدہ کر سکتا ہے، میں ہر قسم کی عزت سے معزز ہوں، اپنی جبروت، حکومت، دلیل، نور، پکڑ کی وسعت، مرتبہ کی بلندی اور میری شان کی عظمت، بہر حال میرے مثل کوئی چیز نہیں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں

کسی چیز کو روا نہیں کہ وہ مجھ سے عدل کرے اور نہ وہ میرا انکار کرے اور انکار کر بھی کیسے سکتی ہے جسے میں نے اس کی تخلیق کے دن اپنی معرفت پر تخلیق کیا اور مجھ سے وہ کس طرح بڑائی ظاہر کر سکتا ہے جس پر میری طاقت کا سکہ چلتا ہے اس کا تو میرے سوا کوئی خالق نہیں نہ ٹھکانے والا اور نہ کوئی وارث، یا وہ مجھے کیسے دھوکا دے سکتا ہے جس کی جان میرے قبضے میں ہے یا مجھ سے کون روگردانی کر سکتا ہے جسے غمزدہ دیتا ہوں اور جس کے جسم کو بیمار کرتا ہوں، جس کی عقل کو کم کرتا ہوں، جسے موت دیتا ہوں، پرانا کرتا ہوں اور بوڑھا کرتا ہوں یہ سب میرے لئے ناممکن نہیں یا میری عبادت سے میرا بندہ میرے بندے کا بیٹا، میری بندی کا بیٹا کیسے رک سکتا ہے جو میرے سوا کسی خالق یا وارث کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتا؟

یا وہ میرے سوا کسی ایسے کو کیسے پوج سکتا ہے جسے ایام کا گذرنا بوسیدہ کر دے، دن رات کا آنا جانا فنا کر دے حالانکہ یہ دونوں تو میری بادشاہت کے معمولی سے ہرکارے ہیں۔ سوائے مرنے والو! میری طرف آؤ، میری طرف آؤ، میری طرف آؤ، میرے سوا کسی کی طرف مت جاؤ، میں نے خود پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے اور میں نے معافی ومغفرت کا فیصلہ معافی مانگنے والے کے لئے کر دیا ہے، میں گناہوں کو چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے معاف کر دیتا ہوں اور یہ کام مجھ پر بار نہیں ہے۔

اپنے ہاتھ مت چھوڑ دو اور میری رحمت سے مایوس مت ہو اس لئے کہ میری رحمت میرے غصہ پر حاوی ہے اور بھلائی کے سب خزانے میرے ہاتھ میں ہیں اور میں نے کسی چیز کو اپنی ضرورت کی بناء پر تخلیق نہیں کیا لیکن اسلئے کہ اس کے ذریعے اپنی قدرت ظاہر

کروں اور دیکھنے والے میری حکومت اور حکمت کی تدبیروں پر غور کریں اور تمام مخلوقات اسے میری عزت کے لئے سمجھ لیں اور تمام مخلوقات میری حمد کی تسبیح کریں اور تمام باتوں کو میری رضا کی طرف منسوب کریں۔

۴۶۷۶- شیطان عقلمند مؤمن سے دور بھاگتا ہے...... ہمیں احمد بن سندی نے حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسی عطار، ادریس عن جدہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ وہب فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا" اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے عقل مانگو اس لئے اللہ سے عقل مانگنے والے لوگوں میں زیادہ اچھے عاقل ہوتے ہیں اور شیطان عقلمند مؤمن سے دور بھاگتا ہے اور اسے بہکانے پر قادر نہیں ہوتا۔

۴۶۷۷- فقہ اور طب کی ایک ایک اہم بات...... ہمیں میرے والد نے اسحق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ انھوں نے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا میں تجھے طب کی ایسی بات بتاؤں جو اطباء نے نہیں بتائی اور ایسی فقہ کی بات بتاؤں جو فقہاء نے نہیں بتائی اور حلم کی ایسی بات بتاؤں جو کہ بردباروں نے نہیں بتائی؟ اس شخص نے کہا اے ابوعبداللہ کیوں نہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ طب کی وہ بات تو یہ ہے کہ تو اس کے سوا کوئی کھانا مت کھا جس کے شروع میں تو نے اللہ کا نام لیا ہو اور آخر اللہ کا شکر ادا کیا ہو۔

فقہ کی وہ بات یہ ہے کہ اگر تجھ سے ایسی کوئی بات پوچھی جائے تجھے پتہ ہو تو وہ بتادے اور جو نہیں معلوم تو کہہ دے میں نہیں جانتا اور حلم کی وہ بات یہ ہے کہ تو زیادہ تر خاموش رہا کرتی کہ تجھ سے کچھ پوچھا جائے۔

۴۶۷۸- بچے کی دو اہم صفات...... ہمیں احمد بن علی بن حارث مرہبی نے عبید بن غانم، ابن نمیر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

جب کسی بچے میں دو صفات ہوں ایک حیاء اور دوسری خوف تو اس کی سمجھداری کی امید کی جاسکتی ہے۔

۴۶۷۹- ذوالقرنین سے فرشتے کا مکالمہ...... ہمیں ابوحامد نے احمد بن محمد بن حسین معافری نے عبداللہ بن محمد بن اسحق الرمادی عبدالوھاب، ابن خشرم، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب ذوالنورین مطلع الشمس پہنچا تو اسے فرشتے نے کہا کہ لوگوں کو میرے لئے جمع کرو تو اس نے کہا کہ تیرا بے علم شخص سے بات کرنا ایسا ہے جیسے مردوں کو تعلیم دینا اور بے عقل سے بات کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص چٹان کو گیلا کرنے کے لئے اس پر پانی ڈالے یا لوہے کا سالن بنانے کے لئے اسے پکائے اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر لانا آسان ہے بے عقل سے گفتگو کرنا اسے سمجھانا مشکل ہے اور جو تیری بات نہ مانتا ہو اس سے کوئی بات کرنا ایسا ہے جیسے مردوں کے لئے دسترخوان لگانا۔

۴۶۸۰- جو خیر خواہ نہیں اس کا عمل قبول نہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد الکشوری الصنعانی، ہمام بن سلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، غوث بن معقل کی سند سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والا عمل کرنے لگو تو اللہ کے لئے اپنی خیر خواہی اور علم میں خوب کوشش کرو کیونکہ جو خیر خواہ نہیں اس کا عمل قبول نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتی جیسے کہ میٹھا پھل جسکی خوشبو اور مزہ بھی میٹھا ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی مثال ہے خیر خواہی اس کی خوشبو اور عمل اس کا مزہ ہے پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو علم حلم اور فقہ سے مزین کرلو۔

پھر اپنے نفس کو بے وقوفوں کے اخلاق سے بچا کر معزز بناؤ اور علماء کے اخلاقی طرز پر اسے عابد بناؤ اور اسے بردباروں کے فعل پر لوٹاؤ اسے بدبختوں کے فعل سے روکو اور اسے فقہاء کی سیرت پر لازم کرلو اور گندے لوگوں کی سیرت سے دور کردو۔ جو کچھ تمہارے پاس فاضل ہو اس سے دوسروں کی مدد کرو اور دوسروں میں کوئی کمی پاؤ تو اس کی مدد کرو حتی کہ وہ تمہارے ساتھ پہنچ جائے اسلئے کہ دانا شخص اپنی فاضل چیزوں کو جمع کرتا ہے اور دوسروں پر لوٹا دیتا ہے پھر وہ دوسروں میں کمی کو دیکھتا ہے اور انھیں سنوارتا بناتا ہے حتی کہ وہ بلند مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔

اگر دانا شخص فقیہ ہوتا ہے تو وہ اس شخص کو جس کے پاس فقہ کا علم نہیں ہوتا وہ اسے مسائل سمجھاتا ہے جب کہ اسے لگے کہ یہ شخص اس کی مصاحب اور مدد چاہتا ہے۔ اور اگر اس کے پاس مال ہوتا ہے تو جسکے پاس نہیں ہوتا اسے دیتا ہے اگر وہ اصلاح کرنے والا ہوتا ہے تو اس کے گناہوں کے مغفرت کی دعا کرتا ہے جب کہ اسے اس کی توبہ کی امید ہو اور اگر محسن ہوتا ہے تو برا کرنے والے کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرتا ہے اور اس پر اجر کا مستحق بنتا ہے اور اسے قول سے تبدیل نہیں کرتا حتی کہ وہ اس کے ساتھ عمل بھی آجائے۔

وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تمنا نہیں کرتا جب اس پر عمل نہ کرے اور جب کوئی اطاعت والا کام کرلیتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرکے دوسرا عمل کرنے کی توفیق مانگتا ہے اور جب کوئی دانائی کی بات معلوم ہوتی ہے تو اس کا پیٹ صرف اسی سے نہیں بھرتا جب تک دوسری باتیں معلوم نہ کرلے اور جب کسی کی غلطی کا تذکرہ اس سے کیا جاتا ہے تو وہ لوگوں سے اسے چھپاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ [redacted]

دانا شخص اپنے معاملے میں جھوٹ کا - ارا نہیں لیتا اس لئے کہ حدیث کے مطابق جھوٹ لکڑی میں دیمک کی طرح ہے کہ باہر سے صحیح اور اندر سے کھوکھل اور اس پر اعتماد کرنے والا اس کے سہارے سے دھوکا کھاتا ہے حتی کہ وہ ٹوٹ کر دھوکا کھانے والے کو برباد کردیتی ہے اور اسی طرح حدیث کے مطابق جھوٹا شخص جھوٹ سے دھوکا کھاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ مددگار ہے اور فائدہ مند ہے مگر جھوٹ کا پول کھلنے کے بعد عقلمند لوگ اس کے دھوکے کو پہچان لیتے ہیں اور چھپائی گئی بات کا بھی اندازہ کرلیتے ہیں، جب انھیں اس کے جھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے تو اس کی بھلائی کو بھی جھٹلا دیتے ہیں اس کی گواہی ناقابل قبول سمجھتے ہیں، سچائی پر تہمت لگاتے ہیں اسے حقارت سے دیکھتے اور اس کے ساتھ بیٹھنے کو ناپسند سمجھتے ہیں اور اپنے رازوں کو اس سے چھپاتے ہیں۔ اپنی گفتگو کو اس سے چھپاتے اور امانت واپس لے لیتے ہیں اپنے دین اور معیشت کے بارے میں اس سے خوفزدہ رہتے ہیں اپنے معاملات میں اسے نہیں بلاتے اور اپنے رازوں کے بارے میں اس سے مامون نہیں ہوتے اور اپنے اختلافات میں اسے ثالث نہیں مقرر کرتے۔

۴۶۸۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قوم سے خطاب...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مؤمل، مثنی بن صباح، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے تو بنی اسرائیل کے لوگ بھی کھڑے ہوگئے اور آپ نے انہیں اشارے سے بٹھا دیا جب یہ بیٹھ گئے تو حضرت موسیٰ چل دیئے حتی کہ ایک غار کے قریب پہنچے وہاں ایک سفید نہر تھی جسمیں دنبوں کے سروں کی طرح کافور تھا جس سے ہوائیں پھوٹ رہی تھیں آپ اس میں نہائے اپنے کپڑے دھوئے اور بعد میں کپڑے سکھائے اور ان کو پہن کر غار کے دروازے پر پڑا لال رنگ کا پردہ ہٹایا تو وہاں دو آدمی قبر کھود رہے تھے آپ نے وہاں کھڑے ہو کر ان سے فرمایا کہ میں تمھاری مدد کروں؟ یہ فرما کر آپ قبر میں اترے اور اسے کھودنے لگے پھر فرمایا کہ کیا تم کسی شخص کے بارے میں بات کررہے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں آپ جیسے لمبے اور آپ جیسے حلیے کے شخص کے بارے میں اتنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قبر میں لیٹ گئے اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو وہاں

برابر کر دیا لھذا سوائے رحمت الٰہی کے کوئی شخص ان کی قبر کو نہیں دیکھ سکتا اور رحمت کو بھی گونگا بہرا بنا دیا گیا ہے۔

۴۶۸۲-اللہ تعالیٰ نے پریشانیاں مقدر کیوں کیں؟...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یوسف بن الولید، محمد بن یحیٰی بصری، عبداللہ بن رجاء، معروف بن واصل، اشرس، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میں (وہب) نے ایک کتاب میں پڑھا کہ "اگر میں میت کے لئے بدبودار ہو جانا لکھتا تو لوگ میتوں کو گھروں میں ہی رکھتے، اور اگر میں کھانے کے لئے خراب ہونا نہ لکھتا تو لوگ فقراء سے بچا کر جمع کر لیتے اور اگر میں غم اور پریشانیاں ہٹا لیتا تو دنیا کی عمراتنی زیادہ نہ ہوتی اور میری عبادت نہ کی جاتی۔

۴۶۸۳-اللہ کا ذکر کرنے اور نہ کرنے والوں کی مثال...... ہمیں محمد بن جعفر بن یوسف نے شعیب بن محمد بن احمد دَلی، سہل بن صقر الخلاطی، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کا ذکر کرنے والوں اور غفلت والوں کی مثال اجالے اور اندھیرے کی ہے۔

۴۶۸۴-جو مغفرت کی امید نہ رکھے وہ مذاق اڑا رہا ہے...... ہمیں میرے والد رحمہ اللہ نے عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم محمد بن سعید العوفی اور اسماعیل بن عبداللہ بن میمون سے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے تورات کی چار مسلسل سطروں میں لکھا دیکھا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اور گمان کیا کہ اللہ اس کی مغفرت نہیں کرے گا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں میں سے ہے۔

اور جو شخص مصیبت پر شکوہ کرتا ہے وہ اپنے رب کا شکوہ کر رہا ہے اور جو شخص دوسرے کے ہاتھ میں موجود چیز پر افسوس وحسرت کا اظہار کرے اس نے رب تعالیٰ کے فیصلے پر ناراضگی ظاہر کی اور جس نے کسی مالدار کے سامنے اپنی بے بسی ظاہر کی اس نے اپنے دو تہائی دین کو ضائع کر دیا۔

۴۶۸۵-غیر حلال مال کا انجام فقر ہے...... مجھے میرے والد نے، عبداللہ بن محمد، محمد بن سعید بن جنادہ اور اسماعیل بن عبداللہ نے اور ان دونوں نے اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ جو گھر کمزوروں کی قوت سے بنا ہو اس کا انجام میں نے خرابی لکھ دیا ہے اور جو مال غیر حلال طریقے پر جمع کیا گیا ہو اس کا میں نے انجام فقر لکھ دیا ہے۔

۴۶۸۶-فرمانبردار بندے کا انعام...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک معمر، عبداللہ بن عمر کی سند سے بیان کیا ہے میں نے وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے بعض کتب میں پایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس کے دعا کرنے سے پہلے اس کی مراد پوری کرتا ہوں اور مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں اور میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے تو اگر آسمانوں اور زمین کے سب لوگ رکاوٹ بن جائیں تو میں اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ بنا دوں گا اور جب کوئی بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں آسمانوں اور زمین کے دروازوں سے اس کے ہاتھ کاٹ دیتا ہوں اور اسے خواہشات میں ڈال دیتا ہوں چنانچہ وہ میری مخلوق میں کسی پر غالب نہیں ہو سکتا۔

۴۶۸۷-دین کے علاوہ میں سمجھ حاصل کرنا باعث عتاب ہے ......ہمیں عبداللہ نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے احبار پر عتاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ دین کے علاوہ چیزوں میں سمجھ بوجھ حاصل کرتے ہو اور غیر عمل کے لئے علم حاصل کرتے ہو دنیا کا مقابلہ آخرت کے عمل سے کرتے ہو دنبوں کی کھالیں پہنتے اور بھیڑیوں کے دل چھپاتے ہو، پینے کی چیزوں کی صفائی کرتے ہو اور حرام چیزوں سے پہاڑوں جتنے اموال نگل جاتے ہو لوگوں پر دین کو پہاڑ کی طرح مشکل کرتے ہو اور انگلی اٹھانے جتنی مدد بھی نہیں کرتے۔ لمبی لمبی نمازیں پڑھتے ہو سفید کپڑے پہنتے ہو اور اس کے ذریعے یتیموں اور بیواؤں کے مال ہڑپ کرتے ہو سو میری عزت کی قسم میں تمہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جس میں اہل رائے کی رائے اور دانا لوگوں کی حکمت بھی گمراہ ہو جائے گی۔

۴۶۸۸-حضرت نوح علیہ السلام کا ملال......ہمیں عمر بن احمد بن شاہین نے عبدالوھاب بن عیسیٰ، اسحٰق بن اسرائیل، عبداللہ بن ابراہیم بن عثمان الصنعانی، ابراہیم بن مسلم، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام موت کے خوف و ملال کی وجہ سے (عبادت میں لگ جانے کی وجہ سے) پانچ سو برس تک بیویوں کے پاس نہیں گئے۔

۴۶۸۹-حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا......ہمیں یعقوب بن احمد نے یعقوب واسطی، جعفر بن محمد بن سنان، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے چچا وہب بن منبہ کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے ایک غلطی ہوگئی تھی، چنانچہ انھوں نے بادشاہت چھوڑ دی اور خوب روئے حتی کہ کپکپاہٹ طاری ہوگئی اور رخساروں پر آنسو بہہ آئے۔

۴۶۹۰-حضرت داؤد اور فرشتے کی بات چیت......ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن الحسن، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا سر نہیں اٹھایا حتی کہ ایک فرشتے نے آکر کہا اپنا سر اٹھاؤ کیونکہ آپ کا یہ معاملہ شروع میں غلطی تھا آخر میں معصیت بن جائیگا، چنانچہ آپ نے سر اٹھایا اور پھر ایسے ہو گئے کہ پانی اس وقت تک نہیں پیتے تھے جب تک کہ اس میں آنسو نہ مل جاتے، کھانا اس وقت تک نہ کھاتے جب تک کہ انہے آنسوؤں سے گیلا نہ کر لیتے اور بستر پر اس وقت تک نہ لیٹتے جب تک وہ آنسوؤں سے بھیگ نہ جاتا حتی کہ پھر وہ اپنے لحاف میں نظر نہ آتے تھے (یعنی ہر وقت روتے رہتے اور عبادت میں لگے رہتے تھے)

۴۶۹۱-اللہ تعالیٰ رحمت کی وجہ سے مہربان ہیں......ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام بن مسلمہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کسی شخص کی اطاعت گزاری کی تعریف نہیں کرتا اور ہر شخص اللہ تعالیٰ سے بھلائی اس کی رحمت ہی کی وجہ سے مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ نہ کسی سے خیر کی امید رکھتے ہیں اور نہ کسی کے شر سے خوف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے ہی لوگوں پر مہربان ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی دھوکا کرتا ہے تو اس کے دھوکے کو اس پر لوٹا دیتے ہیں کوئی مکاری دکھاتا ہے تو اللہ اسی طرح جواب دیتے ہیں اگر کوئی جھٹلاتا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر الٹ دیتے ہیں کوئی پیٹھ دکھاتا ہے تو اس کا صفایا کر دیتے ہے اور اگر واپس آجاتا ہے تو واپس آنا قبول کر لیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم محض ان کی آہ و زاری اور گڑگڑانے پر فرماتے ہیں اور رحم کرتے ہیں۔ کوئی شخص کسی دھوکے حیلے،

مکاری، ناراضگی، یا مشورہ دیکر اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر حاصل نہیں کرسکتا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی خیر کو لاسکتی ہے۔ اگر کوئی رحمت کے راستے کے علاوہ کہیں اور سے اس کی خیر تلاش کرنے تو کوئی دروازہ داخل ہونے کو نہ پائے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر کو اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم ان کی عبادت اور گڑگڑا کر دعا کرنے سے فرماتے ہیں اور اس طریق کے سوا کسی اور راستے سے اس کی بھلائی کو حاصل نہیں کیا جاسکتا رونے اور عبادت کے سوا خیر کے حصول کا کوئی راستہ بھی نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر قسم کی بھلائی کا دروازہ ہے اور اس دروازے کی چابی رونا و گڑگڑانا ہے جو شخص یہ چابی لائے گا دروازہ کھل جائے گا چابی کے بغیر دروازہ نہیں کھلتا۔

رحمت کے سب خزانے اللہ کے پاس ہیں ان خزانوں کا دروازہ رحمت ہے اور اس کی چابی تضرع ہے جو اس چابی کی حفاظت کرے گا اسے استعمال کرے گا دروازہ کھل جائے گا اور یہ خزانوں میں داخل ہو جائے گا جو شخص اس خزانے میں داخل ہو جائے اسے من پسند ہر چیز ملے گی وہاں جو چاہیں گے جو مانگیں گے اس محفوظ پر امن جگہ میں ملیں گی ان لوگوں کو وہاں سے تو نہ ہٹایا جائے گا، نہ اس کا خوف ہوگا، نہ اس میں تھکیں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ غریب ہوں گے نہ موت آئیگی یہ سب نعیم مقیم میں ہے اجر عظیم میں ہے ثواب کریم میں ہے اور بخشنے والے مہربان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی ہے۔

۴۶۹۲-اللہ کی عبادت عقل سے ہی ہوسکتی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر عباد بن کثیر کی سند سے اور ہمیں احمد بن سندی نے حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحق بن بشر، ادریس، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کی سب سے اچھی عبادت عقل کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں کی جاسکتی اور کسی شخص کی عقل اس وقت تک کام کی نہیں ہوسکتی جب تک اس میں دس خصائل ہوں۔

(۱) وہ غرور اور تکبر سے بچا ہوا ہو، (۲) سمجھداری ہو، (۳) دنیا پر محض ''قوت'' (یعنی اتنی مقدار جو بھوک سے مرنے سے بچانے والی ہو) پر راضی ہو، (۴) جو بچے اس کو صدقہ کردے، (۵) عزت و شرف سے زیادہ اسے تواضع پسند ہو اور عزت سے زیادہ ذلت پسند ہو، (۶) علم حاصل کرنے سے بیزار نہ ہو، (۷) اور بھلائی حاصل کرنے والے سے ناخوش نہ ہو، (۸) دوسرے کی تھوڑی سی اچھائی کو زیادہ جانے، (۹) اور اپنی بہت سے بھلائی کو بھی کم جانے۔ اور دسویں خصلت وہ بادشاہانہ خصلت ہے جس کے ذریعے وہ بزرگی حاصل کرتا ہے اس کا ذکر بلند ہوتا اور دونوں جہانوں میں اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

کسی نے پوچھا وہ خصلت کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ یہ سمجھے کہ تمام لوگ اس سے بھلائی میں افضل اور اچھے ہیں اور برائی میں اس سے کم ہیں اور جب وہ خود سے افضل شخص کو دیکھے تو ٹوٹ سا جائے اور اس جیسا بننے کی تمنا کرے اور جب اپنے سے زیادہ برے شخص کو دیکھے تو کہے شاید اس کی نجات ہو جائے اور میں برباد ہو جاؤں شاید اس کے اندر اچھائی ہو جو میرے سامنے ظاہر نہیں ہے اس وقت اس شخص کی عقل مکمل ہو جائے گی اور یہ اپنے اہل زمانہ کا سردار ہے اور اللہ کی رحمت اور جنت کی طرف جانے والوں میں آگے ہوگا انشاء اللہ۔

۴۶۹۳-منافق اپنی تعریف پسند کرتا ہے...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے ابومسعود احمد بن فرات، ابوعمر الحوضی، شعبہ، عوف، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ منافق کی ایک خصلت یہ ہے کہ وہ اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے اور اپنی مذمت کو ناپسند کرتا ہے۔

۴۶۹۴-اللہ کن بندوں کی مغفرت کرتا ہے...... ہمیں احمد بن سعید نے عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن حاتم، محمد بن بشار، عطاء بن

مبارک، اشرس، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنے کن بندوں کی مغفرت کرتا ہوں؟ انھوں نے پوچھا اے رب وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ بندہ کہ جب اس کو اپنے گناہ یاد آتے ہیں تو وہ کپکپا جاتا ہے یہ وہ بندہ ہے جسکے لئے میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں۔

۴۶۹۵-اللہ تعالیٰ کے غضب کا کوئی مداوا نہیں...... ہمیں احمد بن محمد نے حسین بن علی قطان، سلیمان ابن داؤد، سفیان بن عیینہ کی سند سے وہب بن منبہ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ

دین کے سب سے زیادہ مددگار دنیا سے بے رغبت لوگ (زاھد) ہیں اور تیزی سے برباد کرنے والے خواہشات کے پیروکار ہیں اور خواہش پرستی میں مال اور عزت کی محبت شامل ہے اور مال وعزت کی محبت میں حرام چیزوں سے بے پرواہ ہونا ہے اور حرام چیزوں سے بے پرواہی سے اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی کوئی دوا (مداوا) نہیں۔

۴۶۹۶-اللہ کی لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان بن بلال اشعری، ابو ہشام صنعانی، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ایک سرزنش یوں فرمائی کہ میری جب اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں جب میری نافرمانی کی جاتی ہے مجھے غصہ آتا ہے اور جب غصہ آجاتا ہے تو میں نافرمانوں پر لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت سات پشتوں تک چلتی ہے۔ (یعنی اسکا اثر سات نسلوں تک باقی رہتا ہے)

۴۶۹۷-اسم محمد کی تعظیم پر ایک گناہگار کی توبہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابوبکر الدینوری المفسر، محمد بن ایوب عطار، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ عن جدہ (یعنی وہب) کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اسے بغیر دفنائے یونہی شہر سے باہر پھینک دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جاؤ اور اس شخص کی جنازہ پڑھو انھوں نے عرض کیا کہ بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ یہ شخص دوسال سے نافرمان ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں ایسا ہی تھا لیکن جب یہ شخص تورات کھولتا اور اس میں حضرت محمد ﷺ کا نام دیکھتا تو اسے چومتا اور آنکھوں پر رکھتا تھا لھذا میں نے اسے اچھا جانا اور اسکی مغفرت فرما کر ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔

۴۶۹۸-لوگوں کی باتیں کون روکے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن زکریا نے عبداللہ بن عبدالوھاب، محمد بن یزید، ادریس عن ابیہ عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رب میرے بارے میں لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان باتوں کو روک دیجئے! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا تو اپنے خلاف ہونے والی باتیں روکتا۔

۴۶۹۹-حضرت یوسف علیہ السلام کی بادشاہ مصر سے ملاقات...... ہمیں احمد بن السندی نے حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحٰق بن بشر، غیاث بن ابراہیم عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ کے ہاں بلوایا گیا تو وہ دروازے پر رک گئے اور فرمایا! میری دنیا کے بدلے مجھے میرا دین کافی ہے اور مخلوق کے بجائے مجھے میرا رب کافی ہے اس کا پڑوسی معزز اور اسکی ثنا عظیم ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں پھر

داخل ہوئے۔

چنانچہ جب بادشاہ نے انھیں دیکھا تو انھیں سجدہ تعظیمی کیا اور پھر انھیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور کہا آج کے دن آپ ہمارے ہاں معزز اور معتمد ہیں، تو حضرت یوسف نے فرمایا مجھے خزانوں پر مقرر کردیں میں حفاظت کرنے والا اور ماہر عالم ہوں، یعنی ان سالوں میں حفاظت کرنے والا اور جاننے والا یعنی جو لوگ آئیں گے ان کی زبانوں سے واقف ہوں۔

۴۷۰۰-مچھلی کو اللہ تعالیٰ کا حکم ...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبدالرزاق، منذر بن نعمان الافطس کی سند سے وہب بن منبہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

جب مچھلی کو حکم ہوا کہ وہ حضرت یونس کو نہ تکلیف پہنچائے اور نہ زخم کرتو کہا کہ اگر یہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا یعنی عبادت گزاروں میں سے پہلے تسبیح کا اور پھر ان کی عبادت کا ذکر کیا۔ پھر جب حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک پودا جو کدو کی بیل تھی پیدا فرمایا جب انھوں نے اسے دیکھا اور اس کو ہرا بھرا دیکھا تو وہ انھیں اچھا لگا پھر یہ سو گئے اور جب اٹھے تو وہ سوکھ گیا تھا تو یہ اس پر رنج کا اظہار کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے نہ اسے پیدا کیا اور نہ اگایا اور اس پر رنج کررہے ہو، اور میں نے لاکھ سے زائد لوگ پیدا کئے اور ان پر رحم کیا تو وہ تجھ پر شاق گزرا تھا۔

۴۷۰۱-جانوروں کی فطری عداوت کشتی نوح میں ختم کردی گئی ...... ہمیں احمد نے عبداللہ، ابراہیم بن خالد صنعانی، رباح، عبدالملک بن عبدالحمید بن خشک کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

جب حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ یہ جانور کا جوڑا کشتی میں رکھ لو تو انھوں نے عرض کیا کہ جن جانوروں کی آپس میں تو نے فطری عداوت رکھی ان کا کیا کروں؟ شیر اور گائے، بھیڑیا بکری، کبوتر بلی کا کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا میں ان کے درمیان محبت ڈال دوں گا تو وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

۴۷۰۲-حضرت عطاء اور وہب کی گفتگو ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر ابو سنان القسملی کی سند سے بیان کیا ہے کہ عطاء خراسانی کے پاس وہب تشریف لے گئے اور وہاں فرمایا:

افسوس ہے اے عطاء کیا مجھے پتہ نہیں کہ تم اپنے علم کو بادشاہوں اور دنیا کے بیٹوں کے پاس لے جاتے ہو۔ افسوس ہے اے عطاء، کیا تم ان کے پاس جاتے ہو جو تمہارے لئے دروازے بند کرتے ہیں اور تمہارے سامنے اپنا فقر ظاہر کرتے ہیں اور اپنی مالداری کو چھپاتے ہیں اور ان کو چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے دروازہ کھولتا اور اپنی مالداری تم پر ظاہر کرتا اگر تجھے کفایت کرنے والی چیز تجھے بے پرواہ کرسکتی ہے تو دنیا کی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی تیرے لئے کافی ہوجائے گی اور اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کی کوئی چیز تجھے کافی نہیں ہوسکتی۔ افسوس ہے اے عطاء! تیرا پیٹ سمندروں میں سے ایک سمندر ہے یا وادیوں میں سے ایک وادی اور اسے مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

۴۷۰۳-نماز میں طویل قیام افضل یا زیادہ سجدے؟ ...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب سے سوال کیا گیا کہ دو آدمی نماز پڑھ رہے ہیں ایک لمبا قیام کرتا اور خاموش رہتا ہے۔ دوسرا بہت زیادہ سجدے کرتا (رکعتیں زیادہ پڑھتا) ہے، کون سا ان میں افضل ہے؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی زیادہ کرنے والا ہو۔

۴۷۰۴-ایک عابد اور راہب کا مکالمہ ...... ہمیں ابوبکر آجری نے، عبداللہ بن محمد العطشی، ابراہیم بن جنید، محمد بن بشر بن مروان

الکاتب ابن مبارک عن المبارک، اشرس ابو عبدالرحمٰن کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ
ایک عابد ایک راہب کے پاس سے گزرا اس نے راہب سے بات چیت کی اور پوچھا کہ تم اس گرجا گھر میں کب سے ہو؟ اس نے کہا ساٹھ سال سے اس نے پوچھا کہ ساٹھ سال کیسے رکے رہے یہاں؟ اس نے کہا بس گزر گئے دنیا گزر ہی ہے۔ عابد نے پوچھا موت کو کس طرح یاد کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہو اور اس پر کوئی وقت ایسا بھی گزرے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے اور میں تو کوئی قدم اٹھا کر اسے رکھنے نہیں پاتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ رکھنے سے پہلے ہی میں مرجاؤں گا یہ سن کر عابد رونے لگے راہب نے کہا کہ تو کھلم کھلا ایسے رو رہا ہے تو تنہائی میں کیسے روتا ہوگا؟ عابد نے کہا کہ میں افطار کے وقت روتا ہوں اور اپنے آنسو پیتا ہوں اور میرا کھانا میرے آنسو میں سے بھیگ جاتا ہے جب نیند مجھے بستر پر گراتی ہے تو میرا بستر میرے آنسوؤں سے بھیگ جاتا ہے۔ راہب نے کہا کہ اگر تو ہنس رہا ہو اور تجھے اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہو تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ تو روئے اور اللہ پر احسان رکھتا ہو عابد نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کرو۔ تو راہب نے کہا کہ
دنیا میں کھجور کے درخت کی مانند رہو اگر کھایا جائے تو پاک اور میٹھا ہو اور رکھا ہو تو میٹھا ہو اور اگر کسی چیز پر گر جائے تو نہ اسے نقصان دے اور نہ توڑے دنیا میں گدھے کی طرح مت بنا کہ بس وہ چاہتا ہے کہ پیٹ بھرے اور مٹی میں لوٹ لگائے۔ اللہ سے خیر خواہی کرو جیسا کہ کتا اپنے مالکان کا خیر خواہ ہوتا ہے کہ وہ اسے بھگاتے ہیں بھوکا رکھتے ہیں مگر وہ ان کی چوکیداری کرتا ہے۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ طاؤس جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے تھے اور فرماتے کہ ہمارے لئے یہ بھی بھاری ہو گیا ہے کہ ہم کتوں کی طرح اپنے [illegible]ل اور اپنے آقا کے لئے خیر خواہ بن جائیں۔

۴۷۰۵- شیطان اور راہب...... ہمیں ابوبکر نے عبداللہ، ابراہیم، محمد بن حسین، بشیر بن محمد بن ابان، حسین بن عبداللہ بن مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ
ایک راہب حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں گرجا گھر میں اکیلا رہتا تھا شیطان نے اسے بہکانا چاہا اس لئے اس نے ہر کوشش کر کے دیکھ لی مگر کامیاب نہ ہو سکا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روپ دھار کر آیا اور اس کو آواز دی کہ راہب باہر آؤ اور مجھ سے بات کرو۔ اس نے کہا اپنے راستے پر چل دے مجھے تجھ سے بات نہیں کرنی شیطان نے کہا کہ میں عیسیٰ ہوں مجھ سے بات کر۔ مگر راہب نے کہا اگر تو عیسیٰ ہے تب بھی اپنے راستے پر چلا جا اگر تو عیسیٰ ہے تو کیا تو نے ہمیں عبادت کا حکم نہیں دیا اور کیا اس کے بدلے جنت کا وعدہ نہیں کیا اب کیا بات کروں مجھے تجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ شیطان لعین اسے چھوڑ کر دفع ہو گیا۔

۴۷۰۶- راہب کو بہکانے کی ناکام کوشش...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ
ابلیس ایک مرتبہ ایک راہب کے گرجا گھر آیا اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ راہب نے پوچھا کون؟ شیطان نے کہا: مسیح راہب نے کہا اگر تو شیطان ہے تو میں تیرے ساتھ بات نہیں کروں گا اور اگر تو مسیح ہے بھی تو آج میں تجھ سے کیا بات کروں تم اپنے رب کی رسالت ہم تک پہنچا چکے ہم کو دین دے چکے اور ہم اسی دین پر قائم ہیں لٰہذا چلا جا میں دروازہ نہیں کھولوں گا۔ شیطان نے کہا تو نے سچ کہا میں ابلیس ہوں لیکن اب تجھے گمراہ کرنے کی بھی کوشش نہیں کروں گا اس لئے تو جو چاہے مجھ سے پوچھ میں بتاؤں گا۔ اس نے کہا تو سچ بولے گا؟ اس نے کہا جو بات پوچھے گا سچ بتاؤں گا۔ راہب نے پوچھا کہ بنی آدم کے وہ کون سے اخلاق ہیں جن پر تمہیں اعتماد ہے کہ تم ان پر اسے بہکا سکتے ہو؟ ابلیس نے جواب دیا جلد بازی (جزباتی ہونا) کنجوسی اور نشہ۔

۴۷۰۷- بد بخت بندے کون ہیں...... ہمیں حسین بن محمد نے امیہ بن محمد الصواف، محمد ابن یحی ازدی، ابوایاس یمانی عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: اے رب جو شخص اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اے موسیٰ میں اس شخص کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا اور اپنے آس پاس رکھوں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تیرے کون سے بندے بد بخت ہیں؟ فرمایا جسے کوئی نصیحت فائدہ نہ دے اور تنہائی میں وہ مجھے یاد نہ کرے۔

۴۷۰۸- اللہ کو کون سے بندے پسند ہیں...... ہمیں ابو محمد بن علی الاثرم نے محمد بن منصور، ابراہیم بن خالد، عبداللہ بن بجیر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ تجھے کون سے بندے پسند ہیں؟ فرمایا جو مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، بیواؤں سے تعزیت کرتے ہیں اور میت کو اس کی آخری منزل تک لیجاتے ہیں۔

۴۷۰۹- دو عالموں کی بات چیت...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک عالم نے خود سے بڑے عالم سے سوال کیا کہ میں گھر کتنا بناؤں؟ فرمایا کہ اتنا جو تجھے سورج کی تپش اور بارش سے بچالے۔ پوچھا کہ کتنا کھایا کروں؟ فرمایا بھوک سے اوپر اور پیٹ بھرنے سے کم۔ پوچھا کہ کپڑا کتنا پہنوں؟ فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام کا لباس۔ پوچھا کتنا ہنسوں؟ فرمایا کہ اتنا کہ چہرہ کھل اٹھے اور آواز سنائی نہ دے۔ پوچھا کہ کتنا روؤں؟ فرمایا اتنا کہ تو اللہ کی خشیت میں رونے سے نہ اکتائے۔ پوچھا کتنا عمل چھپاؤں؟ فرمایا اتنا کہ لالچی لوگ تیری وجہ سے گنہگار نہ ہوں اور لوگ تجھ پر باتیں نہ کریں۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک راہب کو یہ کہتے سنا کہ ہر چیز کی دو اطراف اور درمیان کا حصہ ہوتا ہے چیز کو کسی بھی طرف سے پکڑیں گے تو دوسرا جھک جائے گا اسلئے درمیان سے پکڑو تا کہ دونوں اطراف سیدھی رہیں۔ پھر کہا کہ تم پر اعتدال (درمیان) لازم ہے۔

۴۷۱۰- اللہ دوست کب بناتا...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحیی بن مطرف علی بن قرین، جعفر بن سلیمان، عبدالصمد بن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے مسجد حرام میں ایک شخص کو اپنے چچا وہب بن منبہ سے یہ سوال کرتے سنا کہ

مجھے زبور کی کوئی بات سنائیے۔ انھوں نے فرمایا ہاں ضرور۔ میں نے زبور کے آخر میں تین سطریں پڑھیں لکھا ہے کہ اے داؤد! مجھ سے سنو میں حق کہتا ہوں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہو تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ اپنے گناہوں پر شرمندہ تھا تو میں اس کے گناہوں کو بھلا دوں گا۔ اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں کہ اگر میرا بندہ گناہوں سے دنیا کو مشرق سے مغرب تک بھرے اور اتنی دیر شرمندہ ہو جتنی دیر بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے یا ایک مرتبہ مجھ سے استغفار کیا (مغفرت چاہی) اور میں ان کے دل سے جان لوں کہ یہ دوبارہ یہ گناہ نہیں کرے گا تو میں اس سے بھی جلدی اس کا یہ گناہوں کا بوجھ اتار پھینکوں گا جتنی جلدی آسمان زمین پر پانی برساتا ہے۔

اے داؤد! مجھ سے سن میں حق کہتا ہوں اگر کوئی بندہ صرف ایک نیکی لے کر میرے پاس آیا تو میں اس کے لئے جنت کا فیصلہ

کروں گا۔ تو حضرت داؤد نے عرض کیا کہ اسی وجہ سے تیری رحمت سے مایوس ہونا جائز نہیں اس شخص کو جو تجھے جانتا ہے۔ فرمایا اے داؤد! میرے اولیاء (دوستوں) کو تھوڑا اسا عمل کرنا بھی کافی ہے جیسے کھانے میں نمک کی تھوڑی سی مقدار کافی ہو جاتی ہے۔ اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کن لوگوں کو کب اپنا دوست بناتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جب اپنے دل کو شرک سے پاک کر لیں اور دلوں سے شک کو نکال دیں اور جان لیں کہ میری ہی جنت اور جھنم ہے اور میں ہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہوں اور قبروں سے لوگوں کو زندہ کروں گا اور میری نہ کوئی بیوی ہے نہ اولاد اگر میں نے ان لوگوں کو تھوڑے عمل کے ساتھ بھی اٹھالیا اور وہ یقین رکھتے تھے تو میں اس تھوڑے عمل کو ان کے ہاں بڑا بنادوں گا۔

اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ پل صراط سے جلدی کون گزرے گا؟ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہوں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر رہتی ہو۔ اے داؤد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے ہاں کس مؤمن کا مرتبہ بڑا ہے؟ یہ وہ ہے جو خود کے دیئے ہوئے پر زیادہ خوش بہ نسبت بچے ہوئے مال کے۔ اے داؤد کیا تمہیں پتہ ہے کون سے فقراء افضل ہیں؟ یہ وہ ہیں جو میرے فیصلے سے راضی ہیں اور میری تقسیم سے بھی اور معاش کے جو انعامات میں نے دیئے ہیں ان پر شکر گزار ہوں۔

اے داؤد معلوم ہے میں کن مؤمنوں کو لمبی زندگی دینا پسند کرتا ہوں؟ یہ وہ ہے کہ جب لا الــٰہ الا اللّٰہ کہتا ہے اس کی کھال کانپ اٹھتی ہے سو میں ایسے شخص کا مرنا پسند نہیں کرتا اس طرح سے جیسے کہ باپ اپنے بیٹے کا مرنا پسند نہیں کرتا حالانکہ موت سے فرار نہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اسے جہان کے علاوہ کسی اور جہان میں چھپادوں اس لئے کہ اس جہاں کی نعمتوں میں بلاء ہے اور اس کی آسانی میں شدت ہے اور یہاں اب دشمن ہے جس کے پھندے سے بچنا مشکل ہے اور وہ انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اسی وجہ سے میں اپنے دوستوں کو جلدی سے جنت میں لیجاتا ہوں اگر یہ وجہ نہ ہوتی تو آدم اور اس کی مؤمن اولاد قیامت میں صور پھونکے جانے تک نہ مرتی۔

اے داؤد مجھے معلوم ہے کہ تم دل میں کیا کہہ رہے ہو؟ کہ تو نے ان کو تیری عبادت سے کاٹ دیا۔ اے داؤد! تجھے نہیں معلوم کہ میں مؤمن کی تکلیفوں میں اس کی مدد کرتا ہوں جب وہ موت کا ذائقہ چکھتا ہے تو کیسا ہوتا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ سخت مصیبت ہے اور تو اس کے جسم کو مٹی کے نیچے دیکھتا ہے اور میں وہاں اسے طویل عرصے کے لئے اس لئے رکھتا ہوں تاکہ اس کا اجر بڑھ جائے اور جو وہ عمل کرتا تھا اس سے اچھا اجر اسے قیامت تک ملتا رہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی تیرے لئے ہی ساری حمد ہے اسی لئے تو نے اپنا نام ارحم الرٰحمین رکھا ہے۔ الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیری رضاء کی خاطر غمزدہ کی دادرسی کرے؟ فرمایا اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے ایمان کی چادر پہناتا ہوں اور اسے کبھی نہیں اتارتا۔ انھوں نے پوچھا۔ الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیری رضا کے لئے جنازے کے ساتھ چلے فرمایا کہ اس کی جزاء یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا میرے فرشتے اس کے ساتھ چلیں گے میں اس کی روح پر جنازہ پڑھتا ہوں۔ انھوں نے پوچھا اے اللہ! یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنے والے کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے اس دن جب کہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا الٰہی اس شخص کی جزاء کیا ہے جو تیرے خوف سے اس طرح روئے کہ اس کے دونوں رخساروں پر آنسو بہہ پڑیں؟ فرمایا کہ اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اس کے چہرے پر آگ کو حرام کردوں

۴۷۱۱-دین کی تین علامات ہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد صنعانی، ہمام ابن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر عقیل بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ہر چیز کی کوئی علامت ہوتی ہے جسکے ذریعے وہ پہچانی جاتی ہے یہ علامت اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دیتی ہے۔ دین کی بھی تین علامات ہیں جس کے ذریعے وہ پہچانا جاتا ہے یہ ایمان، علم اور عمل ہیں۔ ایمان کی تین علامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا۔ عمل کی تین علامات ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ علم کی تین علامات ہیں اللہ کا علم ہونا، اللہ کی پسندیدہ چیزوں کا اور اللہ تعالیٰ ناپسند چیزوں کا علم ہونا۔ اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے والا (جو اندر سے صحیح نہ ہو) متکلف کی تین علامات ہیں اپنے سے اوپر والے (اچھے شخص) سے لڑنا، وہ بات کہنا جسکا علم نہیں، جو چیز مل نہیں سکتی اس کے پیچھے پڑنا۔ ظالم کی تین علامات ہیں اپنے سے بڑے کی نافرمانی کر کے ظلم کرتا ہے۔ اپنے سے چھوٹے پر غلبہ کر کے ظلم کرتا ہے۔ ظالموں کی حمایت کرتا ہے منافق کی تین علامات ہیں جب اکیلا ہو تو اعمال میں سستی کرتا ہے کوئی ساتھ ہو تو چستی دکھاتا ہے اور تعریف کے لئے کئے جانے والے کاموں کی لالچ کرتا ہے حاسد کی تین علامت ہیں جس سے حسد کرتا ہے وہ موجود نہ ہو تو اس کی غیبت کرتا ہے اور جب موجود ہو تو خوشامد کرتا ہے اور اسے مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسراف کرنے والے (فضول خرچ) کی تین علامات ہیں وہ چیز خریدتا ہے جو اس کے لئے نہیں، وہ لباس پہنتا ہے جو اس کے لئے نہیں، وہ کھاتا ہے جو اس کے لئے نہیں سست کاہل کی تین علامات ہیں پڑا رہتا ہے حتی کہ تفریط کرتا ہے اور تفریط اتنی کرتا ہے کہ ضیا کرتا ہے اور ضیاع ایسا کرتا ہے کہ گناہ گار ہوتا ہے۔ غافل کی تین علامات ہیں سھو (بھولنا) کھیل کود میں لگنا، بالکل بھول جانا۔

۴۷۱۲-تورات کے چار جملے...... ہمیں محمد بن علی بن الحسین نے اسحٰق بن ابراہیم بن سلمہ، محمد بن یزید الایلی، اسماعیل بن حبیب، ابو عاصم الوراق، عبداللہ دیلمی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

تورات میں چار جملے ہیں (۱) جو مشورہ نہیں کرتا نادم ہوتا ہے، (۲) جو مستغنی ہو جائے وہ پر اثر ہوتا ہے، (۳) فقر لال موت ہے، (۴) جس طرح معاملہ کرو گے تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔

۴۷۱۳-ایک عظیم انسان کا بادشاہ سے گریز...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق بن حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک شخص اپنے زمانے کا افضل ترین انسان تھا لوگ اس سے ملنے آتے تھے وہ انھیں وعظ کیا کرتا تھا ایک دن لوگ اس کے پاس جمع تھے اس نے مزید کہا کہ ہم میں سے ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے اور اگر وہ خریدتا ہے تو اس لئے کہ وہ دین کے مرتبہ کے نزدیک ہو جائے اور اگر ملتا ہے تو اسے سلام کیا جاتا ہے اور اس کی دین میں مرتبہ کی وجہ سے عزت کی جاتی ہے۔

اس کا یہ بیان مشہور ہوا اور حاکم وقت تک پہنچا اس نے اسے دیکھنے اور سلام کرنے کی ٹھان لی چنانچہ وہ ملنے آیا۔ اسے بتایا گیا کہ حاکم وقت تم سے ملنے آیا ہے اس نے کہا مجھ سے مل کر کیا کرے گا؟ کسی نے بتایا کہ وہ تمہارے اس وعظ کی وجہ سے ملنے آیا ہے۔ اس شخص نے اپنے خادم سے پوچھا کہ کھانے کو کچھ ہے؟ اس نے کہا ہاں کچھ پھل ہیں جن سے آپ افطار کرتے ہیں اس نے دسترخوان بچھوایا اور وہ کھانے بیٹھ گیا اور بادشاہ کو اندر آنے دیا۔ بادشاہ اندر آیا سلام کیا تو اس نے ہلکا جواب دیا اور پھر کھانے میں مشغول ہو گیا بادشاہ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ خادم نے کہا یہ ہے اس نے پوچھا جو کھا رہا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔

بادشاہ نے کہا اس شخص کے پاس خیر کی کیا بات ہوگی یہ کہہ کر چلا گیا۔ چنانچہ اس شخص نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے مجھ سے دور کیا۔

۴۷۱۴-بادشاہ کو عظیم انسان سے ملنے میں ناکامی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین مروزی، ابن المبارک، عمر بن عبدالرحمن المھدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

جب بادشاہ کو اس کے اس طریقے اور اجتہاد کا پتہ چلا تو اس نے کہا کہ فلاں دن میں ضرور اس کے پاس جاؤں گا اور اسے سلام کروں گا۔ یہ خبر بھی اس راہب کے پاس پہنچ گئی چنانچہ جس دن اس کے آنے کی امید تھی وہ شخص راہب اپنے ساتھیوں کو لے کر میدان میں نکلا اور اس کے پاس ایک طشت تھی جس میں لوبیا، زیتون، وغیرہ کھانے کی چیزیں تھیں اچانک بادشاہ سامنے پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ایک جم غفیر تھا اس شخص نے آس پاس دیکھا تو ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے چنانچہ وہ راہب وہ کھانے کی چیزیں جمع کرنے لگا بڑا سا لقمہ لیتا اسے زیتون میں ڈبو دیتا اور بے ڈھنگے طریقے سے کھانے لگتا اس نے سر جھکایا ہوا تھا یہ بھی نہیں دیکھا کہ کون آیا ہے؟ بادشاہ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ کسی نے بتایا کہ یہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا اے فلاں کیسے ہو تم؟ اس نے ویسے ہی کھانا کھاتے ہوئے جواب دیا عام لوگوں کی طرح۔

بادشاہ نے یہ دیکھ کر اپنی سواری موڑ لی اور کہا اس شخص میں خیر والی کوئی بات نہیں پھر جب وہ چلا گیا تو اس شخص (راہب) نے کہا اللہ کا شکر ہے جو اس کو مجھ سے دور لے گیا اس حال میں کہ وہ ملامت کر رہا تھا۔

۴۷۱۵-جو صرف حلال روزی پر راضی ہو وہ زاہد ہے...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن معبد، ابن وہب کی سند سے اور مجھے یحییٰ بن ایوب نے ابوعلی اسماعیل غافقی، عامر بن عبداللہ یحصبی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا زاہد وہ کہ اگر چہ وہ دنیا میں لگا ہوا ہو اسے چاہتا بھی ہو مگر حلال طیب کے بغیر اس پر راضی نہ ہو اور دنیا کی طرف راغب وہ ہے اگر چہ وہ بظاہر دنیا سے معرض ہو لیکن اسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ آنے والا مال حرام ذریعے سے آ رہا ہے یا حلال ذریعے سے۔ اور دنیا میں بڑا سخی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سخاوت کرے اگر چہ لوگ اسے بخیل سمجھتے ہوں اور دنیا میں بڑا بخیل وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق سے بخل کرے اگر چہ اسے لوگ بڑا سخی سمجھتے ہوں۔

۴۷۱۶-حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا قصہ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی، علی بن عبداللہ مدینی، محمد بن عمرو بن مقسم الصنعانی، عطاء بن مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک مریم نامی بہن تھی ایک مرتبہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ نے آل شعیب میں شادی کی مگر آج مالی طور پر آپ کچھ نہیں ہوا اور تمہیں جو ملا سو ملا، اب تم بنی اسرائیل کے شاہی خاندانوں میں کسی سے شادی کر لو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کے شاہی خاندانوں میں شادی کیوں کر لوں حالانکہ جب سے میں نے اللہ سے کلام کیا ہے مجھے شادی کی خواہش نہیں رہی مگر بہن نے بہت اصرار کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے بد دعا دے دی چنانچہ وہ برص میں مبتلا ہو گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اسے اس حال میں دیکھا تو بڑا افسوس کیا پھر اپنے بھائی حضرت ھارون کو بلایا اور فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرو پھر دونوں حضرات نے تین دن روزے رکھے اور خوب دعا کی ٹاٹ پہنا راکھ پر سوئے اور رب تعالیٰ سے دعا کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر سے وہ مصیبت ٹال دی اور وہ صحتیاب ہو گئی۔

۴۷۱۷-موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کا نور...... ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی، علی بن المدنی، محمد بن عمر بن مقسم، عطاء بن

مسلم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہزار جگہوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور جب بھی گفتگو ہوتی تین دن تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرے پر ایک خاص نور نظر آتا تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا انھوں نے کبھی اپنی عورت کو نہیں چھوا (اپنی زوجہ سے وظیفہ زوجیت ادا نہیں کیا)

۴۷۱۸-بارِ نبوت اور حضرت یونس علیہ السلام ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن عامر بن زرارہ عبداللہ بن اجلح محمد ابن اسحٰق، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

نبوت کا بار بہت وزنی اور محنت طلب ہے اسے ایک قوی انسان ہی برداشت کرسکتا ہے حضرت یونس بن متی علیہ السلام نیک بندے تھے جب انھیں بارِ نبوت عطا کیا گیا وہ برداشت نہ کرسکے نبوت کے بار نے اپنے نیچے آنے والے حصہ کو پھاڑ دیا جو اٹھاتے وقت چوتھائی تک ہوگیا لھٰذا حضرت یونس نے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا اور نکل بھاگے۔ لھٰذا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ

اس طرح صبر کیجئے جس طرح پہلے کے اولوالعزم انبیاء نے کیا (الاحقاف۔ آیت:۳۸)

۴۷۱۹-حضرت سلیمان اور ہوا...... ہمیں محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان، محمد بن العلاء، یونس بن بکیر، اسحٰق عن ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا تھا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی جو بات کرے اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے کان تک پہنچائے اسی وجہ سے حضرت سلیمان نے چیونٹی کی بات سن لی تھی۔

۴۷۲۰-ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن ھارون بن روح، ابوسعید کندی ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہب بن منبہ کے پاس کچھ لوگ جمع تھے انھوں نے ان لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سوال کیا کہ

اللہ کا کون سا حکم سریع الوقوع تھا؟ بعض نے کہا بلقیس کا تخت لائے جانے کا کہ پلک جھپکتے حاضر ہوگیا بعض نے کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام کشتی کے کنارے بیٹھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مصر کے دریائے نیل سے مچھلی کو بھیجا اور دوسرے ہی لمحے حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں تھے۔

۴۷۲۱-ہمیں میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن الحسین، عبدالجبار بن علاء، سفیان، عمرو بن دینار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص چالیس سال تک سرگرداں پھرا اور پھر اس نے کوئی چیز دیکھی گویا کہ وہ قبولیت کی علامت تھی اس کے بعد ایک ولدزنا بھی اسی طرح چالیس سال تک پھرتا رہا مگر اسے کچھ دکھائی نہ دیا تو اس نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ اے اللہ! اگر میں نے اچھائی کی اور میرے والد نے گناہ کیا تھا تو میرا کیا قصور ہے؟ وہب کہتے ہیں کہ پھر اس نے وہ کچھ دیکھا جو دوسروں نے نہیں دیکھا تھا۔

۴۷۲۲-دنیا و آخرت دو سوکنیں ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن سہل، ابومسعود، عبدالرزاق کی سند سے اور عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، بن مبارک کی سند سے رباح بن یزید عبدالعزیز بن حوران سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

دنیا اور آخرت کی مثال دو سوکنوں کی ہے کہ اگر ایک کو راضی کروگے دوسری ناراض ہو جائیگی۔

۴۷۲۳-لوگوں کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہ ہے...... ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن سہل، سلمہ کی سند سے اور عبداللہ بن محمد نے علی

بن اسحٰق، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن ابراہیم بن عمرو کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ لوگوں کا مذاق اڑانا ہے۔"

۴۷۲۴-میٹھی چیز سے روزہ افطار کرو...... ہمیں احمد بن بندار نے ابن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، نوح بن حبیب عبدالرزاق کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

جب انسان روزہ رکھتا ہے اس کی نظر چندھیا جاتی ہے اور جب میٹھی چیز سے افطار کرتا ہے تو اس کی نظر لوٹ آتی ہے۔

۴۷۲۵-استقامت باعث تعجب ہے...... ہمیں ابن المبارک نے بکار بن عبداللہ سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے ایک عابد کا دوسرے عابد کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے پوچھا، کیا حال ہے تمہارا؟ اس نے کہا میں نے فلاں پر تعجب کیا تھا کہ وہ عبادت میں اتنے بڑے مرتبہ پر پہنچ گیا اور دنیا اس سے دور ہوگئی تو دوسرے نے فوراً کہا تعجب مت کر کہ دنیا دور ہوگئی لیکن جو استقامت کے ساتھ قائم رہی اس پر تعجب کر۔

۴۷۲۶-مساکین کو راضی کرلو اللہ خوش ہوجائے گا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

بنی اسرائیل پر ایک مرتبہ بڑے شدائد اور مصائب آئے تو انھوں نے اپنے وقت کے نبی سے درخواست کی کہ ہماری خواہش ہے کہ ہمیں معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کس بات سے راضی ہوتا ہے تو ہم وہی کام کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ان کو بتادو کہ اگر وہ میری رضا چاہتے ہیں تو مساکین کو راضی کرلیں، اس لئے اگر وہ راضی ہوگئے تو میں بھی راضی ہوں اگر وہ ناراض ہوئے تو میں بھی ناراض ہوجاؤں گا۔

۴۷۲۷-قبر کی وحشت اور اللہ کا رحم...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمٰن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حواریوں کے ہمراہ ایک قبر کے پاس تھے قبر میں مردے کو اتارا جارہا تھا چنانچہ قبر کی وحشت اور اندھیرے کا تذکرہ ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس سے پہلے اس قبر سے بھی زیادہ تنگ جگہ (ماں کے رحم) میں تھے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے وسیع کردیتا ہے۔ اوکما قال۔

۴۷۲۸-حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ابلیس کا مکالمہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، غوث بن جابر، کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابوالھذیل کو یہ کہتے سنا کہ

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابلیس نے کہا اس نے حضرت عیسیٰ کو قدس پہاڑ پر دیکھا تھا، آپ سمجھتے ہیں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں میں ایسا ہی ہوں، شیطان بولا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اس پورے پہاڑ کو روٹی بنادے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا سارے لوگ روٹی پر ہی زندہ ہیں؟ اس نے کہا کہ چلو پھر اس پہاڑ سے کود جاؤ فرشتے تمہیں گرنے سے روک لیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے آپ کو نہ آزماؤں کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا رب مجھے بچائے گا یا نہیں۔

۴۷۲۹-راہب اور شیطان کا مکالمہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسن بن حسین، عبداللہ بن مبارک، بکار بن عبداللہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

ایک گھومنے پھرنے والا عابد تھا (بعض راہب جنگلوں میں بھٹکتے پھرتے تھے) اسے شیطان نے خواہش اور رغبت کے طور پر بہکانے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا پھر وہ اس کے سامنے بڑا سانپ بن کر ظاہر ہوا اور اس کے قدموں اور جسم سے لپٹ گیا اور چہرے کو سامنے لاکر اپنا منہ کھولا مگر عابد نے نماز نہیں توڑی اور نہ اس کی طرف دیکھا، پھر جب وہ سجدے کرنے لگا تو وہ جلدی سے جا کر سجدے کی جگہ پر کنڈلی مار کے بیٹھ گیا عابد نے سجدہ کرنا چاہا تو اس نے منہ کھولا جیسے کہ ہڑپ جاہتا ہو مگر عابد نے سر رکھ دیا اور سانپ کو آہستہ آہستہ سر سے دھکا دیتا رہا حتیٰ کہ سجدے کے لئے جگہ بن گئی۔

پھر اسے شیطان نے کہا کہ میں وہی ہوں جو تجھے خواہش اور رغبت کے طور پر بہکانا چاہتا تھا اور میں ہی اژدھا بن کر آیا تھا اب میں سمجھتا ہوں کہ نہ تجھے تنگ کیا جائے اور نہ آئندہ میں تیرے سامنے آؤں! اس نے کہا کہ اللہ کے فضل سے نہ تو تو مجھے پہلے ڈرا سکا تھا اور نہ اب ڈرا سکا ہے۔ شیطان نے کہا کہ کیا تو مجھ سے کچھ پوچھے گا اس نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ کون تیرے بعد کیا کرے گا یہ بھی نہیں پوچھے گا کون کب مرے گا؟ اس نے کہا میں سب سے پہلے مر جاؤں گا۔ شیطان نے کہا پھر مجھ سے یہ بھی مت پوچھ کہ میں انسانوں کو گمراہ کیسے کرتا ہوں۔ اس نے کہا کہ یہ بتادے جس پر تجھے یقین ہے۔ شیطان نے کہا تین اخلاق ہیں کہ انسان پر اس کے ذریعے غالب آ ہی جاتے ہیں کنجوسی، تیزی (جذباتیت)۔ اور نشہ۔جذ

شیطان نے کہا۔ انسان جب کنجوس ہو جاتا ہے تو ہم اس کی نظر میں اس کا اپنا مال کم اور دوسروں کا مال زیادہ کر دکھاتے ہیں لھذا وہ دوسروں کے اموال کو حاصل کرنے کی جائز ناجائز کوشش کرتا ہے اور جب کوئی باتی جلد باز ہو جاتا ہے تو ہم اسے گیند کی طرح استعمال کرتے ہیں جیسے کہ بچے گیند کو استعمال کرتے ہیں اور جب کوئی نشہ میں ہوتا ہے ہم اسے ہر خواہش پر اکسا دیتے ہیں جیسے بکری کے بچے کا کان پکڑ کر کوئی اسے کہیں بھی لیجائے۔

۴۷۳۰-سات سال اور تین بزرگ ...... ہمیں حسن بن محمد بن علی نے عبدالرحمٰن بن سعید، حسن بن ابی الربیع، عبدالرزاق، معمر، ابوالھذیل صنعانی نے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے سات سال تک مصیبت جھیلی، حضرت یوسف علیہ السلام سات سال تک جیل میں رہے اور بخت نصر کو سات سال عذاب دیا گیا اور وہ سات سال تک درندوں میں پھنسے رہے۔

۴۷۳۱-درھم و دنانیر اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، مرداس بن ناقیہ ابو عبیدہ ابو رفیع کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے جب ان سے درھم و دنانیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں جو انسانوں کے معاش کے لئے ہیں نہ انھیں کھایا جا سکتا ہے نہ پیا جا سکتا ہے۔ میں نے رب العالمین کی مہر کہاں رکھ دی کہ میں تیری حاجت پوری کروں۔

۴۷۳۲-بغیر عمل کے دعا مانگنے والے کی مثال...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے فضل بن عباس بن مہران، داؤد بن عمرو الضبی، ابن المبارک، معمر، سماک بن الفضل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس شخص کی مثال جو بغیر عمل کے دعا مانگے ایسی ہے جیسے کوئی بغیر کمان کے تیر چلانے کی کوشش کرے۔

۴۷۳۳-ایک دانا شخص کی شکل...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیی حلوانی، سعید بن سلیمان، ابن المبارک، عمر بن عبدالرحمن بن مھدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ
ایک حکیم (دانا شخص) نے کہا کہ میں اللہ تعالی سے اس بات سے حیا کرتا ہوں کہ میں جنت کے ثواب کی نیت سے اس کی عبادت کروں اور اس برے مزدور یا نوکر کی طرح ہو جاؤں جسے کچھ دو تو وہ کام کرے نہ دو تو کام نہ کرے اور اس بات سے بھی حیا کرتا ہوں کہ اللہ کی عبادت جہنم کے خوف سے کروں اور اس برے غلام کی طرح بن جاؤں جو ڈرے تو کام کرے اور نہ ڈرے تو کام نہ کرے۔

۴۷۳۴-اسلام کا باطنی علم اللہ کی محبت کے لئے...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم محمد بن ابی السری ابن یحیی، سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ نے مکحول کو لکھا کہ تم نے اسلام کا ظاہری علم لوگوں کی محبت اور عزت کے خیال سے حاصل کر لیا ہے اور اب اسلام کا باطنی علم اللہ تعالی کی محبت اور قربت کے لئے حاصل کرو اور یہ جان لو کہ ان دونوں محبتوں میں سے کوئی ایک محبت تمہیں دوسری سے روک دے گی۔

۴۷۳۵-اللہ کی اطاعت تجارت کی طرح کرو...... ہمیں احمد بن محمد بن یوسف نے محمد بن طاہر بن ابی الدیک، ابراہیم بن زیاد بن سلان، زافر بن سلیمان، ابوسنان الشیبانی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ فرمایا میرے بچے اللہ تعالی کی اطاعت کو تجارت کی طرح اختیار کر تجھے دنیا اور آخرت کا نفع حاصل ہوگا۔ اللہ پر ایمان وہ کشتی ہے جس پر تو سوار ہے اور توکل اس کا چپو ہے، دنیا تیرا سمندر اور ایام موجیں ہیں۔ فرض اعمال تیری وہ تجارت ہیں جس سے نفع کی تجھے امید ہے اور نفل اعمال وہ [redacted] ھدیہ ہیں جس سے تیری عزت ہوگی اور ان اعمال پر تیری حرص وہ ہوا ہے جو تجھے چلا رہی ہے اور نفس کو خواہشات سے باز رکھنا تیری ڈھال ہے اور موت ساحل ہے اللہ عزوجل اس کا مالک ہے اللہ تعالی کو وہ تاجر پسند ہیں جن کا سامان اچھا اور ھدایا زیادہ ہوں اور ناپسند وہ تاجر ہیں جنکا سامان کم اور ھدایا بالکل ردی ہوں اسی طرح تیری تجارت نفع دیتی ہے اور اسی طرح ھدایا تیری عزت کراتے ہیں۔

۴۷۳۶-بے عمل اجر کا مستحق نہیں...... سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد صنعانی، ابوقدامہ، ہمام بن مسلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل بن منبہ کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ
اجر پیش کیا جاتا ہے مگر بے عمل اس کا مستحق نہیں اور جو اسے تلاش نہیں کرے گا نہیں پائے گا۔ جو اس کی طرف نہیں دیکھے گا دیکھ نہ سکے گا۔ اللہ تعالی کی اطاعت اس کے قریب ہوتی ہے جو اس میں رغبت کرے اور جو بے رغبت ہو اس سے دور ہو جاتی ہے جو اس کی حرص کرے گا اسے پالے گا۔ جو اسے نہیں پسند کرتا نہیں پا سکے گا، جو اس کی طرف دوڑے کوئی اس سے آگے نہیں جائیگا، جو سستی کرے گا اسے نہیں پا سکے گا، اللہ تعالی کی اطاعت اس شخص کو عزت دیتی ہے جو اس کا اکرام کرے اور اس کی اہانت کرتی ہے جو اسے ضائع کر دے، اللہ تعالی کی کتاب اس کی نشاندھی کرتی ہے اور اللہ پر ایمان اس پر ابھارتا ہے۔

۴۷۳۷-مال کی طرح علم بھی سرکش ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، رباح بن زید، عن رجل عن وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ
وہب کہتے ہیں مال کی طرح علم کی بھی سرکشی ہوتی ہے۔

۴۷۳۸-اچھی نماز پڑھنے والے اللہ کو پسند ہیں...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمٰن کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب تجھے کون سے بندے پسند ہیں؟ فرمایا کہ اچھی نماز پڑھنے والے مؤمن پوچھا کہ کون سے بندے سخت ناپسند ہیں؟ فرمایا کہ خوبصورت ناشکرا کہ ایک چیز کی ناشکری کرے دوسری چیز کا شکر کرے۔ ایک اور روایت میں یوں ہے کہ اے رب کون سے بندے تجھے سخت ناپسند ہیں؟ فرمایا کہ وہ بندہ جو مجھ سے کسی معاملے میں استخارہ کرے اور میں جو رائے دوں وہ اس پر راضی نہ ہو۔

۴۷۳۹-شیطان اور سائح...... ہمیں ابوبکر الآجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن حمیدی، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم بن ادریس، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ ایک سائح (جنگلوں میں بھٹکنے والا راہب) اللہ کی عبادت کرتا مگر عبادت میں کمزور تھا۔ اس کے پاس شیطان آیا اور ایک سائح کی شکل بنا کر اس کے سامنے عبادت کرنے لگا اور اس سے بھی زیادہ کمزوری دکھائی۔ جب سائح نے اسے دیکھا تو اس کی عبادت کی کوشش اور محنت کو اس سائح نے پسند کیا۔ پھر جب سائح نماز میں تھا شیطان اسے کہنے لگا ہم شہر میں لوگوں کے درمیان چلتے ہیں اور ان کی ایذاؤں پر صبر کریں گے تو وہ ہمارے لئے بڑے اجر کا باعث ہوگا۔ اس بات کو سائح نے قبول کرلیا اور پھر اس نے اپنے اس ٹھکانے سے پاؤں نکالا ہی تھا کہ ایک فرشتہ نے آکر اسے بتایا کہ یہ شیطان ہے اور تجھے بہکانا اور فتنہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ سائح نے کہا کہ میں وہ آدمی ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے قدم اٹھایا ہے پھر وہ سزا کے طور پر کبھی اس ٹھکانہ سے نہیں نکلا حتی کہ اسکی وہیں موت واقع ہوگئی۔

۴۷۴۰-ایک ظالم بادشاہ اور راہب...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم محمد بن سہل بن عسکر، اسماعیل بن عبدالکریم عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

اپنے زمانے کا ایک افضل شخص ایک ایسے بادشاہ کے پاس آیا جو کہ لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کرتا تھا۔ لوگوں نے اس شخص کے مرتبہ کو بڑا جانا مگر اس کے عمل کو برا محسوس کیا۔ بادشاہ کے محافظ نے اسے کہا کہ میری بکری کا بچہ مجھے لا دو تاکہ میں اسے ذبح کرلوں اور جب بادشاہ خنزیر کا گوشت منگائے تو میں یہ لا دوں گا اور تم اسے آرام سے کھالینا۔ پھر جب بادشاہ نے خنزیر کا گوشت منگایا تو محافظ بکری کے بچے کا گوشت ہی لے آیا مگر اس شخص نے اسے کھانے سے انکار کردیا۔

بادشاہ اسے حکم دیتا رہا، محافظ اشارہ کرتا رہا کہ یہ بکری کا گوشت ہے مگر اس نے کھانے سے انکار ہی کیا۔ پھر بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا جب محافظ اسے قتل گاہ لے چلے تو اس محافظ نے اس سے شکوہ کیا کہ تم نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ بکری کا گوشت ہے کیوں نہیں کھایا؟ اس نے جواب دیا کہ اگر میں گوشت کھالیتا تو لوگ یہی سمجھتے کہ میں نے خنزیر کا گوشت کھایا ہے اور پھر اس کو دلیل بناتے کہ فلاں نے بھی کھایا تھا اور اس دلیل سے کھالیتے اور میں ان کے لئے فتنہ کا باعث بن جاتا اس کے بعد اسے قتل کردیا گیا۔

۴۷۴۱-حکومتی عہدے سے روحانیت کا خاتمہ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن عبدالملک زنجویہ، عبدالرزاق کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے وہب بن منبہ سے عرض کیا کہ آپ ہمیں ثریا دیکھ کر بتایا کرتے تھے مگر اب کافی دن سے ایسا نہیں ہوا؟ وہب نے فرمایا کہ جب سے میں قاضی بنا ہوں یہ اہلیت ختم ہوگئی۔ تو میں نے یہ بات معمر سے بیان کی انھوں نے کہا کہ حسن جب قاضی بنے تو علماء ان کے فہم کی تعریف نہیں کرتے تھے۔

۴۷۴۲-**مصیبت کی مؤمن کے لئے مثال**...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

مصیبت مؤمن کے لئے ایسی ہے جیسے جانور کے لئے پائے بند کی رسی ہوتی ہے۔

۴۷۴۳-**مصائب کا انعام**...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ، بلال اشعری، ابوہشام صنعانی، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جسے کوئی مصیبت پہنچے تو یقیناً اسے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے راستے پر چلایا گیا ہے۔

۴۷۴۴-ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرزاق، منذر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

میں نے حواریین میں سے ایک کی کتاب میں پڑھا کہ جب تمہیں اھل مصیبت کے راستے پر چلایا جائے یا فرمایا مصیبت کے راستے پر چلایا جائے تو دل سے راضی رہو کیونکہ تمہیں انبیاء اور صالحین کے راستے پر چلایا جارہا ہے اور جب تمہیں آسانی والے راستے پر چلایا جائے تو تمہیں انبیاء وصالحین کے راستے سے ہٹا کر چلایا جارہا ہے۔

۴۷۴۵-**حقیقت مصیبت آسانی اور آسانی مصیبت ہے**...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبیل، عثمان بن بزدویہ کی سند سے بیان کیا کہ میں حضرت وہب بن منبہ اور سعید بن جبیر کے ہمراہ یوم عرفہ کو ابن عامر کے درختوں کے نیچے کھڑا تھا کہ وہب نے حضرت سعید سے پوچھا کہ حجاج نے جب سے خوفزدہ کیا ہے کتنے دن ہوگئے؟ انھوں نے فرمایا کہ جب میں اپنی گھر والی کے پاس سے نکلا (گھر چھوڑ کر) تو وہ حاملہ تھی اور پھر اس کے پیٹ کا بچہ بڑا ہو کر میرے پاس آیا تو اس کا چہرہ بھر چکا تھا۔

یہ سن کر وہب بن منبہ نے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزرے ان کو مصیبت پیش آتی تو وہ اسے آسانی شمار کرتے اور آسانی کا معاملہ ہوتا وہ اسے مصیبت شمار کرتے تھے۔

۴۷۴۶-**صرف اللہ سے ڈرنے والے راہب کی حکایت**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ محمد بن حسین بن انس، منذر، کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک سائح اور اس کا ساتھی شیر کے قریب سے گزرے وہ راستے میں بیٹھا شکار کی تلاش میں تھا ساتھی نے شیر شیر کا شور مچایا مگر سائح ادھر ادھر دیکھے بغیر وہاں سے آگے چلتے ہوئے شیر کے پاس سے گزر گیا اور پھر شیر اٹھا اور ایک طرف کو چل دیا۔

اس کا ساتھی کہنے لگا کہ کیا میں نے تمہیں شیر سے خبردار نہیں کیا تھا؟ وہ کہنے لگا کہ کیا تو سمجھتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے ڈرتا ہوں اور مجھے تو یہ پسند ہے کہ وہ یہ جان لے کہ میں اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا بہ نسبت اس کے کہ لوگ میرے بارے میں کچھ کہیں۔

۴۷۴۷-**سائل کو ٹالنے کا عذاب**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن حسن، منذر کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

ایک سائح اور اس کے ساتھی کا تین دن میں ایک مرتبہ غیب سے کھانا آتا تھا ایک مرتبہ صرف ایک کے حصے کا کھانا آیا تو بڑے نے دوسرے سے کہا کہ ہم دونوں میں سے کسی سے کوئی غلطی ہوگئی ہے جس کی پاداش میں ہمارا کھانا کم ہوگیا ہے یاد کرو کیا ہوا ہے؟ ساتھی

نے کہا میں نے کچھ نہیں کیا پھر اسے یاد آیا کہنے لگا ہاں ایک مسکین سائل آیا تھا دروازے پر میں نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اس سائح نے کہا ہاں بس یہی بات ہے آؤ استغفار کرو چنانچہ دونوں نے استغفار کی تو پھر کھانا اسی طرح دونوں کا آنے لگا۔

۴۷۴۸۔ جادو کرنا، کہانت کرنا مسلمان کا کام نہیں...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل لیث بن خالد البلخی محمد بن ثابت عبدی، سیار ابوالحکم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے بندوں میں ایسا نہیں کہ وہ جادو کرے یا اس کے لئے کوئی کرے، وہ کہانت کرے یا اس کے لئے کوئی کرے یا فال نکالے یا اس کے لئے کوئی نکالے۔ چنانچہ جو ایسا کرے وہ کسی اور کو پکارے کیونکہ وہ مددگار میں ہی ہوں اور ساری مخلوق میری ہے۔

۴۷۴۹۔ مالداروں کا جنت میں داخل ہونا مشکل ہے...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ابراہیم بن خالد، رباح، جعفر بن محمد التیمی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

سوئی کے ناکے میں اونٹ کا داخل ہونا مالداروں کے جنت میں داخل ہونے سے آسان ہے۔

۴۷۵۰۔ تکبر کی ایک شکل...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، سفیان بن وکیع، ابوبکر بن عیاش، ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ تکبر میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو پکارے مگر وہ جواب نہ دے اور یہ کہ وہ اس کی زندگی کی قسم کھائے مگر وہ پورا نہ کرے، اس کے لئے کھانا لائے مگر یہ کہہ دے کہ اچھا نہیں ہے اور جو شخص کھانے پر اللہ کا شکر ادا کرے تو اس نے کھانے پر اس کا شکر ادا کر دیا۔

۴۷۵۱۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبدالرزاق، بکار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ اچھائی کا بدلہ چھوڑ دینا (ادا نہ کرنا) تطفیف میں داخل ہے (نوٹ: تطفیف کے معنی کمی کرنے کے ہیں اور تطفیف کرنے والوں کے لئے قرآن حکیم سورۂ مطففین میں ہلاکت کی وعید نازل ہوئی ہے۔)

۴۷۵۲۔ عبادت سے قوت بڑھتی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، حجاج اور ابوالنضر، محمد بن طلحہ، محمد بن جحادہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

جو شخص عبادت کرتا ہے اس کی قوت بڑھتی ہے اور جو اس میں سستی کرتا ہے کمزوری بڑھتی ہے۔

۴۷۵۳۔ ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

صدقہ کرو اس شخص کی طرح جو سمجھتا ہے کہ جو اس کے آگے ہے اس کا مال ہے اور اس کے پیچھے ہے وہ دوسرے کا مال ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے وہب کو خطبہ میں یہ فرماتے سنا کہ مجھ سے تین باتیں یاد کر لو، خواہشات کے پیچھے چلنے سے بچو، برے دوست سے بچو، خود پسندی سے بچو۔

۴۷۵۴۔ زیادہ سونے اور کھانے والا شیطان کی محبوب ترین شخصیت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یونس بن عبدالصمد بن معقل، ابراہیم ابن حجاج کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ انسانوں میں کوئی اتنا زیادہ شیطان کو پسند نہیں جتنا زیادہ سونے والا اور زیادہ کھانے والا شخص ہے۔

۴۷۵۵-نیک انسان کی وجہ سے قبیلے پر رحم...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، غوث بن جابر، عمران بن عبدالرحمن بن ابی الھذیل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ ایک نیک بندے کی وجہ سے انسانوں کے پورے قبیلے کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۷۵۶-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن عقیل بن معقل، عمران ابوالھذیل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

ہر انسان کے ساتھ شیطان مقرر ہے کافر کے ساتھ تو اس کا شیطان کھاتا پیتا ہے اور اس کے بستر پر سوتا ہے اور مؤمن کے ساتھ وہ موقع کی تاڑ میں رہتا ہے اور اس کی غفلت یا دھوکے سے اس پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ شیطان کو بہت زیادہ پسند بہت سونے اور بہت کھانے والا انسان ہے۔

۴۷۵۷-اہل طاعت کے ساتھ معاملہ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابراہیم بن عقیل بن معقل عن ابیہ کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک نور عطا فرمایا تھا حضرت ہارون علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے دے دو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں دے دیا پھر حضرت ھارون نے انھیں اپنے دو بیٹے دیدیئے چنانچہ بیت المقدس میں ایک برتن رکھا تھا جو انبیاء کرام اور ان کے بعد کے بادشاہوں کے وقت سے مقدس شمار کیا جاتا تھا یہ دونوں لڑکے اسمیں شراب پینے لگے تھے' ایک دن آسمان سے آگ نازل ہوئی اور ان دونوں کو لے گئی' اس پر حضرت ھارون بڑے غمزدہ ہوئے' بکھرے بالوں سے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دعا اور آہ وزاری کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا معاملہ اھل اطاعت کے ساتھ ہے کہ ان میں سے جو میری نافرمانی کرے' اور جو اھل معصیت ہیں ان سے میرا معاملہ کیا ہوگا؟

۴۷۵۸-قبول شدہ ایک تسبیح کی حیثیت...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، ادریس ابن وہب بن منبہ کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک ہزار گھر تھے اوپر سے خالص شیشے کے اور نیچے سے لوہے کے بنے ہوئے تھے ایک مرتبہ حضرت سلیمان ہوا پر سوار ہوئے تو ان کا گزر کسانوں پر سے ہوا انھوں نے انھیں دیکھ لیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آل داؤد کو عظیم حکومت عطا کی ہے ہوا نے یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام کے کانوں تک پہنچادی' حضرت سلیمانؑ یہ سن کر نیچے اترے اور ان کے پاس آئے۔ فرمایا کہ میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن میں آیا اس لئے ہوں تاکہ تم کسی ایسی چیز کی تمنا نہ کر بیٹھو جس پر تمہیں قدرت نہیں' یاد رکھو کہ اگر ایک تسبیح جو تم پڑھتے ہو اسے اللہ قبول کرلے تو وہ اس سے بہتر ہے جو کچھ آل داؤد کو دیا گیا ہے۔ کسان کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رنج کو دور فرمائے جس طرح میرے رنج کو دور فرمایا ہے۔

۴۷۵۹-نماز میں عاجزی کا انعام...... ہمیں عمر بن احمد بن شاھین نے احمد بن محمد بن زیاد، محمد بن غالب ابوالمعتمر بن اخی بشر بن منصور، داؤد بن ابی ھند کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ

میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں اپنا خلیل کیوں بنایا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز میں میرے سامنے انتہائی عاجزی سے کھڑے

ہونے کی وجہ سے۔

۴۷۶۰- مؤمنوں کی ارواح کا مسکن...... ہمیں عبداللہ بن احمد نے ابوالطیب شعرانی، حسن بن حکم، یزید بن ابی حکیم، حکم ابن ابان کی سند سے بیان کیا ہے کہ میرے ہاں اھل صنعاء میں سے ایک مہمان آیا اُس نے بتایا کہ وہب بن منبہ نے فرمایا:

- بیشک اللہ تعالیٰ کا چوتھے آسمان میں ایک گھر ہے جسے بیضاء کہا جاتا ہے اور اس میں مؤمن ارواح رہتی ہیں۔ اور جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس سے ارواح ملتی ہیں اور اس سے دنیا کے احوال پوچھتی ہیں جیسے کہ کافی عرصے کے بعد آنے والے سے اس کے گھر والے احوال پوچھتے ہیں۔

۴۷۶۱- شیطان کس سے ڈرتا ہے...... ہمیں حبیب بن حسن نے ابوشعیب حرانی، احمد بن ابی شعیب، قشیری، محمد بن زیاد کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ جس شخص نے اپنی خواہشات کو پاؤں تلے روند دیا اُس کے سائے سے بھی شیطان ڈرتا ہے اور جس شخص کے حلم پر اس کے خواب غالب ہو جائیں تو یہی مغلوبوں کا عالم ہے۔

۴۷۶۲- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مقتول ہونے والا کافر تھے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، غوث بن جابر، ابوالھذیل، کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عمران کے بیٹے! اگر وہ جان جسے تو نے مکا مار کر قتل کر دیا تھا ایک مرتبہ بھی مجھ سے یہ کہہ چکا ہوتا کہ میں ہی اس کا خالق ورازق ہوں میں اس کے قتل میں تجھے عذاب کا مزہ دکھادیتا لیکن میں نے اس کا معاملہ تجھے اس لئے معاف کر دیا کہ اس نے ایک مرتبہ بھی میرے خالق ورازق ہونے کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۴۷۶۳- منہ موڑنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ...... ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے اسماعیل بن یزید القطان، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو یوں وحی فرمائی کہ

برداشت کرنے والے میری وجہ سے کیا کیا برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کی خاطر کیا کچھ جھیلتے ہیں؟ جب وہ میرے پاس آجائیں گے تو ان کا حال کیا ہوگا اور جب میری رحمت کے باغات میں گھومیں پھریں گے ایسے میں بشارت ہو عجیب نظر سے قریبی حبیب ودوست کے لئے اپنے اعمال پیش کرنے والوں کو کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان کا عمل بھلا دونگا، یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ میں بڑے فضل وکرم والا ہوں اور مجھ سے منہ موڑنے والوں سے بھی سخاوت کرتا ہوں تو میری طرف آنے والوں سے کیا کروں گا۔

میں اتنا غصہ کبھی نہیں ہوتا جتنا کہ اس شخص پر ہوتا ہوں جو گناہ کرے اور میرے عفوودرگزر کے سامنے اس کو بڑا جانے۔ اگر میں کسی کو جلدی سزا دیدوں حالانکہ فوری فیصلے کرنا میری شان ہے تو میں میری رحمت سے مایوس ہونے والوں کے فیصلے کردوں اگر مجھے اچھے مؤمن دیکھ لیں کہ میں ان کو کیسے نوازتا ہوں اور پھر فیصلے کرتا ہوں ان کے لئے جنھوں نے انھیں دیا ہمیشہ کے قیام (وآرام) کے تو وہ میرے فضل وکرم پر تہمت نہ لگائیں۔

اور کیسے؟ میں وہ دینے والا ہوں جسکی نافرمانی حلال نہیں اور اسے دینے والا ہوں جو میری رحمت کے ساتھ اطاعت کرتا ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کو خوفزدہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ اگر میرے بندے مجھے قیامت میں دیکھیں کہ میں کس طرح مخلوں کو بلند کرتا ہوں جنھیں دیکھ کر آنکھیں حیران ہو جائیں گی کہ یہ کس کے لئے ہیں؟ میں کہوں گا کہ جو میری خاطر دنیا چھوڑ

بیٹھا اور اس نے اپنے نفس پر میری نافرمانی کو جمع نہ کیا اور نہ میری رحمت سے مایوس ہوا اور میں مدح کا بدلہ ضرور دیتا ہوں اس لئے میری مدح کیا کرو۔

۴۷۶۴- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں سے مکالمہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن محمد بن عقبہ، عبدالرحمٰن بن طالوت مہاجر اسدی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک بستی پر سے ہوا اس بستی میں تمام جن وانس، چرند و پرند وحشرات الارض مر چکے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کچھ دیر انھیں دیکھا اور پھر اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہوا ہے ورنہ یہ لوگ متفرق طور پر مرتے پھر آپ نے اس بستی کے مرے ہوئے لوگوں کو خطاب کر کے پوچھا کہ تمہارا کیا گناہ تھا جو یہ عذاب آیا؟ اس بستی کے مردوں میں سے کسی نے جواب دیا کہ لبیک اے روح اللہ! ہم لوگ طاغوت کی عبادت کرتے اور دنیا سے محبت کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا طاغوت کی عبادت کیا تھی؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ کے نافرمانوں کی اطاعت۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ دنیا کی محبت کیسے تھی؟ جواب دیا کہ ہم بچے کی اپنی ماں سے محبت کی طرح محبت کرتے تھے کہ جب آ جاتی تو خوش ہوتے چلی جاتی تو غمزدہ ہوتے تھے لمبی امیدیں ہو جاتیں اللہ کی اطاعت چھوڑ دیتے اور اللہ کی ناراضگی والے کام کرتے (نوٹ جیسا کہ آج کل دنیا کے نہ ملنے پر لوگ غمزدہ ہوتے اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیا دیا ہے نعوذ باللہ اور اس کی عبادت تک سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمھاری حالت کیا ہوئی؟ کہا کہ رات کو ہم عافیت کے ساتھ سوئے اور صبح ہاویہ میں تھے پوچھا کہ ہاویہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ سجین، پوچھا کہ سجین کیا ہے؟ جواب ملا کہ دنیا کے طبقوں کی طرح آگ کے انگارے ہیں ہم سب کی روحوں کو اس میں دفن کر دیا گیا پوچھا تیرے ساتھی بات کیوں نہیں کر رہے؟ جواب ملا انھیں بات کرنے کی استطاعت نہیں؟ پوچھا کہ کیوں؟ جواب ملا کہ انھیں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ ان سب کے درمیان ہوتے ہوئے بھی تو کس طرح بات کر رہا ہے؟ جواب ملا کہ میں ان میں تھا مگر ان کی طرح نہ تھا اس لئے مجھے ہاویہ میں بال سے لٹکا دیا گیا ہے مجھے یہ نہیں معلوم کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائیگا یا میں بچ جاؤں گا۔

یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جو کی روٹی کھانا، کڑوا پانی پینا اور کچرے پر کتوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی عافیت کے ساتھ بہت ہے۔

۴۷۶۵- اللہ کی اطاعت کب حاصل ہوتی ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبیداللہ بن محمد صنعانی، ابوقدامہ ہمام بن سلمہ بن عقبہ غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ

ثواب ملنا ضروری ہے مگر بے عمل کو نہیں ملیگا جو اسے نہیں ڈھونڈے گا نہیں پائے گا جو اس کی طرف نہیں دیکھے گا دیکھ نہ سکے گا۔ اللہ کی فرمانبرداری اسی شخص کے قریب ہے جو اس میں رغبت کرتے، بے رغبتی کرنے والوں سے دور ہے جو اس کی حرص کرے گا اسے پالے گا اور جو سستی سے اس سے پیچھے رہا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ کی فرمانبرداری اسکا اکرام کرنے والوں کو عزت دی گئی ہے اور اسے ضائع کرنے والے کی اہانت کرتی ہے۔ اللہ کی کتاب اس پر دلالت کرتی ہے ایمان اس پر اکساتا ہے حکمت اسے مزین کرتی ہے بردبار شخص کی زبان سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کئے بغیر بردبار نہیں بن سکتا اور اللہ کی نافرمانی سوائے احمق کے کوئی نہیں کرتا۔

جس طرح دن کا نور سورج اور رات اس کے ڈوبنے کے بغیر نہیں پہنچاتے جاتے اسی طرح بردباری (حلم) اللہ کی اطاعت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اور بردبار شخص اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں ہوتا۔ جس طرح پرندہ دو پروں کے بغیر اور بغیر پر والا اڑ نہیں سکتا اسی طرح وہ

شخص اللہ کی اطاعت نہیں کرتا جو اس کے لئے عمل نہیں کرتا اور جو اللہ کی اطاعت نہیں کرتا وہ اس کے اعمال کی استطاعت بھی نہیں رکھتا۔

جس طرح آگ پانی میں برقرار نہیں رہتی بجھ جاتی ہے اسی طرح ریاء بھی عمل میں صحیح نہیں رہتی حتیٰ کہ عمل تباہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح زانیہ عورت کا حمل ظاہر ہو کر اسے رسوا کر دیتا ہے اسی طرح وہ شخص اپنے ساتھی کو اچھی بات کہہ کر دھوکا دے جو کہے وہ نہ کرے تو وہ برے عمل سے رسوا ہو جاتا ہے۔ جس طرح چور کے پاس چوری کا مال نکلنے پر چوری کی معذرت اس کی تکذیب کرتی ہے اسی طرح قرآن پڑھنے والے کی معصیت اس کے عمل نے اس کی تکذیب کر دیتی ہے اور یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ قرآن پڑھنے سے اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا نہیں تھا۔

۴۷۶۶- نیکو کار شخص کی مثال...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن نصر، علی بن بحر بن بری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد ابن معقل کی سند سے بیان کیا ہے کہ مزامیر آل داؤد کے بارے میں بات کرتے ہوئے ایک مرتبہ وہب بن منبہ نے فرمایا کہ

خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو خطا کاروں کی راہ نہیں چلتا اور برے لوگوں سے مجلس نہیں کرتا اور اپنے رب کی عبادت پر قائم رہتا ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر قائم رہے اور اس میں پانی موجود ہو اور وہ پھل دیتا رہے اگر پھل نہ بھی دے تو سرسبزی پر قائم رہے۔

۴۷۶۷- نیکو کار شخص کی مثال...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن جعفر بن اعین، خالد بن خداش محمد بن آتش، عمران بن عبدالرحمٰن، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب قیامت قائم ہو گی تو پتھر عورتوں کی طرح چیخیں گے اور نافرمانوں کے خون بہنے لگے گا۔

۴۷۶۸- مصیبت پہلے بڑی بعد میں چھوٹی ہوتی ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن ... صائغ، محمد بن ابی عمر عدنی، فرج بن سعید منصور ابن شیبہ مازنی، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ہر چیز ابتدا میں چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے سوائے مصیبت کے جو ابتدا میں بڑی ہوتی ہے اور پھر چھوٹی ہو جاتی ہے۔

۴۷۶۹- حضرت داؤد اور سائل کی حکایت...... ہمیں سلیمان نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، محمد بن ثور، منذر بن نعمان، وہب کی سند سے بیان کیا کہ ایک سائل حضرت داؤد علیہ السلام کے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے نبوت کے گھر اور رسالت کے معدن والو! کچھ ہمیں صدقہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں اس تاجر کی طرح کا فائدہ دے جو اپنے اھل میں مقیم ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کچھ دے دو، واللہ یہ سب کچھ زبور میں ہے۔

۴۷۷۰- دھوکے باز کی محبت کا بھروسہ نہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن مبارک، زید بن مبارک، محمد بن ثور، منذر، وہب کی سند سے بیان کیا کہ جو شخص جھوٹ سے مشہور ہو اس جھوٹے کو صدقہ دینا جائز نہیں ہے اور جو شخص سچائی سے مشہور ہو اس کی گفتگو پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، جو شخص کثرت سے غیبت اور نفرت کرتا ہو اس کی خیر خواہی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، جو شخص گناہ اور دھوکے میں مشہور ہو اس کی محبت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، جو شخص اپنی قدر سے زیادہ ظاہر کرے اس کی قدر کا انکار کیا جاتا ہے اور کسی میں موجود ایسی چیز کی تحسین نہیں کی جائیگی جس کی دوسرے میں برائی کی جاتی ہے۔

۴۷۷۱- زمزم کی فضیلت وکرامت...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالجبار، داؤد بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی سند سے بیان کیا کہ ایک دن ہمارے ہاں آئے اور انھوں نے سوائے ماء زمزم کے کسی اور پانی سے نہ وضو ...

نہ پانی پیا۔ہم نے کہا میٹھا پانی کیوں استعمال نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا میں ایسا نہیں ہوں کہ جب تک مکہ میں ہوں کوئی اور پانی استعمال کروں اور تمہیں پتہ ہے کہ ماء زمزم کیا ہے؟ یہ تو کتاب اللہ میں ہے کہ یہ کھانے کا کھانا اور مریض کی دوا ہے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں وہب کی جان ہے یہ ایک کتاب میں ہے جو شخص اس پر اعتماد کرے اور خوب سیر ہو کر پئے تو اس کی بیماری ختم ہو اور شفا حاصل ہو اور فرمایا کہ زمزم کو دیکھنا عبادت ہے اور اس سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۴۷۷۲-بخت نصر کا مال......ہمیں سلیمان بن احمد نے محمود بن احمد بن فرج، عباس بن یزید، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ

بخت نصر کو مسخ کر کے شیر بنایا گیا تو وہ درندوں کا سردار بنا اور پھر مسخ کر کے گدھ بنایا گیا تو وہ پرندوں کا سردار بنا، پھر مسخ کر کے بیل بنایا گیا تو وہ چوپایوں کا سردار بنا اس حالت میں بھی اس کی عقل انسانی قائم تھی اور حکومت کی تدبیر کر رہی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا تو اس نے اللہ کی توحید کی دعوت دی اور کہا کہ آسمان کے خدا کے سوا سب خدا باطل ہیں بکار کہتے ہیں کہ وہب سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مؤمن مرا تھا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اہل کتاب کو اس میں اختلاف کرتے پایا بعض نے کہا کہ موت سے پہلے ایمان لے آیا تھا اور بعض نے کہا کہ اس نے انبیاء کرام کو قتل کیا بیت المقدس کو تباہ کیا۔ اللہ کی کتاب کو جلایا تھا اس لئے اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی۔

۴۷۷۳-ایک بستی کا حال......ہمیں عمر بن احمد نے شاھین، محمد بن ابی اسماعیل شعرانی، یحیٰ بن عبدالباقی، علی بن حسن عبداللہ بن اخی وہب، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص ایک بستی میں گیا اور اس نے تین دن تک ان سے کھانا مانگا مگر کسی نے کھانا نہیں دیا چوتھے دن وہ مرگیا اس کے مرنے کے بعد لوگوں نے اس کی تجہیز وتکفین کی اور اسے دفن کر دیا تو صبح محراب میں اسکا کفن اور ایک تحریر موجود تھی کہ تم نے اس زندہ کو قتل کر دیا اور میت کے ساتھ مہربانی کی۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ میں نے وہ بستی دیکھی ہے اس میں کوئی شخص نہ تھا مگر مہمان خانہ موجود تھا۔

۴۷۷۴-تحفہ آیا حق گیا......ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، بکار، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب دروازے سے تحفہ داخل ہو تو صحن سے حق نکل جاتا ہے۔

۴۷۷۵-ایک نبی اور عابد کی گفتگو......ہمیں آجری نے عبداللہ بن محمد العطشی، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم بن ادریس، عبدالصمد، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ایک نبی کا گزر ایک عابد پر سے ہوا جو پہاڑ کے غار میں تھا وہ اس کے پاس گئے اور اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا تو اللہ کے نبی نے پوچھا، اے اللہ کے بندے تم کب سے اس غار میں ہو؟ اس نے جواب دیا کہ تین سو سال سے پوچھا کہ کہاں سے کھاتے ہو؟ اس نے کہا درختوں کے پتے۔ پوچھا کہ پیتے کہاں سے ہو؟ جواب دیا چشموں کے پانی سے، انھوں نے پوچھا سردی میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا اس پہاڑ کے نیچے رہتا ہوں۔انھوں نے پوچھا کہ عبادت پر اتنا صبر کیسے کرتے ہو؟ اس نے کہا کیسے نہ کروں میرا صبر تو میرے اس دن میں ہے رات تک اور گزشتہ دن گزر چکا کل نہیں آیا۔ یہ سن کر وہ نبی بڑے حیران ہوئے اور اس کے اس قول کی حکمت سے متعجب ہوئے کہ میرا صبر تو دن میں ہی ہے رات تک۔

۴۷۷۶- **خواہشات کو دبانا**...... ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن سعید، عبدالمنعم، عبدالصمد، وہب کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ایک شخص سے اس کے استاد نے پوچھا کیا تو عورت اور جانور میں فرق کرتا ہے جب تو انھیں ایک ساتھ دیکھے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس نے پوچھا کیا دینار اور کنکریوں میں فرق کرتا ہے جب تو انھیں ایک ساتھ دیکھے اس نے کہا جی ہاں۔ استاد نے کہا اے میرے بیٹے! تو نے خواہش کو خود نے کاٹا نہیں مگر تو نے اسے بچالیا ہے۔

۴۷۷۷- **دین کے تین نواحی (متعلقات)**...... ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، محفوظ بن فضل بن عمر، غوث بن جابر بن غیلان بن منبہ عقیل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

دین کے تین متعلقات پر عمل کرو دین کے تین متعلقات (نواحی) ہیں جو کہ اعمال کو جمع کرنا ہے اس شخص کے لئے جو نیک اعمال جمع کرنا چاہے۔ پہلا ان میں سے یہ ہے کہ تو اللہ کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے عمل کرے چاہے وہ نعمتیں ظاہری ہوں یا باطنی نئی ہوں یا پرانی، حالیہ ہوں یا گذر چکیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اس جنت میں رغبت رکھے جسکا نہ کوئی مول ہے نہ مثل اور اس سے صرف بے وقوف ہی بے رغبت ہوسکتا ہے۔ ثالثہ یہ ہے کہ جھنم سے فرار ہوتے اور بچنے کے لئے اعمال کرے کیونکہ جھنم کو نہ کوئی برداشت کرسکتا ہے اور نہ کسی میں اس کی طاقت ہے۔ اس کی مصیبت جیسی کوئی مصیبت نہیں اور اس جیسا کوئی رنج نہیں، اس کی خبر بڑی اور حال بہت سخت ہے اس کی رسوائی ذلت کن ہے اس سے دور بھاگنے میں غفلت یا اللہ کی اس سے پناہ مانگنے سے غفلت صرف احمق، بے وقوف اور خسارے والا شخص ہی کرسکتا ہے۔ جسکی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی تباہ یہی کھلا خسران ہے۔

۴۷۷۸- **جنت کی چابی لا الہ الا اللہ ہے مگر**...... ہمیں ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن راھویہ، عبدالملک بن محمد زماری، محمد بن سعید بن زمانہ عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

وہب بن منبہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنت کی چابی لا الہ الا اللہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن کوئی چابی ایسی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں لھذا جو دندانے والی چابی لائے گا دروازہ کھولے گا ورنہ نہیں (دندانوں سے مراد عمل صالح ہے)

۴۷۷۹- **ایک ظالم بادشاہ کا انجام**...... ہمیں میرے والد نے اسحق بن ابراہیم، محمد بن سہل، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

ایک شہزادہ سوار ہوکر نکلا وہ نشے میں تھا، اس لئے گھوڑے سے گر گیا اور اس نے اس کی گردن کچل دی، لھذا وہ بادشاہ سخت غصہ میں آگیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ اس بستی والوں کو ہاتھیوں گھوڑوں اور آدمیوں کی مدد سے تہس نہس کرڈالے گا چنانچہ اس نے اپنے ہاتھیوں اور آدمیوں کو شراب پلائی اور حکم دیا کہ پہلے ہاتھیوں سے ان پر حملہ کرنا اور پھر اگر ہاتھی چوک جائیں تو گھوڑوں سے اور پھر آدمیوں سے حملہ کرکے انھیں تہس نہس کردیا۔

ادھر ان بستی والوں کو علم ہوگیا انھوں نے اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی اور گڑگڑا کر شہر سے باہر نکل کے دعا کی۔ دعا قبول ہوگئی اور آسمان سے ایک شہسوار نازل ہوا جو ان ہاتھیوں اور گھوڑوں کے درمیان اترا چنانچہ ان میں بھگدڑ مچ گئی ہاتھیوں نے گھوڑوں کو اور گھوڑوں نے انسانوں کو کچل دیا اور اس طرح وہ ظالم بادشاہ اپنے گھوڑوں ہاتھیوں اور فوج سمیت ہلاک ہوگیا۔

۴۷۸۰-اللہ تعالیٰ کا بیت المقدس کے ٹیلے سے خطاب...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق، محمد، عبدالرزاق، منذر بن نعمان، وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کی چٹان سے فرمایا کہ میں تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا اور اپنی مخلوق کا حشر بپا کروں گا اور اس دن داؤد علیہ السلام گھوڑے پر سوار تیرے پاس آئیں گے۔

۴۷۸۱-وہب بن منبہ کی انکساری...... ہمیں ابوحامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن رافع، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبید، سماک بن فضل وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ

میں اپنے اخلاق کو کھور ہا ہوں اور ان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے اچھی لگے۔

۴۷۸۲-عشاء کے وضو سے فجر کی نماز...... ہمیں ابوحامد نے اسحٰق بن منصور اور محمد بن سہل، عبدالرزاق، عن ابیہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا ہے کہ کبھی کبھار میں فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتا ہوں۔

۴۷۸۳-حضرت نوح علیہ السلام کا حسن و جمال...... ہمیں حسن بن محمد نے یعقوب بن عبدالرحمٰن جصاص، یوسف بن حسن نے اپنی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت نوح علیہ السلام اپنے زمانے کے سب سے خوبصورت انسان تھے لیکن وہ نقاب پہنا کرتے تھے، چنانچہ ان کی کشتی میں بھوک سے لوگ بیتاب ہو گئے تو انھوں نے اپنا جمال نقاب ہٹا کر دکھایا لوگوں کی بھوک ختم ہو گئی۔

۴۷۸۴-دنیا سے محبت کرنے والا مصیبت پر زیادہ روتا ہے...... ہمیں حسن بن محمد نے محمد بن احمد بن منصور، ابراہیم بن خالد، عمر بن عبدالرحمٰن بن مہرب کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے خطاب فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص مصیبت پر بہت زیادہ جزع فزع کرتا ہے، روتا پیٹتا چلا تا ہے، وہ دنیا سے شدید محبت کرنے والا ہوتا ہے۔

۴۷۸۵-چھ خصائل پر خوشخبری...... ہمیں ابواحمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ عدنی، اسماعیل بن سعید کسائی، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے دوسرے کا عیب دیکھ کر اپنے عیب پر غور کیا اور جس نے کمزوری مسکنت نہ ہونے کے باوجود تواضع اختیار کیا اور کمزور اور بے بس لوگوں پر رحم کرے اور اس مال سے صدقہ کرے جو اس نے گناہ کئے بغیر جمع کیا ہو۔ اور اھل علم وحکمت کی مجالس میں بیٹھے اور عمر زیادہ ملنے کے باوجود بدعت کی طرف مائل نہ ہو۔

۴۷۸۶-حضرت داؤد سے اللہ تعالیٰ کا کلام...... ہمیں میرے والد نے احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن الفرات، سیار، جعفر، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

میں نے آل داؤد کے بارے میں زبور میں پڑھا کہ اے داؤد کیا تمہیں معلوم ہے پل صراط سے کون لوگ جلدی گزریں گے؟ وہ لوگ جو میرے فیصلوں پر راضی ہوں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر ہو۔ کون سے فقراء افضل ہیں جو میرے فیصلوں اور میری تقسیم پر راضی ہوں اور میرے کئے ہوئے انعامات پر شکر گزار ہوں۔ کن مؤمنوں کا مرتبہ میرے ہاں بلند ہے؟ وہ لوگ جب خرچ کریں تو بچائے

ہوئے مال سے زیادہ اس پر خوش ہوں۔

۴۷۸۷-پچاس سال کی عبادت کی حیثیت...... ہمیں محمد بن احمد بن ابان عن ابیہ عبداللہ بن محمد، حجاج، عبداللہ بن عمر بن ابراہیم بن کیسان، عبداللہ بن صفوان (یہ وہب کے نواسے ہیں) کی سند سے وہب بن منبہ کا قول نقل کیا کہ ایک عابد نے پچاس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے الہام کیا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ اس نے کہا کیسے بخش دیا حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن میں پسینے کو حکم دیا جس نے اسے ایسا بے چین کیا کہ نہ یہ سو سکا اور نہ ہی نماز پڑھ سکا پھر جب اسے سکون ہوا تو وہ سو گیا۔ اس کے بعد ایک فرشتہ اس کے پاس آیا تو اس نے شکوہ کیا کہ پسینے سے مجھے اتنی تکلیف ہوئی؟ فرشتے نے کہا تمہارا رب یہ کہتا ہے کہ اس پسینے کی تکلیف کے بعد تمہیں جو سکون ملا وہ تمھاری پچاس سال کی عبادت کا بدلہ تھا۔

۴۷۸۸-تین نعمتیں جو تمام نعمتوں کی اصل ہیں...... ہمیں میرے والد نے احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبداللہ بن محمد بن عون روح بن عبدالرحمٰن شیخ من تمیم کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

نعمتوں کی اصل بنیاد تین نعمتیں ہیں پہلی اسلام کی نعمت کہ جس کے بغیر کوئی نعمت تمام نہیں ہو سکتی۔ دوسری عافیت کی نعمت کہ جس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ تیسری دولت کی نعمت کہ اس کے بغیر زندگی تمام نہیں ہوتی۔

۴۷۸۹-ایک مجذوم کا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا...... ہمیں میرے والد نے احمد، ابوبکر، حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری، خزیمہ ابومحمد العابد کی سند سے بیان کیا ہے کہ وہب بن منبہ کا گزر ایک نابینا چلنے پھرنے سے معذور، مجذوم (کوڑھ کے مرض میں مبتلا) جس کا جسم گل رہا تھا کے پاس سے ہوا تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا وہب نے اس سے پوچھا کہ اللہ کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس کا تو شکر ادا کر رہا ہے۔ اس نے کہا کہ شہر والوں پر نظر ڈالو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے؟ میں اللہ کا شکر ادا کیوں نہ کروں کہ اس پورے شہر میں اللہ کو میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔

۴۷۹۰-مؤمن کی صفات...... مجھے میرے والد نے احمد، ابوبکر، علی بن ابی جعفر، عبداللہ بن ابی صالح، نافع بن یزید، عامر بن مرہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ مؤمن کسی سے ملتا اس لئے کہ علم حاصل کرے چپ اس لئے رہتا ہے تاکہ محفوظ رہے اور بولتا اس لئے ہے کہ سمجھائے اور تنہا اس لئے ہوتا ہے تاکہ نعمت حاصل کرے۔

۴۷۹۱-مؤمن کی صفات...... ہمیں میرے والد نے احمد، ابوبکر محمد بن حسین، ولید بن صالح، ابوکثیر یمانی کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

مؤمن فکر کرنے والا نصیحت لینے والا سرزنش کھانے والا ہے جب فکر کرتا ہے تو اسے سکون ملتا ہے نصیحت لیتا ہے تو قربت (الٰہیہ) سے سرفراز ہوتا ہے اور جب اسے سرزنش ہوتی ہے تو وہ برائی چھوڑ دیتا ہے جب سکون ملتا ہے تو وہ تواضع اختیار کرتا ہے قناعت کرتا ہے کوئی اہتمام نہیں کرتا خواہشات کو چھوڑ کر آزاد ہو جاتا ہے حسد چھوڑتا ہے تو اس کے لئے محبت ظاہر ہو جاتی ہے فنا ہونے والی ہر چیز سے بے رغبت ہوتا ہے تو اس کے سمجھ میں آتی ہے اس کا دل اس کے ہم وفکر سے متعلق ہوتا ہے اور اس کی فکر معاد (آخرت) سے متعلق ہوتی ہے جب اہل دنیا اپنی دنیا سے خوش ہوتے ہیں تو یہ خوش نہیں ہوتا بلکہ اس کا رنج ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ رنجیدہ ہی رہتا ہے اسے خوشی اس وقت ہوتی ہے جب دوسری آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں اور یہ کتاب اللہ کی تلاوت کر کے اسے دل پر اتارتا ہے اور اس کا دل

کبھی ڈر جاتا ہے اس کی آنکھیں بوجھل ہوجاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کی رات کو تلاوت میں گزار دیتا ہے اور دن کو تنہائی میں اسکے گناہوں کی فکر میں اسے لگا دیتا ہے اور اپنے اعمال اسے چھوٹے نظر آتے ہیں۔

وہب کہتے ہیں کہ ایسے شخص کو ساری مخلوق کے سامنے آواز دی جائے گی کہ اے معزز انسان اٹھ اور جنت میں داخل ہوجا۔

۴۷۹۲- سلیمان بن عبدالملک کا واقعہ...... ہمیں ابو محمد بن احمد بن ابان نے اپنے والد عبداللہ بن عبید، ابو عبداللہ بن ادریس، ابو زکریا تیمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

سلیمان بن عبدالملک مسجد حرام میں موجود تھا اس کے پاس وہاں ایک منقش پتھر لایا گیا (جس پر لکھا تھا) اس کو پڑھنے کے لئے وہب بن منبہ کو لایا گیا اس پر لکھا ہوا تھا کہ اے ابن آدم اگر تجھے معلوم ہوجائے کہ تیری عمر کتنی باقی ہے تو تو لمبی امیدوں سے بے رغبت ہوجائے اور زیادہ عمل کرے اور اپنی حرص اور بہانے کم کردے۔

تجھے کل ندامت پیش آنے والی ہے تیرے قدم لڑکھڑانے والے ہیں تیرے اھل وعیال تجھے حوالے کرنے والے ہیں اور تجھے تیرا باپ اور پرورش کرنے والے چھوڑنے کو ہیں تو آپنی دنیا میں واپس جائے گا نہ ہی تیرے اعمال میں اضافہ ہوگا قیامت کے لئے ندامت اور حسرت پیش آنے سے پہلے عمل کر۔ یہ سن کر سلیمان بہت زیادہ رویا۔

۴۷۹۳- لوگ نیک کہنے لگیں تو ھلاکت ہے...... ہمیں محمد بن علی نے احمد بن علی بن مثنی نے ابراہیم بن سعید، عبدالرحمن ثوری کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ

جب لوگ تمہیں نیک کہنے لگیں تو تمہارے لئے ھلاکت ہے۔

۴۷۹۴- نیک عمل شہرت کئے بغیر کرو..... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبید بن محمد کشوری، ہمام بن سلمہ بن عقبہ، غوث بن جابر، عقیل بن معقل کی سند سے وہب کا قول بیان کیا کہ

اے میرے بیٹے! تنہائی میں اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرو تو اللہ تعالیٰ سب کے سامنے اس کی تصدیق کرے گا، اس لئے کہ جس نے بھلائی کا کام کیا اور اسے چھپایا تو اس نے اس عمل کو اس کی جگہ اور ٹھکانے پر پہنچا دیا اور جس نے نیک عمل کیا اور سوائے اللہ کے اس پر کوئی مطلع نہیں ہوا تو اس پر وہ مطلع ہو چکا جو اس کے لئے کافی ہے اور اس نے اسے حفاظت کرنے والے کے حوالے کردیا ہے وہ اسکا اجر ضائع نہیں کرے گا لھذا تم جو نیک عمل کرکے اسکا راز اللہ کو دے دو اس کے ضائع ہونے کا خوف مت کرو نہ یہ کہ کوئی اس پر ظلم کرے گا یا نقصان پہنچائے گا اور یہ بھی مت گمان کرو کہ کھلم کھلا نیک عمل کرنا چھپ کرنے سے زیادہ کامیابی والا ہے۔

علانیہ عمل اور خفیہ عمل کی مثال ایسی ہے جیسے درخت کے پتے اور اس کی مثال علانیہ عمل پتا ہے اور خفیہ عمل اس کا رس، اگر درخت کا رس خراب ہوجائے تو وہ درخت تباہ ہوجائے پتے بھی پھل بھی۔ اس لئے درخت اپنا پھل اسی خفیہ رس کی وجہ سے دیتا رہیگا اسی طرح دین بھی اس وقت تک سلامت ہے جب تک نیک عمل خفیہ ہو اور اسکا اعلان اللہ تعالیٰ علانیۃً کردے۔ علانیۃ عمل خفیہ نیک عمل کے ساتھ پھلوں کو درخت کے اس کی طرح فائدہ دیتا ہے اور اگر اس کی زندگی اس کی وجہ سے ہے تو اس کی شاخیں اس کی زینت اور خوبصورتی ہیں۔

لھذا اگر خفیہ نیک عمل دین کا حصہ ہیں تو علانیہ عمل اسے مزین کرتے اور خوبصورت بناتے ہیں جب کہ مؤمن اس کے عمل سے رب تعالیٰ کی رضا کے سوا کچھ نہ چاہتا ہو۔

۴۷۹۵-کفر کے چار ارکان ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ھیثم بن جمیل صالح مری، ابان کی سند سے وہب کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے حکمت میں پڑھا تھا کہ کفر کے چار ارکان ہیں۔غصہ، خواہش، لالچ، خوف۔

۴۷۹۶-دعا مانگنے کے اوصاف ...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم ختلی، عبداللہ بن محمد بن عقبہ، صلت بن حکیم، عمران کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جب تو مجھ کو پکارے تو پہلے خوف، ڈر اور ھیبت میں مبتلا ہو جا اپنے چہرے کو مٹی سے آلودہ کر اور اپنے مکرم اعضاء سے سجدہ کر او ز جب مجھ سے مانگنے لگے تو دل کی خشیت اور خوف کے ساتھ مانگ اور مجھ سے زندگی کے دنوں میں ڈر اور جاہل کو میری نعمتوں کے بارے میں بتا اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ گمراہی میں نہ پڑیں کیونکہ میری پکڑ بڑی دردناک سخت ہے۔

۴۷۹۷-آٹھ ہزار دنیائیں ...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحیٰی حلوانی، عبدالملک بن عبدالعزیز نسائی، حماد بن سلمہ، ابو سنان کی سند سے وہب کا قول نقل کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے لئے آٹھ ہزار جہاں (دنیا) ہیں اور یہ دنیا ان میں سے ایک جہاں ہے اور کھنڈرات میں موجود عمارت صحراء کے ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے۔

۴۷۹۸-علم حاصل کرنا بغیر عمل کے بیکار ہے...... ہمیں محمد بن احمد نے، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبدالحمید بن موسیٰ بن خلف عن ابیہ، مالک بن دینار کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ۔

میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ اے ابن آدم تیرے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں کہ تو اس بات کو جان لے جسے تو نہیں جانتا اور جو جانتا ہے اس پر عمل نہ کرے۔اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایندھن کے لئے لکڑیوں کا بڑا گٹھا جمع کرے اور اسے اٹھا نہ سکے اور دوسرا گٹھا بھی اور بنا لے۔

۴۷۹۹-اھل نار اور ننگوں کو کپڑے دینا...... ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ، سعید بن اسد، ضمرہ، رجاء یعنی ابن ابی سلمہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ

اھل نار اور ننگوں کو کپڑے دوان کے لئے بہتر ہے اور انھیں زندگی اور موت دوان کے لئے بہتر ہے۔

۴۸۰۰-بھکاری کے لئے حضرت داوٗد کی بددعا ...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، داوٗد بن زبیر بن مصبح، حفص بن میسرہ کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے دعا فرمائی اے اللہ! جو فقیر کسی مالدار سے مانگے تو اس سے روک دے اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ جب یہ شخص مجھ سے مانگے تو تو قبول نہ کر اور تجھ سے کچھ مانگے تو تو مت دے۔

۴۸۰۱-مساکین کی فضیلت ...... ہمیں میرے والد نے اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن اصرم، محمد بن یحیٰی اصرم بن خوشب، ابوعمر صنعانی، ابراہیم بن فارس کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا کہ اپنا ہاتھ مساکین کے پاس بناؤ (انھیں خود دو) کیونکہ قیامت میں ان کے پاس سلطنت ہوگی۔

۴۸۰۲-علم کے باوجود عمل نہ کرنے والے کی مثال......ہمیں محمد بن علی نے عباس بن زیادہ بن طفیل، محمد ابن ابی سری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ جو شخص علم رکھنے کے باوجود عمل نہ کرے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی طبیب کے پاس دوا موجود ہو مگر وہ کسی کو علاج کے لئے نہ دے۔

۴۸۰۳-چغلخوری کا اعتبار نہ کریں......ہمیں محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، نوح بن حبیب، عنبر، مولی الفضل بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ میں وہب بن منبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آ کر انھیں کہا کہ فلاں آپکو گالیاں دے رہا تھا، وہب کو اس بتانے والے پر غصہ آ گیا، فرمانے لگے کہ شیطان کو تیرے علاوہ کوئی قاصد نہیں ملا تھا۔

میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ وہ گالیاں دینے والا شخص آیا اس نے حضرت وہب کو سلام کیا انھوں نے اسے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا اور اسے اپنے پہلو میں بٹھایا۔

۴۸۰۴-دین کی تدبیر اختیار کرو رزق خوب آ جائے گا......ہمیں محمد بن علی نے ابوالعباس بن طفیل، محمد بن متوکل، نضر بن محرزہ، ابن جریج، طاؤس کی سند سے وہب بن منبہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ اے ابن آدم دین کے لئے تدبیر اختیار کر تیرا رزق تو تیرے پاس آ ہی جائے گا"۔

حضرت وہب نے بعض صحابہ سے بھی نقل کی ہے جن میں حضرت ابن عباس، جابر اور نعمان بن بشیر شامل ہیں اور ابو ہریرہ، معاذ بن جبل اور ان کے بھائی اور طاؤس سے روایت کی ہے اور وہب سے تابعین میں عمر بن دینا، عبدالعزیز بن رفیع، وہب بن کیسان، زید بن اسلم، موسی بن عقبہ، عطاء بن سائب عمار الدھنی، محمد بن جحادہ ابان بن ابی عیاش نے روایت کیا ہے

۴۸۰۵-حدیث رسول ﷺ ......ہمیں سلیمان بن احمد نے، محمد بن حسن بن کیسان، ابو حذیفہ، سفیان، ابوموسیٰ، وہب بن منبہ، حضرت ابن عباس کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے۔

فرمایا کہ جو دیہات میں رہتا ہے جفاکش ہوتا ہے اور جو شکار کے پیچھے جائے غافل ہوتا ہے اور جو بادشاہ کے پاس جائے فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔[1]

۴۸۰۶-محرم عورت سے بدکاری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا......ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے یحییٰ بن مولی بنی ھاشم، یحیٰی بن حسان، ہشام بن سلیمان مخزومی، سفیان ثوری، ابوموسیٰ وہب بن منبہ حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنی محرم خاتون سے بدکاری کرے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[2]

اس امت کے بدترین لوگ تاجر ہیں

۴۸۰۷-ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے حسین بن حفص، سفیان ابوموسیٰ یمانی، وہب بن منبہ، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے رحم کرنے اور جنگ کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے نہ کہ تاجر و کاشتکار بنا کر" سنو اس امت کے بدترین لوگ تاجر اور کاشتکار ہیں سوائے ان کے جنھوں نے اپنے نفس پر تنگی کی۔[3]

۱۔ سنن أبي داؤد ۲۸۵۹. وسنن الترمذی ۲۲۵۶. وسنن النسائي ۱۹۵/۷. ومسند الامام أحمد ۳۵۷/۱. والتاريخ الكبير ۷۰/۹. وكشف الخفا ۳۵۰/۲. واتحاف السادة المتقين ۳۸۷/۱، ۱۲۵/۲. والدر المنثور ۲۹/۳، ۲۲۹. ومشكاة المصابيح ۳۷۰۱.

۲۔ تاريخ بغداد ۱۶۷/۱۲. والمعجم الكبير للطبراني ۵۷/۱۱. ومجمع الزوائد ۲۶۹/۲، ۲۶۹. وكنز العمال ۱۳۰۲۴.

۳۔ تاريخ أصبهان للمصنف ۲/۳۱. وكنز العمال ۱۰۵۰۰.

۴۸۰۸- حضرت ابوبکر اور عمر اسلام کے سماعت اور بصارت ہیں...... ہمیں احمد بن اسحاق نے محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن عرفہ، ولید بن فضل عنزی، عبداللہ بن ادریس عن ابیہ، وہب بن منبہ ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام کو مختلف شہروں میں اسلام کی دعوت دینے کے لیے بھیجا کرتے تھے، ایک صحابی نے عرض کی اگر آپ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھیج دیں تو میری ضرورت نہ رہے گی، اس لئے کہ حضرت ابوبکر و عمر اسلام کے لئے ایسے ہی ہیں جسے انسان کے لئے کان اور آنکھ۔[۱]

۴۸۰۹- نبی کریم ﷺ کے مرض وفات کا واقعہ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن احمد بن براء، عبدالمنعم بن ادریس بن سنان عن ابیہ، وہب بن منبہ، حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

جب سورت "اذا جاء نصر اللہ والفتح" نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جبریل میری وفات کی آواز لگ گئی۔ جبریل نے فرمایا آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے اور عنقریب آپکا رب عطا کرے گا تو آپ راضی ہو جائیں گے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا کہ نماز کے لئے اذان دیں چنانچہ مہاجرین و انصار مسجد میں جمع ہو گئے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیا جس سے لوگوں کے دل بیٹھ گئے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا

میں تم میں کیسا نبی تھا؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اچھے نبی تھے، آپ ہمارے لئے مہربان باپ اور شفیق بھائی کی طرح تھے، آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچا دیئے اور ہم تک وحی پہنچا دی اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دی، اللہ تعالیٰ آپکو ہماری طرف سے اچھی جزاء عطا فرمائے جو وہ اپنے نبی کو اس کی امت کی طرف سے کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

مسلمانوں کی جماعت! میں تمہیں اللہ کے واسطے سے اور اس حق کے واسطے سے جو میرا تم پر ہے کہتا ہوں کہ میری طرف سے کسی سے کوئی زیادتی ہوگئی ہو تو قیامت میں بدلہ لینے سے پہلے یہیں لے لے، لیکن کوئی شخص کھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا، کوئی کھڑا نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا جنھیں عکاشہ کہا جاتا تھا وہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا نبی کریم ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ ہمیں اللہ کا واسطہ نہ دیتے تو میں آگے سے کچھ نہیں کہتا لیکن ہم آپ کے ساتھ ایک غزوہ سے واپس ہو رہے تھے واپسی میں میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے برابر آ گئی میں اترا کہ آپ کی ران کا بوسہ لے لوں مگر آپ نے اچانک لکڑی اٹھائی اور وہ میرے پہلو میں چبھ گئی مجھے نہیں معلوم کہ وہ جان بوجھ کر تھا یا نادانستہ ہو گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے جلال کی پناہ لیتا ہوں کیا اللہ کا رسول جان بوجھ کر تجھے مارے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا جاؤ فاطمہ سے وہ لکڑی لے آؤ، حضرت بلال گئے اور دروازہ کھٹکھٹا کر بولے، اے اللہ کے رسول کی بیٹی! آپ ﷺ کی وہ لکڑی دے دو، فاطمہ بولیں کہ اس لکڑی کی ضرورت کیا ہے نہ تو حج ہے اور نہ جہاد کا وقت؟ تو بلالؓ نے فرمایا کیا آپ کو علم نہیں رسول اکرم ﷺ دنیا اور ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں اب وہ قصاص دینا چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کیا رسول اکرم ﷺ سے بھی کوئی انتقام لے گا یہ حسن حسین ہیں انھیں لے جاؤ اور اس سے کہو ان سے انتقام لے لے یہ دونوں نبی کریم ﷺ سے انتقام لینے نہیں دیں گے۔ بہر حال وہ واپس آئے اور وہ لکڑی آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں دے دی آپ ﷺ نے وہ لکڑی عکاشہ کو دے دی کہ انتقام لے لو۔

جب حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے دیکھا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور کہا اے عکاشہ ہم تیرے سامنے ہیں ہم سے بدلہ لے لے

۱۔ المجروحین ۳/۸۲.

نبی کریم ﷺ سے نہ لے نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا مرتبہ اور مقام پہچان لیا ہے تم دونوں جاؤ پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور فرمایا ہم زندہ ہیں نبی کے سامنے ہیں اور میرا دل نہیں مانتا کہ تو رسول اللہ سے بدلہ لے یہ میری پیٹھ اور پیٹ حاضر ہے مجھ سے اپنے ہاتھ سے بدلہ لے لے اور سو مرتبہ مار لے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا اے علی اللہ نے تیری نیت اور تیرا مرتبہ دیکھ لیا ہے بیٹھ جاؤ پھر حضرت حسن اور حسین کھڑے ہوگئے اور کہا اے عکاشہ کیا تمہیں نہیں معلوم ہم رسول اکرم ﷺ کے نواسے ہیں ہم سے بدلہ لینا رسول اکرم ﷺ سے بدلہ لینے کے برابر ہے ہم سے بدلہ لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے آنکھوں کی ٹھنڈک بیٹھ جاؤ اللہ تمہارا یہ کردار نہیں بھولے گا۔ پھر فرمایا: اے عکاشہ اگر مارنا ہے تو مار لے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ جس وقت مجھے لکڑی لگی تھی میرا پیٹ کھلا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا مسلمان زور زور سے رونے لگے کہ کیا ہم عکاشہ کو نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر مارتے دیکھیں گے؟ جب عکاشہ نے نبی کریم ﷺ کے پیٹ کی رنگت سفیدی دیکھ لی تو گویا وہ موقع کی تلاش میں تھے بس نہیں چلا کہ وہ چھلانگ مار کر جھپٹ لیتے انھوں نے آپ ﷺ کے پیٹ پر بوسہ لیا اور کہتے جاتے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کس کی مجال ہے جو آپ سے بدلہ لے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا تو مار لو یا معاف کر دو انھوں نے کہا میں نے آپ ﷺ کو قیامت میں اپنی معافی کی امید پر معاف کر دیا۔

---- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنت میں میرے کو دیکھے تو وہ اس بوڑھے کو دیکھ لے چنانچہ مسلمان کھڑے ہو کر عکاشہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لینے لگے اور مبارک ہو مبارک ہو، کہتے جاتے کہ تم نے بڑا بلند درجہ پا لیا ہے اور رسول اکرم ﷺ کا ساتھ پا لیا ہے۔ اسی دن نبی کریم ﷺ شدید بیمار ہوگئے اور اٹھارہ دن بیمار رہے لوگ عیادت کو آتے رہے۔

نبی کریم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے، پیر کو ہی نبوت ملی اور پیر ہی کے دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی، جب ہفتہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی حضرت بلالؓ اذان دینے کے بعد دروازے پر آ کر بولے اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو نماز کا وقت ہو گیا اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا اے بلال رسول اکرم ﷺ اپنے آپ میں مشغول ہیں۔ بلال چلے گئے جب صبح کی روشنی ہوئی تو کہنے لگے نماز کے لئے اقامت بغیر اجازت اپنے آقا کی نہیں پڑھوں گا دوبارہ آئے اور کہا۔ اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو نماز کا وقت ہو گیا: آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال آ جاؤ اللہ کا رسول اپنے آپ میں مشغول ہے ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، بلال اپنے سر پر ہاتھ رکھے باہر آئے اور کہتے جاتے اے اللہ مدد کر، میری امید ٹوٹ گئی میری کمر ٹوٹ گئی میری کمر ٹوٹ گئی کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا کاش میں آج آپ ﷺ سے نہ ملا ہوتا۔

پھر انھوں نے حضرت ابوبکر کو رسول اکرم ﷺ کا حکم سنایا کہ آپ نماز پڑھائیں حضرت ابوبکر آگے بڑھے رقیق القلب انسان تھے۔ نبی کریم ﷺ کی جگہ خالی دیکھ کر برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ مسلمان چیخ کر رونے لگے آپ ﷺ نے یہ آوازیں سنیں تو پوچھوایا کہ یہ شور کیسا ہے؟ جواب ملا یہ آپ کی جدائی پر لوگوں کے رونے کی آوازیں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت عباسؓ کو بلوایا اور ان کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کو مختصر سی دو رکعتیں پڑھائیں پھر اپنا چہرہ ان کی طرف کر کے ارشاد فرمایا کہ

مسلمانو! میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی امید اور اس کی امان میں ہو اور اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور میرے بعد اس کی فرمانبرداری کرنا میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں میرا آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہوگا۔ چنانچہ پیر کے دن مرض شدت اختیار کر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ اچھی صورت اور اچھے حلیہ میں جا کر میرے حبیب اور دوست محمد ﷺ کی روح قبض کر لو۔ ملک الموت آئے اور ایک اعرابی کے روپ میں بیت نبوت کے دروازے پر کھڑے ہوگئے اور

آواز دی السلام علیکم اے اھل بیت نبوت، بیت رسالت اور فرشتوں کی آماجگاہ۔ تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ اسے جواب دو انھوں نے اسے کہا کہ اے آنے والے آپ کے آنے پر اللہ جزائے خیر دے۔ اللہ کے رسول اپنے آپ میں مشغول ہیں اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ آواز دی اور یہی جواب اسے ملا تیسری مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے اس کی آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ انھوں نے کہا کوئی شخص ہے آنے کی اجازت مانگتا ہے تیسری مرتبہ اس نے اس طرح اجازت مانگی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا معلوم ہے یہ کون ہے؟ یہ لذات کو گرادینے والا، جماعتوں کو جدا کردینے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو تباہ اور قبروں کی تعمیر کرانے والا ملک الموت ہے۔

اے ملک الموت اللہ تجھ پر رحم کرے اندر آجا ملک الموت اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ملنے آئے ہو یا روح قبض کرنے اس نے کہا کہ میں ملنے اور روح قبض کرنے آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ میں آپکی اجازت سے گھر میں داخل ہوں اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو ٹھیک ورنہ میں رب تعالیٰ کے پاس واپس چلا جاؤں۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ملک الموت میرے دوست جبریل کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟ اس نے کہا کہ وہ آسمان دنیا پر ہیں اور فرشتے آپ کے بارے میں ان سے تعزیت کررہے ہیں۔ اتنے میں فوراً ہی جبریل آئے اور آپکے سرہانے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے جبریل یہ دنیا سے رخصتی کا وقت ہے بتاؤ میرے لئے اللہ کے ہاں کیا ہے؟ انھوں نے کہا اے اللہ کے حبیب آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ میں نے دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے فرشتے احترام اور خوشبو کے ساتھ صفیں بنائے کھڑے ہیں اور جنت کی حور آپ کے استقبال کے لئے زینت کئے ہوئے ہے آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب کے ہی واسطے ساری حمد ہے۔ جبریل مجھے بشارت دو انھوں نے کہا کہ آپ پہلے شفاعت کنندہ ہیں اور پہلے وہ جس کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے رب کے واسطے ہی ساری حمد ہے جبریل مجھے بشارت دو۔ جبریل علیہ السلام نے پوچھا میرے حبیب آپ کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے اپنی فکر اور پریشانی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ میرے بعد قرآن کون پڑھے گا؟ اور میرے بعد رمضان کے روزوں کا والی کون ہوگا؟ بیت اللہ کے حاجیوں کی دیکھ بھال کرنے والا کون ہوگا؟ اس منتخب شدہ امت کا رہبر و نگہبان کون ہوگا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو خوشخبری ہو اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اور ان کی امت پر جنت کو آپ اور آپ کی امت کے دخول سے پہلے حرام کردیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب میرا دل مطمئن ہے اے ملک الموت آؤ اور دیئے گئے حکم کو پورا کرو۔

حضرت علیؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد آپ کو غسل کون دے اور کون جنازہ پڑھائے؟ اور کون قبر میں اتارے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی! تم اور ابن عباس مجھے غسل دینا جبریل جنت سے حنوط لائیں گے اور جب چارپائی پر مجھے لٹا دو تو مسجد میں رکھ کر باہر چلے جانا سب سے پہلے مجھ پر رب تعالیٰ اپنے عرش سے جنازہ پڑھے گا اور پھر جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر دوسرے ملائکہ جماعتوں کی شکل میں پڑھیں اور پھر تم لوگ آکر صفیں بنا کر پڑھنا لیکن کوئی آگے نہ ہو۔ اتنے میں حضرت فاطمہ نے عرض کیا۔ آج تو جدائی ہے پھر میں آپ سے کب ملوں گی؟ فرمایا کہ حوض کوثر میں آنے والوں کو پانی پلا رہا ہوں گا وہاں ملنا پوچھا وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا میزان عدل کے پاس ملنا میں وہاں امت کی شفاعت کررہا ہوں گا۔ پوچھا کہ اگر وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا کہ مجھے پل صراط پر ملنا میں وہاں رب کو پکار رہا ہوں گا کہ اے رب! میری امت کو آگ سے بچا۔

پھر ملک الموت قریب ہوا اور اس نے روح نکالنا شروع کی جب گھٹنے تک پہنچی تو آپ ﷺ کے منہ سے اوہ نکلا اور جب روح ناف تک پہنچی تو آپ نے واکرباہ، ہائے تکلیف فرمایا تو فاطمہ کہنے لگیں آج میری تکلیف آپ کی تکلیف ہے پھر جب روح حلق تک پہنچی تو آپ ﷺ نے جبریل سے فرمایا جبریل موت کی کڑواہٹ بڑی سخت ہے جبریل نے اپنا منہ دوسری طرف کرلیا آپ ﷺ

نے پوچھا جبریل میری طرف دیکھنے کو ناپسند کر رہے ہو؟ جبریل نے کہا! اے اللہ کے رسول آج کس میں طاقت ہے کہ وہ آپ کی جانب دیکھ سکے اور آپ سکرات الموت میں مبتلا ہیں۔ اتنے میں روح پرواز کر گئی حضرت علی نے غسل دیا ابن عباس پانی ڈال رہے تھے اور جبریل ان دونوں کے ہمراہ تھے پھر جنازے کی چارپائی مسجد میں رکھ دی گئی اور پھر سب سے پہلے رب تعالیٰ نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی پھر جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیلؑ اور پھر ملائکہ کی مختلف جماعتوں نے نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کی آوازوں کی بھنبھناہٹ تو سنی مگر کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ پھر ایک ندائے غیبی سنی کوئی کہہ رہا تھا۔ اے لوگو اللہ تم پر رحم کرے مسجد میں داخل ہو جاؤ اور اپنے نبی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی ہدایات کے مطابق ہم نے صفیں بنائیں اور جبریل علیہ السلام کی تکبیر پر جنازہ پڑھی ہم میں سے کوئی آگے نہیں ہوا تھا پھر قبر میں حضرت علی حضرت ابوبکر ابن عباس اترے یوں آپ ﷺ کی تدفین کر دی گئی۔

تدفین کے بعد حضرت فاطمہ نے حضرت علی سے کہا کہ کیا تم نے رسول اکرم ﷺ کو دفن کر دیا انھوں نے کہا ہاں: حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ آج تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے گوارا کر لیا یہ کہہ کر وہ رونے لگیں اور کہتی جاتیں۔ اے ابا جان! آج جبریل کا رابطہ ہم سے ٹوٹ گیا جبریل آپ کے پاس آسمان سے وحی لے کر آتے تھے۔[1]

۴۸۱۰- **کعبہ سے تصویروں کا مٹانا**...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل، ابراہیم بن عقیل بن معقل بن منبہ، حضرت جابر بن عبداللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

فتح مکہ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ میں جتنی تصویریں ہیں سب مٹادی جائیں چنانچہ انھوں نے تمام تصویریں مٹادیں اور نبی کریم ﷺ سب تصویریں مٹنے سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے۔

۴۸۱۱- **منافق کی موت کی پیشن گوئی**...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، اسماعیل بن عبدالکریم، ابراہیم بن عقیل عن ابیہ، وہب بن منبہ حضرت جابر کی سند سے بیان کیا کہ

صحابہ کرام ایک غزوے سے جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہوا تھا (واپس آرہے تھے) کہ ایک زبردست ہوا چلی جس سے لوگ ریت میں دب گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہوا کسی منافق کی موت کا اشارہ ہے حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم جب مدینہ پہنچے تو پتہ چلا کہ ایک بہت بڑا منافق مر گیا۔[2]

۴۸۱۲- ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی، محمد بن عبدالرحیم بن شروس صنعانی، عبداللہ بن یحییٰ القاص، وہب بن منبہ، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ رقیم کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ تین افراد ایک غار میں تھے کہ پہاڑ کا تودہ غار کے دہانے پر گر گیا۔

اس کے بعد حدیث غار مکمل بیان کی ہے۔

۴۸۱۳- ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن محمد بن برہ، محمد بن عبدالرحیم، ریاح بن زید، عبداللہ بن سعید بن ابی عاصم کی سند سے اور ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ، نعمان بن بشیر کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی۔

---

[1] ۱۔ ۸۱) اتحاف السادۃ المتقین ۹۴۔۱۔ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق (۲۴۷۔۲)

[2] ۲۔ مسند الامام احمد ۳۴۱۔۳

۴۸۱۴- اللہ تعالیٰ کتنے پردوں میں ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے اور سلیمان بن احمد نے مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ یوسف بن زیاد، عبدالمنعم بن ادریس عن ابیہ، وہب بن منبہ، حضرت ابوھریرۃؓ کی سند سے بیان کیا کہ

۔ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے علاوہ کسی اور چیز کا مخلوق سے پردہ اختیار کیا۔ ہوا ہے یا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں فرشتوں اور اس کے درمیان ستر پردے نور کے، ستر پردے آگ کے، ستر پردے اندھیرے کے، ستر پردے رفرف (ریشمی بچھونے) کے، ستر پردے آگ اور نور سے حاصل ہوئی روشنی کے، ستر پردے برف کے ستر پردے پانی کے، ستر پردے بادلوں کے، ستر پردے ٹھنڈک کے اور ستر پردے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ہیں جسکا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اس نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے قریب کون سا فرشتہ ہے اس کے بارے میں بتایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اسرافیل ہے پھر جبرئیل پھر میکائیل اور پھر ملک الموت ہیں۔[1] حدیث کے الفاظ اسد بن موسیٰ کے ہیں۔

۴۸۱۵- کعبہ کے محافظ کا اجر و ثواب...... ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، ابو عمار، عبدالرحیم بن زید عن ابیہ، وہب بن منبہ معاذ بن جبلؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

جس نے حرم میں اپنی کمان کو ٹیڑھا کیا تا کہ وہ کعبہ کے دشمن کو قتل کرے تو اللہ تعالیٰ روزانہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا حتی کہ دشمن آجائے۔

۴۸۱۶- مانگنے کے بارے میں وعید...... ہمیں ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار کی سند سے بیان کیا کہ میں نے وہب بن منبہ کو صنعاء میں ان کے اپنے گھر میں اپنے بھائی سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت معاویہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

کسی سے مانگنے میں پیچھے ہی مت پڑ جاؤ خدا کی قسم تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگے گا تو میں اس کو سوال کرنے کی حالت سے نکال دوں گا میں اسے وہ چیز دے دوں گا حالانکہ مجھے یہ مانگنا ناپسند ہے پس جو میں اسے عطیہ دوں اس میں اللہ اسے برکت دے۔[2] وہب کی یہ حدیث صحیح ہے اسے مسلم نے اپنے شیخ سفیان سے روایت کیا ہے۔

۴۸۱۷- مؤمن کی فراست سے ڈرو...... ہمیں میرے والد نے محمد بن اسحق طبری، ابراہیم ابن محمد، سلیمان بن سلمہ مؤمل بن سعید بن یوسف، ابوالعلاء اسد بن وداعہ طائی، وہب بن منبہ، طاؤس حضرت ثوبانؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

مؤمن کی بددعا اور اس کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور اور اس کی توفیق سے دیکھتا ہے۔[3]

۱۔ مجمع الزوائد ۷۹/۱. وتنزيه الشريعة ۱۳۷/۱.

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة ۹۹، ومسند الامام احمد ۹۸/۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۹۶/۴. والمستدرك ۶۲/۲. والمعجم الكبير للطبراني ۳۴۸/۱۹.

۳۔ امالي الشجري ۲۵۰/۱. واتحاف السادة المتقين ۴۵/۶. وكشف الخفا ۴۲/۱. وكنز العمال ۳۰۷۲۹. والمجروحين ۳۳/۳.

۴۸۱۸-صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پہلے جاتا ہے...... ہمیں حبیب بن حسن نے محمد بن حیان، عمرو بن حصین، ابن علاثہ، ثور، وہب بن منبہ، کعب، حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ

صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے اور اللہ اس کے بدلے دنیا کی رسوائی کے ستر دروازے اس سے دور کرتا ہے ان میں سے جذام، برص اور دوسری بری بیماریاں بھی ہیں، یہ سب اس پر آخرت کے اجر کے علاوہ ہے۔[1]

۴۸۱۹-کسی اور سے مانگنے پر وعید...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن حجاج شروطی نے، محمد بن جعفر ابن سعید، عبداللہ بن احمد کلیب رازی، حسین بن علی نیشاپوری، اسماعیل بن عبدالکریم، عبدالصمد بن معقل، وہب بن منبہ، ہمام بن منبہ، حضرت ابوھریرہؓ کی سند سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد نے فرمایا۔

تیرا درندے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا کہ کہنی تک چلا جائے اور وہ اسے کھا لے اس سے بہتر ہے کہ تو اس شخص سے کچھ مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر آ گیا۔[2]

حضرت میمون بن مہران[3]

ان بزرگوں میں سے ایک ہوشمند دانا بزرگ ابوایوب میمون بن مہران بھی ہیں جو کہ اھل جزیرہ کے امام نیک اور سیدھی طبیعت اور سیرت کے مالک تھے، کہا جاتا ہے تصوف راز کی بندش اور گناہ کا عمل ہے۔

۴۸۲۰-عالم یا جاہل سے مت الجھو...... ہمیں میرے والد نے احمد بن قاسم بغدادی، عبداللہ بن یوسف جبیری، ابن ابی عدیٰ، یونس کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ تم عالم یا جاہل کسی سے مت الجھو عالم سے الجھو گے تو اس کا علم تم سے زیادہ ہے اور اگر جاہل سے الجھو گے تو وہ اپنے دل سے تم سے جھگڑا کریگا۔

۴۸۲۱-میمون کا اس بارے میں رویہ...... ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے احمد بن علی آبار، علی بن جحرح، سلیمان بن احمد، احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن عفان حرانی، ابوجعفر نفیلی، عتاب بن بشیر، علی بن بذیمہ کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران سے پوچھا گیا کہ تم اپنے بھائی سے اس کے ناراض ہونے کی وجہ سے جدا کیوں نہیں ہوتے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہ میں اس سے بحث کرتا ہوں اور نہ جھگڑتا ہوں۔

۴۸۲۲-میمون کی نافرمانی سے نفرت...... ہمیں محمد بن علی نے، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن الرقی، عبدالملک بن عبدالحمید بن میمون بن مہران، عمرو بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ میں نے اپنے چچا سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد کوئی بہت زیادہ نماز پڑھنے اور روزے رکھنے والے نہ تھے لیکن وہ یہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کریں۔

۱۔ تفسیر ابن کثیر ۳۲۸/۵۔ واتحاف السادة المتقين ۱۲۰/۴۔ وتخريج الاحياء ۲۱۷/۱.

۲۔ تاريخ أصبهان للمصنف ۲۶/۲۔ وكنز العمال ۱۶۸۰۴.

۳۔ طبقات ابن سعد ۴۷۷/۷۔ والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۴۵۵۔ والجرح ۸/ت ۱۰۵۳۔ والجمع ۵۱۴/۲۔ وسير النبلاء ۷۱/۵۔ وتذكرة الحفاظ ۹۸/۱۔ والكاشف ۳/ت ۵۸۲۱۔ وتاريخ الاسلام ۸/۵۔ وتهذيب الكمال ۶۳۳۸۔ (۲۱۰/۲۹).

۴۸۲۳-حسن اور میمون کی ملاقات...... محمد بن علی، محمد بن سعید، محمد بن عبدوس الحرانی، یزید بن قتیبس، علی بن حسن، حلبی، عمرو ابن میمون بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ میں اپنے والد کو لیکر نکلا اور بصرہ کی بعض گلیوں میں چلا تو ایک جگہ گڑھے پر سے والد صاحب گزر نہ سکے تو میں وہاں الثالیث گیا اور والد صاحب میری کمر پر سے پاؤں رکھ کر گزر گئے۔ پھر ہم حسن کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک باندی نکلی اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ میمون بن مہران ہیں اور حسن سے ملنا چاہتے ہیں اس نے پوچھا وہ جو عمر بن عبدالعزیز کے سیکرٹری تھے؟ میں نے کہا جی ہاں تو وہ باندی کہنے لگی اے بدبخت! اس برے زمانے میں بھی زندہ ہو؟ یہ سن کر میرے والد رونے لگے حسن نے ان کے رونے کی آواز سنی تو باہر آ گئے اور ان سے گلے ملے اور انھیں لیکر گھر میں داخل ہو گئے۔ میمون نے کہا اے ابو سعید میں اپنے دل پر بوجھ محسوس کر رہا ہوں کچھ نرم کرنے کی کوشش کرو تو حسن نے بسم اللہ پڑھ کر یہ آیت پڑھی:

افرایت ان متعناهم سنین ثم جاء هم ما کانو ایو عدون ماا غنی عنهم ما کانوا یمتعون (الایه)

ترجمہ: ذرا دیکھو تو کہ اگر ہم انھیں کچھ سال زندگی کا فائدہ دے دیں اور پھر ان سے وعدہ کیا ہوا وقت (موت) آ پہنچے تو ان کو نہ بچا سکیں وہ چیزیں جن سے یہ فائدہ حاصل کرتے تھے۔

یہ سن کر میرے والد گر پڑے اور میں نے ان کو اس طرح پاؤں پٹکنے کی کیفیت میں دیکھا جیسے ذبح شدہ بکری پٹکتی ہے۔ اس کیفیت میں وہ کافی دیر رہے پھر افاقہ ہو گیا اتنے میں وہی باندی آئی اور کہنے لگی تم نے ان بزرگ کو بہت تھکا دیا ہے اب اٹھو اور جاؤ لھذا میں نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑا اور باہر نکل آیا۔ پھر میں نے اپنے والد سے عرض کی، ابا جی: میں سمجھتا تھا کہ یہ حسن اس سے بھی بڑے ہوں گے؟ تو میرے والد نے میرے سینے پر ایک گھونسہ مارا اور کہنے لگے بیٹا انھوں نے ہمارے سامنے جو آیت تلاوت کی تھی اگر تو اسے سمجھ لیتا تو آیت تیرے دل میں ملامت کی طرح باقی رہتی۔

۴۸۲۴-لہو پر درہم خرچ کرنا ناپسندیدہ ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن خلید حلبی، عبداللہ بن جعفر الرقی، ابوالملیح، کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں لھوی کسی بات پر ایک درھم بھی خرچ کروں اگر چہ اس کے بدلے مجھے ایک ہزار ملیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ اس فعل کی وجہ سے مجھ پر یہ آیت صادق نہ آ جائے اور لوگوں میں سے کچھ لوگ لھوالحدیث خریدتے ہیں تاکہ لوگوں کو گمراہ کریں اللہ کے راستے سے (لقمان آیت:٦)

۴۸۲۵-میمون کی عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں قدر و منزلت...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق ثقفی، ابو ہمام، مبشر بن اسماعیل، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا جب وہاں سے اٹھا تو کہنے لگے کہ جب یہ اور اس جیسے لوگ دنیا سے چلے جائیں گے تو صرف بیکار لوگ باقی رہ جائیں گے۔

۴۸۲۶-دو فلاح پانے والے شخص...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عیسی بن سالم شاشی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میں نے میمون بن مہران کو یہ کہتے سنا کہ دنیا میں صرف دو ہی شخصوں کے لئے بھلائی ہے (۱) توبہ کرنے والا شخص (۲) وہ شخص جو درجات کے حصول کے لئے اعمال صالحہ کرے۔

۴۸۲۷-قرآن پڑھنے والے صحیح ہو جائیں تو...... ہمیں احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون بن

مہران کا قول نقل کیا کہ اگر قرآن پڑھنے والے صحیح ہو جائیں تو سب لوگ صحیح ہو جائیں۔

۴۸۲۸-ایک آیت کی تشریح...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، یحیی بن عثمان نے اپنی سند سے اور احمد بن عبداللہ بن سابور نے ابونعیم حلبی نے اسی سند سے میمون بن مہران کا قول اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے اعمال سے غافل مت سمجھ (ابراہیم آیت ۴۲) اس آیت میں ظالم کیلئے وعید اور مظلوم کی دادرسی ہے۔

۴۸۲۹-دو آیات کی تشریح...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، یحیی بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا اس آیت کے بارے میں قول بیان کیا "جھنم تاک (گھات) میں ہے"۔ ((النباء آیت: ۲۰)

بیشک تیرا رب تاک (گھات) میں ہے (ابراہیم آیت ۴۲) میمون نے کہا ان دونوں گھاتوں سے محفوظ گزرگاہ تلاش کرو۔

۴۸۳۰-علم حاصل کرنے والوں کی اقسام...... ہمیں ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

بیشک یہ قرآن بے شمار لوگوں کے سینوں میں ہے اور اس کے سوا احادیث بھی تلاش کرو اور جو لوگ یہ علم حاصل کرتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جو اس کو دنیاوی سامان بناتے ہیں بعض وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی طرف اشارہ کیا جائے (کہ یہ عالم ہیں) اور بعض وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ اس علم کے ذریعے وہ دوسروں سے بحث کریں۔ ان سب میں بہتر وہ شخص ہے جو علم حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔

۴۸۳۱-قرآن کا لوگوں سے معاملہ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے کہ

جو شخص قرآن کی اتباع کرتا ہے قرآن اس کو لیکر چلتا ہے اور اسے جنت میں لیجاتا ہے اور جو شخص قرآن کو چھوڑتا ہے قرآن اسے نہیں چھوڑتا بلکہ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے جھنم میں گرا دیتا ہے۔

۴۸۳۲-اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ کیسے جانیں؟...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جان لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے (کہ وہ کیا ہیں) اور وہ جیسے ان پر چل رہا تھا ویسا ہی آئیگا۔

۴۸۳۳-نماز میں توجہ نہ کرنے کی وعید...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیی بن عثمان حربی، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا ہے کہ ایک مہاجر نے ایک شخص کو بے اطمینانی سے نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ڈانٹا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے اپنی زمین یاد آ گئی تھی اس نے کہا کہ اس سے بڑی زمین تو تو نے ضائع کر دی۔

۴۸۳۴-حلال کب حاصل ہوتا ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، خالد بن حیان، جعفر بن برقان

کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

کسی شخص کو حلال اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ حرام اور اپنے درمیان حلال کو آڑ نہ بنا لے۔

۴۸۳۵-**ان تین باتوں میں اپنے نفس کو مبتلا مت کرو**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ عمر بن سلیمان رقی، فرات بن سلیمان کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ تین باتوں میں اپنے نفس کو مبتلا نہ کر۔ (۱) بادشاہ کے پاس مت جا اگر چہ تو یہ کہے کہ میں اسے اللہ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دوں گا۔ (۲) کسی غیر عورت کے پاس مت جا اگر چہ تو یہ کہے کہ میں اسے قرآن کی تعلیم دوں گا۔ (۳) اپنی سماعت کو خواہش پرستوں کی طرف مت لگاؤ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کونسی بات تمہارے دل سے چپک جائے۔

۴۸۳۶-**بادشاہ سے تعارف مت کراؤ**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن جعفر بن محمد رغنی، ابوجعفر نفیلی، عثمان بن عبدالرحمٰن طلحہ بن زید کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا کہ بادشاہ کو اپنا تعارف مت کراؤ اور نہ انھیں جن کا اسے تعارف ہے۔

۴۸۳۷-**کسی عورت کا نگران مت بنو**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد، عبداللہ بن جعفر، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ اگر مجھے بیت المال کا نگران بنایا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے کسی عورت کا نگران بنایا جائے۔

۴۸۳۸-**اپنی غیبت پر بزرگوں کا رویہ**...... ہمیں محمد بن علی نے، محمد بن سعید رقی، ہلال بن علاء، علی بن جمیل، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ مجھے میرے بھائی کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں پہنچی مگر یہ کہ مجھے اس ناپسندیدہ بات کو اس سے دور کرنا اس کی تحقیق کرنے سے زیادہ محبوب ہے اگر وہ یہ کہے کہ میں نے یہ نہیں کہا تو اس کا "یہ نہیں کہا" کہنا مجھے اس کے خلاف آٹھ گواہوں سے زیادہ پسند ہے اور اگر وہ یہ کہے کہ میں نے کہا ہے اور اس پر معذرت نہ کرے تو میں جتنا اس سے محبت کرتا ہوں اتنا ہی غصہ کرتا ہوں۔

میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے میرے بارے میں کسی بھائی سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچتی ہے تو میں اسے تین مرتبوں پر سے کسی ایک پر رکھتا ہوں اگر وہ مجھ سے بلند ہوتی ہے تو میں اس کی قدر پہچانتا ہوں اور اگر میرے جیسی ہوتی ہے تو میں اس سے بلند ہو جاتا ہوں اور اگر مجھ سے کم ہوتی ہے تو میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ طریقہ ہے میرا اپنے نفس کے بارے میں جو اس سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع ہے۔ (جہاں چاہے چلا جائے)

۴۸۳۹-**میمون کی نصیحتیں**...... ہمیں محمد بن ابراہیم نے ابو محمد بن عبدالرحمٰن رقی، ابوعمرو ہلال، عمرو بن عثمان سفیان بن عقبہ نخعی، ابان بن ابی راشد قشیری کی سند سے بیان کیا ہے کہ جب میں سفر پر جانا چاہتا تو میمون بن مہران کے پاس وقت رخصت آتا تو وہ مجھے دو جملے سے زیادہ ارشاد نہیں فرماتے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، دوم یہ کہ لالچ اور غصہ تمہیں بدل نہ دے۔

۴۸۴۰-**علماء کی مجلسوں کی اہمیت**...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب عبید بن ہشام، ابونعیم حلبی، عطاء بن مسلم، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

علماء میری گمشدہ میراث ہیں ہر شہر میں میری چاہت ہیں اور میں علماء کی مجلسوں میں اپنے دل کی اصلاح پاتا ہوں۔

۴۸۴۱-**سلام کرنا**...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو باہلی، سفیان، ابوسوقہ کی سند سے بیان کیا کہ میں میمون بن

مھران سے ملاقات میں نے انھیں حیاك اللہ کہا تو وہ کہنے لگے کہ یہ جوانوں کا سلام دعا ہے مجھے سلام کے الفاظ کے ساتھ سلام کیا کرو۔

۴۸۴۲-کسی کی ماتحتی اچھی نہیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابو یعلی موصلی، ھاشم بن حارث، ابوالملیح رقی، حبیب بن ابی مرزوق کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

میں چاہتا ہوں کہ میری ایک آنکھ ضائع ہو جائے دوسری باقی رہے اور میں اسی سے کام چلاؤں اور کوئی کام (نوکری) نہ کروں کسی نے پوچھا کہ عمر بن عبدالعزیز کی بھی؟ انھوں نے کہا کہ کسی نوکری میں خیر نہیں ہے نہ عمر کی نہ کسی اور کی۔

۴۸۴۳-نفس کا قول اور عمل میں مطابقت کرنا...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یزید بن حباب سفیان جعفر بن برقان کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

میں اپنے قول کو عمل پر اس وقت تک پیش نہیں کرتا جب تک میرا نفس معترض نہ ہو۔

۴۸۴۴-خیر خواہ وہ ہے جو منہ پر سچی بات کہہ دے...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے جعفر بن برقان سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ

اے جعفر! میرے سامنے وہ بات کہا کرو جسے میں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ کوئی شخص اپنے بھائی کا خیر خواہ نہیں ہوسکتا جب وہ اس کی ناپسندیدہ سچی بات اس کے سامنے نہ کہے یعنی اس بات کا تذکرہ جو اس میں ہو اور وہ اس کا ذکر کرنا پسند کرتا ہو تو ایسے شخص کو بتانا چاہئے کہ یہ بات غلط ہے۔

۴۸۴۵-آیت کی تشریح...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم ابوسعید شاشی، ابوالملیح رقی کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ

قرآن میں سورۂ واقعہ میں آیت "خافضة رافعة" جھکانے والی بلند کرنے والی" کا مطلب ہے کہ وہ قیامت بعض کو جھکا دے گی اور کچھ کو بلند کرے گی۔

۴۸۴۶-گھوڑے پر سوار اپنے ساتھ پیدل کسی کو نہ چلائے...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون کا قول بیان کیا کہ سب سے پہلے جو شخص سوار ہو کر چلا اور اس کے ساتھ پیدل دوسرا شخص تھا وہ اشعث بن قیس کندی تھا، میں نے اسلاف کو دیکھا کہ وہ کسی ایسے آدمی کو دیکھتے تو کہتے اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے اس طرح کہ اس کا خون معاف ہو۔ (یعنی اس طریقے کو پسند نہیں کیا جاتا تھا)

۴۸۴۷-کتان کا کپڑا مت پہنو...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ وہ میمون کے ساتھ جا رہا تھا اور اس نے کتان کے کپڑے پہنے ہوئے تھے کہنے لگے کہ کیا تجھے پتہ ہے کہ کتان کے کپڑے یا تو مالدار آدمی پہنتا ہے یا تعزیت کے لئے بیٹھا ہوا شخص (جس کا کوئی مرگیا ہو)

۴۸۴۸-رزق حلال کما کر صدقات دینے کی فضیلت...... احمد بن جعفر نے عبیداللہ بن احمد، عبداللہ بن کریم بن حیان، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کیا کہ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ باب الرھا سے لیکر حران تک سفر میں میرے پاس پانچ درھم بھی ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے گھر میں دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤ اور دیکھو کہ اللہ کا رزق آتا ہے یا نہیں میں نے کہا جی ہاں اگر کسی کا یقین مریم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا ہو تو ضرور آئیگا اور فرمایا اگر کوئی شخص رزق کمائے اور صرف حلال کمائے اور واجب ہونے والا صدقہ زکوۃ نکالے تو وہ نہ امیروں کا محتاج ہوگا اور نہ غریبوں کا۔

میمون اس آیت ''بیشک صابرین کو ان کا اجر بغیر حساب دیا جائیگا'' (الزمر آیت ۱۰۲)

کے بارے میں فرماتے تھے کہ دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر دیا جائے گا۔

۴۸۴۹- جوانی کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگاؤ...... ہمیں حبیب بن حسن نے عبداللہ بن محمد بغوی، عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح کی سند سے میمون بن مہران کا قول نقل کیا کہ ہم ان کے گرد بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا اے جوانو! تم اپنی قوت و جوانی اور نشاط کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگاؤ۔ اے بوڑھو ہمیشہ طاعت میں رہو۔

۴۸۵۰- زندگی میں صدقہ کرنا اہم ہے...... ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ الواعظ نے جعفر بن احمد بن فارس، عبدالرحمٰن بن عمر، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے میمون بن مہران کا قول بیان کہ

میں زندگی میں ایک درھم صدقہ کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میری موت کے بعد سو درھم میری طرف سے صدقہ کیا جائے۔

۴۸۵۱- ذکر اللہ کے دو درجے...... ہمیں احمد بن السندی نے جعفر بن محمد فریابی، ابونعیم حلبی، ابوالملیح رقی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ذکر تو دو ذکر ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا زبان سے ذکر کیا جائے اور اس سے افضل یہ کہ جب کوئی گناہ کرنے لگے تو اللہ کو یاد کر لے۔ (چنانچہ باز آ جائے)

۴۸۵۲- مسلمان اور کافر تین باتوں میں مشترک ہیں...... احمد بن اسحٰق نے حسن بن جہم، حسین بن فرج، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا۔ کہ امانت اسے واپس کی جائے جس کی ہے امانت رکھوانے والا مسلمان ہو یا کافر یہ کہ والدین مسلمان ہوں یا کافر ان سے حسن سلوک کیا جائے اور جس سے عہد کیا جائے اسے پورا کیا جائے مسلمان ہو یا کافر۔

۴۸۵۳- کرائے کے گدھے...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے محمد بن قاسم بن ھاشم بن سعید، ابراہیم بن سعید، ھلال بن علاء، سفیان، خلف بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ اگر ہم کرائے کے گدھوں پر سوار نہ ہوتے تو ہم آل فلاں اور اھل شام کو سلام کرآتے۔

۴۸۵۴- رب کے خوف سے آسمان نہیں دیکھا...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ھلال بن علاء، عبداللہ بن جعفر، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کے خوف کی وجہ سے آسمان تک کو نہیں دیکھا۔

۴۸۵۵- حجاج اور حسن بصری رحمہ اللہ...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ھلال عن ابیہ، محمد بن ایوب کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے حسن بصری کو بلوایا وہ ان کے بارے میں کچھ سوچ چکا تھا۔ حسن نے آکر اسے کہا کہ

حضرت آدم اور تمہارے درمیان کتنے آبا واجداد ہیں اس نے کہا بے شمار ہیں۔ حسن نے پوچھا کہ وہ اب کہاں ہیں؟ یہ سن کر حجاج نے سر جھکا لیا اور حسن وہاں سے چلے گئے۔

۴۸۵۶- میمون کی اصول پسندی...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، محمد بن علی مری، ابو یوسف رقی، مروان، عن شیخ بنی شیبان یقال لہ ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران سلیمان بن عبدالملک یا ہشام کے پاس اس کے گھر گئے انھوں نے اسے حاکموں والا اسلام نہیں کیا پھر فرمایا اے امیر المؤمنین یہ نہ سمجھنا کہ میں جاہل ہو گیا ہوں بلکہ والی کو اس وقت حاکم والا اسلام کیا جاتا ہے جب وہ فیصلے کرنے کے لئے دربار میں بیٹھے۔

۴۸۵۷- عمر بن عبدالعزیز کی نصیحت...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، احمد بن بزیغ، یعلی بن عبید، ہارون ابو محمد بربری کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کو عمر بن عبدالعزیز نے الجزیرہ کا عامل بنا کر بھیجا تو انھوں نے استعفیٰ پیش کر دیا اور لکھا کہ آپ نے میرے ذمے وہ کام لگا دیا ہے جس کی مجھے طاقت نہیں کہ میں لوگوں کے فیصلے کروں اور میں کمزور بوڑھا شخص ہوں۔ عمر بن عبدالعزیز نے انھیں لکھا کہ اچھے خراج میں سے وصول کرو اور جو تمہارے سامنے ظاہر ہو وہ فیصلہ کرو جو معاملہ ملتبس ہو اسے میری طرف بھیج دو، اس لئے کہ لوگ جس معاملے کو مشکل سمجھتے ہیں اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس طرح تو نہ دین قائم ہوا اور نہ دنیا۔

۴۸۵۸- غلام کو سرزامت دو...... ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰی بن عثمان حربی، ابوالملیح رقی کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ غلام کو سرزامت دو اور نہ ہر غلطی پر اسے مارو لیکن یہ بات اسے ذہن نشین کرا دو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو تم اسے سزا دو اور اسے پھر وہ غلطیاں یاد دلاؤ جو اس نے تمہارے اور اس کے درمیان کی ہیں۔

۴۸۵۹- اونٹ اور مؤمن...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن ثابت، جعفر کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ سمجھدار لوگ کم نہیں ہیں کوئی شخص اپنے معاملے پر اس وقت تک غور نہیں کرتا جب تک وہ لوگوں کی طرف اور ان کو دیئے گئے حکم کی طرف نہ دیکھ لے اور پھر وہ کہتا ہے کہ یہ سب لوگ ان اونٹوں کی طرح ہونے کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ جن کے لئے صرف وہی چیز ہے جو ان کے پیٹ میں ہے حتی کہ وہ جب ان لوگوں کی غفلت کو دیکھتا ہے تو اپنے آپ کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں ان کے شر کو دیکھنے کے بعد خود کو صرف ایک اونٹ ہی دیکھتا ہوں۔ (یعنی وہ شخص جو غور کر رہا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے)

۴۸۶۰- گناہ اور دل کا سیاہ دھبہ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ جب کوئی بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کی وجہ سے اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے، چنانچہ توبہ کر لے تو وہ اس کے دل سے مٹا دیا جاتا ہے تو مؤمن کا دل آئینہ کی طرح نظر آتا ہے، اگر شیطان کسی طرف سے آتا ہے تو وہ مؤمن اسے دیکھ لیتا ہے اور جو شخص گناہوں کے پیچھے چلتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے اور وہ اس کے دل پر گناہ کی وجہ سے مسلسل لگتا رہتا ہے حتی کہ وہ بالکل کالا ہے۔

۴۸۶۱-انسان متقی کب بنتا ہے؟......ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ۔ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ کوئی شخص متقی اس وقت تک نہیں بنتا جب تک کہ وہ اپنا محاسبہ کاروباری شریک کے محاسبے سے زیادہ سخت نہ کرے کہ وہ یہ جان لے کہ یہ کھاتا کہاں سے ہے۔ پیتا کہاں سے ہے؟ حلال سے کھا رہا ہے یا حرام سے؟

۴۸۶۲-مال کی تین خصلتیں......ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ مال میں تین خصلتیں ہیں اگر کوئی شخص ایک خصلت سے بچ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ باقی دو سے بچ جائے۔ اگر دو سے بچ جائے تو اسے چاہیے ہے کہ وہ تیسری سے بچ جائے۔

مال کیلئے ضروری ہے کہ اس کی بنیاد حلال سے ہو، چنانچہ تم میں سے جو شخص کمائی کرے اسے چاہیے کہ حلال کے علاوہ دوسرے ذریعے سے نہ کمائے۔ جب اس خصلت سے بچ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے مال کے حقوق ادا کرے جب اس سے بھی بچ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ خرچ میں نہ تو اسراف کرے اور نہ بے حد کنجوسی۔

جعفر کہتے ہیں کہ میں نے میمون کو یہ فرماتے سنا کہ آسان روزہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا ہے۔

۴۸۶۳-صبر سے ہی بھلائی حاصل ہوتی ہے......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا ہے کہ۔ میمون بن مہران کہتے ہیں کہ کوئی شخص بھلائی کو بغیر صبر کئے حاصل نہیں کر سکتا نبی ہو یا کوئی اور ہو۔

۴۸۶۴-تقویٰ سے بھلائی ملتی ہے......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ------میمون بن مہران کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے ان سے کہا کہ جب تک آپ موجود ہیں لوگ بھلائی میں رہیں گے میمون نے فرمایا کہ یہ لوگ بھلائی میں اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے۔

۴۸۶۵-دنیا خواہشات اور شیاطین سے اٹی ہوئی ہے......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد یحییٰ بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ------میمون بن مہران کہتے ہیں کہ دنیا میٹھی اور ہری بھری ہے اور اس کو خواہشات اور شیطان سے بھر دیا گیا ہے جو کہ حاضر اور چالاک دشمن ہے۔ آخرت کا معاملہ آنے ہی والا ہے اور دنیا کا معاملہ جلد جانے والا ہے۔

۴۸۶۶-میمون کا صبر......ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی، ابو عمر و ھلال، الخضر، ابن علیہ، یونس یعنی ابن عبید کی سند سے بیان کیا کہ

میمون کے علاقے کی طرف طاعون پھیلا ہوا تھا میں نے ان کی خیریت لینے کیلئے انہیں خط لکھا خط کا جواب آیا تو انھوں نے لکھا تھا کہ میرے گھر والوں اور خواص میں سے سترہ آدمی طاعون میں وفات پا چکے ہیں اور میں مصیبت کے آنے کو ناپسند کرتا ہوں اور جب وہ ختم ہو جائے تو مجھے اس بات سے خوشی نہیں ہوتی کہ مصیبت نہ ہوتی، البتہ تم کتاب اللہ سے تعلق مضبوط رکھو کیونکہ لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہے اور لوگوں کے قصے کہانیاں اپنائی ہیں اور خبردار تم دین میں ریاکاری سے بچنا۔

۴۸۶۷-بھلائی کے خصائل......ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، احمد بن بزیع رقی، ابو بزیع، عمرو بن میمون بن مہران کی سند سے

بیان کیا ہے کہ

میں اور میرے والد طواف کر رہے تھے کہ ایک بزرگ آئے اور میرے والد سے گلے ملے ان کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا۔ میرے والد نے پوچھا یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا میرا بیٹا ہے۔ میرے والد نے پوچھا تمھاری اس سے رضا کیسی ہے؟ انھوں نے کہا کہ بھلائی کی تمام خصلتیں اس میں دیکھ چکا ہوں ایک خصلت باقی ہے وہ یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ مرجائے اور مجھے اس کی موت کا اجر ملے۔ میرے والد جب ان سے الگ ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ مکحول تھے۔

۴۸۶۸- **دنیا کے موجودہ حال میں موت بہتر ہے** ...... ہمیں ابوبکر آجری نے عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسن، منقذ بن بکر، مسمع بن عاصم، ہشام بن حسان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک راہب آیا تو انھوں نے راہب سے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ہر وقت روتے رہتے ہو، ایسا کیوں ہے اس نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انھیں دین سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی تھی اور اب یہ حال ہے انھیں دنیا سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں لگتی لھذا میں جان گیا ہوں کہ آج کل موت ہر نیک و بد کے لئے بہتر ہے۔ جب وہ راہب چلا گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ اے ابوایوب یہ راہب سچ کہتا ہے۔

۴۸۶۹- **فاسق درندے کی طرح ہے** ...... ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، سعید بن حفص نفیلی، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ

میمون کہتے ہیں کہ فاسق شخص درندے کی طرح ہے کہ اگر تم نے اسے زخم کھا کر اس کا راستہ چھوڑ دیا تو گویا آپ نے درندے کو مسلمانوں پر چھوڑ دیا۔

۴۸۷۰- **آخرت میں مرتبہ پہچاننے کا طریقہ** ...... ہمیں محمد بن احمد نے حسن بن احمد، ابوزرعہ، عبدالجبار بن عاصم، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ میمون فرماتے ہیں کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ یہ جان لے کہ کل (بروز قیامت) اس کا مرتبہ کیا ہوگا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دنیا میں کئے اعمال کو دیکھ لے اُسے انہی اعمال کے مرتبے پر اتارا جائیگا۔

۴۸۷۱- **زمین پر زندہ رہنا محبت الٰہیہ کے ساتھ ہو** ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن سعید، جعفر بن محمد راہبی، عمرو بن عثمان، فیاض رقی، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

جب مؤدت (محبت) ثابت ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اگر چہ طویل عرصے ٹھہرنا ہو۔

۴۸۷۲- **مقروض کا مسئلہ** ..... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے، عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبداللہ بن میمون رقی، حسن ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ

میمون فرماتے ہیں کہ مقروض کو اپنے اوپر اپنے پیٹ یا پیٹھ سے زیادہ ھلاکت سمجھو۔

۴۸۷۳- **میمون اور صوفیاء کا لباس** ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبداللہ بن میمون، حسن، حبیب بن ابی مرزوق کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے میمون بن مہران کو کپڑوں کے نیچے اون کا جبہ پہنے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں اس بارے

میں کسی کو نہ بتانا۔

۴۸۷۴-اللہ تعالیٰ مغفرت کرتا ہے عار نہیں دیتا......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، یحیٰی بن عثمان، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔میمون فرماتے ہیں کہ جو شخص چھپ کر گناہ کرے اسے چاہیے کہ چھپ کر توبہ کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرماتے ہیں عار نہیں ۔لیکن لوگ عار دیتے ہیں اور معاف نہیں کرتے۔

۴۸۷۵-عیوب نکالنے والے بدترین لوگ ہیں......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ عبداللہ بن میمون، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ میمون فرماتے ہیں کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو عیب نکالتے ہیں اور کتان کپڑے کو مالدار پہنتا ہے یا پھر گمراہ۔

۴۸۷۶-قوم مجلسوں میں گناہ اس کی بربادی کی نشانی ہیں......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عبداللہ بن میمون، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔میمون فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم اپنی کمر کو ہلکا کر یہ جو کچھ تو اٹھائے ہوئے ہے کسی پر ظلم، کسی کا مال اور کسی کو گالیاں (ان سب کا وبال) تو اپنی کمر پر اٹھائے ہوئے ہے اسے ہلکا کر۔اور فرمایا کہ تمہارے اعمال کم ہیں لھذا کم اعمال کو ہی خالص کرلو اور فرمایا کسی قوم کی مجلسوں میں جو گناہ کے کام ہونا شروع ہوتے ہیں یہ ان کی بربادی کے وقت ہوتا ہے۔

۴۸۷۷-سب سے بڑا مشکل وقت......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن یزید، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ایک دن میمون نے یہ آیت پڑھی اور آج کے دن مجرمین ممتاز (الگ) کئے جائیں گے (سورۂ یٰس آیت ۵۹) تو ان پر رقت طاری ہوگئی حتی کہ رونے لگے پھر فرمایا اس واقعہ سے زیادہ مشکل وقت بھی مخلوق پر نہیں آیا ہوگا۔

۴۸۷۸-چار مسلوں پر گفتگو مت کرو......ہمیں محمد بن بدر نے حماد بن مدرک، سہل بن بکار، ابوعوانہ کی سند سے اور ابراہیم بن عبداللہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ چار مسلوں کے بارے میں گفتگو مت کرو(۱)حضرت علی (۲) حضرت عثمان (۳) تقدیر (۴) نجوم۔

۴۸۷۹-غیر اسلامی خواہش مت کرو......ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ میمون فرماتے ہیں ہر اس خواہش سے بچو جسے اسلام کے علاوہ کچھ اور نام دیا جاتا ہو۔

۴۸۸۰-حضرت علیؓ افضل یا حضرت ابوبکرؓ......ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سلیمان ابن توبہ، شبابہ، فرات بن سائب کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے میمون بن مہران سے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک حضرت علیؓ افضل ہیں یا حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ؟ یہ سن کر ان پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی حتی کہ ان کے ہاتھ سے ان کی لاٹھی گر گئی پھر انھوں نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ میری زندگی کسی ایسے زمانے تک ہے جو ان دونوں کے زمانوں کے برابر ہو، ان دونوں کے بارے میں سوال کرنا چھوڑ دو یہ لوگ اسلام کی بنیاد اور جماعت اسلام کے روح رواں تھے۔

میں نے پھر پوچھا کہ حضرت ابوبکر پہلے اسلام لائے تھے یا حضرت علی؟ انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر تو بحیرہ راہب کے زمانے سے ہی نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے تھے جس وقت نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرے تھے اور اس کا حضرت خدیجہ کو معلوم ہوا

اور انھوں نے آنحضرت ﷺ سے نکاح کیا تھا۔ یہ سب حضرت علی کی پیدائش سے بھی پہلے کی بات ہے۔ اس بات کو میمون نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس کی سند سے بیان فرمایا ہے۔

۴۸۸۱- **میمون کی روایت کردہ حدیث**...... ہمیں عبدالملک بن حسن المعدل نے ابومسلم کشی، حکم بن مروان، فرات بن سائب کی میمون بن مہران، عبداللہ بن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی پھلدار درخت کے نیچے اکیلا کھڑا ہو اور یہ کہ پڑوسی کی نہر کے کنارے اکیلا کھڑا ہو۔[۱]

۴۸۸۲- **چغلخوری، غیبت کرنا اور سننا ممنوع عمل ہیں**...... ہمیں حبیب بن حسن اور فاروق خطابی نے ایک مجمع میں ابومسلم، حکم بن مروان، فرات بن سائب میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے چغلخوری، غیبت کرنے اور غیبت سننے سے منع فرمایا۔[۲]

۴۸۸۳- **حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی اسلام میں اہمیت**...... ہمیں عبدالملک بن حسن نے ابومسلم، حکم بن مروان، فرات بن سائب میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ کسی شخص کو کسی کام سے بھیج رہے تھے حضرت ابوبکرؓ ان کے دائیں جانب اور حضرت عمر بائیں جانب موجود تھے۔ حضرت علیؓ نے عرض کی کہ ان حضرات میں سے کسی کو بھیج دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا انھیں کیسے بھیج دوں یہ لوگ اسلام کے لئے ایسے ہیں جیسے سماعت اور بصارت سر کے لئے ضروری ہے۔[۳]

۴۸۸۴- ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، محمد ابن کثیر، سلیمان بن کثیر، فرات بن سائب کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی ہے۔ یہ تین احادیث فرات بن سائب کا میمون سے تفرد ہے۔

۴۸۸۵- **میقات حج**...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام کی سند سے اور ہمیں محمد بن احمد علی نے اپنی سند سے میمون بن مہران، ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ کو اھل مدینہ کے لئے، اھل یمن کے لئے یلملم کو، اھل شام کے لئے جحفہ کو، طائف کے لئے قرن کو میقات قرار دیا۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ذات عرق کو اھل عراق کے لئے میقات بنایا۔ یہ حدیث صحیح ہے میمون سے ثابت ہے، ہم نے اسے جعفر کی سند کے علاوہ کسی اور سے نہیں لکھا۔

۴۸۸۶- **مجوسیوں کا حلیہ**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن عبدالرحمن بن عقال الحرانی، ابوجعفر نفیلی، معقل بن عبداللہ، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ کے سامنے مجوسیوں کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ وہ اپنے کپڑے (شلوار وغیرہ کے پائنچے) لٹکاتے اور ڈاڑھیاں

۱۔ الکامل لابن عدی ۵/۱۶۷۲۔ والضعفاء للعقیلی ۳/۴۵۸۔
۲۔ تاریخ بغداد ۸/۲۲۶۔ ومجمع الزوائد ۸/۹۱۔
۳۔ مجمع الزوائد ۹/۵۲۔

منڈواتے ہیں۔ یہ حدیث سننے کے بعد حضرت ابن عمر اپنے پائچے اس طرح کاٹ دیتے تھے جیسے ہم بکری کاٹ دیتے ہیں[1]



۴۸۸۷- مال کے دفاع میں قتل ہونا شہادت ہے...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عروہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ، یزید بن سنان، میمون بن مہران، حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے مال کا ارادہ کیا جائے (چھیننے کا) اور وہ اس کی مزاحمت میں لڑے اور قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے[2]

۴۸۸۸- آخری زمانے میں حلال درھم اور بااعتماد بھائی ناپید ہونگے...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید حرانی، ابوفروہ رھاوی عن ابیہ، محمد بن ایوب رقی، میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایسا بہت کم ہوگا کہ حلال کا درھم ملے یا ایسا بھائی جس پر اعتماد کیا جا سکے۔[3]

۴۸۸۹- سب سے برا مال...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید، ابوفروہ رھاوی عن ابیہ، محمد بن ایوب رقی، میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے کا سب سے برا مال غلام ہوں گے۔[4]

۴۸۹۰- مؤمن کی فراست...... ہمیں حبیب بن حسن نے احمد بن عیسیٰ بن سکن، احمد بن محمد بن عمر یمانی، عمارہ بن عقبہ، فرات بن سائب، میمون بن مہران، حضرت ابن عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔[5]

۴۸۹۱- حضرت علی المرتضیٰؓ کی فضیلت...... ہمیں محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ھارون، ابوالمعلی الجوزی، میمون بن مہران کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ السنن الکبریٰ للبیهقی ۱/۱۵۱. وفتح الباري ۱۰/۳۴۷. واتحاف السادة المتقين ۲/۲۰۹.

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب السنة باب ۳۱. وسنن الترمذی ۱۴۲۰، ۱۴۲۱. وسنن النسائی ۷/۱۱۵. وسنن ابن ماجه ۲۵۸۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۸/۱۸۷. والترغيب والترهيب ۲/۳۳۹. وتاريخ بغداد ۹/۹۰.

۳۔ البداية والنهاية ۹/۳۱۹. وكنز العمال ۹۱۹۷.

۴۔ الكامل لابن عدى ۶/۲۲۶۳. والبداية والنهاية ۹/۳۱۹. والموضوعات لابن الجوزى ۲/۲۳۵. والأسرار المرفوعة ۲۶۵. والاحاديث الضعيفة ۷۴۰. وكنز العمال ۲۵۱۰۱.

۵۔ سنن الترمذی ۳۱۲۷. والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۱۲۱. ومسند أبی حنيفة ۱/۱۸۹. واتحاف السادة المتقين ۶/۵۴۴، ۷/۲۵۹. وفتح البارى ۱۲/۳۸۸. وتفسير ابن كثير ۱/۴۷۹، ۴/۴۶۱. والفوائد المجموعة ۲۴۳. وتنزيه الشريعة ۲/۳۰۵. وكشف الخفا ۱/۴۲. والدر المنثور ۴/۱۰۳.

حضرت علی نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم اھل سماء میں امین ہو اور اھل ارض میں امین ہو۔[1]

۴۸۹۲- حالت حیض کی طلاق کا حکم...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عیسیٰ بن سالم، ابوالملیح رقی، میمون بن مہران کی سند سے (باقی سند معلوم نہیں) بیان کیا کہ

ایک صحابی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ اس سے رجوع کرلو، اس سے مباشرت نہ کرنا، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر جب وہ حالت طہر میں آ جائے تو چاہو تو اسے طلاق دے دینا اور چاہو تو روک لینا۔

۴۸۹۳- روزے اور احرام میں پچھنا لگوانا...... ہمیں قاضی ابواحمد اور فاروق خطابی اور حبیب بن حسن نے ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، حبیب ابن الشہید، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں روزے سے تھے۔

۴۸۹۴- درندوں اور شکاری پرندوں کا گوشت...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور میرے والد نے اپنی سند سے میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے پنجے والے درندوں اور پنجوں والے پرندوں کا گوشت کھانا منع فرمایا ہے۔[2]

۴۸۹۵- ''روافض'' کے بارے میں وعید...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن اسامہ، احمد بن یونس، عمران بن زید، حجاج بن تمیم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جس کا لقب ''رافضہ'' ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ چکے ہوں گے حالانکہ اس کا نام لیتے ہوں گے۔ چنانچہ ان سے قتال کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔[3]

۴۸۹۶- ''روافض'' حب اھل بیت کے دعویدار مشرک...... سلیمان بن احمد نے ابوزید قراطیسی، عمرو بن ابی الطاھر، یوسف بن عدی، حجاج بن تمیم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! میری امت میں ایک قوم ہوگی جو ہمارے اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرے گی ان کا لقب ''رافضہ'' ہوگا ان سے قتال کرنا، یہ لوگ مشرک ہیں۔[4]

۴۸۹۷- انبیاء اور صحابۂ کرامؓ کو گالیاں دینے والے کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا...... ہمیں حبیب بن حسن نے فاروق،

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۲/ ۳۱۔

۲۔ سنن الترمذی ۱۴۷۷ و مسند الامام احمد ۱/ ۱۴۷، ۱۹۴، ۲۲۴، ۲۸۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۷۳، والسنن الکبری للبیھقی ۱/ ۲۵. ۵/ ۳۳۸. والمستدرک ۲/ ۴۰.

۳۔ السنة لابن ابی عاصم ۲/ ۴۷۵. وتنزیه الشریعة ۲/ ۵۹. ۲۲۴. ومیزان الاعتدال ۲۲۸۴. والعلل المتناھیة ۱/ ۱۶۰.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۲۴۲. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۲. والعلل المتناھیة ۱/ ۱۶۰.

شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے تھے قیامت کے دن سب سے سخت عذاب میں مبتلا وہ ہوں گے جو انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں پھر وہ لوگ جو میرے صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور پھر وہ لوگ جو عام مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں[۱]

۴۸۹۸- جنازے کی چار تکبیریں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن عبداللہ رستہ، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا اور اس پر چار تکبیریں کہیں اور فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنازے پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کے جنازے پر اور حضرت صہیب نے حضرت عمرؓ کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔

۴۸۹۹- نجاست کی کچھ مقدار کا معاف ہونا...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن حماد بن سفیان، عثمان بن حفص، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے حضرت عائشہؓ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ فرمایا:

کبھی کبھار میں نبی کریم ﷺ کے کپڑوں سے منی کھرچتی تھی اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔[۲] (نوٹ اس سے مراد یقیناً معمولی سی مقدار کی منی ہے جیسا کہ احناف ثابت کرتے ہیں۔)

۴۹۰۰- ہنستے ہوئے گناہ کرنے والا روتے ہوئے جہنم میں جائے گا...... ہمیں احمد بن سندی نے عمر بن ایوب، ابوابراہیم الترجمان، محمد بن یزید یشکری، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گناہ کرتے ہوئے ہنسے وہ روتے ہوئے جہنم میں داخل ہوگا۔[۲]

۴۹۰۱- علماء و حکام ٹھیک ہو جائیں تو سب ٹھیک ہو جائیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے مسلم بن خالد ایلی، عمر بن یحیی، محمد بن زیاد، میمون بن مہران، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لوگوں میں دو قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ ٹھیک ہو جائیں تو سب ٹھیک ہو جائیں ایک علماء، دوم حکام۔

۴۹۰۲- سورۂ کافرون پڑھ کر سونے کی فضیلت...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسین بن اسحٰق تستری، جبارہ بن مغلس، حجاج بن تمیم، جزری، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتاؤں جو تمہیں اللہ سے شرک کرنے سے محفوظ رکھے گا "قل یا ایھا الکفرون (الخ) سوتے وقت پڑھا کرو"۔[۳]

۱- اتحاف السادة المتقين ۱/۳۰۳. والترغيب والترهيب ۳/۱۶۸. ومشكاة المصابيح ۴۵۰۹.

۲- الاحاديث الضعيفة ۴۷.

۳- الدر المنثور ۶/۴۰۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۲۱. والمطالب العالية ۳۸۱۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/۲۴۱. وميزان الاعتدال ۱۷۲۸

۴۹۰۳- تین آدمیوں کی نمازیں قبول نہیں ...... ہمیں احمد بن عبید اللہ نے عبداللہ بن وہب، یمان بن سعید، خالد بن یزید القسری عمرو بن میمون بن مہران عن ابیہ، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا اور نہ ہی فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (۱) نشہ میں مبتلا شخص جب تک کہ وہ نشہ سے ہوش میں نہ آ جائے، (۲) جنبی شخص جب کہ غسل کر کے پاک نہ ہو جائے، (۳) زعفران سے خود کو رنگنے والا جب تک کہ اسے دھو نہ دے۔[۱]

(۲۵۲) حضرت یزید بن الاصم[۲]

انہی بزرگوں میں اللہ سے رجوع رکھنے والے قائم اللیل والنہار حضرت یزید بن اصم بھی ہیں۔

۴۹۰۴- حضرت عائشہؓ کی نصیحت ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر ابن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ میری حضرت عائشہؓ سے ملاقات ہوئی وہ مکہ سے تشریف لا رہی تھیں اور میں اور ان کے بھانجے جو طلحہ بن عبید اللہ کے بیٹے تھے ان سے یوں ملے کہ ہمارے اوپر مدینہ میں ایک دیوار گر گئی تھی جس سے ہمیں چوٹیں آئی تھیں چنانچہ ان کو خبر ملی تو وہ آئیں اپنے بھانجے کو خوب ڈانٹا اور پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور بڑی اچھی نصیحتیں فرمائیں کہنے لگیں کہ

کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اللہ تمہیں یہاں لایا اور اپنے نبی کے گھر میں ٹھہرایا۔ میمونہ چلی گئیں واللہ اور اس نے اپنی رسی تمہاری گردن پر ڈال دی ہے۔ وہ بڑی اچھی نیک اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں۔

۴۹۰۵- حضرت عمرؓ کا اصلاحی طریقۂ کار ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ ایک شخص بڑا طاقتور تھا وہ اپنی طاقت کی بناء پر ہی حضرت عمرؓ کے پاس وفد لے کر آیا تھا، یہ شامی تھا ایک دن حضرت عمر کو وہ نظر نہ آیا تو اس کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ شراب کے نشے میں مست کہیں موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو بلوایا اور فرمایا کہ لکھو کہ یہ خط عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے لئے ہے تجھ پر سلامتی ہو۔

میں تمہاری طرف سے حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا بندگی کے لائق کوئی نہیں جو گناہوں کا معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا ہے شدید عقاب اور بڑی طاقت والا ہے اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر آپ نے اسے بلوایا اور اپنی طرف سے اس کو امن دیا اور پھر ان سب حضرات نے اس کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو پھیر دے اور اس کو توبہ کی توفیق دے۔ جب حضرت عمرؓ کا خط اسے ملا تو وہ اسے پڑھتا جاتا اور کہتا جاتا "گناہوں کا معاف کرنے والا" اللہ نے مجھ کو معاف کرنے کا وعدہ کر لیا۔

۱۔ صحیح ابن حبان ۳۷۷، ۱۲۹۷. وصحیح ابن خزیمة ۹۴۰. والترغيب والترهيب ۲۸/۳. ۲۶۱. وكنز العمال ۴۳۸۱۴، ۴۳۹۲۷.

۲۔ انظر ترجمته في: التاريخ الكبير ۸/ت ۳۱۵۷. والجرح ۹/ت ۱۰۵۵. والجمع ۲/۵۷۹. وأسد الغابة ۵/۱۰۴، وسير النبلاء ۴/۵۱۷. والكاشف ۳ت/ ۶۳۸۶. والاصابة ۳/ ۹۳۸۱. وتهذيب الكمال ۶۹۶۱. (۳۲/۸۳)

قابل التوب شدید العقاب اللہ نے مجھ کو اپنے عقاب سے ڈرایا ہے۔ ذی الطول ،طول تو خیر کثیر ہے۔ اس طرح وہ اس آیت کو دہراتا اور یہی کہتا رہا پھر رونے لگا اور پھر شراب سے توبہ کر لی اور اچھی توبہ کی۔ جب حضرت عمرؓ کو اس کا یہ حال پتہ چلا تو آپ نے فرمایا۔ اس طرح کیا کرو کہ جب تم لوگ اپنے کسی بھائی کو غلط کام کرتے دیکھو تو اس کو روک دو اور اس سے اچھا برتاؤ کرو اللہ سے دعا کرو کہ اسے توبہ کی توفیق دے۔

۴۹۰۶- **ایک شرابی کی توبہ**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن سہل، عبداللہ بن عمر، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔ یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں شراب پی تو اسے نشہ ہو گیا وہ چاند کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا اس نے اسی حالت میں قسم کھائی کہ وہ اسے اتارے بغیر نہیں رہے گا چنانچہ وہ اچھلتا اور منہ کے بل گرتا جس سے زخمی ہوتا رہا آخر کار تھک کر گرا اور سو گیا۔ جب سو کر اٹھا تو اپنا حال دیکھ کو پوچھا کہ مجھے کیا ہو گیا؟ گھر والوں نے اسے بتایا کہ تم نشے میں چاند اتارنے کی بات کر رہے تھے اچھل کر گرے تو یہ چوٹیں آ گئیں۔ اس نے کہا بھلا بتاؤ کہ شراب نے میری یہ حالت کر دی کہ میں چاند کو اتارنے لگا، خدا کی قسم آج کے بعد شراب کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

۴۹۰۷- **یزید بن اصم کا حضرت حسینؓ کو خط**...... ہمیں محمد بن علی نے محمد بن سعید رقی، ابوعمر وہلال، عمرو بن عثمان، بعض اصحاب، سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا کہ

یزید بن اصم نے حضرت حسینؓ بن علیؓ ابن ابی طالب کو خط لکھا، جس وقت وہ مدینہ سے نکل رہے تھے کہ امابعد! اھل کوفہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرانا چاہتے ہیں اور جو ٹکڑے ہو جائیں اکثر برباد ہو جاتے ہیں میں تمہارے لئے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم کہیں آسمانی بجلی سے فخر کرنے والے یا سراب کے پیچھے بھاگنے والے کی طرح نہ ہو جاؤ۔ صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور آخرت کا یقین نہ رکھنے والے تمہیں غیر اہم نہیں کر سکتے۔ (یزید بن اصم نے حضرت ابوھریرہ، ابن عباس، عائشہ، میمونہؓ سے روایت کی ہے)

۴۹۰۸- ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر ابن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن ابراہیم حضرت ابوھریرہ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے مجھ سے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب کہ وہ مجھ کو پکارے۔[1]

۴۹۰۹- ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا، لیکن وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔[2]

۴۹۱۰- ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، کثیر ابن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے مرفوعاً بیان کیا کہ

۱۔ المسند الامام أحمد ۲/ ۵۳۹۔

۲۔ سنن ابن ماجة ۴۱۴۳۔ وصحیح مسلم ۱۹۸۷۔ ومسند الامام احمد ۲/ ۲۸۵، ۵۳۹۔ وفتح الباری ۷/ ۲۱۴۔ ۱۳/ ۳۷۳۔ واتحاف السادة المتقین ۱/ ۱۵۶۔ ۳/ ۱۲۵۔ ۸/ ۲۳۲۔ ۹/ ۳۴۹۔ ۱۰/ ۹۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالداری سامان کی زیادتی کا نام نہیں لیکن مالداری نفس کی مالداری کا نام ہے واللہ مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن جان بوجھ کر غلط کرنے کا خوف ہے اور مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں لیکن تم پر مالداری اور مال جمع کرنے کا خوف ہے۔[1]

۴۹۱۱۔ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، محمد بن کناسہ کی سند سے اور ابوبکر بن خلاد نے جعفر بن برقان یزید بن اصم کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے نقل کیا کہ:

نبی کریم ﷺ نے (قیامت کی نشانیوں میں) فرمایا کہ اس وقت فتنے ظاہر ہوں گے اور ھرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔ کسی نے پوچھا ھرج کیا ہے یارسول اللہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قتل اور علم کا اٹھ جانا) یہ بات حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ان سے سنی وہ فرما رہے تھے کہ علم کا اٹھ جانا کوئی ایسی چیز نہیں کہ لوگوں کے سینوں سے نکال لی جائے لیکن یہ علماء کے ختم ہونے سے ہوگا۔[2]

۴۹۱۲۔ اسرافیل صور پھونکنے کے منتظر ہیں...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبداللہ ابن عمر بن ابان، مروان بن معاویہ، عبداللہ، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صور پھونکنے والے فرشتے کو جب سے ذمہ داری سونپی گئی ہے اس نے ابھی تک پلک نہیں جھپکی وہ تیاری کی حالت میں عرش کی جانب منہ اٹھائے ہوئے ہے کہ کہیں وہ پلک جھپکے اور صور پھونکنے کا حکم ہو جائے، گویا اس کی آنکھیں دو چمکتے ستارے ہیں۔[3]

۴۹۱۳۔ اپنی آنکھ کا شہتیر...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن حفص و یحیی بن عثمان، محمد بن حمیر، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوھریرہ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو دیکھتا ہے مگر اپنی آنکھ کے شہتیر کو بھول جاتا ہے۔[4]

۴۹۱۴۔ کہو" جو صرف اللہ اکیلا چاہے"...... ہمیں ابوبکر طلحی نے ابوعمر قتات، ابونعیم، سفیان ثوری، اجلح، یزید بن اصم، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہو تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا؟ (بلکہ یوں کہو) جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔[5]

۴۹۱۵۔ اپنے بھائی سے کینہ رکھنا ناقابل معافی ہے...... ہمیں احمد بن یحیی حلوانی سے سعید بن سلیمان، ابوشھاب الخیاط، لیث بن ابی فزارہ، یزید بن اصم، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں جس شخص میں نہ ہوں اللہ تعالیٰ ان کے سوا ہر گناہ معاف فرما دے گا۔ (ایک) جو اس

---

[1] صحیح البخاری ۸/۱۱۸. وصحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب ۳. وفتح الباری ۱۱/۲۷۱.

[2] مسند الامام أحمد ۲/۴۸۱، ۵۳۹. ومشکل الآثار ۱/۱۲۹.

[3] اتحاف السادۃ المتقین ۱/۴۵۲. والدر المنثور ۵/۳۳۸. وتخریج الاحیاء ۴/۴۹۶.

[4] صحیح ابن حبان ۱۸۴۸. والترغیب والترهیب ۳/۲۳۲. وتفسیر القرطبی ۱۶/۳۲۷. وکشف الخفا ۱/۳۵۱. ۲/۵۴۳. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۳۷. وکنز العمال ۴۱۱۲۰، ۴۴۱۴۱.

[5] مسند الامام أحمد ۱/۲۱۴، ۲۸۳، ۳۴۷. وفتح الباری ۱۱/۵۴۰.

حال میں مرا کہ اس نے اللہ سے کبھی شرک نہ کیا۔(۲) جو نہ جادو گر تھا اور نہ ان کے پیچھے جاتا تھا۔(۳) اپنے بھائی سے کینہ نہیں رکھتا ہو۔[۱]

۴۹۱۶-ضرورت سے زائد اشیاء کی قیامت میں پوچھ گچھ ہوگی۔۔۔۔۔ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے عبداللہ بن صالح البخاری، ابن ابی رزمہ، علی بن حسن بن شقیق، ابوحمزہ، لیث، ابوفزارہ، یزید بن اصم، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹخنے کے اوپر ازار (شلوار تہبند وغیرہ) دیوار کے سائے، خشک روٹی اور پانی کے مٹکے سے جو چیز زائد ہوگی اس کا حساب کیا جائے گا یا فرمایا قیامت میں اس کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔[۲]

۴۹۱۷-والد کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ہمیں ابو احمد محمد بن احمد جرجانی نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، عبدالرزاق، الثوری، الشیبانی، یزید، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں" اگر تو اس کے لئے بھلائی زیادہ نہیں کر سکا تو شر زیادہ نہیں کرے گا۔"[۳]

یہ حدیث یزید کی سند سے غریب ہے ثوری شیبانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور شیبانی سے مراد ابو اسحاق سلیمان بن فیروز ہیں جو اہل کوفہ میں سے ہیں اور تابعی ہیں۔

۴۹۱۸-سجدے میں کمر کی اونچائی۔۔۔۔۔ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان، ابوسلیمان عبداللہ بن الاصم، یزید بن اصم کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ فرماتے تو (اتنا اونچا فرماتے تھے کہ) اگر کوئی جانور ان کے اور زمین کے درمیان سے نکلنا چاہتا تو نکل سکتا تھا۔

۴۹۱۹-آنحضرت ﷺ کے سجدے کی شان۔۔۔۔۔سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، جعفر بن برقان، یزید بن کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ سجدے میں اتنے اونچے ہوتے کہ ان کی بغلوں کی سفیدی ان کو پیچھے سے دیکھنے سے نظر آتی تھی۔

(۲۵۳) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ[۴]

ان بزرگوں میں اللہ کے سامنے رونے گڑگڑانے والے حضرت شقیق بن سلمہ ابووائل بھی ہیں۔

۴۹۲۰-ہچکیوں سے رونا۔۔۔۔۔ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف بن یعقوب الصفار، ابوبکر بن عیاش

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۲۴۴. ومجمع الزوائد ۸/۲۴. والترغیب والترھیب ۳/۴۶۱. وتخریج الاحیاء ۳/۵۰ ۱۷۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۶۷. والدر المنثور ۱/۳۹۱. وتفسیر ابن کثیر ۸/۴۹۸.

۳۔ معجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۲۴۵.

۴۔ طبقات ابن سعد ۹۶/۶. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۸۱. زالجرح ۴/ت ۱۶۱۳. والاستیعاب ۲/۷۱۰. ۴/۱۷۷. واسد الغابۃ ۳/۳. وسیر النبلاء ۴/۱۶۱. والاصابۃ ۲/ت ۳۹۸۲.

بن عاصم کی سند سے بیان کیا کہ
ابو وائل جب نماز پڑھتے تو ہچکیوں سے روتے اور اگر ان کے سامنے دنیا رکھ دی جائے کہ وہ اس طرح کریں اور کوئی انھیں دیکھے تو وہ ہرگز نہ کرتے۔

۴۹۲۱- پرندوں کی طرح پھڑ پھڑانا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم تیمی نے ابووائل کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ پرندوں کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

۴۹۲۲- ابووائل کا رونا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن ثابت، سعید بن صالح کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کو دیکھا کہ وہ رونے کی آواز سنتے اور روتے تھے۔

۴۹۲۳- اللہ اور بندے کی قربت...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، معروف بن واصل کی سند سے بیان کیا کہ
ہم ابووائل شقیق بن سلمہ کے پاس تھے وہاں اللہ اور اس کی مخلوق کے قرب کا ذکر چھڑ گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
اے ابن آدم تو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو میں تجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا تو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہو میں تجھے دو ہاتھوں کی مقدار قریب ہوں گا تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔

۴۹۲۴- اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبدالرحمن بن محمد بن اسلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ
شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم ایک خوفناک رات میں ایک جھاڑی کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک شخص سویا ہوا تھا اس کا گھوڑا اس کے سرہانے بندھا گھاس کھا رہا تھا ہم نے اسے اٹھا کر پوچھا کہ تم ایسی جگہ میں سو رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں عرش والے سے ڈرتا ہوں کہ وہ یہ جانے کہ میں اس کے علاوہ بھی کسی سے ڈرتا ہوں۔

۴۹۲۵- ابووائل کی قناعت پسندی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمن بن محمد بن اسلم ھناد، ابوبکر بن عیاش، عاصم بن ابی النجود کی سند سے بیان کیا کہ ابووائل کا وظیفہ دو ہزار تھا مگر وہ اس میں سے اپنی اور گھر والوں کی سال بھر کی ضرورت کا رکھ کر باقی سب صدقہ کر دیتے۔

۴۹۲۶- ابووائل کی فضیلت...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ
عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل کو کبھی نماز میں یا نماز کے علاوہ ادھر ادھر دیکھتے نہیں دیکھا اور نہ کبھی جانور کو برا بھلا کہتے سنا، سوائے یہ کہ ایک مرتبہ حجاج کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے یوں فرمایا، اے اللہ حجاج کو جہنمیوں کی وہ غلاظت کھلا جو نہ موٹا کرتی ہے اور نہ بھوک مٹاتی ہے۔ پھر انھوں نے یہ کہنا چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ کہا کہ یہ تمہیں پسند تھا، میں نے عرض کیا کیا آپ حجاج کو مستثنیٰ کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا ایسا کہنا ہم گناہ شمار کرتے ہیں۔

۴۹۲۷-ابووائل کی فضیلت...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابویحییٰ رازی، ھناد بن سری، عبدہ، الزبرقان کی سند سے ذکر کیا کہ

میں ابووائل کی خدمت میں بیٹھا تھا میں نے وہاں حجاج کو برا بھلا کہا اور اس کی برائیوں کا تذکرہ شروع کر دیا تو انھوں نے مجھے منع فرمایا اور کہا کہ ایسے نہ کہو ہوسکتا ہے اس (حجاج) نے "اللھم اغفرلی" کہا ہو اور اللہ نے اسے معاف فرما دیا ہو۔

۴۹۲۸-عبداللہ بن مسعودؓ کی رائے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا ہے کہ عاصم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب ربیع بن خثیم کو دیکھتے تو فرماتے متواضع لوگوں کو خوشخبری دو اور جب ابووائل دیکھتے تو فرماتے "اللہ کی طرف رجوع کرنے والا"۔

۴۹۲۹-اے اللہ مجھے آگ سے آزاد کر دے" ناپسند جملہ ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ، احمد بن محمد، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کو یہ ناپسند تھا کہ کوئی شخص یوں کہے کہ "اے اللہ! مجھے آگ سے آزاد کر دے" کیونکہ آزاد کرتا وہ شخص ہے جو ثواب کی امید کرتا ہو اور یہ قول کہ "جنت مجھ پر صدقہ کر دے" کیونکہ صدقہ بھی وہ شخص کرتا ہے جو ثواب چاہتا ہو (اللہ تعالیٰ کو کس سے ثواب کی امید ہے؟ کون ہے جو اسے ثواب دے؟)

۴۹۳۰-حضرت شقیق کی اللہ تعالیٰ سے دعا...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، قیس بن ربیع، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

شفیق بن سلمہ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے کہ اے رب میری مغفرت فرما اے رب مجھے معاف کر دے، اگر تو معاف کر دے گا تو یہ تیرے فضل کا انعام ہوگا اور اگر تو مجھے عذاب دیگا تو ظلم کرنے والا نہ ہوگا' پھر وہ رونے لگے حتی کہ ان کے رونے کی آواز مسجد سے باہر سنائی دے رہی تھی۔

۴۹۳۱-علقمہ اور شقیق کا مکالمہ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں بصرہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس حاضر ہوا، اس کے سامنے تیس ہزار درہم (چاندی کے) کا ڈھیر لگا ہوا تھا یہ اصبہان کا خراج آیا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا اے ابووائل تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اتنی دولت چھوڑ کر مر جائے؟ میں نے کہا کہ اگر یہ زبردستی لی ہو تو تب کیسا ہوگا؟ اس نے کہا یہ تو برائی پر برائی ہے۔ پھر مجھے کہنے لگا کہ تم میرے پاس کوفے میں آنا شاید میں تمہیں کوئی اچھا نفع پہنچا سکوں۔

چنانچہ جب میں کوفہ واپس گیا تو میں نے علقمہ سے مشورہ کرنا بہتر سمجھا تو میں ان کے پاس گیا اور بتایا کہ میں ابن زیاد کے پاس گیا تھا تو اس نے مجھ سے یہ کہا ہے آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے مشورہ لینے سے پہلے اس کے پاس جاتا تو میں کچھ نہیں کہتا لیکن اب کہوں گا وہ یہ کہ واللہ میں یہ صحیح سمجھتا ہوں کہ اگر میرے پاس دو ہزار دو ہزار مرتبہ ہوں تو میں لوگوں کا اس دولت پر آنا پسند نہ کروں۔ میں نے کہا ایسا کیوں اے ابوشبل؟ تو انھوں نے کہا اس خوف سے کہ لوگوں سے جتنا لیا گیا ہے وہ اتنا ہی اس میں سے لے لیں گے۔

۴۹۳۲-حکومتی عہدوں سے نفرت...... ہمیں میرے والد اور ابومحمد حیان نے ابراہیم بن محمد ابن الحسن، احمد بن ابی برزہ، جعفر بن عون

یحییٰ بن عرفان کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے ابووائل کو یہ کہتے سنا کہ اس وقت کسی نے انھیں یہ بتادیا تھا کہ تمہارا بیٹا بازار کا عامل بنادیا گیا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اگر تو میرے پاس اس کی موت کی خبر لاتا تو یہ مجھے زیادہ پسند تھا کہ مجھے سخت ناپسند ہے کہ میرے گھر میں ان کے کاموں میں سے کوئی کام داخل ہو۔

۴۹۳۳-حکومتی اہلکاروں کے مال سے بیزاری...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ عاصم کہتے ہیں کہ ابووائل اپنی باندی سے فرماتے تھے کہ اے بزکہ! جب میرا بیٹا یحییٰ کوئی چیز لے کر آئے اس سے تو کچھ مت لینا اور میرے ساتھیوں میں سے کوئی کچھ لائے تو لے لینا۔(یہ یحییٰ کناسہ کے قاضی تھے)

۴۹۳۴- پردیسیوں کا دستر خوان ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر بن عبداللہ بن براد، فضل بن موفق، سفیان، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ بیت غرباء والوں کے لئے اھل بیت اپنے دستر خوان پر حلال روٹیاں رکھتے تھے۔

۱۹۳۵-ابووائل کی بے سروسامانی...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحییٰ بن سعید، ابوعوانہ عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کا ایک بانسوں کا بنا چھپرا تھا جس میں وہ اوران کا گھوڑا ہوتے تھے جب یہ جہاد پر جاتے اسے توڑ کر صدقہ کردیتے اور جب واپس آتے تو اسے دوبارہ بنالیتے۔

۴۹۳۶-شقیق بن سلمہ کی دعا...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابوعلی حسن بن حماد کوفی الوراق، ہشام کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے شقیق کو یہ فرماتے سنا کہ اے اللہ! اگر تو ہمیں اپنے ہاں بدبخت لکھ چکا ہے تو اسے مٹادے اور خوش بخت لکھ دے اور اگر خوش بخت لکھا ہے تو اسے ثابت رکھ اس لئے کہ تو جو چاہتا ہے مٹادیتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور تیرے پاس ہی ام الکتاب ہے۔

۴۹۳۷-اسود بن ہلال کی نمازوں سے محبت ...... ہمیں عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، سعید بن سلیمان، عباد، حصین کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں اسود بن ھلال کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کاش میں اور تم گزر چکے ہوتے۔انھوں نے جواب دیا کہ تم بری بات کہہ رہے ہو کیا میں روزانہ چونتیس سجدے نہیں کرتا۔

۴۹۳۸-نمازیں بہترین ساتھی ہیں...... ہمیں عبدالرحمٰن بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق، یوسف بن موسیٰ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ۔ ابووائل کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن ھلال سے کہا کہ میں ایک سال سے سمجھ رہا ہوں کہ تم مرگئے۔انھوں نے کہا کہ میرا ایک اچھا ساتھی ہے کہ مجھے مہینے بھر کی زندگی بری نہیں لگتی میں ڈیڑھ سو نمازیں پڑھتا ہوں اس سے بھی زیادہ یا فرمایا کہ سات سو سے زیادہ۔

۴۹۳۹- پچاس نمازوں کے ثواب والی پانچ نمازیں...... ہمیں عبدالرحمٰن بن عباس نے ابراہیم حربی، ابوکریب، یحیٰ بن آدم، یزید بن عبدالعزیز، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ میں اسود بن حلال کی عیادت کرنے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے تمھاری موت کی خبر دی جائے۔ انھوں نے کہا کہ میرا تم سے ایک اچھا دوست ہے وہ ہے پانچ نمازیں جنکا روز کا ثواب پچاس نمازوں کا ہے۔

۴۹۴۰- جہنم غیر مؤمنوں کے لئے ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحیٰ بن آدم، ابوبکر، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو بھی جہنم میں داخل کرے گا تو انھوں نے فرمایا کہ تیری عمر کی قسم جہنم غیر مؤمنوں سے بھر دی جائے گی۔

۴۹۴۱- اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کو معاف کرنا...... ہمیں ابوبکر نے عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، شیبانی کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اپنے ہاتھ سے چھپائے گا تو وہ کہے گا کیا آپ جانتے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تجھے معاف کر چکا ہوں۔

۴۹۴۲- آج کل کے قراء کی مثال...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ ہمارے زمانے کے قراء کس کے مشابہ ہیں؟ میں نے پوچھا کس سے؟ فرمایا کہ اس شخص سے جو بکری کو موٹا کرے اور جب چاہے اسے ذبح کر کے بغیر صاف کئے کھا جائے۔

یا ایسا شخص جو دراہم اور فلوس جمع کر کے تھیلی میں ڈال دے اور پھر انھیں نکال کر توڑ دے اور وہ تنکوں کی طرح ہو جائیں۔

۴۹۴۳- قراء اون والی بھیڑوں کی طرح ہیں...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن المبارک، معمر، سلیمان الاعمش کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے قراء کی مثال ایسی ہے جیسے اون والی بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک کی کمر ٹوٹی جائے تو وہ کارآمد نہ ہو پھر دوسری کی کمر ٹوٹی جائے مگر وہ بھی تندرست نہ ہو، پھر فرمایا کہ آج پورے دن تجھ پر اف ہے۔

۴۹۴۴- جہاد کرنا دولت سے بہتر ہے...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابومعمر، ابواسامہ، مالک بن مغول، کی سند سے بیان کیا کہ...... ابوحفص کہتے ہیں کہ مجھ سے ابووائل نے یہ فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ کے مقابلے میں یہ پسند ہے کہ میرا ایک بیٹا ہو جو اللہ کے راستے میں قتال کرے۔

۴۹۴۵- ہمارا رب کتنا پیارا ہے...... ہمیں محمد بن بدر نے حماد بن مدرک، ابراہیم بن بشار رمادی، سفیان بن عیینہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل کہتے ہیں کہ ہمارا رب کتنا پیارا ہے کہ اگر ہم اس کی اطاعت کریں تو وہ ہم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۴۹۴۶-قرآن کی تلاوت کا حق ادا کرو......ہمیں عبدالصمد بن احمد بن عبدالصمد نے عبداللہ بن محمد بن العباس، سہل بن عثمان، ابو معاویہ وابوخالد، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

شقیق کہتے ہیں کہ عبداللہ کے پاس سے کوئی سونے سے ملمع قرآن کا نسخہ لیکر گزرا تو انھوں نے فرمایا کہ قرآن کی اچھی زینت یہ ہے کہ اس کی تلاوت کا حق ادا کیا جائے۔

۴۹۴۷-وسیلہ کا مطلب اعمال ہیں ......ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابواحمد، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل نے قرآن کی آیت "وابتغوا الیہ الوسیلۃ" (کا مطلب بیان کیا کہ) اعمال میں قربت اختیار کرو۔

۴۹۴۸-ابووائل کی فضیلت......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابومعشرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابراہیم کہتے ہیں کہ ہر شہر میں کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے اہل شہر سے مصائب کو دور کردیا جاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ ابووائل بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل تھے۔

۴۹۴۹-ابووائل کا زھد......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، یحییٰ بن آدم، ابوبکر کی سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے نماز میں یا نماز کے علاوہ ابووائل کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہیں پایا اور نہ کبھی کسی سے یہ پوچھتے ہوئے دیکھا کہ تمھاری صبح کیسی رہی؟ شام کیسی رہی؟

ابووائل کے اساتذہ اور شاگرد......ابووائل شقیق بن سلمہ نے بے شمار بڑے اور مشہور صحابۂ کرامؓ سے روایت کی ہے جن میں حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ، حذیفہ خباب بن ارت، ابومسعود، اسامہ بن زید، سلمان فارسی، ابودرداء، براء بن عازب، سہل بن حنیف، کعب بن عجرہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

اسی طرح کبار تابعین مثلاً مسروق بن اجدع، سلیمان بن ربیعہ، علقمہ بن قیس، عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ سے بھی روایت کی ہے اور ان سے زیادہ تر روایت اعمش نے اور منصور، حماد بن ابی سلیمان، عاصم بن بہدلہ، مغیرہ بن مقسم، حبیب بن ابی ثابت، زید بن حارث، حصین بن عبدالرحمن، سلمہ بن کہیل، حکم بن عتبہ، عبدہ بن ابی لبابہ، عمرو بن مدہ، واصل بن احدب علاء بن خالد، مسلم بن بطین، معلی بن عرفان، محمد بن سوقہ وغیرہ نے روایات لی ہیں۔

۴۹۵۰- التحیات پڑھنے کا ارشاد نبوی ﷺ......ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے اور علی بن احمد المصیصی نے اپنی سند سے شقیق سے روایت نقل کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی کریم ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے (سلام پھیرتے وقت) السلام علی اللہ دون عبادہ، السلام علی جبریل ومیکائیل السلام علی فلان وغیرہ کہتے تھے چنانچہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مت کہو لیکن یہ کہو التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا

وعلیٰ عباداللہ الصلحین۔ اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمداعبدہ ورسولہ'

یہ روایت اعمش سے ائمہ اور عام لوگوں نے بھی نقل کی ہے۔

۴۹۵۱۔ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ،عبداللہ بن موسیٰ،محل،شقیق،عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے یہی روایت بیان کی ہے۔ ابووائل شقیق سے یہ روایت اور بھی بہت سے لوگوں نے بیان کی ہے مثلاً حماد بن ابی سلیمان،منصور بن مغیرہ،حکم بن عتیبہ،عاصم بن بہدلہ مغیرہ حصینؒ،ابوھاشم،فضیل بن عمرو،سعید بن مسروق،واصل الاحدب،حبیب بن حسان،ابوسعد البقال۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہی روایت دوسرے تابعین نے بھی نقل کی ہے مثلاً بریدہ اسلمی،ابوالاحوص،علقمہ، مسروق،اسود،ابومعمر،زید بن وہب،عبیدہ سلمانی،عمیر بن سعد،عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ،ابوعبدالرحمٰن اسلمی،ابوعبیدہ،ابوالکنود،ابوفزارہ۔

۴۹۵۲۔ ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامۃ،عبداللہ بن موسیٰ،اعمش،شقیق ابی وائل عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین اشخاص اکٹھے ہوں تو دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے کی اہانت ہے۔[1]

۴۹۵۳۔زبان کی خرابیاں......ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ اور سلیمان بن احمد اور محمد بن عبداللہ الکاتب نے محمد بن عبداللہ حضرمی،عون بن سلام،ابوبکر النہشلی،اعمش کی سند سے بیان کیا کہ شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ،ایک مرتبہ صفا پر چڑھے وہاں انھوں نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا۔اے زبان اچھی بات کہا کر فائدے میں رہے گی اور بری بات کہنے سے رک جا،نادم ہونے سے پہلے ہی محفوظ ہوجائے گی پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ انسان کی زیادہ تر خطائیں زبان سے ہوتی ہیں۔[2]

یہ روایت اعمش کی حدیث سے غریب ہے ابوبکر نہشلی متفرد ہیں۔

۴۹۵۴۔اللہ جس کی بھلائی چاہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے......ہمیں ابوبکر بن مالک اور سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن حنبل،احمد بن محمد بن ایوب،ابوبکر بن عیاش،اعمش،ابووائل،عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اپنی ھدایت اسے الھام کرتا ہے۔[3]

۴۹۵۵۔وہاں گناہ اور گناہ کرنے کا مقصد پوچھا جائے گا......ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے ابوبکر بن محمد بن جعفر صابونی الرافقی، محمد بن ھارون بن محمد بن بکار کی سند سے بیان کیا کہ اعمش نے ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

بندہ جو گناہ کرتا ہے اس سے اس گناہ اور گناہ کرنے کے مقصد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔[4] یہ حدیث بھی اعمش کی حدیث غریب ہے

۱۔ صحیح مسلم ، کتاب السلام ۳۷، ۳۸. وسنن الترمذی ۲۸۲۵ . وسنن ابن ماجة ۳۷۷۵. وسنن الدارمی ۲۸۲/۲ . ومسند الامام احمد ۴۳۱/۱ ، ۱۸/۲ . والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۰۶ . وتاریخ بغداد ۲۲۴/۱۳ . والکامل لابن عدی ۱۵۹۶/۴ . والدر المنثور ۱۸۴/۳ . ومشکاة المصابیح ۱۸۴/۳ .

۲۔ مجمع الزوائد ۳۰۰/۱۰ . والترغیب والترهیب ۵۳۴/۳ . ومیزان الاعتدال ۱۰۰۰۴ . والاحادیث الصحیحة ۵۳۴ .

۳۔ صحیح البخاری ۲۷/۱ ، ۳/۴ ، ۱۲۵/۹ . وصحیح مسلم ، کتاب الزکاة ۹۸ ، ۱۰۰ . وفتح الباری ۱۲۰/۱ ، ۱۶۴ ، ۲۹۳/۱۳ .

۴۔ تاریخ ابن عساکر ۳۷۶/۱ ، ۱۰۶/۲ . وکنز العمال ۴۱۶۱۲ .

۴۹۵۶-تقدیر، نجوم اور صحابہؓ کے بارے میں زبان مت کھولو......ہمیں احمد بن ابراہیم بن علی کندی بغدادی نے مکہ میں حسن ابن علی بن ولید بن فسوی، سعید بن سلیمان، مسہر بن عبدالملک ابن سلع، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو زبان کو روکو، جب نجوم کا ذکر ہو تو زبان کو روکو اور جب تقدیر کا ذکر ہو تو زبان کو روکو۔[1]

نوٹ: اعمش سے یہ حدیث غریب ہے اور مسہر اس میں متفرد ہیں۔

۴۹۵۷-قرآن کا مسلمان سے معاملہ......ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن سلیمان کی سند سے اور محمد بن حمید نے اپنی سند سے ابو وائل، عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن شفاعت کرنے اور شفاعت قبول کئے جانے والا ہے گزری ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے جو شخص اسے اپنے آگے رکھے گا یہ اسے جنت میں پہنچائے گا اور جو اسے پس پشت ڈال دے گا یہ اسے جہنم تیں دھکیل دے گا۔[2]

۴۹۵۸-سخی کی غلطی......ہمیں محمد بن حمید نے ابراہیم بن محمد بن سعید دستوائی، ابراہیم بن حماد ازدی، عبدالرحمٰن بن حماد بصری، اعمش، ابووائل حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سخی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ جب بھی یہ غلطی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔[3]

۴۹۵۹-جنت کی ایک بالشت دنیا و مافیھا سے بہتر ہے......ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے عمر بن ایوب، حسن بن حماد ضبی، ابومعاویہ، اعمش، ابووائل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کی ایک بالشت زمین دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔[4]

۴۹۶۰-ایک آیت کی تشریح......ہمیں محمد بن مظفر بن موسیٰ نے ابوحفص احمد بن محمد بن عمر بن حفص اوصابی عن ابیہ ابن حمیر، ثوری، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا "لیوفیھم اجورھم ویزیدھم من فضلہ (الفاطر آیت: ۳۰) ترجمہ:" تا کہ ان کے اجر انہیں پورے دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے" فرمایا کہ ان کا اجر یہ ہے کہ انھیں جنت میں داخل کر دے اور اپنے فضل سے شفاعت کا اضافہ کرے اس کو جسے جہنم واجب ہو چکی ہو ان لوگوں کی شفاعت جن کے ساتھ

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۹۳/۲. ومجمع الزوائد ۲۰۲/۷. ۲۳۳. والاحادیث الصحیحة ۳۴. والدر المنثور ۳۵/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۴۲/۲. ۱۵. ۲۲۳. ۵۵/۸. ۴۰۲/۹. والکامل لابن عدی ۲۱۶۷/۶.

[2] مسند ابی عوانہ ۲۲۳/۱. وامالی الشجری ۱۱۳/۱. وصحیح ابن حبان ۱۷۹۳. والکامل لابن عدی ۹۸۸/۳. وکشف الخفا ۱۴۴/۲. ومجمع الزوائد ۱۶۴/۷. والترغیب والترھیب ۲۴۹/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴۶۳/۴. وتفسیر القرطبی ۲/۱۵. وتخریج الاحیاء ۲۷۳/۱.

[3] مجمع الزوائد ۲۸۲/۶. والترغیب والترھیب ۳۸۴/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۱۷۳/۸. وتنزیہ الشریعة ۱۸۲/۱، ۳۵۳/۲، ۱۴/۲. وتاریخ بغداد ۳۳۵/۸.

[4] سنن ابن ماجہ ۴۳۲۹. واتحاف السادۃ المتقین ۵۴۳/۱۰. والدر المنثور ۳۷/۱.

اس نے بھلائی کے کام کئے ہوں ۔[1]

۴۹۶۱-اللہ تعالیٰ کی انسان میں نشانی.....ہمیں محمد بن حمید نے عبداللہ بن صالح بخاری، حسن بن علی حلوانی، عون بن عمارہ، بشیر مولی بنی ھاشم، سلیمان الاعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک سوار آپ ﷺ کے قریب آ کر اترا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نو منزل دور سے آپ کے پاس آیا ہوں (یا نو دن کی مسافت سے) میں نے اپنی سواری کو خوب چلایا، راتوں کو جاگا دن کو پیاسا چلتا رہا تاکہ ان دو خصلتوں کے بارے میں آپ سے پوچھوں جنھوں نے مجھ کو جگا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے اسکا نام پوچھا تو اس نے کہا میں زید الخیل" ہوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم زید الخیر" ہو پوچھو کیونکہ بہت سے پریشانیوں کے بارے میں پوچھا جا چکا ہے اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی نشانی معلوم کرنا چاہتا ہوں اس شخص میں جو چاہتا ہے اور جو نہیں چاہتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے صبح کس حال میں کی تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں نیکی بھلائی اور اس کے اہل کو پسند کرتا تھا اور اسے جو بھلائی پر عمل کرے۔ اور اگر میں اس پر عمل کروں تو مجھے اس کے ثواب کا یقین ہے اور اگر مجھ سے کچھ چھوٹ جائے تو میں اس کے لئے روتا ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہی علامت اور نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی اس شخص میں جو چاہتا ہے اور جو نہیں چاہتا۔ اگر وہ تجھے دوسری نشانی میں لگا دے تو تجھے لے آئیگا اور پھر اسے یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ تو کس وادی میں ہلاک ہو جائے ۔[2]

یہ حدیث کی سند سے غریب ہے بشیر اس میں ان سے اور عون ابن عمارہ سے متفرد ہے۔

۴۹۶۲-مسجد میں دنیا کے مقصد سے بیٹھنے والے.....ہمیں ابوالقاسم ابراہیم بن ابی حصین نے حسن بن طیب، محمد بن صدران بزیغ ابوالخلیل، اعمش، شقیق، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھے ہوں گے اور ان کا مقصد دنیا ہوگا۔ ان لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ۔[3]

۴۹۶۳-قرآن پر اپنی خواہش کا عمل کرنے والے.....ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحفص عمر بن یزید الرفا بصری، شعبہ، عمرو بن مرہ، شقیق بن سلمہ، حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو فسادیوں کے پاس آتے ہوں گے عبادت کا مزاق اڑاتے ہوں گے قرآن پر اپنی خواہشات کے مطابق عمل کریں گے قرآن کا جو حکم ان کی خواہش کے خلاف ہوگا اس کو چھوڑ دیں گے اس وقت تھوڑے قرآن پر ایمان لائیں گے کچھ حصے سے کفر کریں گے اور جو چیز بغیر محنت کے حاصل ہو جاتی ہے مثلاً قسمت کا لکھا ہوا اور مقرر رزق، اس میں کوشش کریں گے اور جو چیز محنت سے حاصل ہوگی مثلاً پورا بدلہ، سعی مشکور، اور وہ تجارت جسمیں گھاٹا نہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے معاملہ)[4]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۹۹/۲. وتفسیر ابن کثیر ۴۳۳/۲. ومجمع الزوائد ۱۳/۲. والسنۃ لابن أبی عاصم ۴۰۸/۲.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱۲۸/۹. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱۸۱/۱. وتخریج الاحیاء ۱۴۱/۳. وتاریخ ابن عساکر ۴۷/۲.

۳۔ العلل المتناھیۃ ۴۱۲/۱. وکنز العمال ۲۹۰۸۵..... ۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۸/۱۰. ومجمع الزوائد ۲۲۹/۱۰، ۲۳۴، وأمالی الشجری ۲۰۲/۲. وتاریخ بغداد ۴۱۳/۲. واللآلی المصنوعۃ ۱۷۳/۲. وکشف الخفا ۲۲۶/۱. وتنزیہ الشریعۃ ۳۰۴/۲. والفوائد المجموعۃ ۴۲۰. والموضوعات لابن الجوزی ۱۴۰/۳. والمیزان ۶۲۴۸. والکامل لابن عدی ۱۷۱۱/۵.

۴۹۶۴-حج اور عمرے کی فضیلت...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر ابن ابی شیبہ کی سند سے اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ ابوخالد، عمرو، عاصم، شقیق، حضرت عبداللہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج اور عمرے کی پابندی کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی سونے اور چاندی سے لوہے کی گند کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔[1]

۴۹۶۵-نبی کریم ﷺ کی ایک دعا...... ہمیں ابوالقاسم بن ابی حصین، ابوبکر طلحی اور سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، علی ازدی شریک، جامع بن ابی راشد، ابووائل، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا سکھاتے تھے۔

اللھم اصلح ذات بیننا والف بین قلوبنا، واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمٰت الی النور، وجنبنا الفواحش ماظھر منھا ومابطن، اللھم بارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بھاقابلیھا واتمھا علینا۔

ترجمہ:۔

اے اللہ ہمارے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما، ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور سلامتی کے راستوں کی ھدایت دے۔ ہمیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نجات دے اور ہمیں فواحش اس کے ظاہر اور چھپے وبال سے بچا، اے اللہ ہماری سماعتوں، نگاہوں، دلوں، بیویوں، اولادوں میں ہمارے لئے برکت عطا فرما، اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکرگزار بنا اس پر تیری ثناء کرنے والا اسے کہنے والا بنادے اور نعمتوں کو ہم پر مکمل فرمادے۔

۴۹۶۶-ارواح جمع شدہ لشکر ہیں...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے محمد بن ھارون بن مجمع، غالب سمرقندی، احمد بن ابی عبداللہ امام مسجد سمرقند، ابوحمزہ سکری، اعمش، ابووائل، حضرت علی ابن ابی طالبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ارواح جمع شدہ لشکر ہیں جو ان سے متعارف ہوا جمع ہوگیا اور جو ان سے اجنبی ہوا جدا ہوگا۔

۴۹۶۷-ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابووائل، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ قوم کے کچرا گھر پر آئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ اعمش نے یہ الفاظ زائد کہے کہ پھر وہ وہاں سے واپس آئے اور وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۹۶۸-منافق چہرے سے روتا ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے فضل بن احمد اصبہانی، اسماعیل بن عمرو بجلی، عبدالسلام، اعمش، ابووائل حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کا رونا دل میں اور منافق کا چہرے پر ہوتا ہے۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۸۱۰، وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۵. وسنن ابن ماجه ۲۸۸۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۸۷، ۲۵. ۳/ ۴۴۶، ۴۴۷، وصحیح ابن حبان ۹۶۷، وصحیح بن خزیمة ۲۵۱۲. واتحاف السادة المتقین ۴/ ۴۰۶. والترغیب والترهیب ۲/ ۱۶۵، ۱۸۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۳۰. ۱۱/ ۱۰۷. ۱۸۱. ۱۲/ ۴۵۹.

[2] المعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۶۳. وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۲۲۰. ۲۳۰. ۲/ ۱۵۴. وکنز العمال ۸۵۰.

۴۹۶۹-زنا کے چھ عذاب......ہمیں محمد بن مظفر نے احمد بن سعید دمشقی، ہشام بن عمار، مسلمہ بن علی اعمش، شقیق حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زنا سے بچو کیوں کہ اس میں چھ خصائل ہیں دنیا میں تین اور آخرت میں تین۔

"دنیا کی تین خصلتیں یہ ہیں رونق ختم ہو جاتی ہے، فقر آ جاتا ہے اور رزق کم ہو جاتا ہے۔ آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں رب تعالیٰ کی ناراضگی کو لاتا ہے، حساب برے طریقے سے ہوگا۔ جہنم میں ہمیشہ رہیگا۔[۱]

۴۹۷۰-بے علم اور بے عمل دونوں کے لئے ہلاکت ہے......ہمیں احمد بن جعفر النسائی اور ابوسعید عبدالرحمٰن نیشاپوری محمد بن عبدہ قاضی بغدادی، ابراہیم بن سعید جوھری، قیس، اعمش، ابووائل حضرت حذیفہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس علم نہیں اس کے لئے ھلاکت ہے اور اس کے لئے بھی ھلاکت ہے جسکے پاس علم ہے اور وہ عمل نہیں کرتا۔[۲]

۴۹۷۱-علماء وغیرہ کا قتل قرب قیامت ہے...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمد بن جعفر بن حبیب، ابونعیم، سفیان ثوری، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابووائل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ہمراہ تھا انھوں نے یہ حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب دنوں میں جہل نازل ہوگا اور علم اٹھالیا جائے گا اور اس میں ھرج بہت زیادہ ہوگا۔ کسی نے پوچھا ھرج کیا ہے؟ فرمایا "قتل"۔[۳]

۴۹۷۲-قیامت میں اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ حشر ہوگا......ہمیں محمد بن عمر بن سلم اور سلیمان بن احمد نے محمد ابن جعفر، ابونعیم، سفیان، اعمش، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت میں انسان اس کے ساتھ ہوگا جس کو پسند کرتا ہے۔[۴]

۴۹۷۳-دینار و درہم ہلاکت خیز ہیں......ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے عبداللہ بن ابی داؤد اور احمد بن عمیر، مؤمل بن اھاب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دراھم اور دیناروں نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ھلاک کر دیا اور میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ یہی تمہیں ھلاک کریں گے۔ شعبہ عن اعمش کی حدیث غریب ہے میرے علم میں شعبہ سے اس کو روایت کرنے والے صرف ابوداؤد اور یحییٰ بن سعید ہیں، ابوداؤد سے روایت کرنے میں مؤمل منفرد ہیں۔

۱۔ الاحادیث الضعیفة ۴۴۱. وکنز العمال ۱۳۰۰۷. ومجمع الزوائد ۲۵۴/۶. والدر المنثور ۲۰۲/۲. وتفسیر ابن کثیر ۱۵۶/۳. ولسان المیزان ۳۰/۱. والموضوعات لابن الجوزی ۱۰۷/۳. والمجروحین ۹۸/۱. واللالی المصنوعه ۱۰۴/۲، ۱۰۳. وکشف الخفاء ۳۲۱/۱. وتنزیه الشریعة ۲۲۷/۲.

۲۔ اقتضاء القول العمل للخطیب البغدادی ۲۴.

۳۔ صحیح البخاری ۶۱/۹. وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۰. وفتح الباری ۱۴/۱۳.

۴۔ صحیح البخاری ۴۸/۸، ۴۹. وصحیح مسلم، کتاب البخاری ۴۸/۸، ۴۹، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۶۵. وفتح الباری ۵۵۷/۱۰، ۵۵۹، ۵۶۰.

۴۹۷۴-نیکی کا حکم دے کر خود عمل نہ کرنے پر وعید...... ہمیں ابو طاہر محمد بن فضل نے اپنے دادا سے، ابوغسان، مالک بن خلیل ازدی، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب، ابو وائل، حضرت اسامہ بن زید کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک حاکم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جھنم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ گدھے کی طرح اس میں لوٹ لگائے گا اس سے پوچھا جائے گا کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ لیکن میں خود عمل نہیں کرتا تھا۔[1]

یہ حدیث شعبہ عن حبیب کی سند سے غریب ہے اور اعمش وغیرہ کی سند سے مشہور ہے۔

(۲۵۴) خیثمہ بن عبدالرحمٰن[2]

ان بزرگوں سے مہمان نواز، دوستوں کا اکرام کرنے والے خیثمہ بن عبدالرحمٰن بھی تھے کہا جاتا ہے کہ تصوف اعراض سے نفی کرنے اور آخرت میں عوض حاصل کرنے کا نام ہے۔

۴۹۷۵-خیثمہ کی دنیا سے بے غرضی...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابو جعفر بن ماھان رازی، سفیان بن وکیع، حفص بن غیاث، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کو وراثت میں دو لاکھ درہم ملے تھے جو انھوں نے فقراء اور فقہاء پر خرچ کر دیئے۔

۴۹۷۶-خیثمہ کا علماء کا اکرام...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو ہمام، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ حلوہ اور اچھے کھانے پکواتے اور پھر ابراہیم نخعی کو بلاتے اور ہمیں بھی ان کے ساتھ بلوا لیتے اور فرماتے جو چاہو کھاؤ یہ میں نے آپ ہی کے لئے پکوایا ہے۔

۴۹۷۷-علماء کے لئے تحفہ تیار حالت میں...... ہمیں ابو حامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، فضل بن سہل، ابونعیم کی سند سے بیان کیا کہ

مسعر کہتے ہیں کہ خیثمہ ایک تھیلے میں حلوہ رکھتے تھے جو ان کے تخت کے نیچے رکھا ہوتا تھا جب قراء اور ان کے اپنے ساتھی آتے تو وہ ان کے لئے وہ تھیلا نکالتے۔

۴۹۷۸-خیثمہ کی تلذذات سے بے نیازی...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابو خالد احمر اعمش کی سند سے بیان کیا کہ جب ہم خیثمہ کے ہاں جاتے تو وہاں تخت (یا چار پائی- کے نیچے رکھا ہوا تھیلا نکال لاتے اور فرماتے کہ کھاؤ واللہ مجھے اس کی چاہت نہیں یہ میں نے صرف تمہارے ہی لئے پکوایا ہے۔

۴۹۷۹-خیثمہ کی غریب پروری...... ہمیں علی بن احمد بن محمد نے عبیداللہ بن اسحٰق، اسحٰق بن ابراہیم، ابوکریب، ابواسامہ کی سند سے اعمش کی سند سے اور سری اور معاویہ یہ دونوں نے اعمش کی سند سے بیان کیا کہ جب ہم خیثمہ کے ہاں جاتے تو وہ چار پائی کے نیچے رکھا تھیلا نکالتے جس میں حلوہ اور فالودہ ہوتا۔ وہ کہتے کہ مجھے اس کی چاہت نہیں اور یہ میں نے تمہارے ہی لئے رکھا تھا یہ دراھم بھی محفوظ رکھتے تھے مالدار آدمی تھے اپنی مجلس میں آنے والے کسی شخص کی قمیص یا چادر کو پھٹا پرانا دیکھتے تو جب وہ ان کے ہاں سے کسی

---

[1] اتحاف السادة المتقين ۸/۳۹۷، ۴۴۷. وکنز العمال ۴۴۷۷۲.

[2] طبقات ابن سعد ۶/۲۸۶. والتاريخ الكبير للبخاري ۳/ت ۷۳۲. والجرح ۳/ت ۱۸۰۸. والجمع ۱/۱۲۶. وسير النبلاء ۴/۳۲۰. والكاشف ۱/۲۸۶. وتهذيب الكمال ۱۷۴۷ (۸/۳۷۰)

دروازے سے نکلتا یہ دوسرے دروازے سے نکل کر اسے رقم دے دیتے اور فرماتے کہ اس سے قمیص لے لینا یا یہ کہ چادر لے لینا یا کسی اور ضرورت وغیرہ کا فرمادیتے۔

۴۹۸۰-خیثمہ کا عطیہ...... ہمیں ابراہیم نے محمد بن اسحٰق قتیبہ بن سعید، جریر کی سند سے بیان کیا کہ اعمش کہتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم کو سفید کپڑے پہنے دیکھا تو پوچھا چنانچہ انھوں نے بتایا کہ مجھے یہ خیثمہ نے دیئے ہیں۔

۴۹۸۱-خیثمہ کی ہمدردی...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد، سعید بن محمد، حفص کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ جب مسجد آتے تو ان کے پاس جبہ کے نیچے درہم کی تھیلی بھی ہوتی تھی وہ اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھ جاتے اور اگر کسی کی قمیص یا چادر پھٹی ہوئی نظر آتی اور جب وہ مسجد سے باہر نکلتا تو دوسرے دروازے سے نکل کر اس کے پیچھے جاتے اور اس سے مل کر اسے تھیلی دیدیتے اور کہتے میرے بھائی اس سے چادر خرید لو اس سے قمیص خرید لو۔

۴۹۸۲-خیثمہ کی ہمدردی کا اعتراف...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معمر، عبداللہ بن مبارک سفیان کی سند سے بیان کیا کہ

علا بن مسیب کہتے ہیں کہ خیثمہ اپنے پاس درہم کی تھیلی رکھا کرتے، مالدار آدمی تھے وہ مسجد میں بیٹھ جاتے اور جب کسی کی قمیص چادر پھٹی ہوئی دیکھتے تو اس سے مل کر وہ تھیلی اسے دیدیتے۔

۴۹۸۳-کسی کو غلام خرید کر دینا...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو ہمام، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ اعمش کہتے ہیں کہ مسیب بن رافع کی بیوی کے ہاں ولادت ہوئی تو خیثمہ نے انھیں چھ سو درہم میں ایک غلام خرید کر دیا۔

۴۹۸۴-کسی کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر دینا...... ہمیں قاضی ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن حمید، جریر کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ خیثمہ ہر ماہ مسیب بن رافع کو پچاس درہم دیا کرتے تھے اور اس کو غلام بھی خرید کر دیا تھا۔

۴۹۸۵-ایک سال میں دو مرتبہ مرنے کی تمنا...... ہمیں عبداللہ بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے ایک دن فرمایا کہ میں اس شخص کا مرتبہ جانتا ہوں جو سال میں دو مرتبہ مرنے کی تمنا کرتا ہے۔ میں (طلحہ) سمجھتا ہوں کہ وہ خود کو مراد لے رہے تھے۔

۴۹۸۶-موت سے دو مرتبہ ہم آزما ہونا...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء کی سند سے اور ابوحامد بن جبلہ نے اپنی سند سے طلحہ سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو چاہتا ہے کہ ایک سال میں دو مرتبہ مرے۔ (ہم نے یہ سمجھا کہ وہ خود کو مراد لے رہے ہیں۔

۴۹۸۷-موت کو پسند کرنا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، یحیٰی بن یمان، سفیان، سلمہ بن

کہیل کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کی محارب بن دثار سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ موت سے تمہیں کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں اسکو پسند نہیں کرتا۔ یہ سن کر خیثمہ نے کہا کہ یہ تم میں ایک بڑی کمی ہے۔

۴۹۸۸-بزرگوں کی ایک حسین خواہش ......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان، مالک طلحہ، کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ بزرگان دین اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نیک عمل کرتے ہوئے انھیں موت آئے مثلاً حج یا عمرہ کرتے ہوئے، جہاد میں یا روزے کی حالت میں۔

۴۹۸۹-برے کام سے نفرت ......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن اسلم، سعید بن خیثم کی سند سے بیان کیا کہ

محمد بن خالد کہتے ہیں کہ کوئی نہیں جانتا کہ خیثمہ کیسے قرآن پڑھتے تھے حتی کہ وہ بیمار ہو گئے۔ ان کی بیوی ان کے پاس آ کر بیٹھی اور رونے لگی، انھوں نے کہا کیوں روتی ہو؟ موت کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس نے کہا تمہارے بعد مجھ پر مرد حرام ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے تم سے یہ نہیں چاہا۔ میں تو صرف ایک شخص سے ڈرتا ہوں اور وہ ہے میرا بھائی محمد بن عبدالرحمٰن وہ ایک فاسق شخص ہے شراب پیتا ہے مجھے یہ ناپسند ہوا کہ وہ میرے گھر میں شراب پیے اس کے بعد کہ قرآن ہر تین دن میں مکمل اس میں پڑھا گیا ہو۔

۴۹۹۰-تین دن میں قرآن پاک ختم کرنا......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن حنبل، محمد بن عبید محاربی، سعید بن خثیم، محمد بن خالد کے طریق سے بیان کیا کہ خیثمہ تین دن میں قرآن پاک ختم کرلیا کرتے تھے۔

۴۹۹۱-بچت کر کے مساکین کو دینا......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب، سعید بن عمرو اشعثی، حفص، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کے گھر میں ان کی بیوی نے خادمہ سے کہا کہ اے لڑکی یہ ڈول سقے کو دے دو۔ خیثمہ نے پوچھا تم اس کو کتنا دیتے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ڈیڑھ یا دو دانق۔ انھوں نے کہا اچھا میں ڈول بھر کر ڈال دوں گا۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا اور فرمایا کہ دیکھو جتنا تم اس سقے کو دیتے ہو اتنا پیسہ کسی آنے والے مسکین کو دے دینا۔

۴۹۹۲-صدقہ کرنے کے لئے محنت کرنا......ہمیں محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب سے اسماعیل بن عبداللہ ضبی، محمد بن حمیدہ، جریر، اعمش یا علاء بن مسیب کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کا ڈول پھٹ گیا، انھوں نے موچی کے پاس سلوانے بھیجا، اس نے ایک صاع کھجور مزدوری مانگی تو خیثمہ نے وہ اپنے ہاتھ سے سیا اور ایک صاع کھجور صدقہ کر دی۔

۴۹۹۳-اعمش اور خیثمہ کا مکالمہ......ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ ابن عمر بن ابراہیم عبسی، ابو خالد الاحمر کی سند سے بیان کیا کہ

اعمش کہتے ہیں کہ مجھے خیثمہ نے بلوایا تو میں نے وہاں دیکھا کہ پگڑیوں اور پوشاکوں والے سوار وہاں آئے ہیں۔ میرا دل جل گیا میں واپس آ گیا۔ پھر اس دن کے بعد ملاقات ہوئی تو انھوں نے پوچھا تم آئے نہیں؟ میں نے پگڑیوں اور پوشاکوں والوں کا تذکرہ کیا تو وہ فرمانے لگے واللہ مجھے تم ان سے زیادہ پسند ہو۔

چنانچہ جب ان کے پاس جاتے تو وہ چارپائی کے نیچے سے تھیلا نکالتے اور فرماتے واللہ مجھے اس کی چاہت نہیں یہ میں نے تمہارے لئے ہی بنوایا ہے۔

۴۹۹۴- خیثمہ کی وصیت ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان ابن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان عن رجل خیثمہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ

خیثمہ نے وصیت کی کہ انھیں ان کی قوم کے فقراء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۴۹۹۵- مؤمن، منافق سے کبھی محبت نہیں کرتا ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن یشکری، یحییٰ رملی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کبھی بھی منافق سے محبت نہیں کر سکتا۔

۴۹۹۶- ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں جہاں تم "یا ایھا الذین آمنوا" پڑھتے ہو تورات میں اس جگہ یا ایھا المساکین (اے مسکینو) لکھا تھا۔

۴۹۹۷- دشمنوں سے خیثمہ کا رویہ ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ العبسی، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ کو کچھ لوگ تکلیف دیدیتے تھے۔ ایک دن خیثمہ نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں مگر واللہ اگر ان میں سے کسی نے مجھے اپنی ضرورت سے بلوایا تو میں ضرور پوری کروں گا اور کوئی ان کو تکلیف پہنچائے گا تو اس کا مقابلہ کروں گا حالانکہ میں ان کے نزدیک کالے کتے سے زیادہ قابل نفرت ہوں اور وہ یہی سمجھتے ہیں۔ واللہ منافق کبھی کسی مؤمن کو پسند نہیں کر سکتا۔

۴۹۹۸- اللہ تعالیٰ کا انسان سے مکالمہ ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے احمد بن علی خزاعی، القعنبی، فضل بن عیاض، علاء بن مسیب اور ہمیں محمد بن حبان نے اپنی سند سے علاء بن مسیب کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم اگر تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوگا (فضل کی روایت میں "عبادت کرنے آئے گا" کے الفاظ آتے ہیں) تو میں تیرے دل کو غنی سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو مٹا دوں گا۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دل کو شغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بھی کم نہیں کروں گا۔

۴۹۹۹- شیطان انسان کے پاس ہے ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے تھے کہ شیطان کہتا ہے کہ انسان مجھ پر کیسے غالب آ سکتا ہے کیونکہ جب وہ خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصہ ہوتا ہے تو میں اڑ کر اس کے سر میں پہنچ جاتا ہوں۔

۵۰۰۰- شیطان سے نہ بچنے کی تین صورتیں ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، ابومعاویہ، اعمش کی

سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ شیطان کہتا ہے کہ انسان مجھ سے اگر بچ سکے تو تین صورتوں میں بالکل نہیں بچ سکتا وہ کسی کا مال بغیر حق کے لے لے، یا کسی کا حق روک دے، یا وہ مال کو غیر حق میں رکھے۔

۵۰۰۱- حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حال...... ہمیں حسین بن محمد نے ابومحمد بن ابی حاتم، احمد ابن سنان، ابواحمد زبیری اسرائیل، ابوحصین کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم، حضرت یحییٰ بن حضرت زکریا علیہ السلام آپس میں خالہ زاد بھائی تھے حضرت عیسیٰ اون اور حضرت یحییٰ وبر (پشم) پہنا کرتے تھے۔ ان میں سے کسی کی ملکیت میں کوئی دینار درھم نہ تھا نہ کوئی غلام یا باندی تھی۔ کوئی ٹھکانہ خاص نہ تھا جہاں رات ہوئی وہیں بسر کر لیتے تھے۔ جب دونوں جدا ہونے لگے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا غصہ نہ کرنا، تو فرمایا کہ میں غصہ نہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال کے فتنے میں مت پڑنا۔ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہ ہوسکتا ہے۔

۵۰۰۲- شیطان اور انسان...... ہمیں ابومحمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسین، عبداللہ بن مبارک، مالک بن مغول، طلحہ کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو آدمی کے ساتھ پیچھے سے پھینکتے ہیں۔

۵۰۰۳- خوشخبری ہے مؤمن کے لئے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، مسعر، عبدالملک بن میسرہ کی سے بیان کیا کہ

خیثمہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کے لئے خوشخبری ہے وہ کیسے اپنے بعد کی نسل میں محفوظ رہتا ہے۔

۵۰۰۴- خوشحالی و بدحالی میں مؤمن و کافر کا حال...... ہمیں میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، مالک، طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ سے سوال کیا گیا خوشحالی اور بدحالی میں کون سے چیز پہنچتی ہے اور کون سی چیز بیکار ہوتی ہے۔ فرمایا جو چیز خوشحالی و بدحالی میں پہنچتی (بڑھتی) ہے وہ مؤمن ہے کہ اگر اسے عطا کیا جائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور اگر مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے تو صبر کرتا ہے اور جو چیز بے کار و بدحال ہوتی ہے وہ کافر ہے کہ اگر اسے عطا کیا جائے تو شکر ادا نہیں کرتا اور اگر مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو صبر نہیں کرتا۔ اور وہ چیز جو شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی یہ الفت ہے جو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

۵۰۰۵- مؤمن بندے کی دنیا و آخرت...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے ہیں کہ اے رب تو اپنے مؤمن بندے کے لئے دنیا کو دور کرتا اور مصیبت و پریشانی دیتا ہے۔ تو رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ انھیں اس بندے کا ثواب دکھا دو یہ چنانچہ دکھایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے رب اس بندے کو دنیا کی مصیبتیں نقصان نہیں دے سکیں گی اور فرشتے کہتے ہیں۔ اے رب تو اپنے کافر بندے سے مصیبتیں دور کرتا ہے اور دنیا اس کیلئے پھیلاتا ہے۔ تو رب کہتا ہے ان کو اس کی سزا دکھا دو۔ چنانچہ جب دکھائی جاتی ہے تو کہتے ہیں اے رب اس کو دنیا میں ملنے والی نعمتیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔

۵۰۰۶-ہمیں دنیا کا تھوڑا حصہ بھی کافی ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے نرم اور سخت ہر قسم کی زندگی کا تجربہ کیا ہے تو ہم نے یہ پایا کہ ہمیں اس کا ادنیٰ حصہ بھی کافی ہے۔

۵۰۰۷-سلیمان علیہ السلام کے ہمراہی کا واقعہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن نمیر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ، حمزہ اور شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ

موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھے ایک شخص کو مسلسل دیکھتا رہا جب وہ چلا گیا تو اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے فرمایا یہ موت کا فرشتہ ہے اس نے کہا وہ مجھے اس طرح دیکھ رہا تھا کہ اس نے میرا ارادہ کر رکھا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا کہ آپ ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہندوستان لیجائے آپ علیہ السلام نے ہوا کو بلوا کر اسے ہندوستان بھجوا دیا اس کے بعد فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ علیہ السلام نے پوچھا کہ فلاں آدمی کو کیوں گھور رہے تھے؟ اس نے کہا کہ مجھے اسے یہاں دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ اس کی روح قبض کرنے کا مجھے ہندوستان میں حکم ہوا ہے اور یہ آپ کے پاس یہاں بیٹھا ہے۔

۵۰۰۸-مرحومین کی فہرست...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن نمیر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آیا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا دوست تھا؟ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم ایک گھرانے پر آتے ہو اور پورے گھرانے کی روحیں قبض کر لیتے ہو اور ان کے پہلو میں دوسرے گھر کو چھوڑ دیتے ہو کسی کی روح قبض نہیں کرتے۔ موت کے فرشتے نے کہا کہ مجھے تو اس کا علم نہیں ہوتا کہ کس کی روح قبض کرنی ہے میں تو عرش کے نیچے ہوتا ہوں وہاں سے مجھے ایک تختی دی جاتی ہے جس میں وہ نام لکھے ہوتے ہیں۔

۵۰۰۹-قرآن پڑھ کر عمل کرنے والے کے لئے بشارت...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ایک عورت گزری اور اس نے کہا کہ بشارت ہے اس پیٹ کے لئے جس نے تجھے حمل میں اٹھایا اور ان چھاتیوں کے لئے جس سے تو نے دودھ پیا۔ تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ بشارت اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے اور اس کی اتباع کرے۔

۵۰۱۰-مالدار جنت میں داخل نہ ہوگا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، ابوخالد الاحمر، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک مالدار شخص کو کہا کہ اپنے مال کو صدقہ کر دو تو اس نے اس بات کو ناپسند کیا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مالدار جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۵۰۱۱-قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، شریک، اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ''یوما یجعل الولدان شیبا'' (المزمل آیت ۱۷-ترجمہ وہ دن بچوں کو بوڑھا کر دیگا) قیامت کے دن ایک آواز دے گا کہ ہر ہزار میں سے جہنم میں جانے والے نو سو ننانوے نکالے جائیں۔ اس آواز کو سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

۵۰۱۲-شیطان کو ہمت مت دو...... ہمیں محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن موسیٰ الخطمی، سہل بن بحر، عمر بن حفص بن غیاث عن ابیہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ اور ان کے اصحاب کہتے تھے کہ ''شیطان کو اپنے کسی آدمی پر ہمت مت دو''

۵۰۱۳-کوئی چیز مانگنے پر مل جائے تو فوراً جنت مانگو...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے ابراہیم بن محمد، ابو عمار احمد بن محمد بن جراح، ابن نمیر، مالک بن مغول، حکم کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز مانگو اور وہ مل جائے تو اللہ تعالیٰ سے فوراً جنت مانگو کیونکہ ہو سکتا ہے وہ دن تمہاری دعا کی قبولیت کا ہو۔

۵۰۱۴-خیثمہ اور ابراہیم نخعی بہترین لوگ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان، مالک بن مغول، کی سند سے بیان کیا کہ طلحہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں خیثمہ اور ابراہیم سے زیادہ کوئی شخص مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔

۵۰۱۵-ابو وائل کی خیثمہ کے جنازے میں شرکت...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عقبہ بن مکرم، مسلم بن قتیبہ، شعبہ، نعیم بن ابی ھند کی سند سے بیان کیا کہ۔

میں نے ابو وائل کو خیثمہ کے جنازے میں روتے دیکھا وہ سر پر ہاتھ رکھے ہائے زندگی کہہ رہے تھے۔

۵۰۱۶-خیثمہ کی مسجد نبوی ﷺ میں دعا...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے علی بن محمد، سلمہ تبوذکی، حماد ابوحمزہ، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ہمنشیں عطا فرما

۵۰۱۷-خیثمہ جعفی اور ابراہیم کو حضرت ابو ہریرہؓ کی فہمائش...... ہمیں ابو حامد جبلہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ خیثمہ بن ابی سبرہ جعفی نے فرمایا، جب میں مدینہ آیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ہمنشین عطا فرما ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی کہ اللہ مجھے سچا ہمنشین عطا کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابو ہریرہؓ کا ہمنشین بنا دیا۔ تو میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ذکر کیا تو انھوں نے پوچھا تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ سے اور میں علم اور بھلائی کی تلاش میں آیا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ تم مجھ کو مانگ رہے ہو حالانکہ تم میں نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے علماء موجود ہیں۔ اور حضور ﷺ کے چچازاد بھائی علی بن ابی طالب ہیں تم میں سعد بن مالک ہیں جنکی دعائیں قبول ہوتی ہیں تم میں عبداللہ بن مسعود ہیں جو حضور ﷺ کا تکیہ اٹھاتے تھے تم میں حذیفہ بن یمان ہیں جو نبی کریم ﷺ کے راز دار ہیں، عمار بن یاسر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ عطا کی ہے نبی کے قول کے مطابق اور سلمان ہیں جو صاحب الکتابین ہیں''

قتادہ کہتے ہیں کہ کتابین کا مطلب دو آسمانی کتابیں انجیل اور قرآن کریم'' ہیں۔

۵۰۱۸-ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد عن ابیہ، اسرائیل، حکیم بن جبیر کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تیرہ صحابہ سے ملا ہوں میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ انھیں گفتگو وغیرہ نے بدل دیا ہو۔

خیثمہ نے کن صحابہ کو دیکھا ...... خیثمہ بن عبدالرحمٰن بڑے بڑے صحابہ کرام سے ملے اور بعض سے روایت بھی کی ہے۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عدی بن حاتم، نعمان بن بشیرؓ شامل ہیں۔

خیثمہ نے بڑے تابعین سے بھی روایت کی ہے ان میں سوید بن غفلہ، ابوعطیہ مالک بن عامر ھمدانی، ابوحذیفہ، سلمہ بن صہیب اور قیس بن مروان شامل ہیں۔ بہت سے تابعین اور ائمہ نے خیثمہ سے روایت کی ہے ان میں اعمش، طلحہ بن مصرف، منصور بن معتمر، عاصم بن بہدلہ اور عمرو بن مرہ شامل ہیں۔

۵۰۱۹-نماز کے بعد گفتگو کرنا ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور خیثمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے ارشاد نبوی ﷺ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز کے بعد کوئی گفتگو نہیں سوائے دو آدمیوں میں سے ایک مسافر نمازی کے لئے[1]

۵۰۲۰-امید اور خوشی، رضا اور یقین میں مضمر ہیں ...... ہمیں ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی نے احمد ابن سہل بن ایوب، خالد عمری، سفیان ثوری، شریک بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، سلیمان خیثمہ، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہرگز راضی مت کرو، اور اللہ کے فضل پر کسی اور کی تعریف ہرگز مت کرو۔ اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس پر کسی کو برا بھلا مت کہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو کسی حریص کی حرص تمہارے پاس لا سکتی ہے اور نہ کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی تم سے دور کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کے باوجود امید اور خوشی رضا اور یقین میں مضمر و کر دیا ہے اور افسوس اور رنج کو شک اور ناراضگی میں مضمر کر دیا ہے۔

۵۰۲۱-ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان حافظ واسطی نے ابراہیم بن محمد بن سعید، محمد بن عبید، بکار ابن اسود، اسماعیل الحناط کی سند سے بیان کیا کہ

حسن بن عمارہ کو پتہ چلا کہ اعمش نے ان کی مذمت کی ہے تو انھوں نے اعمش کے پاس کپڑے بھیجے تو انھوں نے ان کی مدح کی کسی نے پوچھا کہ پہلے مذمت کی اور اب مدح کر رہے ہو؟ تو اعمش نے کہا کہ خیثمہ نے حضرت ابن مسعود سے ارشاد نبوی بیان کیا کہ دلوں کو اس کی محبت پر کھینچا گیا ہے جو دل احسان کرے اور اس کی نفرت پر جو اس سے برا کرے[2]

یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے اس سند کے علاوہ مروی نہیں۔

۱۔ سنن الترمذی ۴۲۶، ۱۴۹، ۱۷۳، ومسند الامام أحمد ۱/۴۱۲، ۴۶۳. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۰/۲۶۸. وفتح الباری ۱/۲۱۳. وشرح السنة ۲/۱۹۳. والسنن الكبرى للبيهقی ۱/۴۵۲. ومجمع الزوائد ۱/۳۱۴.

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۹/۵۵۴. والبداية والنهاية ۱۱/۵۸. ۴/۱۳۱. وتاريخ بغداد ۴/۲۷۷. ۱۱/۹۴. والدر المنتثرة ۲۷. وتذكرة الموضوعات ۶۸. والفوائد المجموعة ۸۲. وكشف الخفا ۱/۳۹۵. والاحاديث الضعيفة ۶۰۰. والكامل لابن عدی ۲/۷۰۱.

۵۰۲۲-ظالم حکمران اور مصورین سخت عذاب میں ہوں گے......ہمیں سلیمان بن احمد نے حسین بن اسحٰق تستری، عمران بن خالد مخزومی، ابونباتہ، یونس بن یحیٰی، عباد بن کثیر، لیث بن ابی سلیمان، طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ

خیثمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد نبویﷺ نقل کیا ہے کہ:

قیامت کے دن وہ لوگ سب سے زیادہ عذاب میں ہوں گے جنھوں نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا نبی نے انھیں قتل کیا ہو ظالم حکمران اور یہ تصویر بنانے والے۔[1]

۵۰۲۳-غلام کا کھانا روکنے پر وعید......ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن عمر بن سلم فی جماعۃ، ابراہیم بن عبداللہ مخزومی، سعید بن محمد، عبدالرحمٰن عن ابیہ، طلحہ بن مصرف، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا خادم آیا۔ انھوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے غلام کو اس کا کھانا پہنچادیا؟ اس نے کہا نہیں تو فرمایا کہ فوراً جاؤ اس لئے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو گناہ کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے غلام کا کھانا روک لے۔[2]

۵۰۲۴-ہمیں عبداللہ بن محمد بن عمر القاضی نے عبداللہ بن محمد بن عباس، سہل بن عثمان، زیاد بن عبداللہ، لیث، طلحہ بن مصرف، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔رسول اکرمﷺ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اسے جہنم سے دور کردیا جائے اور وہ جنت میں داخل ہوجائے تو اسے چاہیے کہ اسے جب موت آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمدﷺ کی عبدیت ورسالت کی گواہی دیتا ہو اور لوگوں کو وہ کچھ دے جو وہ چاہتا ہے کہ اسے دیا جائے''۔[3]

۵۰۲۵-ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے احمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، ابوداؤد، حریش بن سلیم، طلحہ بن مصرف، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کو پورے مہینے میں پڑھا کرو میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے۔ آپﷺ نے فرمایا کہ پھر تین دن میں ختم کیا کرو۔[4] یہ حدیث طلحہ اور خیثمہ کی سند سے غریب ہے۔

۵۰۲۶-ہمیں ابوبکر بن محمد بن حمید نے حامد بن شعیب، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ

جب سے نبی کریمﷺ نے عبداللہ بن مسعودؓ کا نام پہلے لیا اس دن سے آج تک مجھے ان سے محبت ہے آپﷺ نے فرمایا تھا کہ چار افراد سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) سے ابی بن کعب سے معاذ بن جبل سے اور سالم مولیٰ حذیفہ سے۔[5]

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۴۰۷. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۶۰. ومجمع الزوائد ۵/۲۳۶. وكنز العمال ۴۳۸۸۲.
[2] صحيح مسلم، كتاب الزكاة ۴۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۸/۷. والدر المنثور ۱/۲۵۵. وتفسير القرطبي ۵/۱۹۰. وتفسير ابن كثير ۲/۲۲۴.
[3] سنن ابن ماجة ۳۹۵۶، ومجمع الزوائد ۸/۱۸۶. واتحاف السادة المتقين ۶/۲۶۳. وتفسير القرطبي ۴/۲۰۳. وتخريج الاحياء ۲/۱۹۶.
[4] سنن أبي داؤد ۱۳۹۱، ۱۳۸۸. وسنن النسائي ۴/۲۱۴. ومسند الامام أحمد ۲/۱۸۸، ۱۹۵.
[5] صحيح البخاري ۵/۳۴، ۴۵. وصحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة ۱۱۸. ومسند الامام أحمد ۲/۱۸۹، ۱۹۵.

۵۰۲۷-ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن علی مقدسی نے عمران بن زکریا حمیدی نے غزہ میں محمد بن عبید القاضی الغزی، ابومعاویہ، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں اے رب تعالیٰ آپ اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کرتے ہیں اور مصیبتیں دیتے ہیں حالانکہ وہ تجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس بندے کا ثواب دکھادو، چنانچہ جب فرشتے اس کا ثواب دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں یارب، اس شخص کو دنیا کے مصائب نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

اور فرشتے کہتے ہیں اے رب تو اپنے کافر بندے کے لئے دنیا خوب مہیا کرتا ہے اور اس سے مصیبتیں دور کرتا ہے حالانکہ وہ تجھ سے کفر کرتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں انھیں اس بندے کا عذاب دکھاؤ جب وہ اسے دیکھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں اے رب اسے دنیا کی نعمتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گی۔[1]

محمد بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے بار بار اس حدیث کے بارے میں رابطہ کیا مگر انھوں نے مجھے نہیں سنائی اور فرمایا جب سوال بھی خوب ہو تو منع بھی خوب ہونا چاہیے۔

۵۰۲۸-بظاہر مسلمان اندر سے کافر......ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوزنباع روح بن فرج علی بن سلیمان، ابوالفضل قرشی، ولد عقبہ بن ابی معیط، اعمش، خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن اذان دیتا ہوگا اور لوگ نماز قائم کرتے ہوں گے مگر وہ مؤمن نہ ہوں گے۔ (یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے

۵۰۲۹-لوگوں میں عمل کا مقبول ہونا ......ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے قاسم بن زکریا کی سند سے خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ ــــ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں سے اپنے عمل کے بارے میں سنا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی مسامع سے (چھوٹے اور چھوٹے سے چھوٹے سے بھی سنے گا۔[2]

یہ حدیث ابان بن تغلب سے غریب ہے۔ عبدالرحیم کے علاوہ کسی نے نہیں لی۔

۵۰۳۰-جھنم کی آگ سے بچو......ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، حمزہ بن حبیب الزیاد، اعمش خیثمہ بن عبدالرحمن حضرت عدی بن حاتمؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول ﷺ نے ارشادفرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس کے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوتا ہے وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے تو اپنا عمل دیکھتا ہے اور سامنے دیکھتا ہے تو آگ کو دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا آگ (جھنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔[3]

۵۰۳۱-ہمیں قاضی ابواحمد نے عامر بن ابراہیم بن عمر عن ابیہ، عن جدہ، زیاد ابوحمزہ تیمی، حمزہ الزیاتؒ، اعمش، خیثمہ، حضرت عدی کی سند سے یہی ارشاد نبوی ﷺ لکھوایا

۱۔ کنز العمال ۶۶۶۲۷۔

۲۔ مسند الامام احمد ۱۶۶/۲، ۱۶۵، ۲۱۲، ۲۲۳. والترغیب والترهیب ۶۵/۱. ومجمع الزوائد ۲۲۱/۱۰، ۲۲۲/۱۰. ومشكاة المصابيح ۵۳۱۹. والأمالی للشجری ۲۲۱/۲. واتحاف السادة المتقين ۲۶۲/۸.

۳۔ صحيح البخاری ۱۳۶/۲، ۲۴/۴. ۸م ۸، ۱۴۰، ۱۴۴، ۱۸۱/۹. وصحيح مسلم، كتاب الزكاة ۲۸. وفتح الباری ۴۳۸/۱۰، ۱۲/۱۱، ۴۰۰، ۴۱۷.

۵۰۲۲- نگاہ نبوی ﷺ میں حضرت عدی بن حاتم کی حیثیت...... ہمیں محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، عبید بن جنادہ، عطاء بن مسلم، اعمش، خیثمہ، حضرت عدیؓ کی سند سے بیان کیا کہ

میں جب بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے لیے جگہ ضرور کشادہ فرمائی یا فرمایا کہ میرے لیے جگہ سے گئے چنانچہ ایک دن میں حاضر خدمت ہوا تو وہ گھر میں تھے جو کہ صحابہ کرامؓ سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرے لیے جگہ کشادہ فرمائی حتی کہ میں آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

۵۰۲۳- ہمیں علی بن ھارون نے جعفر محمد الفریابی سے اور ابو عمرو بن حمدان نے اپنی سند سے خیثمہ، حضرت عدیؓ بن حاتم سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بعض لوگوں کو جنت کے پاس لے جانے کا حکم ہوگا، حتی کہ جب وہ جنت کے قریب پھر اس کی خوشبو سونگھ لیں گے جنت اور اس کی آسائش کو دیکھ لیں گے تو حکم ہوگا۔ کہ ان کو واپس لیجاؤ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے چنانچہ بڑی حسرت سے لوٹ جائیں گے جس طرح ان سے پہلے بھی لوگ لوٹ چکے ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! اگر ہمیں اپنے دوستوں کے ثواب اور جنت میں ان کے لئے دی ہوئی آسائشوں کو دکھائے بغیر جھنم میں ڈال دیتا تو یہ ہمارے لئے آسان تھا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی میں چاہتا تھا جب تم اکیلے میں ہوتے تو میرے سامنے ہڈیاں تک ظاہر کر دیتے تھے اور جب لوگوں کے سامنے ہوتے تو اوڑھ چھپ کر کرتے۔ لوگوں کو اس کے خلاف دکھاتے تھے جو تم اپنے دل سے مجھے دیتے تھے۔ لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے نہیں ڈرتے تھے لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے مجھے نہیں، لوگوں کے لئے (برے کام- چھوڑتے تھے میرے لئے نہیں۔ لھٰذا آج کے دن میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اس کے ساتھ جو میں نے تمہیں ثواب سے محروم کیا ہے۔[1]

۵۰۲۴- ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، خثیم الھلالی، ابو جنادہ، اعمش کی سند سے یہی حدیث بیان کی یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے ابو جنادہ متفرد ہیں-

۵۰۲۵- حرام کی حرمت کے آس پاس بھی نہ رہو...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ ابونضر ھاشم بن قاسم، ابو معاویہ شیبان، عاصم، خیثمہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حلال واضح ہے حرام واضح ہے اور ان کے درمیان شبھات ہیں جو شخص شبہات کو چھوڑ دے وہ حرام کو بطریق اولیٰ چھوڑ دے گا اور اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزیں اس کی حدود ہیں جو شخص ان حدود کے اردگرد پھرے گا وہ اس لائق ہے کہ وہ ان حدود کے اندر بھی پھرے حرام کام میں مبتلا ہو جائے۔[2]

۵۰۲۶- بہترین دور نبی کریم ﷺ کا دور...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، ابو معاویہ شیبان، عاصم خیثمہ اور شعبی حضرت نعمان بن بشر کی سند سے بیان کیا کہ

بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں پھر اس کے بعد والے پھر ان کے بعد والے اور پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی قسم ان کی گواہی سے اور ان کی گواہی ان کی قسم سے بڑھ جائے گی۔

یہ حدیث عاصم کی سند سے مشہور ہے، ان سے پانچ تابعین نے نقل کیا ہے۔

1- المعجم الکبیر للطبرانی ۷/ ۸۶۔ والموضوعات لابن الجوزی ۳/ ۱۲۲۔

2- صحیح مسلم کتاب المساقاۃ ۱۰۸۔ وصحیح البخاری ۷/ ۳۰، وفتح الباری ۴/ ۲۹۰۔

۵۰۳۷- سارے مؤمن ایک شخص کی مانند ہیں...... ہمیں مخلد بن جعفر نے اپنی سند سے اور ابوبکر بن مالک، سلیمان بن احمد، ابوبکر آجری، حسن بن علاء نے اپنی اپنی سند سے، خیثمہ اعمش، حضرت نعمان بن بشیر کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب مؤمن ایک شخص کی طرح ہیں کہ اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر آنکھ میں تکلیف ہو تو سارے جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔[1]

۵۰۳۸- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد، حمید بن عبدالرحمن،..................... ھیثم بن خلف دوری، محمد بن علی بن حسن، بن شقیق، علی بن حسن بن شفیق، ابوحمزہ، اعمش خیثمہ کی سند سے حضرت نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مؤمنین ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو پورا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر آنکھ میں تکلیف ہو تب بھی پورا جسم تکلیف سے بلبلا اٹھتا ہے۔

اس کو شعبی نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے اور یہی مشہور ہے اور سماک بن حرب اور خیثمہ نے بھی نعمان سے اس کو روایت کیا ہے، یہ بھی مقبول ہے۔



1- الاحاديث الصحيحة ۳/ ۱۲۹. وصحيح مسلم، كتاب البر والصلة ۶۷، ومسند الامام أحمد ۴/ ۲۷۱، ۲۷۶. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۳/ ۲۵۳. وفتح الباري ۱۰/ ۴۳۹، واتحاف السادة المتقين ۶/ ۲۵۳، ۹/ ۵۳۲.

(۲۵۵) حارث بن سوید[1]

انہی بزرگوں میں ابوعائشہ حارث بن سوید تیمی بھی ہیں، یہ اپنے وقت کو ضائع کرنے میں بخل کرتے تھے اور لھو میں مبتلا لوگوں کو سیدھا کرنے میں کامیاب انسان تھے۔

۵۰۳۹- حارث کی برداشت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن عبید، اعمش، ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص محلے میں سے آئے اور آ کر حارث کو گالیاں دینے لگے اور جب گالیاں دے کر چپ ہوجائے تو وہ حارث اٹھیں گے چادر جھاڑیں گے اور گھر میں داخل ہوجائیں گے۔

۵۰۴۰- حارث کی حیثیت...... ہمیں ابوحامد جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان، ابوحیان، تیمی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

تمیم کے ستر آدمی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حلقے میں شامل ہوئے اور حارث بن سوید نفس کے اعتبار سے ان سب میں بڑے آدمی تھے۔

۵۰۴۱- خیر و شر کی گنتی بڑی سخت ہوگی...... ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے موسیٰ بن اسحٰق، ابوکریب، ہشام بن علی، اعمش، ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا ہے کہ

میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سے ستر حضرات سے ملا ہوں ان میں (عمر کے لحاظ سے) سب سے چھوٹے حارث بن سوید تھے میں نے انھیں سورۃ الزلزال پڑھتے سنا جب انھوں نے ختم کی (ترجمہ) جو ذرے کے برابر بھلائی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ذرے کے برابر برائی کرے گا دیکھے گا) تو فرمایا یہ گنتی بڑی سخت ہوگی۔

۵۰۴۲- ہر اچھا برا کام شمار کیا جائے گا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان، سفیان، اعمش کی ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن سوید کو کوئی برا بھلا کہے تو مذکورہ آیت پڑھ کر فرماتے کہ یہ سب کچھ شمار کیا جائے گا"۔

۵۰۴۳- وہ بات کہو جس سے ظلم میں کمی ہوسکے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے یوسف قاضی، سلیمان بن حرب، حماد ایوب، یحییٰ بن سعید بن حبان عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

حبان کہتے ہیں کہ مختار نے تمام اھل کوفہ کو جمع کیا اور ایک سیل بند کاغذ پر ان سے بیعت و اقرار لینا شروع کیا۔ میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ حارث بن سوید کیا کرتے ہیں۔ پھر جب مجھے بلوایا گیا تو میں وہاں گیا تو دیکھا کہ وہ لوگوں سے آگے کھڑے ہیں میں چلتا ہوا ان کے پہلو میں پہنچا اور کہا اے ابوعائشہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے؟ انھوں نے فرمایا چھوڑو۔ اس لئے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ بات کہنا کبھی نہیں چھوڑوں جس کے بدلے مجھ کو دو کوڑے معاف کردیئے جائیں۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۱۲۷/۶۔ والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۴۴۲۔ والجرح ۳/ت ۳۵۰۔ والجمع ۱/ت ۳۶۸۔ وأسد الغابة ۳۳۱/۱۔ والکاشف ۱۹۴/۱۔ وتاریخ الاسلام ۱۵/۳۔ ز، وسیر النبلاء ۱۵۶/۴، والاصابة ۱۹۲۰، ۲۰۳۸.

۵۰۴۴- حاکم کے ظلم سے بچنے والی بات کہو...... ہمیں ابو احمد جرجانی نے احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، جریر، ابو حیان تیمی کی سند سے بیان کیا کہ

میرے والد کہتے ہیں کہ مختار نے لوگوں کو بلایا تا کہ ایک (سیل) مہر لگے کاغذ پر ان سے بیعت و اقرار لے۔ کسی کو پتہ نہ تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ چنانچہ پورا علاقہ چلا اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا اور بعض لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ حارث بن سوید لوگوں کے سامنے کھڑے ہیں، ہم میں سے کسی نے کہا کہ اے ابو عائشہ میں نے ایسا منظر آج تک نہیں دیکھا کہ تم سر جھکائے ایک بند کاغذ کی طرف جا رہے ہو جسکا یہ نہیں پتہ کہ اسمیں کفر ہے یا جادو؟ تو انھوں نے کہا اے بھائی ہماری جان چھوڑ دو۔ میں نے حضرت ابن مسعود کو یہ فرماتے سنا کہ ہر وہ بات جو بادشاہ کے سامنے کہنے سے وہ ہمیں ایک کوڑا معاف کرے میں وہ بات ضرور کہوں گا۔

۵۰۴۵- سلیمان کی کھانا کھانے کے بعد کی دعا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن اسد، ابو داؤد طیالسی، شعبہ، اعمش، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن سوید کہتے ہیں کہ سلیمان جب کھانا کھا چکتے تو فرماتے الحمد للہ الذی کفانی المؤونۃ واحسن الرزق تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لئے ہیں جس نے محنت سے میرے لئے کفایت کی اور اچھا رزق عطا کیا۔

۵۰۴۶- ایک اور سند...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔ حارث بن سوید نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی سے بھی روایت کی ہے

۵۰۴۷- ذرا سی تکلیف پر گناھوں کا جھڑنا...... ہمیں ابو اسحق ابراہیم نے ابو یعلی، عبدالغفار بن عبداللہ، علی بن مسہر کی سند سے اور ابو احمد بن محمد نے اپنی سند سے اعمش، ابراہیم، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو شدید بخار تھا میں نے انھیں چھو کر دیکھا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ ﷺ کو شدید ترین بخار ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ اس لئے ہے کہ آپ ﷺ کو دو اجر ملتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ اس کے بدلے ہے۔ پھر فرمایا کہ مؤمن کو جب بھی کوئی کانٹے سے بھی تکلیف پہنچتی ہے یا اس سے بھی کم تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔[1]

اس حدیث کو شعبہ، ثوری، ابو معاویہ، ابو حمزہ، یعلی بن عبید نے بھی روایت کیا ہے حدیث متفق علیہ ہے

۵۰۴۸- اصل مال وہ ہے جو آخرت میں کام آئے...... ہمیں ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، عبداللہ بن سویدؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جسے مال اور اس کا ترکہ میں چھوڑنا اپنے مال سے زیادہ پسند ہو؟ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جسے مال اور اسکا ترکہ میں چھوڑنا پسند ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جان لو کہ تمھارا مال تو

---

[1] صحیح البخاری ۷/۵، ۱۵۳، وصحیح مسلم ۱۹۹۱. وفتح الباری ۱۲۰/۲۰.

صرف وہ مال ہے جو تم نے آگے (آخرت کے ذخیرے میں) بھیجا اور مال وارث وہ ہے جو تم نے اپنے پیچھے چھوڑا۔
اور فرمایا تم پہلوان کسے کہتے ہو؟ جواب ملا کہ جسے لوگ کشتی میں گرا نہ سکیں فرمایا کہ اصل پہلوان وہ ہے کہ جو غصہ میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر فرمایا تم لوگ رقوب کسے کہتے ہو (رقوب یعنی بے اولاد) صحابہ نے جواب دیا جسکی اولاد نہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا اصل بے اولاد وہ ہے کہ اس نے اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا ہو"۔[1] یعنی اولاد کی نیک تربیت کی ہو، اچھی تعلیم دی ہو
(متفق علیہ)

۵۰۴۹- اللہ تعالیٰ کا ایک بندے کی توبہ سے خوش ہونا...... ہمیں محمد بن احمد بن علی نے محمد بن یوسف بن طباع، عفان بن مسلم، ابوعوانہ، اعمش، ابراہیم، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے کوئی بندہ اپنے اس اونٹ پر خوشی سے گر پڑے جو اس سے صحراء میں گم ہو گیا ہو۔[2]

۵۰۵۰- مؤمن اور فاجر کی مثال...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عبداللہ بن یحیٰ کی سند سے اور محمد بن علی نے اعمش، عمارہ بن عبید، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں ایک رسول اکرم ﷺ سے اور دوسری خود سے ۔ کہ مؤمن وہ ہے جو اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے خوفزدہ ہو کہ کہیں یہ پہاڑ اس پر گر نہ پڑے اور فاجر وہ شخص جو گناہوں کو ایسے دیکھتا ہو جیسے کوئی مکھی ناک پر آ کر بیٹھ گئی ہو اور وہ اسے اس طرح کہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو صحراء میں ہو اور اونٹ پر اس کا کھانا پانی وغیرہ ہو ۔ اور یہ سو جائے اٹھ کر دیکھے تو اونٹ غائب ہے اور یہ اسے تلاش کرتے کرتے بھوک پیاس سے نڈھال ہو جائے اور سوچے کہ میں اسی جگہ جا کر مرتا ہوں جہاں سویا تھا لھذا یہ وہاں آئے اور وہاں آ کر سو جائے دوبارہ آنکھ کھلے تو سرہانے اس کا اونٹ اس کے سامان اور کھانے پانی کے ساتھ موجود ہو اس کو جو اس وقت خوشی ہو گی اس خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔[3]

۵۰۵۱- کسی کے گناہوں پر اسے کچھ نہ کہنے کا وبال...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، علی بن حجر اور ہشام بن عمار، اسماعیل بن عیاش، عبدالعزیز بن عبیداللہ، ثمامہ بن عقبہ، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کسی قوم میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کرے اور وہ قوم اس سے تعداد اور عزت میں بڑھے ہوئے ہوں اور وہ اس کی حالت کو نظر انداز کرتے ہوں تو اللہ ان پر بھی گرفت کرتا ہے۔

۵۰۵۲- سورۂ یس کی فضیلت...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے حسن بن عصمہ، احمد بن محمد بن اصفر، ابراہیم بن اسحٰق ازدی، ابومریم،

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۲۶، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۳۰. ومسند الامام أحمد ۱/۳۸۲. وفتح الباری ۱۱/۲۶۰.

۲۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۱/۲۰۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۸.

۳۔ صحیح البخاری ۸/۸۳، ۸۴. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۳۰. وفتح الباری ۱۱/۱۰۲.

عمرو بن مرہ، حارث بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ یٰس پڑھے تو صبح کو اس کی مغفرت ہو جائے گی[۱]

(نوٹ) یہ حدیث حارث کی سند سے غریب ہے، عمرو سے اسے صرف ابو مریم نے نقل کیا ہے۔ اور یہ عبدالغفار بن قاسم کوفی ہے اس کی حدیث میں لین ہے۔

۵۰۵۳- قیامت میں شفاعت کی کثرت ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابراہیم بن نائلہ، کثیر بن یحییٰ، ابو عوانہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید، حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ حشر کے دن اسقدر شفاعت ہوگی اور لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ابلیسوں کے ابلیس کو بھی امید ہو جائے گی کہ شفاعت اس کی بھی ہو جائے گی[۲]

۵۰۵۴- شرابوں کی ممانعت ...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ دباء (کدو میں محفوظ کی جانے والی شراب) اور مزفت (برتن میں شراب ڈال کر اسے تارکول سے بند کر دیتے تھے) سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ عن ابراہیم والحارث[۳]

۵۰۵۵- نبی کریم ﷺ اہل بیت کو کبھی عام صحابہ سے خاص نہیں فرمایا ...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ آپ حضرات کو عام لوگوں کے مقابلے میں کسی چیز میں خاص کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے کبھی وہ خصوصیت نہیں دی جو عام لوگوں کو نہ دی گئی ہو۔ میری تلوار کے قبضے میں کوئی چیز نہیں ہے یہ کہہ کر آپ نے اس میں سے ایک کاغذ نکالا جس میں اونٹ کے دانتوں کی کوئی چیز تھی اور کاغذ میں لکھا تھا کہ ثور سے لیکر عایر تک مدینہ کا علاقہ حرم ہے جو کوئی اس میں غلط کام کرے یا غلط کام کرنے والے کے پاس جائے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے کچھ قبول نہ کریں گے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کا قول "حارث کی شان کی عظمت اور اس کا ذکر خیر کا" نقل کیا اور فرمایا کوفہ ان جیسی عمدہ اسناد کسی کی نہیں۔ اور فرمایا کہ میرے اور یحییٰ بن معین کے علاوہ اعمش عن ابراہیم عن حارث کی سند سے بیان کرنے والا کوئی شخص باقی نہیں ہے۔

۵۰۵۶- کعبہ پر حملہ ہوگا ...... ہمیں ابوبکر طلحی نے ابوحصین ووداعی کی سند سے اعمش، ابراہیم، حارث کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا کہ حج کرو اس سے پہلے کہ حج نہ کر سکو، گویا کہ میں ابھی اس گنجے، حبشی کو دیکھ رہا ہوں جس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ اس سے کعبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ یہ بات اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے تو انھوں نے فرمایا نہیں قسم اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا اور سانس کو درست کیا۔ میں نے یہ تمہارے نبی سے ہی سنا تھا[۴]

---

[۱] الترغیب والترهیب ۴۴۸/۲. والمطالب العالیة ۳۷۰۸. واتحاف السادة المتقین ۱۵۴/۵. واللآلی المصنوعة ۱۲۱/۱. والموضوعات لابن الجوزی ۲۴۷/۱ ... [۲] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۵/۱۰. ومجمع الزوائد ۳۸۰/۱۰.

[۳] سنن النسائی ۳۰۵/۸. ومسند الامام احمد ۲۷/۱، ۸۳، ۱۰۲/۲، ۲۴۱، ۱۱۰/۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۳۵۷، ۱۷/۵، ۱۳۳/۶، ۲۰۳، والمصنف لابن ابی شیبة ۲۱۵/۷. ۱۱۲/۳۵۲. ومسند الحمیدی ۷۰۸.

[۴] المستدرک ۴۴۸/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۳۴۰/۴. ۳۴۱. وتاریخ اصبهان للمصنف ۷۷/۲. والعلل المتناهیة ۷۳/۲. والدار قطنی ۳۰۲/۲. وکشف الخفا ۴۱۸/۱. والاحادیث الضعیفة ۵۴۳، ۵۴۴.

(۲۵۶) حارث بن قیس جعفی[1]

انہی بزرگوں میں ایک حارث بن قیس جعفی بھی ہیں۔

۵۰۵۷- ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، وکیع، اعمش، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

حارث بن قیس فرماتے ہیں کہ جب تو آخرت کے کسی معاملے میں ہو تو جمارہ اور جب دنیا کے معاملے میں ہو تو مت ٹھہر۔ اور جب کسی نیک کام کا ارادہ کرے تو اسے مؤخر مت کر اور جب تیرے پاس شیطان آئے اور تو نماز پڑھ رہا ہو شیطان کہے کہ تو ریا کار ہے تب تو نماز کو اور لمبی کردے۔

شریح بن حارث الکندی[2]

انہی بزرگوں میں قاضی ابوامیہ شریح بن حارث الکندی بھی ہیں، جو تسلیم و رضا کے حال میں تھے، اپنے نفس کے محاسبہ کے اصول پر قائم تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف باقی ماندہ زندگی پر ہلکا سا رونا ہے اور گزری ہوئی زندگی پر چیخ رونا ہے۔

۵۰۵۸- ظالموں کے لئے وعید...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن یزید، شعیب بن حجاب، ابراہیم کی سند سے اور ابوبکر بن مالک نے اپنی سند سے ابراہیم سے نقل کیا کہ

شریح کہتے ہیں کہ ظالموں کو عنقریب اس حق کا علم ہو جائے گا جو انھوں نے غصب کیا، ظالم سزا اور مظلوم مدد کا منتظر ہے۔

۵۰۵۹- شریح کا توکل...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوکریب، محمد بن علاء، عثام بن علی اعمش سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ شریح کی ٹانگ میں درد ہو گیا، انھوں نے شہد سے مالش کی اور دھوپ میں بیٹھ گئے۔ عیادت کرنے والے آئے اور انھوں نے پوچھا طبیعت کیسی ہے؟ انھوں نے فرمایا "اچھی ہے" انھوں نے پوچھا کہ طبیب کو دکھایا؟ شریح نے فرمایا کہ ہاں دکھا دیا۔ پوچھا اس نے کیا کہا فرمایا کہ اس نے خیر کا وعدہ کیا ہے۔

۵۰۶۰- سب کاموں کا مالک اللہ ہے...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوکریب، وکیع، یونس بن ابی اسحٰق عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ

شریح کے انگوٹھے میں زخم ہو گیا، اصحاب نے پوچھا کہ کیا طبیب کو دکھایا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ اسی نے تو زخم دیا ہے۔

۵۰۶۱- فتنے سے بے نیازی...... ہمیں محمد بن معمر نے ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، امام اوزاعی کی سند سے بیان کیا کہ عبدہ بن ابی لبابہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور مروان کی جنگ کے زمانے میں نو سال کا تھا لیکن شریح نہ کسی سے پوچھتے تھے، نہ ہی کسی سے اس بارے میں بات کرتے۔

---

[1]۔ طبقات ابن سعد ۱۶۷/۶۔ والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۴۲۱۔ والجرح ۳/ت ۳۹۶۔ وتاریخ بغداد ۲۰۶/۸، والکاشف ۱۹۷/۱ وسیر النبلاء ۷۵/۴۔ وتهذیب الکمال ۱۰۳۸ (۲۷۲/۵)۔

[2]۔ طبقات ابن سعد ۱۳۱/۶۔ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۶۱۱۔ والجرح ۴/ت ۱۴۵۸۔ ومجمع الزوائد ۱۸۸/۱۔ ۲۲/۷۔ والسنة لابن ابی عاصم ۸/۱۔ والدر المنثور ۶۳/۳۔ وکنز العمال ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۴۳۶۶۔

۵۰۶۲-دل کی حالت کون جانے؟......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن رافع، زید بن حباب، عبدالرحمٰن بن ثوبان عبدہ کی سند سے بیان کیا کہ

امام شعبی کہتے ہیں کہ شریح نے فرمایا کہ فتنہ گزر اگر میں نے اس کے بارے میں پوچھا نہیں۔ایک شخص نے کہا کہ اگر میں آپ جیسا ہوتا تو مجھے فکر نہ ہوتی کہ میں کب مر جاؤں۔شریح نے فرمایا جو کچھ میرے دل میں ہے اس کے ساتھ یہ کیسے ہوتا؟

۵۰۶۳-شریح کی بے نیازی کی پسندیدگی......ہمیں احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس، السراج، محمد بن صباح، جریر، اعمش شقیق کی سند سے بیان کیا کہ

شریح نے فتنہ کے دنوں میں فرمایا کہ میں نے نہ کسی سے پوچھا اور نہ اس بارے میں کسی کو بتایا نہ میں نے کسی مسلمان یا معاہد پر ایک درہم یا دینار کا ظلم کیا۔شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر میں آپ کے حال پر ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میں مر چکا ہوتا۔تو انھوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ کس طرح؟

۵۰۶۴-شقیق اور شریح کا مکالمہ......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن یحییٰ بن سعید اموی عن ابیہ، اعمش، شقیق کی سند سے بیان کیا کہ

مجھے شریح نے کہا کہ جب سے فتنہ شروع ہوا میں نے نہ کسی سے پوچھا اور نہ اس بارے میں کچھ معلوم ہوا۔میں نے کہا کہ اگر میں آپ جیسا ہوتا تو میں یہ چاہتا کہ میں مر چکا ہی ہوتا۔انھوں نے کہا اس کے ساتھ کیسے مرتے جو میرے سینے میں ہے؟ تو دو ایسے گروہوں سے ملتا جن میں سے ایک مجھے دوسرے سے زیادہ پسند ہے۔

۵۰۶۵-نیک عمل اور شریح کا خوف......ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے ابوالعباس سراج، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر کے زمانے میں جو فتنہ ہوا اس کے بارے میں شریح نے کہا کہ میں نے نہ کسی سے پوچھا اور نہ کسی کو بتایا۔جعفر کہتے ہیں کہ میمون کے علاوہ کسی اور نے مجھے بتایا کہ شریح نے یہ بھی کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید میری نجات نہ ہو۔

۵۰۶۶-اونٹ کو کیسے بنایا گیا......ہمیں احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، ابو کریب، وکیع، یونس بن ابی اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

شریح کہتے تھے کہ ہمارے ساتھ اصطبل چلو تا کہ ہم دیکھیں کہ اونٹ کو کیسے بنایا گیا۔

۵۰۶۷-فارغ لوگوں کا کام کھیل کود نہیں......ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے ابو یحییٰ رازی، ابو کریب عثام بن علی، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ شریح کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ کھیل کود میں لگے ہوئے تھے انھوں نے پوچھا یہ تم کیا [illegible] ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ آج ہم فارغ ہیں۔انھوں نے فرمایا کہ یہ فارغ لوگوں کا کام تو نہیں۔

۵۰۶۸-شریح کا فیصلہ......ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ثقفی، سوار بن عبداللہ عنبری، علاء، بن جریر کی سند سے بیان

کیا کہ ابوعبداللہ سالم کہتے ہیں کہ میں شریح کے پاس حاضر ہوا وہاں ایک شخص آیا ہوا تھا اس نے پوچھا کہ آپ کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا تیرے اور دیوار کے درمیان۔ اس نے کہا میں اھل شام میں سے ہوں۔ انھوں نے کہا کہ بہت دور علاقہ ہے اس نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا۔ انھوں نے کہا اتفاق اور بچوں کے ساتھ، اس نے کہا کہ میں نے اس کے لئے گھر دینے کو شرط کیا تھا۔ انھوں نے کہا شرط پوری کرنا ضروری ہے۔ اس نے کہا ہمارے درمیان فیصلہ کریں۔ انھوں نے کہا وہ تو میں کر چکا۔

۵۰۶۹-علماء سے میل جول سے علم حاصل ہوتا ہے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ، ابن نمیر، سفیان، عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ

شریح سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یہ علم کیسے حاصل ہوا؟ انھوں نے فرمایا کہ علماء سے میل جول کے ذریعے ان سے علم لیتا بھی تھا اور انھیں کو دیتا بھی تھا۔

۵۰۷۰-حضرت علیؓ نے فرمایا تم عرب کے سب سے بڑے قاضی ہو...... ہمیں محمد بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن سالم، ابراہیم بن یوسف عن ابیہ، ھبیر ہ کی سند سے بیان کیا کہ

''حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ اے لوگو! تمہارے فقہاء میرے پاس آئیں اور مجھ سے مسائل پوچھیں اور میں ان سے پوچھوں، چنانچہ دوسرے دن ہم ان کی خدمت میں جا پہنچے حتی کہ صحن بھر گیا۔ حضرت علی نے پوچھنے لگے اور یہ بتانے لگے، حتی کہ دوپہر ہوگئی لوگ تھک گئے مگر شریح گھٹنوں کے بل بیٹھے رہے اس سے کوئی سوال کیا جاتا تو وہ جواب بتا دیتے اور یہ ان سے کچھ پوچھتے تو وہ جواب دے دیتے حتی کہ خود حضرت علیؓ نے فرمایا:

اے شریح اٹھو! تم عرب کے سب سے بڑے منصف (قاضی) ہو۔

۵۰۷۱-ایک دادی اور ماں کا مقدمہ...... ہمیں محمد بن جعفر بن ھیثم نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عبداللہ بن صالح، عبثر، اجلح، عن رجل کی سند سے بیان کیا کہ

میں شریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بچے کی ماں اور نانی اس کے بارے میں لڑتی ہوئی آئیں، ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ وہ اس بچے کی حقدار ہے، چنانچہ اس بچے کی نانی نے یہ کہا (اشعار میں کہا)

نانی نے کہا

ابا امیة اتیناک وانت المرء نأتیه
اتاک ابن واماه وکلتانا تفدیه
فلو کنت تایمت لما نازعتک فیه
تزوجت فهاتیه ولا یذهب لک التیه
الا ایها القاضی. فهذی قصتی فیه

ترجمہ...... اے ابوامیہ ہم تمہارے پاس آئے ہیں اور تم ایسے شخص ہو جس کے پاس ہم آتے ہیں۔ ایک بچہ اور اس کی دو مائیں تمہارے پاس آئی ہیں اور ہم میں سے ہر ایک اس پر فدا ہے اگر تو رانڈ (بیوہ) ہی رہتی تو میں تجھ سے جھگڑا نہیں کرتی تو نے شادی کرلی ہے اس لئے اسے مجھ کو دیدے اور تجھے حیرانی نہ لیجائے۔ اے قاضی یہ قصہ ہے میرا اس بچے کے بارے میں۔

ماں نے کہا:

الا ایھا القاضی
قد قالت لک الجدۃ
قولا فاستمع منی
ولا تنظرنی ردہ
تعزی النفس عن ابنی
وکبدی حملت کبدہ
فلما صار فی حجری
یتیما ضائعا وحدہ
تزوجت رجاء الخیر
من یکفینی فقدہ
ومن یظہر لی الود
ومن یحسن لی رفدہ

ترجمہ......اے قاضی نانی نے ایک بات کہی اب تو مجھ سے سن اور اس کو لوٹانے میں میرا انتظار مت کر میرا دل میرے بچے کے بارے میں میرے جگر کو تسلی دیتا ہے، میں نے اس کے جگر کو اٹھایا جب وہ میری گود میں آیا تو اکیلا تنہا یتیم بے سہارا تھا۔ میں نے خیر کی امید پر نکاح کیا ہے جو اس کی جدائی پر کفایت کرے گا اور جو میرے لئے محبت ظاہر کرے گا اور جو میرے لئے اچھا تحفہ ھدیہ لائے گا۔

قاضی شریح نے کہا:

قد سمع القاضی ما قلتما
وعلی القاضی جھد ان عقل
قال للجدۃ بینی بالصبی
وخذی ابنک من ذات العلل
انھا لو صبرت کان لھا
قبل دعواھا یبغیھا البدل

(ترجمہ) قاضی نے تم دونوں کی بات سن لی اور قاضی پر کوشش لازم ہے اگر اسے عقل ہو۔ اس نے نانی کو کہا کہ بچہ کے ساتھ جدا ہو جا اور اپنے بیٹے کو لے لے علتوں والی عورت سے کیونکہ اگر یہ صبر کرتی تو یہ اسے ہی ملتا اس کے اس دعوے سے پہلے جو اسے بدل چاہتا ہے۔ اس طرح انھوں نے فیصلہ نانی کے حق میں کر دیا۔

۵۰۷۲- **ایک فریق کو حکمت بھرا جواب**...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر، ابن عون، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

قاضی شریح نے ایک شخص کا فیصلہ اس کے اعتراف کی بنیاد پر کر دیا تو اس نے کہا کہ اے ابو امیہ آپ نے بغیر گواہوں کے میرے خلاف فیصلہ کر دیا ہے۔ تو قاضی شریح نے کہا کہ مجھے تیری خالہ کی بہن کے بیٹے نے اس بارے میں خبر دی تھی۔

۵۰۷۳-ایک مسئلے کا جواب...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے ابراہیم بن اسباط، علی ابن الجعد، المسعودی کی سند سے بیان کیا کہ

ابوحصین کہتے ہیں کہ قاضی شریح سے اس بکری کے دودھ و گوشت کے بارے میں پوچھا گیا جو مکھیاں کھاتی تھی تو فرمایا کہ اس کا مفت کا چارہ ہے اور دودھ پاک ہے۔

۵۰۷۴-قاضی شریح کا ایذاءرسانی سے اعراض...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحیی بن سعید، ابوحیان تیمی کی سند سے بیان کیا کہ میرے والد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاضی شریح کی گھر کی ایک بلی مرگئی۔ ان کے حکم سے میں نے اسے ان کے گھر کے درمیان دفن کردیا (حالانکہ اس میں کوئی بہتا ہوا تالاب نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے ایسا کیا)۔

۵۰۷۵-قاضی شریح کا حکمت بھرا جواب...... ہمیں حسن بن عبداللہ بن سعید، ابوروق الھزانی، الریاشی کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قاضی شریح سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہ کر دیکھ رہا ہوں کہ تمھارا حال بے وقوفوں والا ہے، تو قاضی شریح نے کہا کہ تو اللہ کی نعمتوں کو دوسروں میں دیکھ رہا ہے اور جو اپنے آپ سے لاعلم ہے۔

۵۰۷۶-موت اور تقدیر سے فرار ممکن نہیں...... ہمیں احمد بن سلیمان نے احمد بن یحیی ثعلب نحوی، عبداللہ بن شبیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زیاد بن سمعان کی سند سے بیان کیا کہ

قاضی شریح نے اپنے بھائی کو خط لکھا جو طاعون سے بھاگ گیا تھا کہ امابعد تو اور وہ جگہ جہاں تو وہ ہے وہ ایسی نظر میں ہے کہ وہ جسے مانگے اسے عاجز نہیں کرسکتا اور بھاگنے والا اس سے چوک نہیں سکتا اور جس جگہ کو تو چھوڑ گیا ہے اس نے سب لوگوں کے معاملے میں جلدی نہیں کی اور حالات نے اس پر ظلم نہیں کیا تو اور وہ سب لوگ ایک ہی بساط پر ہیں اور قدرت والی ذات کی بخشش ان کے قریب ہے۔ والسلام

۵۰۷۷-حضرت عمرؓ کی قاضی شریح کو نصیحت...... ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید نے عبدان بن احمد، ابوبکر ابن ابی شیبہ، علی بن مسہر، الشیبانی، الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمرؓ نے قاضی شریح کو لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی دلیل کتاب اللہ سے آئے تو اس سے فیصلہ کرنا اور لوگ تمہیں اس سے فتنہ میں مبتلا نہ کریں اور اگر وہ مسئلہ آجائے جو نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ اس میں کوئی سنت رسول ہو تو لوگوں کا جس پر اجماع ہو، اسے دیکھ کر فیصلہ کرنا۔

۵۰۷۸-ایمان کی مضبوطی تقوی اور زوال لالچ ہے...... ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے احمد بن علی ابار، علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح سے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے بیان کیا کہ

قاضی شریح کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ہمراہ کوفہ کے بازار میں تھا کہ وہ ایک قصہ گو کے پاس رک گئے اور کہا ہم لوگ قریب زمانے کے ہیں اور قصے تو بیان کررہا ہے۔ میں سوال کرتا ہوں اگر تو نے جواب دیا تو ٹھیک ورنہ تجھے سزادوں گا۔ اس نے کہا امیر المؤمنین! آپ جو پوچھنا چاہتے ہیں پوچھیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ایمان کی مضبوطی اور زوال کس چیز سے ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایمان کی مضبوطی تقوی سے ہوتی ہے اور ایمان کا زوال حرص اور لالچ سے ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تجھ جیسے لوگ قصہ کہہ سکتے ہیں۔

۵۰۷۹-حسد سے کوئی فائدہ نہیں ...... ہمیں محمد بن عمر بن سلم نے محمد بن حلف بن مرزبان، الریاشی رحمہ اللہ، الاصمعی رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قاضی شریح سے کہا اے ابوامیہ اللہ نے تم پر ہی اکتفا کیا ہے تو قاضی شریح نے کہا کہ تو دوسروں میں نعمت کا ذکر کرتا ہے اور اندر کی نعمت کو بھول رہا ہے۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں تمھاری صلاحیتوں پر حسد میں مبتلا ہوں۔ انھوں نے کہا اللہ اس حسد سے تجھے کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ مجھے نقصان پہنچائے گا۔

۵۰۸۰-سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ کے نزدیک ہے ...... ہمیں حبیب بن حسن نے ابو مسلم الکشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، ابن عون الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ .... قاضی شریح کہتے ہیں جب بھی دو آدمی ملتے ہیں تو ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوتا ہے جو سلام سے ابتداء کرے۔

۵۰۸۱-حضرت عمر اور شریح ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق بن ابراہیم اور محمد بن صباح، جریر، الشیبانی، الشعبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر نے ایک شخص سے خچر خیار کی شرط سے خریدا اور جب اس کو لے کر چلے تو وہ تھک گیا، انھوں نے مالک سے کہا کہ اپنا خچر واپس لے لے اس نے کہا نہیں لوں گا، انھوں نے کہا کہ اپنے اور میرے درمیان حکم (ثالث) مقرر کر لو، اس نے کہا شریح ثالث ہیں انھوں نے پوچھا کون شریح ؟ اس نے کہا شریح عراقی، ان دونوں نے ان کے پاس جا کر پورا واقعہ بیان کیا تو شریح نے کہا کہ اے امیر المؤمنین جس طرح لیا ہے اسے لوٹا دیں یا جو رقم دی ہے وہ لے لیں، عمر نے کہا فیصلہ یہی ہے۔ جاؤ کوفہ جاؤ یہ پہلا دن تھا جب حضرت عمر نے انھیں پہچانا۔

۵۰۸۲-شریح کا اپنے بیٹے کے استاد کو خط ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبداللہ ابن محمد عن ابیہ، ہشام بن محمد کلبی کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی اولاد میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ شریح کا ایک بیٹا کتاب چھوڑ کر کتوں کی لڑائی کرواتا رہتا تھا انھوں نے کاغذ دوات منگوا کر اس کے استاد کو خط لکھا۔

ترك الصلوٰة لأكلب يسعى بها
طلب الهراش مع الغواة الرجس
فاذا اتاك فعضه بملامة
وعظه موعظة الاديب الاكيس
فاذا همممت بضربه فبدرة
فاذا ضربت بها ثلاثا فاحبس
واعلم بانك ما اتيت فنفسه
مع ما تجرعنيه اعز الانفس

(ترجمہ) اس نے کتوں کے لئے نماز چھوڑی ان کے ساتھ دوڑتا ہے اور کتوں کی لڑائی گمراہوں کے ساتھ مل کر کروائی، سو جب وہ تمہارے پاس آئے تو سختی ملامت کے ساتھ کرنا اور اسے سمجھدار استاد کی طرح نصیحت کرنا' اور اگر پٹائی کرنا چاہو تو کوڑے سے کرنا اور

جب تین مرتبہ مار چکو تو اسے پکڑ کر رکھنا (جانے نہ دینا)

۵۰۸۳- بدعتیوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیزاری...... ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن مصفی، بقیہ، شعبہ، مجالد، الشعبی، شریح، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ اے عائشہ جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے۔ یہ لوگ اس امت کے بدعتی خواہش پرست اور گمراہ لوگ ہیں میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے الگ ہیں۔[1]

۵۰۸۴- آنحضرت ﷺ کی ازواج اور صاحبزادیوں کی مہر...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوالزنباع، روح بن فرج وتکی بن ایوب، یوسف بن عدی، قاسم بن مالک، اشعث بن سوار، شعبی، شریح کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا عورتوں کی مہر زیادہ مت رکھو اس لئے کہ اگر یہ بات دنیا و آخرت میں عزت کا باعث ہوتی تو محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت اسے اپنانے کے زیادہ حقدار تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات اور بیٹوں کا نکاح بارہ اوقیہ چاندی سے زائد مہر پر نہیں کئے۔[2]

۵۰۸۵- مسلمانوں کی آئندہ حالت...... ہمیں سلیمان بن احمد بن عمرو الخلال کی نے اپنی سند سے محمد بن کعب قرظی حسن بن ابی حسن، شریح کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لوگ کچل دیئے جاؤ گے حتی کہ تم گھٹیا اور ذلیل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کے وعدے پورے نہ ہوئے ہوں اور امانت نکل چکی ہو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا تم جس چیز کو جانتے ہو اس پر عمل کرنا اور اجنبی چیز کو چھوڑ دینا اور احد احد کہنا اور یہ کہ اے اللہ ہماری اس کے خلاف مدد فرما جو ہم پر ظلم کرتا ہے اور ہماری اسکے خلاف کفایت کر جو ہم سے بغاوت کرتا ہے۔[3]

۵۰۸۶- جوانی میں توبہ کرنے والے نوجوان کا مرتبہ...... ہمیں ابوعمرو حمدان نے حسن بن سفیان، احمد بن سفیان، یحییٰ بن ایوب، عبدالجبار بن وہب، محمد بن عبداللہ سلمی، شریح کی سند سے بیان کیا کہ

مجھے بعض بدری صحابہ نے جن میں عمر بن خطابؓ بھی تھے بیان کیا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے جو کوئی نوجوان دنیا کی لذت اور مزے چھوڑ کر اپنی جوانی کو اللہ کی اطاعت میں لگاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین جتنا اجر عطا فرمائے گا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے لئے اپنی خواہشات کو چھوڑنے والے نوجوان، اپنی جوانی مجھ پر لگانے والے جوان تو میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔[4]

۵۰۸۷- جنت کے نناوے درجات اہل عقل کے لئے ہیں...... علی بن احمد بن علی المصیصی نے ایوب بن سلیمان قطان علی بن زیاد متوثی، غالب، شریح، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں ننانوے درجے اہل عقل کے ہیں اور ایک درجہ تمام ان لوگوں کے لئے جو

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۰۳.
۲۔ المستدرک ۲/۱۷۶، وسنن ابن ماجة ۱۸۸۷.
۳۔ مجمع الزوائد ۸/۲۸۳، وکنز العمال ۳۰۹۹۵، ۳۱۴۶۸، ۳۱۴۷۵.
۴۔ البدایة والنہایة ۹/۲۵، وکنز العمال ۴۳۱۰۵، ۴۳۱۰۶.

ان کے علاوہ ہیں۔[1]

۵۰۸۸-حضرت علیؓ کے خلاف شریح کا فیصلہ......محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے اعمش، ابراہیم ابن یزید تیمی (عن ابیہ) سے نقل کیا ہے۔

حضرت علیؓ کی ایک زرہ اونٹ سے گر گئی تھی آپ نے اسے ایک یہودی کے پاس دیکھا تو اس سے کہا کہ یہ میری زرہ ہے اس یہودی نے کہا یہ میرے ہاتھ میں ہے میری ہے۔ پھر بولا کہ تمہارے میرے درمیان مسلمان قاضی فیصلہ کرے گا، چنانچہ یہ دونوں قاضی شریح کی عدالت میں آئے قاضی نے حضرت علیؓ کو آتے دیکھا تو جگہ چھوڑ دی اور حضرت علی وہاں بیٹھ گئے اور پھر فرمایا کہ اگر میرا حریف مسلمانوں میں سے ہوتا تو میں مجلس کی برابری کرتا لیکن میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ" کافروں سے مجلس میں برابری مت کرو اور انھیں تنگ راستے اختیار کرنے پر مجبور کرو اگر وہ تمہیں گالی دیں تو ان کی پٹائی کرو اور اگر تمھاری پٹائی کریں تو ان کو قتل کر دو۔[2] قاضی شریح نے پوچھا امیر المؤمنین آپ ﷺ کیا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میری چاندی کی زرہ اونٹ سے گر گئی تھی یہ اس یہودی نے اٹھالی۔ یہودی بولا کہ یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔ قاضی شریح نے کہا اے امیر المؤمنین آپ سچ کہہ رہے ہیں یہ آپ ہی کی زرہ ہے لیکن اس کے گواہ درکار ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ ہاں میں اپنے غلام قنبر کو اور میرے بیٹے حسن کو گواہی کے لئے بلوالیتا ہوں۔ قاضی شریح نے کہا کہ قنبر کی گواہی تو ہم مان لیں گے لیکن حسن آپ کی بیٹے ہیں ان کی گواہی نہیں قبول کریں گے حضرت علی نے فرمایا کہ تیری ماں تجھے گم کرے کیا تو نے عمر بن خطاب کے حوالے سے ارشاد نبوی ﷺ نہیں سنا کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔[3] قاضی شریح نے کہا ہاں حضرت علی نے فرمایا کیا تم جنتی نوجوانوں کے سردار کی گواہی قبول نہیں کرتے اللہ میں تجھے بانقیا بھیج دوں گا جہاں چالیس دن تجھے ان کے فیصلے کرنے پڑیں گے۔ پھر یہودی کو کہا زرہ اٹھالو یہودی نے کہا مسلمانوں کا امیر، مسلمانوں کے قاضی کے پاس میرے ساتھ آیا فیصلہ امیر کے خلاف ہوا اور اس نے مان لیا امیر المؤمنین آپ سچے ہیں یہ زرہ آپ کی ہے جو آپ کے اونٹ سے گر گئی تھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" حضرت علی نے وہ زرہ اس کو دے دی اور نوسو درہم میں حوالے کر دی۔ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد حضرت علی کے ساتھ رہا اور صفین میں شہید ہوا۔

۵۰۸۹-ایک اور سند سے وہی واقعہ......ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے قاسم بن زکریا المقری علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ کی سند سے شریح نے بیان کیا کہ

جب حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ سے جنگ میں مصروف تھے تو ان کی زرہ گم ہوگئی جب جنگ ختم ہوئی تو یہ کوفے آئے زرہ ایک یہودی کے ہاتھ لگ گئی تھی وہ اسے بازار میں بیچ رہا تھا حضرت علی نے اسے کہا۔ اے یہودی یہ زرہ میری ہے جو میں نے نہ بیچی ہے نہ ہبہ کی ہے۔ اس نے کہا یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا قاضی کے پاس چلتے ہیں چنانچہ دونوں قاضی شریح کے پاس آئے حضرت علی قاضی شریح کے برابر میں بیٹھ گئے اور فرمایا اگر میرا حریف ذمی نہ ہوتا تو میں مجلس میں اس کے ساتھ برابری کرتا لیکن

۱۔ المصنف لابن أبي شيبة ۱۳/۱۳۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۴۱۹. ومختصر العلو ۱۰۷.

۲۔ العلل المتناهية ۲/۳۸۸. وتلخيص الحبير ۴/۱۹۳. ۳۸۸.

۳۔ سنن الترمذي ۳۷۶۸. وسنن ابن ماجة ۱۱۸. ومسند الامام أحمد ۳/۳، ۶۲. ۶۴، ۸۲. والمستدرك ۳/۱۶۶، ۱۶۷. والمعجم الكبير للطبراني ۳/۲۵، ۲۸. ۱۹/۲۷۲. وصحيح ابن حبان ۲۲۲۸. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۲/۹۶، ۹۷. وأمالي الشجري ۱/۴۴، ۲/۲۳۵، وكشف الخفا ۱/۴۲۹. والدر المنثورة ۷۱.

میں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی سنا ہے کہ انھیں کم درجہ دو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انھیں کم درجہ دیا ہے۔

شریح نے کہا امیر المؤمنین فرمایئے۔ حضرت علی کہنے لگے کہ اس یہودی کے پاس میری زرہ ہے جو میں نے نہ بیچی ہے اور نہ ہی کو ھبہ کی ہے۔ یہودی نے کہا کہ یہ میری زرہ ہے میرے ہاتھ میں ہے۔

قاضی شریح نے کہا گواہ لایئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جی ہاں قنبر اور حسن گواہی دیں گے کہ یہ زرہ میری ہے قاضی شریح نے کہا کہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ایک جنتی شخص کی گواہی قبول نہیں کرو گے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔

یہودی کہنے لگا کہ امیر المؤمنین مجھے اپنے قاضی کے پاس لائے اور ان کے قاضی نے ان کے ہی خلاف فیصلہ دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں یہ سچا دین ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ" اور یہ زرہ آپ کی ہے آپ اپنے اورق اونٹ پر سوار تھے اور صفین کی طرف متوجہ تھے رات میں یہ آپ سے گر گئی اور میں نے اٹھالی۔

بعد میں یہ شخص حضرت علیؓ کے ہمراہ نہروان میں خارجیوں کے خلاف جہاد میں شریک ہوا اور وہیں شھید ہوا۔

۵۰۹۰- قیامت میں ایک مقروض کا فیصلہ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر، محمد بن احمد بن محمد اور سلیمان بن احمد نے اپنی اپنی سند سے شریح، عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیقؓ کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقروض کو بلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اے ابن آدم تو نے لوگوں کے حقوق کیسے ضائع کئے۔ اور لوگوں کا مال کیسے لیا؟ وہ کہے گا میں نے برا نہیں کیا لیکن وہ مال غرق ہو گیا یا کہے گا جل گیا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ میں آج کے فیصلے کا حقدار ہوں لھذا اس کے گناھوں پر اس کی نیکیاں غالب آجائیں گی اور اس کے لئے جنت میں دخول کا حکم ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اس کے میزان میں رکھ دیں گے تو وہ بھاری ہو جائے گا[1]۔

یہ حدیث شریح کی سند سے غریب ہے۔

(۲۵۸) عمرو بن شرحبیل[2]

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان بزرگوں میں سے صحیح راستے کا عارف، کوچ کے لئے تیار ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل بھی ہیں۔

۵۰۹۱- ابو میسرہ کی کسر نفسی...... ہمیں احمد بن محمد بن عبداللہ نے ابوالعباس سراج، ھناد بن السری، محاربی، مالک، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ...... ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل اپنے بستر پر آئے تو کہا کہ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ یہ سن کر ان کی بیوی نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان نہیں کیا؟ آپ کو اسلام کی ھدایت نصیب فرمائی اور آپ کے ساتھ یہ کیا وہ کیا وغیرہ تو فرمایا کہ کیوں نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ ہم جہنم تک لیجائے جائیں گے لیکن یہ نہیں بتایا کہ ہم وہاں سے بچ کر آئیں گے یا نہیں؟

۵۰۹۲- کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا...... ہمیں احمد بن محمد نے ابوالعباس سراج، محمد بن صباح، جریر، فضیل بن غزوان کی سند سے بیان کیا کہ

---

[1] البداية والنهاية ٩/٢٥.

[2] طبقات ابن سعد ٦/١٠٦، والتاريخ الكبير ٦/رت ٢٥٧٦. والجرح ٦/رت ١٣٢٠. والكاشف ٣/رت ٤٢٣٤. وتهذيب الكمال ٤٣٨٣. (٢٢/٢٠) وتهذيب التهذيب ٨/٤٧.

عمرو بن شرحبیل کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ جب وہ بستر پر آتے تو کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں کبھی نہ ہوتا۔

۵۰۹۳-ابووائل کی ابومیسرہ بننے کی آرزو...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعاویہ، اعمش، کی سند سے بیان کیا کہ

ابووائل شقیق فرماتے ہیں کہ کسی ھمدانیہ عورت نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا جسے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کی جگہ اس کی کھال میں ہوتا، عمرو بن شرحبیل کے علاوہ۔

۵۰۹۴-عمرو بن شرحبیل جیسا بننے کی تمنا...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، یحیٰی بن آدم کی سند سے شقیق ابووائل کا قول نقل کیا ہے کہ

ھمدان کے رہنے والوں میں عمرو بن شرحبیل سے زیادہ میں نے کسی کے لئے نہیں چاہا کہ میں اس کی جگہ اس کی کھال میں ہوتا کسی نے کہا مسروق کو بھی نہیں؟ انھوں نے کہا نہیں۔

۵۰۹۵-ابومیسرہ ھمدان میں لاثانی تھے...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، ابونعیم، شریک، عاصم، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کسی ھمدانیہ عورت نے ابومیسرہ جیسا پیدا نہیں کیا کسی نے کہا کیا مسروق نہیں؟ فرمایا نہیں مسروق بھی نہیں۔

۵۰۹۶-حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سب سے زیادہ فضیلت...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید دارمی، ابوقدامہ، یزید بن ھارون، عوام، عمرو بن مرہ ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

ہمیں عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں افضل تھے۔

۵۰۹۷-حضرت ابن مسعود اور ابومیسرہ کی ایک رائے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد کی سند سے اور محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے ابومیسرہ سے بیان کیا کہ

مجھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اے عمرو! فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس' التکویر (آیت ۱۵۔۱۶) میں کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ گائے فرمایا کہ میری بھی یہی رائے ہے۔

۵۰۹۸-ابومیسرہ کی علمی برتری...... محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کی سند سے مرہ بن شرحبیل سے نقل کیا ہے کہ

سلمان بن ربیعہ سے کوئی وراثت کا سوال کیا گیا جواب سے عمرو بن شرحبیل نے مخالفت کی اور بحث ہوگئی تو غصہ سے سلمان بن ربیعہ کی آواز بلند ہوگئی چنانچہ فیصلے کے لئے دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس آئے (اس سے پہلے عمرو نے کہا تھا کہ واللہ اللہ تعالٰی نے اسی طرح اس کو نازل کیا ہے) حضرت ابوموسیٰ نے دونوں کی بات سن کر فرمایا کہ صحیح بات عمرو بن شرحبیل کی ہے۔ سلمان سے فرمایا کہ جب کوئی آدمی صحیح بات بتائے تو تمہیں غصہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور عمرو سے فرمایا کہ تمہیں بھی چاہیے تھا کہ آرام سے بات کرتے۔ مطلب یہ تھا کہ ان کو جواب اس طرح نہ دیتے کہ لوگ سنیں)

۵۰۹۹-ابومیسرہ کے علم کا اعتراف...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ عن ابیہ، وکیع عن ابیہ، ابواسحٰق کی

سند سے بیان کیا کہ مجھے ان کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ شریح ، ابومیسرہ کی عیادت کرنے گئے تو پوچھا کہ آپ اشارے سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا۔ ہاں۔ تو فرمایا کہ تم مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔

۵۱۰۰- **ابو میسرہ کا جنازہ** ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق یوسف ابن موسی وکیع ، اعمش ، عمارہ کی سند سے بیان کیا کہ ...... جس وقت ابومیسرہ کی وفات ہوئی تو ابومعمر نے عبداللہ بن سنجرہ سے یہ کہا کہ اے ابن مسعودؓ کے اصحاب جنازے کے پیچھے پیچھے چلو کیونکہ ابومیسرہ جنازے کے پیچھے چلنے کو مستحب سمجھا کرتے تھے۔

۵۱۰۱- **جنازہ پڑھانے کی وصیت** ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ، وکیع اور عبدالرحمٰن ابو اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

ابومیسرہ نے وصیت کی تھی کہ ان کا جنازہ قاضی شریح پڑھائیں۔

۵۱۰۲- **اللہ کی شان روزانہ کیا ہوتی ہے؟** ...... ہمیں میرے والد اور ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحیٰی بن مندہ ، احمد بن اسحٰق اھوازی ، ابواحمد زبیری ، اسرائیل ، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

ابومیسرہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''کل یوم هو فی شأن ''(الرحمٰن ۲۹) کے بارے میں فرمایا کہ اس کی شان یہ ہے کہ جس کا وقت آ جائے اسے موت دے دیتا ہے اور ماؤں کے رحموں میں چہرہ بناتا ہے جیسا چاہے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے اور قیدیوں کو چھڑاتا ہے۔

۵۱۰۳- **مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں ایک خواب** ...... (ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق ، عبیداللہ ابن سعید ، یزید بن ھارون ، عوام بن حوشب ، عمرو بن مرہ ، ابووائل کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور وہاں گنبد بنے ہوئے دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہیں؟ جواب ملا کہ ذوالکلاع اور حوشب کے لئے ہیں۔ یہ دونوں حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے جنگ میں مارے گئے تھے۔ میں نے پوچھا کہ حضرت عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ جواب ملا کہ تمہارے سامنے ہیں۔ میں نے کہا ان لوگوں نے تو آپس میں ایک دوسرے کو مارا تھا؟ جواب ملا جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملے تو ان کو وسیع مغفرت والا پایا''؟۔

۵۱۰۴- **بے وضو نماز پڑھنے ، مظلوم کی مدد نہ کرنے کا وبال** ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم الدبری ، عبدالرزاق ، معمر ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص کو جب مرنے کے بعد دفن کیا گیا تو اس کے پاس فرشتے آئے اور کہا کہ ہم تمہیں اللہ کے عذاب میں سے سو کوڑے ماریں گے۔ اس نے اپنے روزوں نماز اور محنت کا ذکر کیا تو انھوں نے تخفیف کر کے دس کوڑے کر دیئے۔ اس نے دوبارہ بات چیت کی تو معاملہ ایک کوڑے پر؟ آ کر ٹھہر گیا اور کہا کہ بس یہ ضروری ہے چنانچہ انھوں نے ایک کوڑا مارا تو پوری قبر آگ سے بھر گئی اور اس کو ہوش نہ رہا جب ہوش آیا تو اس نے پوچھا کہ مجھے یہ کوڑا کس غلطی کے بدلے مارا گیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ تو ایک دن سو کر اٹھا تو تو نے نماز پڑھی مگر تو نے وضو نہیں کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ ایک مظلوم شخص نے مدد مانگی تھی تو تو نے مدد نہیں کی۔

۵۱۰۵- **ایک اور سند سے یہی واقعہ** ...... ہمیں ابومحمد بن حیان ، ابویحیٰی رازی ، ھناد بن سری ، اسحٰق رازی ، ابوسنان ، ابواسحٰق کی سند

سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک شخص مر گیا تو ایک فرشتہ کوڑا لیکر آیا اور اس نے کہا کہ میں تجھے اس سے سو کوڑے ماروں گا (باقی آگے مذکورہ حدیث بیان کی)

۵۱۰۶-**حضرت عیسیٰ کا اپنی والدہ کے بنائے ہوئے سوت کی کمائی سے کھانا**...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، عبید ابو عبدالرحمن، حفص فزاری، ابواسحق کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل نے اس آیت یا ایھاالرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اے رسولو! پاکیزہ رزق کھاؤ اور نیک عمل کرو (المومنون آیت ۵۱) کے ذیل میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے سوت کاتنے سے حاصل ہونے والی آمدنی سے کھایا کرتے تھے۔''

عمرو بن شرحبیل نے حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، خباب بن ارت اور مہاجرین وانصار کے دوسرے بڑے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

۵۱۰۷-**شراب کے حکم کے بارے میں حضرت عمرؓ کی دعا کی قبولیت**...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ کی سند سے، اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحق سے نقل کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں شراب کے سلسلے میں شافی حکم عطا فرما چنانچہ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۱۹ نازل ہوئی تو حضرت عمر کو بلوا کر یہ آیت سنائی گئی تو انھوں نے پھر کہا کہ اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا کر، پھر سورہ نساء آیت (۴۳) نازل ہوئی۔ اور منادی رسول ﷺ نے نماز کے وقت پکار کر کہا کہ جو لوگ نشے میں ہیں وہ نماز کے قریب نہ آئیں۔ حضرت عمر کے سامنے جب یہ آیت پڑھی گئی تو انھوں نے پھر دعا کی اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا فرما۔ چنانچہ سورۂ مائدہ کی آیت ۹۱ نازل ہوئی جس کے آخر میں تھا کیا اب بھی باز نہیں آؤ گے حضرت عمرؓ نے آیت سن کر کہا ''ہم باز آئے ہم باز آئے۔

۵۱۰۸-**ایک اور سند سے یہی واقعہ**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن عباس رازی، محمد بن مہران الجمال نے اپنی سند سے ابواسحق سے نقل کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اے اللہ ہمیں شراب کے بارے میں شافی حکم عطا کر۔ چنانچہ یہ آیت جو سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۹ ہے نازل ہوئی اس کے بعد مذکورہ حدیث کے الفاظ ہیں۔

۵۱۰۹-**حضرت عمرؓ کی ایک آرزو کی قبولیت**...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید اللہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ کی سند سے ابن اسحق سے نقل کیا کہ ابو میسرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ جگہ ہمارے رب کے خلیل کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے؟ فرمایا۔ ہاں عرض کیا تو کیا ہم اسے نماز پڑھنے کی جگہ نہ بنالیں؟ اس پر آیت نازل ہوئی ''اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو'' (البقرہ آیت:۱۲۵)

۵۱۱۰-**کونسا گناہ بڑا ہے**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے معاذ بن مثنی اور یوسف قاضی نے محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل کی سند

سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل ابومیسرہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا، یارسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا گناہ؟ فرمایا یہ کہ تو اس ڈر سے اپنے بیٹے کو قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ جو کسی اور خدا کو نہیں پکارتے اور کسی محترم نفس کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے''۔ (الفرقان آیت: ۶۸) [۱]

۵۱۱۱- ہمیں ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابووائل ابومیسرہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے یہی ارشاد نبوی ﷺ بیان کیا ہے [۲]

۵۱۱۲- **ایک اور سند اور متن کا طریق**...... ہمیں محمد بن جعفر نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، واصل کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابووائل کو حضرت عبداللہ کے حوالے سے بیان کرتے سنا کہ

میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے [۳]

۵۱۱۳- **آخری زمانے میں مسلمانوں کے لئے ھدایات**...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی بکر مقدمی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان، اعمش، زید بن وہب، عمرو ابن شرحبیل، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تم میرے بعد کچھ امور واقعات دیکھو گے جنھیں تم جانتے نہ ہوگے۔ ہم نے عرض کیا۔ پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا لوگوں کو ان کا حق دو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو'' [۴]

یہ حدیث ثوری عن الاعمش کی سند سے غریب ہے

۵۱۱۴- **جو شخص نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھے وہ جھنمی ہے**...... ہمیں ابراہیم بن احمد بن ابی حصین اور حسن بن حمویہ خثعمی نے محمد بن عبداللہ حضرمی کی سند سے طلحہ بن مصرف، ابوعمار عمرو بن شرحبیل حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے تاکہ اس کے ذریعے گمراہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جھنم میں بنالے [۵]

۵۱۱۵- **قاتل اور مقتول کا مکالمہ**...... ہمیں محمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد نے ابراہیم ابن محمد بن حارث عبید بن عبیدہ التمار، معتمر بن سلیمان عن ابیہ، سلیمان، سفیان، عمرو بن شرحبیل عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص روز محشر میں دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوئے آئے گا کہ اے اللہ! اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ

۱، ۲، ۳ـ صحیح البخاری ۹/ ۲، ۱۹۰۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۴۲۔ وفتح الباری ۱۲/ ۱۸۷۔

۴ـ صحیح البخاری ۹/ ۵۹۔ وسنن الترمذی ۲۱۹۰، ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۸۴، ۳۸۷، وفتح الباری ۱۳/ ۵، ۷۵۔

مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۴، ۱۴۲، والموضوعات ۱/ ۹۲، ۹۷۔

تعالیٰ پوچھے گا تم نے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا کہ تا کہ تیری عزت ہو۔ اللہ کہے گا کہ یہ میرے لئے ہے۔ اور ایک دوسرا شخص ایک اور شخص کا ہاتھ پکڑ کر آئیگا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا اللہ پوچھے گا کہ تو نے قتل کیوں کیا؟ وہ کہے گا تا کہ فلاں کی عزت ہو۔ اللہ کہے گا عزت اس کے لئے نہیں چنانچہ اس شخص کو گناہ میں پکڑا جائے گا۔[1]

۵۱۱۶-ہمیں حبیب بن حسن نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابراہیم بن مستمر عروقی، عمرو بن عاصم بن معتمر کی سند سے بھی یہی روایت بیان کی۔

۵۱۱۷-حضرت خباب اور موت کی تمنا...... ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم بن اسحق حربی، حسین بن اسود کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحق سے بیان کیا کہ

عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں حضرت خباب کی عیادت کرنے گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے تو میں ضرور تمنا کرتا''۔[2]

(۲۵۹) عمرو بن میمون اودی[3]

(انہی بزرگوں میں عمرو بن میمون اودی بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے انتہائی مشتاق زندگی کو بھرپور کام میں لانے والے اور عبادت میں جھد کرنے والے تھے۔

۵۱۱۸-عمرو بن میمون کے حج وعمرے...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، عباس بن محمد، یحییٰ بن معین، ابوالمنذر کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے اسرائیل کو ابواسحق کے حوالے سے کہتے سنا کہ عمرو بن میمون نے سو حج اور عمرے کئے تھے اور اسود ابن یزید نے ستر حج اور عمرے کئے تھے۔

۵۱۱۹-موت کی تمنا کے الفاظ...... ہمیں عبدالرحمن بن عباس نے ابراہیم بن اسحق حربی، عبداللہ بن مطیع، ہشام، ابوبلج کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن میمون موت کی تمنا کرتے تھے تو یوں کہتے اے اللہ مجھے برے لوگوں کے ساتھ مت چھوڑ اور مجھے اچھے لوگوں سے ملا دے۔

۵۱۲۰-موت کی تمنا کے دوسرے الفاظ...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق بن ابراہیم، احمد بن منیع ہیثم، ابوبلج کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ سنن النسائی ۸۴/۷، والسنن الکبری للبیھقی ۱۹/۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۹/۱۰. والدر المنثور ۱۹۸/۲.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸۱/۴. وانظر الشطر الأول منه فی: صحیح البخاری ۱۰۴/۹. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴. وفتح الباری ۱۵۰/۱۱، ۲۲۱/۱۳.

۳۔ طبقات ابن سعد ۱۱۷/۶. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۵۹. والجرح ۶/ت ۱۴۲۲، والاستیعاب ۱۲۰۵/۳. والجمع ۳۶۳/۱. وسیر النبلاء ۱۵۸/۴. وتهذیب الکمال ۴۴۵۸. (۲۶۱/۲۲).

عمرو بن میمون موت کی تمنا نہیں کیا کرتے تھے حتی کہ یزید بن ابی مسلم نے انھیں بلوایا اوران پر بہت سختیاں کیں لگتا یہ تھا کہ وہ انہیں چھوڑے گا نہیں لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ یہ کہا کرتے تھے آج میں موت کی تمنا کرتا ہوں۔ اے اللہ مجھے نیکوں کے ساتھ ملا دے برے لوگوں کے ساتھ مت چھوڑ اور مجھے نہروں میں سب سے بہتر سے پلا دے۔

۵۱۲۱-پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، وکیع، جعفر، زیاد عمرو بن میمون کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، زندگی کو موت سے پہلے، فرصت کو مصروفیت سے پہلے مالداری کو غربت سے پہلے۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور صحت کو بیماری سے پہلے۔[۱]

۵۱۲۲-مسجد میں داخل ہونے کے بعد کا معمول...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابومعمر، قبیصہ، یونس بن ابی اسحٰق، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔۔ عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے۔

۵۱۲۳-میزبان پر مہمان کا اکرام لازم ہے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، سفیان، مسعر، ولید بن عیزار کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔ عمرو بن میمون فرماتے ہیں کو مساجد اللہ کا گھر ہیں اور آنے والے مہمان کا اکرام میزبان پر حق ہے۔

۵۱۲۴-قرب الٰہی یافتہ شخص کا عمل مقبول...... ہمیں فاروق خطابی نے عباس بن فضل اسقاطی، احمد بن یونس، زہیر، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کے ہاں ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو بڑا رشک آیا۔ انھوں نے کہا یہ شخص رب کے ہاں بڑا معزز ہے، چنانچہ رب تعالیٰ سے اس کا نام پوچھا تو رب تعالیٰ نے بتادیا۔ پھر فرمایا میں تجھے اس کا عمل بھی بتادوں کہ یہ لوگوں سے ان چیزوں پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دی ہیں۔ حسد نہیں کرتا تھا چغلخوری نہیں کرتا تھا۔ والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

۵۱۲۵-کلمہ تقویٰ ''لا الہ الا اللّٰہ'' ہے...... ہمیں محمد بن احمد حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ عمرو بن میمون نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی اوران کو تقویٰ کا کلمہ لازم کیا اور وہ لوگ اس کے حقدار اور اھل تھے''۔ (الفتح آیت ۲۶) کے بارے میں فرمایا۔ (کلمہ تقویٰ) ''لا الہ الا اللّٰہ'' ہے۔

۵۱۲۶-سب سے عظیم کلمہ کلمہ طیبہ ہے...... ہمیں میرے والد نے محمد بن یحیٰی بن مندہ، احمد بن اسحٰق جوھری، ابواحمد زبیری، اسرائیل، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ لوگ جو کچھ تکلم کرتے ہیں اس میں سب سے عظمت والا کلمہ ''لا الـہ الا اللّٰہ'' ہے سعید بن عیاض نے کہا۔ آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ واللہ وہ کلمہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اوران کے صحابہ پر لازم کیا تھا اور وہ لوگ اس کے اھل اور حقدار تھے۔

۱۔ المستدرک ۳۰۶/۴. وفتح الباری ۲۳۵/۱۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۵۱/۱۰. ۲۵۳. والترغیب والترھیب ۲۵۱/۴. وتخریج الاحیاء ۴۴۳/۴. وشرح السنۃ ۲۲۴/۱۴. وکشف الخفا ۱۶۷/۱. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۷۴. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲۲۳/۱۳.

۵۱۲۷-تین مسائل پر گفتگو مت کرو...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے ابوالعباس السراج، یحییٰ بن عثمان حربی، سوید بن عبدالعزیز، حصین کی سند سے بیان کیا کہ
عمرو بن میمون اودی کہتے ہیں کہ تین مسائل کو چھوڑ دو اور ان کے بارے میں گفتگو مت کرو (بحث مت کرو) تقدیر نجوم علی وعثمانؓ۔

۵۱۲۸-حوروں کا خیمہ ایک ہی لؤلؤ ہوگا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن حکیم اودی، شریک، حزن بن بشر کی سند سے بیان کیا کہ
عمرو بن میمون نے قرآن کی آیت، حور مقصورات فی الخیام (الرحمٰن آیت ۷۲) ترجمہ حوریں ہیں خیموں میں رہنے والی' یہ خیمہ ایک ہی موتی سے بنا ہوگا یعنی اسکی عمارتیں اور دروازے سب اسی ایک کے ہوں گے۔ (وہ پورا ایک ہی موتی ہوگا)

۵۱۲۹-عرش کے سایہ کی مسافت...... ہمیں محمد بن علی نے ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن آدم، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری، ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ..... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ قرآن کی آیت''وظل ممدود ''کھینچا ہوا سایہ ہے (الواقعہ آیت ۳۰) میں مذکور سایہ ستر ہزار سال کی مسافت جتنا طویل ہے۔

۵۱۳۰-عمرو بن میمون کا معاملہ...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے محمد بن اسحٰق ثقفی، داؤد بن رشید، ابوالملیح کی سند سے بیان کیا کہ..... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ قیامت کے دن میرا معاملہ میرے والدین کے ہاتھ میں دیا جائے۔

۵۱۳۱-عمرو کا نماز میں طول قیام کا ایک علاج...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے ابوالعباس السراج، محمد بن صباح، جریر، منصور، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔ عمرو بن میمون جب بوڑھے ہو گئے تو ان کے لئے دیوار میں ایک کیل (یا کیل نما لکڑی) ٹھونک دی گئی تھی وہ جب (رات کو) نماز میں لمبے قیام سے تھک جاتے تو اس سے ٹیک لگا لیتے یا ان کے لئے رسی لٹکا دی جاتی تھی تو وہ اس سے باندھ لیتے تھے۔

۵۱۳۲-ابن میمون کی ایک دعا...... ہمیں قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی تحریر میں موسیٰ بن اسحٰق، عبداللہ بن عون، مروان بن معاویہ، محمد ابن عبید کندی کی سند سے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن میمون کو یہ دعا کرتے سنا اے اللہ میں تجھ سے سلامتی اور اسلام مانگتا ہوں'' اور امن وایمان، ھدایت ویقین اور دنیا وآخرت میں اجر مانگتا ہوں۔
میمون کی صحابۂ کرامؓ سے روایت..... عمرو بن اودی نے حضرت عمر علی، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، معاذ بن جبل، ابوھریرہ، ابوایوب انصاری، ابومسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

۵۱۳۳-نبی کریم ﷺ کا پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا...... ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوغسان مالک بن اسماعیل اسرائیل، ابواسحٰق عمرو بن میمون، حضرت عمر بن الخطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔۔۔ نبی کریم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی، کنجوسی، بری عمر (سخت بڑھاپا) عذاب قبر، اور دل کا فتنہ۔[1]

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الدعاء باب ۱۰، وسنن النسائي، كتاب الاستعاذة باب ۶. ۲۷. ۳۰. ۴۹. ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۲. والمستدرك ۱/ ۵۳۰. ومشكاة المصابيح ۲۴۶۲.

۵۱۳۴- حضرت عمرؓ کا سنت نبوی اور توحید پرستی کا جذبہ...... ہمیں عبداللہ بن جعفرؒ نے، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحق کی سند سے بیان کیا کہ...... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا وہ فجر کی نماز کے پڑھنے کے بعد لوگوں کو جمع کئے ہوئے تھے فرمایا کہ مشرکین طلوع شمس سے پہلے سفر نہیں کرتے تھے (جگہ نہیں چھوڑتے تھے) اور کہتے کہ ثبیر نکلا ہوا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی تھی چنانچہ حضرت عمرؓ پڑاؤ اٹھوا کر طلوع شمس سے پہلے روانہ ہو گئے۔

۵۱۳۵- حضرت عمر بن الخطابؓ کی شہادت کا واقعہ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یحیٰ بن ابی کثیر، اسرائیل، ابواسحق کی سند سے بیان کیا کہ...... عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عمرؓ کو خنجر لگا اس دن میں فجر کی نماز میں دوسری صف میں تھا میں حضرت عمرؓ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ ان کی عادت تھی کہ اقامت کے بعد پہلی صف کو درست کراتے اور اگر کسی کو آگے یا پیچھے صف میں دیکھ لیتے تو کوڑے سے اس کی تواضع کرتے۔ بس اسی لئے میں پہلی صف میں کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ میں دوسری صف میں تھا حضرت عمرؓ نماز کے لئے تشریف لائے تو ابو لـؤلـؤ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا وہ ان کے سامنے آگیا اس نے ان سے کچھ سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا دوبارہ سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا پھر سرگوشی کی پھر چھوڑ دیا اور اس کے بعد خنجر مار دیا۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو ہاتھ سے یوں کہتے سنا کہ اس شخص کو پکڑو اس نے مجھے قتل کر دیا ہے۔

اس کے بعد وہ لوگوں میں گھس گیا اور الٹا سیدھا خنجر چلانا شروع کر دیا جس سے تیرہ افراد زخمی ہوئے ان میں سے سات شہید ہو گئے لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اتنے میں ایک شخص نے اسے پیچھے سے قابو کر لیا۔ ایک شخص نے آواز لگائی۔ اے اللہ کے بندو! سورج نکل گیا نماز پڑھ لو چنانچہ لوگ جمع ہو گئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو آگے کر دیا انھوں نے مختصر سی نماز پڑھائی اور سورۂ کوثر و سورۂ النصر انہیں پڑھیں اور پھر حضرت عمرؓ کو اٹھا کر لیجایا گیا لوگ بھی وہاں آ گئے حضرت عمر نے عبداللہ بن عباس کو آواز لگائی کہ مجمع سے باہر آؤ اور پھر لوگوں سے کہا کہ اتنے ساروں کے سامنے یہ تم میں تھا؟ لوگوں نے کہا اللہ کی پناہ ہمیں علم نہ تھا اور نہ ہم اسے دیکھ سکے۔ فرمایا طبیب کو بلاؤ چنانچہ وہ آیا اس نے پوچھا کونسا شربت پسند ہے؟ فرمایا نبیذ تمر، تو اس نے وہ پلایا مگر وہ بعض زخموں سے باہر آ گیا لوگ کہنے لگے کہ یہ تو پیپ لگتی ہے چنانچہ اس نے آپ کو دودھ پلایا تو وہ بھی باہر نکل آیا۔

حضرت عمرؓ نے کہا وہ شام تک انتظار کرتا تو میں کچھ کر لیتا۔ پھر فرمایا اے عبداللہ بن عمر۔ میرے پاس وہ کاغذ لاؤ اس میں کچھ لکھا ہے وہ مٹانا ہے ابن عمر نے عرض کیا میں اسے مٹادوں گا مگر انھوں نے فرمایا کہ وہ میرے علاوہ کوئی نہیں مٹائے گا اس میں دادا کا حصہ لکھا تھا انھوں نے اپنے ہاتھ سے مٹادیا۔

پھر فرمایا علی، عثمان، عبدالرحمٰن، طلحہ زبیر اور سعدؓ کو بلاؤ چنانچہ بلوایا گیا تو حضرت علی اور حضرت عثمان حاضر تھے۔ تو آپ نے ان سے فرمایا اے علی لوگ شاید تمہیں رسول اکرم ﷺ کی رشتہ داری اور دامادی اور تمہارے علم و سمجھ کی وجہ سے خلیفہ بنالیں تو ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ پھر حضرت عثمان سے فرمایا کہ اے عثمان شاید لوگ تمہیں رسول اکرم ﷺ سے دامادی اور تمھارے شرف کی بناء پر تمہیں خلیفہ بنادیں تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور ابن ابی معیط کی اولاد کو ان پر مسلط نہ کرنا۔ اور اے صہیب لوگوں کو تین دن نماز پڑھاؤ اور ان چھ حضرات کو گھر میں داخل کر دو۔ اور اگر یہ لوگ کسی ایک پر متفق ہو جائیں تو جو مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دینا جب لوگ وہاں سے نکل گئے تو فرمایا کہ اگر ایک کو بھی یہ خلیفہ بنادیں گے تو وہ ان کو صحیح راستے پر لے چلے گا۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا تو آپ نے ہی یہ فیصلہ خود کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ میں زندگی یا موت کے بعد بھی اس بات کی ذمہ داری اپنے سر لینا پسند نہیں کرتا۔

۵۱۳۶- مسجد کو نقش ونگار سے مزین کرنا...... ہمیں ابو عمرو اور محمد بن احمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالکریم بن عبدالرحمٰن بجلی، ابواسحٰق، عمرو بن میمون حضرت عمر بن خطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ...... رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب بھی کسی قوم کے اعمال بگڑیں گے وہ مسجدوں کو نقش ونگار سے مزین بنائیں گے۔[1]

۵۱۳۷- سکون حضرت عمرؓ کی زبان پر بولنا...... ہمیں سعد بن محمد الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاهر بن ابی احمد زبیری عن ابیہ، ابواسرائیل، ولید بن عیزار، عمرو بن میمون کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے تو عمر کا کیوں ذکر نہ کیا جائے ہم لوگ منکر نہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سب ہی مانتے ہیں کہ سکون حضرت عمر کی زبان پر بولتا ہے۔

۵۱۳۸- امت محمدیہ جنت کی آبادی کا نصف ہوگی...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق عمرو بن میمون حضرت عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم قباء میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چالیس دن سے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم جنت کا تہائی ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ اھل جنت کا نصف ہو گے۔ اور یہ اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان نفس ہی پہلے داخل ہوگا اور تم لوگ شرک میں محض اس طرح ہو جیسے کالے بیل کے جسم میں ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم میں ایک کالا بال۔[2]

۵۱۳۹- دعا اور سوال میں آنحضرت ﷺ کا عمل...... ہمیں ابوبکر محمد بن جعفر بن هیثم الانباری، محمد بن اسماعیل ترمذی، یحیٰی بن یحیٰی، یحیٰی بن زکریا عن ابیہ، اسحٰق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو تین مرتبہ فرماتے اور جب کوئی سوال کرتے تو تین مرتبہ فرماتے۔[3]

۵۱۴۰- قیامت کے بعد زمین کی تبدیلی...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے اور محمد بن احمد نے محمد بن یونس کدیمی، سھل بن حماد، جریر بن ایوب، ابواسحٰق عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کی آیت "جس دن زمین بدل دی جائیگی" (ابراہیم ۴۸) کے بارے میں فرمایا زمین سفید چاندی جیسی زمین میں بدل جائے گی جس میں حرام خون نہیں بہے گا اور نہ کوئی گناہ کا کام ہوگا۔[4]

۵۱۴۱- باب علی کھلا رکھا جائے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے ابوشعیب عبداللہ بن حسن حرانی، یحیٰی بن عبدالحمید، ابوعوانہ، ابوبلج، عمرو بن میمون، حضرت ابن عباسؓ کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۷، ۱۶۳۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۷، وفتح الباری ۱۱/۳۷۸، ۳۹۲، ۵۲۵.

۲۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۷، ۱۶۳، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۷، وفتح الباری ۱۱/۳۷۸، ۳۹۲، ۵۲۵.

۳۔ فتح الباری ۲/۵۰۳، ۸/۷۴.

۴۔ فتح الباری ۱۱/۳۷۵. وتفسیر القرطبی ۹/۳۸۳. وتفسیر ابن کثیر ۲/۲۹۶.

مسجد کے سارے دروازے بند کردو سوائے باب علی کے''۔[1]

اس کو عمرو بن میمون سے سوائے ابو بلج یحیٰ بن ابی سلیمان کے کسی نے روایت نہیں کیا۔

۵۱۴۲- باب علی کے سوا مسجد کے دروازے بند کردو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوشعیب حرانی، ابوجعفر نفیلی، سکین بن بکیر، شعبہ، ابو بلج، عمرو بن میمون، حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ باب علی کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کردیئے جائیں۔[2]

۵۱۴۳- ایمان کا مزہ محض لوجہ اللہ محبت...... ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم انباری نے ابراہیم بن اسحٰق حربی، عاصم بن علی، شعبہ، یحیٰ بن ابی سلیمان، عمرو بن میمون، حضرت ابوہریرہؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہے کہ وہ ایمان کا مزہ پائے تو وہ کسی سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرے۔[3]

۵۱۴۴- سورۂ اخلاص کا مرتبہ...... ہمیں محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن شاکر ضائغ، محمد بن سابق، مسعر بن کدام ابوقیس، عمرو بن میمون حضرت ابومسعود انصاری کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اتنا عاجز بھی نہ ہو کہ رات کو تہائی قرآن نہ پڑھ سکے۔ یہ سن کر شاید ان لوگوں پر گراں گزرا، تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ اللّٰہ الواحد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔[4]

۵۱۴۵- سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے...... ہمیں ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن یحیٰ بن مندہ، ابوکریب، وکیع، سفیان، ابو اسحٰق، عمرو بن میمون، حضرت ابوایوب انصاری کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (سورۂ اخلاص) قل ھو اللّٰہ احد'' تہائی قرآن کے برابر ہے۔[5]

۵۱۴۶- ہمیں احمد بن یوسف بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، ابوحذیفہ سے اور محمد بن احمد بن حسن، محمد بن احمد بن نصر، معاویہ بن عمرو سے دونوں نے (یعنی ابوحذیفہ اور معاویہ بن عمرو) زائدہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خیثم کی سند سے عمرو بن میمون سے یہی حدیث بیان کی اور ابواسحٰق اور ابوقیس نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۵۱۴۷- ہمیں احمد بن یوسف بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، اور ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے معاویہ بن عمرو بن میمون، عبدالرحمن بن ابی لیلی، امرأۃ من الانصار کی سند سے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے بیان کیا کہ

۱، ۲۔ الأمالی الشکری ۱/ ۴۲۔ وتاریخ بغداد ۴/ ۳۶۹۔ واللآلی المصنوعۃ ۱/ ۱۷۹۔ والموضوعات ۱/ ۳۶۵۔ وانظر: المستدرک ۳/ ۱۲۵۔ ومسند الامام أحمد ۴/ ۱۶۹۔ والسنن الکبری للبیهقی ۲/ ۴۴۲۔ ومجمع الزوائد ۹/ ۱۱۴۔ وفتح الباری ۷/ ۱۴۔ والضعفاء للعقیلی ۴/ ۱۸۵۔

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۹۸، ۵۲۰۔ ومجمع الزوائد ۱/ ۹۰۔ وشرح السنۃ ۱۳/ ۵۳۔

۴۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۳۳۔ ومسند الامام أحمد ۴/ ۳، ۸، ۴۴۲، ۱۲۲۔ وسنن الدارمی ۲/ ۴۶۱۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۲۵۵۔ وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/ ۱۱، ۲۸۶۔

۵۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۴۵، وسنن الترمذی ۲۸۹۴، ۲۸۹۹، وسنن النسائی ۱/ ۱۷۲، ۲۵۰۔ وسنن ابن ماجۃ ۳۷۸۷، ۳۷۸۸۔ ومسند الامام أحمد ۳/ ۲۳، ۴/ ۱۲۲، ۵/ ۴۱۸، ۶/ ۴۰۳۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/ ۱۹۸، ۱۰/ ۱۶۲، ۱۲/ ۸۲، ۴۰۵۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اتنا عاجز ہے کہ وہ رات میں ثلث قرآن بھی نہ پڑھ سکے۔ یہ سن کر ہمیں خوف ہوا کہ کہیں آپ ﷺ ایسا حکم نہ دے دیں جس سے ہم عاجز ہوں۔ لھذا ہم چپ رہے۔ پھر فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے؟ تین مرتبہ ایسے فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جس نے رات میں اللّٰہ الواحد الصمدا پڑھا اس نے اس رات تہائی قرآن پڑھ لیا۔

(۲۶۰) عمرو بن عتبہ[۱]

ابی شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہی بزرگوں میں مستجاب الدعوۃ، عمرو بن عتبہ بن فرقد بھی ہیں

۵۱۴۸- عمرو بن عتبہ کا شوق شھادت ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، احمد بن ابراہیم دورقی، وہب بن جریر عن ابیہ، ابراہیم بن علقمہ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم جہاد کے لئے نکلے ہمارے ساتھ مسروق، عمرو بن عتبہ اور معضد تھے جب ہم ماسبذان پہنچے تو وہاں کے امیر عتبہ بن فرقد تھے۔ ان کے بیٹے عمرو بن عتبہ نے ہم سے کہا کہ اگر تم لوگ ان (والد صاحب) کے پاس گئے تو تمہارے لئے کھانا وغیرہ تیار کریں گے اور ہوسکتا ہے اس طرح کسی پر ظلم ہو جائے لیکن اگر تم چاہو تو ہم اس درخت کے سائے میں رک جاتے ہیں اور اپنا بچا ہوا کھانا کھا کر اپنا کام کرتے ہیں چنانچہ جب ہم جہاد کے میدان میں پہنچے تو عمرو بن عتبہ نے ایک سفید جبہ کاٹا اور اس کو پہنا پھر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر میرا خون اس جبہ پر بہے تو بہت اچھا ہوگا۔ چنانچہ انھیں تیر لگا تو میں نے دیکھا کہ جبہ پر جس جگہ انھوں نے ہاتھ رکھا تھا وہیں خون بہہ رہا تھا۔ چنانچہ ان کی شھادت ہوگئی۔

۵۱۴۹- شہادت کا واقعہ دوسری طرح ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ کی سند سے عبدالرحمن بن زید سے بیان کیا ہم ایک لشکر میں نکلے جس میں علقمہ، یزید بن معاویہ، عمرو بن عتبہ، معضد عجلی عمرو بن عتبہ نکلے ان پر ایک نیا سفید جبہ تھا۔ انھوں نے کہا کہ اس پر خون کتنا اچھا بہے گا۔ پھر انھیں ایک پتھر لگا جس سے زخم ہوگیا اور خون بہنے لگا اور ان کی شھادت ہوگئی اور ہم نے ان کو دفن کیا۔

۵۱۵۰- عمرو بن عتبہ کی تین دعائیں ...... ہمیں احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، عبداللہ (ابن المبارک) فضیل بن عیاض، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن بن عتبہ فرماتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں اس نے مجھے دو دے دیں اور میں تیسری کا انتظار کررھا ہوں میں نے اس سے مانگا کہ مجھے دنیا کا خوب حصہ دے دے چنانچہ اب فکر نہیں کہ کتنا مال آرہا ہے کیا جارہا ہے اور میں نے اس سے نماز پڑھنے پر قوت مانگی جو اس نے عطا کردی۔ اور میں نے اس سے شہادت مانگی تھی چنانچہ میں امید لگائے بیٹھا ہوں۔

۵۱۵۱- شہادت کا واقعہ ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم علی بن اسحٰق، عبداللہ (ابن المبارک) عیسیٰ بن عمرو بن عمرو، السدی کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ کے چچازاد بھائی کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک خوبصورت چراگاہ میں اترے تو عمرو بن عتبہ نے کہا کہ یہ چراگاہ کتنی

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۰۶/۶. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۳۶. والجرح ۶/ت ۱۳۸۲. والکاشف ۲/ت ۴۲۵۴. وتاریخ الاسلام ۱۹۶/۳. وتھذیب الکمال ۴۴۰۷ (۱۳۵/۲۲)

خوبصورت ہے۔اور اب کتنا اچھا ہوگا کہ ایک منادی آواز دے کہ اے اللہ کے لشکر سوار ہو جاؤ چنانچہ ایک شخص نکلے گا اور پہلے حملہ آور دستے میں ہوگا اسے زخم لگے گا اور اسے لایا جائے گا اور شہادت کے بعد یہیں دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فوراً ہی ایک منادی نے آواز لگائی اے اللہ کے لشکر سوار ہو جاؤ کہا عمرو کو میرے پاس لاؤ عمرو کو میرے پاس لاؤ۔ یہ کہ کر اس نے کسی کو بھیجا مگر وہ انھیں پا نہ سکا اور عمرو شہید ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ عمرو کو اس جگہ دفن کیا گیا اور عتبہ اس دن لوگوں کے پاس تھا۔

راوی سدی کے علاوہ دوسرے روات کہتے ہیں کہ عمرو کو زخم لگا تو وہ کہنے لگے واللہ تو بہت چھوٹا ہے۔ مجھے میری جگہ میں لے چلو حتی کہ میں وہاں کچھ وقت گزار لوں اگر بچ جاؤں تو لیجانا چنانچہ ان کی شہادت وہیں ہوگئی۔

۵۱۵۲-عمرو اور ان کے والد کا مکالمہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش، مالک بن حارث، عبداللہ ربیعہ کی سند سے بیان کیا کہ

عتبہ بن فرقد نے عبداللہ سے کہا کہ اے عبداللہ اپنے بھتیجے کے معاملے میں میری مدد نہیں کرو گے ان کا مطلب عمرو کے احوال سے تھا۔ تو عبداللہ نے کہا کہ اے عمرو اپنے والد کی اطاعت کر۔ عمرو نے معضد کی جانب دیکھا وہ بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے کہ ان کی اطاعت مت کرنا۔ سجدے کرو اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرو۔ عمرو نے کہا اباجان میں تو غلام ہوں اور اپنی گردن چھڑانے کیلئے محنت کر رہا ہوں یہ سن کر عتبہ رونے لگے اور کہا اے میرے بچے! میں تجھ سے دو قسم کی محبت رکھتا ہوں ایک محبت تو محض اللہ کی رضا کے لئے۔ اور دوسری محبت باپ ہونے کے ناطے۔ عمرو نے کہا اباجان آپ نے مجھے جو مال دیا تھا وہ تقریباً ستر ہزار ہے آپ اگر مجھ سے وہ مانگتے ہیں تو لے لیں ورنہ مجھے خرچ کرنے دیں۔ عتبہ نے کہا اسے خرچ کردو۔ چنانچہ عمرو بن عتبہ نے وہ درھم (اللہ کی راہ میں) خرچ کردیئے یہاں تک کہ ایک درھم بھی باقی نہ رہا۔

۵۱۵۳-جہاد سے محبت...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، عبداللہ بن مبارک، عیسیٰ بن عمرو، السدی کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ نے ایک گھوڑا چار ہزار درھم میں خریدا ساتھیوں کو ناگوار گزرا کہ مہنگا لے لیا، مگر انھوں نے فرمایا یہ گھوڑا جو قدم بھی اٹھائے گا، دشمن اسلام کی طرف بڑھے گا اور یہ بات مجھے ان چار ہزار دراھم سے زیادہ پسند ہے۔

۵۱۵۴-عمرو کا دن بھر کا کھانا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کی سند سے امام احمد کی کتاب کے حوالے سے عبدالحمید بن لاحق سے نقل کرلیا ہے کہ

عمرو بن عتبہ کے لئے دو روٹیاں ہوتی تھیں ایک سے وہ سحری کرتے اور دوسری سے افطار فرماتے تھے۔

۵۱۵۵-عمرو کے لئے بادلوں کا سایہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے علی بن اسحٰق، حسن بن حسن، عبداللہ بن مبارک عیسیٰ بن عمر کی سند سے بیان کیا کہ...... خوط بن رافع کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں سے یہ طے کرلیتے تھے کہ وہ ان کی خدمت کریں گے چنانچہ ایک پڑاؤ میں سخت گرمی کے وقت میں ان کا ایک ساتھی ان کی طرف آنکلا تو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بادل ان پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ اس نے کہا عمرو بشارت ہو! مگر (فوراً) عمرو نے اس سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گا۔

۵۱۵۶-درندے عمرو کا پہرہ دیتے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن احمد بن سلیمان، زید بن احرم، عبداللہ بن داؤد کی سند

سے بیان کیا کہ
علی بن صالح کہتے ہیں کہ عمرو بن عقبہ نماز پڑھتے اور درندے پیچھے ان کے اردگرد پہرہ دیتے تھے۔

۵۱۵۷-عمرو کا اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا...... ہمیں ابو محمد بن حیان نے احمد بن حسین الحذاء، احمد دورقی، علی بن اسحٰق، ابن المبارک حسن بن عمرو فزاری کی سند سے بیان کیا کہ
عمرو بن عتبہ کے ایک غلام نے بتایا کہ ایک سخت گرمی کے دن ٹھیک دو پہر میں بیدار رہے اور ہم نے عمرو بن عتبہ کی تلاش شروع کی تو وہ ایک پہاڑ پر سجدے میں مصروف تھے اور ایک بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔ جب ہم دشمن کے مدمقابل ہوئے تو ان کی کثرت نماز کی وجہ سے پہریدار بھی مقرر نہیں کرتے تھے۔ ایک رات میں انھیں نماز پڑھتے دیکھا پھر ایک شیر کی دھاڑ سنائی دی چنانچہ ہم بھاگ گئے مگر وہ کھڑے نماز پڑھتے رہے۔ بعد میں ہم نے پوچھا کہ تمہیں شیر سے ڈر نہیں لگا؟ تو فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور سے ڈروں۔

۵۱۵۸-بادل ان کا سایہ کئے ہوتا...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباس شامہ، عبداللہ بن داؤد، علی بن صالح کی سند سے بیان کیا کہ۔
عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کی سواریوں کے آگے چل رہے ہوتے اور ایک بادل ان کو سایہ کئے ہوتا تھا۔

۵۱۵۹-بادل کا سایہ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابو عباس هروی، زید بن اخرم، عبداللہ بن داؤد، کی سند سے بیان کیا کہ
علی بن صالح کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کے جانور چرا رہے ہوتے اور ایک بادل ان کو سایہ کئے ہوتا:

۵۱۶۰-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد: احمد بن ابراہیم، مثنی بن مثنی، بشر بن المفضل، سلمہ بن علقمہ کی سند سے بیان کیا کہ (محمد ابن سیرین) نے بیان کیا کہ
عمرو بن عتبہ کا ایک مصاحب ان کے بہت مشابہہ تھا ایک مرتبہ عمرو فسطا میں تھے تو وہاں اسود آئے تو ان کے دل میں خیال آیا کہ یہ عمرو کا وہ مصاحب ہے لٰہذا وہ پوری رات ان کے پاس بیٹھے رہے اور جب عمرو سجدہ کرنے لگتے تو وہ سجدے کی جگہ آجاتے تو عمرو ان سے تھوڑا ہٹ کر (یا کہا انہی پر) سجدہ کر لیتے۔ جب عمرو کے وہ مصاحب صبح ان کے پاس آئے تو انھوں نے اسود کے اپنے سامنے آنے ان کے نہ جانے کا ذکر کیا ان کا یہ خیال تھا کہ اس نے کچھ کیا ہے تو عمرو نے اسے دکھایا اس کا نشان ان کے پاؤں پر تھا اور اس کی حرکتیں اسے بتائیں۔

۵۱۶۱-خوف خدا سے عمرو کی حالت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ سعید بن عامر، ہشام دستوائی کی سند سے بیان کیا کہ
جب عمرو بن عتبہ بن فرقد کی وفات ہوئی تو ان کے بعض ساتھی ان کی ہمشیرہ کے ہاں گئے اور ان سے ان کے کچھ احوال پوچھے تو انھوں نے بتایا کہ عمرو ایک رات تہجد پڑھ رہے تھے تو انھوں نے سورۂ مؤمن شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچے اور ان کو ڈراؤ اس قیامت کے دن سے جس دن دل حلقوم تک پہنچے ہوں گے۔ آیت (۱۸) تو وہ اس آیت سے (رونے کی وجہ) آگے نہیں جاسکے حتی کہ صبح ہوگئی۔

۵۱۶۲-آخرت کا خوف...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم دورقی، عنبسہ، بن سعید قرشی، ابن المبارک عیسی بن عمرو کی سند سے بیان کیا کہ

عمرو بن عتبہ بن فرقد رات کو گھوڑے پر سوار ہو کر قبرستان جاتے اور کھڑے ہو کر کہتے اے اھل قبور صحیفے لپیٹ دیئے گئے اعمال اٹھا لئے گئے پھر وہ روتے اور اپنے قدموں کی جگہ گر جاتے یوں ہی صبح ہو جاتی پھر وہ فجر کی نماز میں مسجد پہنچتے۔

الشیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ اھل کوفہ میں سے مشہور بڑے تابعی تھے جو کہ عبادت اور زھد میں معروف تھے عبادت نے انھیں روایت حدیث سے دور رکھا تھا۔ قاضی ابو احمد العسال نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ کوئی سند وہ نہیں جانتے۔

(۲۶۱) معضد ابوزید العجلی

انہی بزرگوں میں بڑے عبادت گزار شہید ابوزید العجلی معضد بھی ہیں

۵۱۶۳-معضد کی نیند کے بارے میں دعا...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم اودی، شریک، اعمش، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ

ھمام کہتے ہیں کہ میں معضد کے پاس آیا تو وہ سجدے کی حالت میں تھے میں ان کے قریب گیا تو وہ یہ دعا فرمارہے تھے۔

اے اللہ مجھے معمولی سی نیند سے چاق وچوبند فرمادے پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گئے۔

۵۱۶۴-تین وجوہات سے انسان ہونے کو پسند کرنا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، عبیداللہ بن عبدالکلاعی، بلال بن سعد کی سند سے بیان کیا کہ

معضد فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے اس کی پرواہ بھی نہ ہوتی کہ مجھے گھوڑا بنا کر پیدا کر دیا جاتا۔ (۱) دوپہر کی پیاس، (۲) سردی کی راتوں کا طویل ہونا، (۳) کتاب اللہ کی لذت میں راتوں کو جاگنا۔

۵۱۶۵-شہادت کا واقعہ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن فضیل، اعمش، ابراہیم، کی سند سے بیان کیا کہ...... علقمہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے یار (کسی شہر میں) پہنچے تو میں نے معضد کو ایک کپڑا دیا جس کا انھوں نے عمامہ باندھ لیا پھر انھیں سر میں ایک پتھر لگا (دوران جہاد) وہ اسے صاف کرتے اور میری طرف دیکھتے ہوئے کہتے جاتے واللہ یہ چھوٹا ہے اور اللہ اس چھوٹے میں برکت دے پھر خون زیادہ بہہ گیا تو ان کی شہادت ہوگئی علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے سے خون دھویا تو خون کا نشان گیا نہیں۔ اور علقمہ اسے پہنا کرتے اور اس کو پہن کر نماز پڑھتے۔ فرماتے کہ مجھے یہ کپڑا محبت کو بڑھاتا ہے اس لئے کہ اس میں معضد کا خون ہے۔

۵۱۶۶-علقمہ کی معضد سے محبت...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، معاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، کی سند سے بیان کیا کہ۔ ان کی چادر میں معضد کا خون لگ گیا تھا دھونے کے باوجود نشان نہیں گیا۔ وہ اسی کو پہن کر نماز پڑھتے اور کہتے ہیں کہ ان کی محبت اس سے بڑھتی ہے کیونکہ اس میں معضد کا خون لگا ہے۔

۵۱۶۷-عمرو اور معضد کی شہادت کا قصہ...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، معاویہ، اعمش،

عمارہ بن عمیر، عبدالرحمن ابن زید کی سند سے بیان کیا کہ
ہم ایک لشکر میں نکلے جس سے میں علقمہ، یزید بن معاویہ عمرو بن عتبہ اور معصد تھے عمرو نکلے انہوں نے ایک نیا سفید جبہ پہن رکھا تھا کہا کہ خون اس پر کتنا اچھا بہنے لگا پھر وہ محل کی طرف بڑھے تو انھیں ایک پتھر سر پر لگا جس سے خون بہنے لگا اور اس ہی جبہ پر خون بہا پھر ان کی وفات ہوگئی ہم نے انھیں دفن کر دیا۔
پھر معصد عجلی محل کی طرف بڑھے انھیں ایک پتھر لگا جس سے زخم ہو گئے یہ اسے چھوتے اور فرماتے کہ یہ چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ اس چھوٹے میں برکت عطا کرے گا پھر ان کی بھی شہادت ہوگئی ہم نے ان کی تدفین کی۔
الشیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کثرت عبادت کی شہرت کے باوجود مجھے ان کی کوئی مرفوع متصل روایت معلوم نہیں ہے۔

(۲۶۲) شبیل بن عوف[۱]

انہی بزرگوں میں خوف اور ڈر کو اپنانے والے نظر اور پیٹ کی حفاظت کرنے والے شبیل بن عوف احمسی بھی ہیں۔

۵۱۶۸- دنیا کی طلب میں پاؤں نہیں نکالے...... ہمیں میرے والد رحمہ اللہ نے ابراہیم بن محمد بن حسن کی سند سے اور ابو محمد بن حبان نے اپنی سند سے اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ
شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ میرے پاؤں دنیا کی طلب میں کبھی خاک آلود نہیں ہوئے۔
۵۱۶۹- کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھے...... ہمیں میرے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن کی سند سے اور ابو محمد بن حیان نے اپنی سند سے اسماعیل بن ابی خالد کے حوالے بیان کیا کہ
شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ میں کسی مجلس میں نہیں بیٹھا سوائے جنازے کے انتظار یا اور کسی ضرورت سے (بیٹھا ہوں)۔
۵۱۷۰- ہمیں عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے ولید بن بنان، محمد بن میمون، سفیان، عیینہ، ابن ابی خالد کی سند سے بیان کیا کہ
شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ جس شخص نے فحش بات سن کر افشا کر دی گویا وہ بات اس نے خود شروع کی۔
شبیل بن عوف کی کنیت ابو طفیل تھی۔ جاہلیت کا زمانہ پایا اور قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے حضرت عمرؓ، زید بن ارقم، اور ابو جبیرۃ انصاری سے روایت کی
۵۱۷۱- ہمیں ابو سعید احمد بن ابناء العباد انی نے جعفر بن محمد ابن حرب، محمد بن کثیر، سفیان، اسماعیل کی سند سے بیان کیا کہ
شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارا آج کل مؤذن کون ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمارے غلام اور آزاد کردہ غلام فرمایا یہ سب سے بڑا نقص ہے۔
۵۱۷۲- ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن احمد بن براء، علی بن مدنی، معتمر بن سلیمان، اسماعیل بن ابی خالد، شبیل بن عون، حضرت ابو جبیرہ انصاریؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور قیامت اسطرح بھیجے گئے ہیں میں اس سے اتنا پہلے آیا ہوں جتنا اس وقت کی ہوا (فرمایا) اس وقت کا سانس پہلے آیا ہے (ابو حمزہ سکری، مروان وغیرہ نے بھی اسماعیل سے یہ روایت لی ہے)[۲]

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۵۲/۶ . والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۲۸ . والجرح ۴/ت ۱۶۶۲ . والاستیعاب ۲۰۷/۲ . وأسد الغابة ۳۸۶/۲ . والاصابة ۲/ت ۲۷۶۱ . وتهذیب الکمال ۲۶۹۷ .
۲۔ الاحادیث الصحیحة ۱۲۷۵ . وفتح الباری ۱۹۱/۸ ، ۳۴۸/۱۱ . وسنن الترمذی ، کتاب الفتن باب ۳۹ . ومشکاة المصابیح ۵۵۱۳ .

۵۱۷۳-ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسین بن سفیان، محمد بن صباح، سفیان بن عیینہ، اسماعیل، قیس، ابو جبیرہ انصاری کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے قیامت کی ہوا میں بھیجا گیا ہے۔[1]

(۲۶۳) مرہ بن شراحیل[2]

انہی بزرگوں میں عبادت گزار، تہجد کے پابند۔ مزاق اور بے کار باتوں سے بچنے والے، اپنی زبان کو باتوں کے فتنے سے بچانے والے، الطیب ابو اسماعیل مرہ بن شراحیل بھی ہیں۔

۵۱۷۴-**مرہ کا نام طیب عبادت کی وجہ سے پڑا**...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد کی سند سے بیان کیا کہ یحیٰ بن معین کہتے ہیں مرہ بن شراحیل مرہ الطیب، ان کا عبادت کی وجہ سے نام طیب (پاک) پڑ گیا تھا۔

۵۱۷۵-**مرہ کا نام مرۃ الطیب پڑ گیا تھا**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم، اسحٰق بن سلیمان ابوسنان کی سند سے بیان کیا کہ......

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ مرہ بن شراحیل کا نام مرۃ الطیب پڑ گیا تھا۔

۵۱۷۶-**وہ بارہ سال ایک کمرے میں عبادت کرتے رہے**...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، ابن ادریس کی سند سے بیان کیا کہ...... حصین کہتے ہیں کہ ہم مرہ ابن شراحیل الطیب کے بارے میں پوچھتے ہوئے آئے تو لوگوں نے کہا کہ وہ اپنے اس کمرے میں ہیں جس میں بارہ سال سے عبادت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے پاس گئے۔

۵۱۷۷-**مرہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم کی سند سے اور ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق کی سند سے ابن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ وہ روزانہ ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور تم انکے گھر کو یوں تکتے رہتے جیسے وہ اونٹوں کا اصطبل ہو۔

۵۱۷۸-**تھک کر کیل کا سہارا لیتے تھے**...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے جعفر، یزید بن موہب، عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا کہ ابن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے مرہ بن شراحیل کو نماز پڑھتے دیکھا اور وہ دیوار میں گڑھی ایک کیل سے سہارا لئے ہوئے اور وہ اپنے قیام میں اللہ کی ثناء کرتے رکوع اور سجدے کرتے۔

۵۱۷۹-ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، ابوبدر، عمرو بن قیس ملائی کی سند سے بیان کیا کہ ابوبدر کہتے ہیں کہ ان کی عبادت اس درجہ بڑھ گئی کہ ان کا نام ان کی عبادت کی وجہ سے الطیب پڑ گیا۔

---

[1] الاحادیث الصحیحۃ ۸۰۸۔ والکنی للدولابی ۲/ ۲۳۔ والدر المنثور ۶/ ۵۰۔ والمطالب العالیۃ ۴۵۷۷۔ وکنز العمال ۳۸۳۳۱۔

[2] طبقات ابن سعد ۶/ ۱۱۶۔ والتاریخ الکبیر ۸/ رت ۱۹۳۴۔ والجرح ۸/ ۱۲۶۸۔ والجمع ۲/ ۵۱۷۔ وسیر النبلاء ۴/ ۷۴۔ والکاشف ۳/ رت ۵۴۵۳۔ وتھذیب الکمال ۵۸۵۶ (۲۷/ ۳۷۹)۔

۵۱۸۰-لوگوں کو کم اور اللہ سے مناجات کے لئے زیادہ وقت دینا...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کی سند سے اور ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، الولید بن شجاع عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ
علاد بن عبدالکریم کہتے ہیں کہ ہم مرہ ھمدانی کے پاس آتے اور وہ جب ہم سے ملتے کمرے سے نکلتے تو انکے چہرے، ہتھیلیوں، گھٹنوں، اور پیروں پر سجدوں کے اثرات ہوتے۔ وہ ہمارے ساتھ تھوڑی سی دیر بیٹھ کر اٹھ جاتے جیسے رکوع وسجدہ کررہے ہوں۔

۵۱۸۱-بڑھاپے میں ڈھائی سو رکعت روزانہ...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبداللہ بن ادریس وتکی بن آدمی مالک بن مغول، ابوفروہ ھمدانی کی سند سے بیان کیا کہ
ابن ابی الھذیل کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ھمدانی سے عرض کیا وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کی نماز کتنی باقی ہے؟ فرمایا ایک حصہ ڈھائی سو رکعتیں روزانہ''۔

۵۱۸۲-دو سو رکعت کی ایک روایت...... ہمیں احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ کی سند سے اور ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق کی سند سے شعبہ کے حوالے سے بیان کیا کہ...... ھیثم کہتے ہیں کہ مرہ روزانہ دو سو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

۵۱۸۳-شکرانے کے پچاس اور ایک سو چودہ نفل...... ہمیں ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، عتاب بن زیاد مروزی، عبداللہ (ابن المبارک) رجل کی سند سے بیان کیا کہ
جب پہلا فتنہ برپا تو اللہ تعالیٰ نے مرہ ھمدانی کو اس سے بچایا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اس سے بچ گیا میں ضرور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا۔ تو وہ روزانہ پچاس رکعت شکرانے کے پڑھا کرتے اور ان میں پورا قرآن ختم کرتے۔ پھر جب حضرت ابن زبیر والا مسئلہ کھڑا ہوا تو اس میں بھی بچے، چنانچہ انھوں نے بچنے کے شکر میں روزانہ قرآنی سورتوں کے عدد کے مطابق ایک سو چودہ رکعتیں پڑھنا شروع کردیں جن میں پورا قرآن ختم فرماتے۔

۵۱۸۴-مشاجرات میں شریک نہ ہونے کا جواب...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدرقی، عبدالرحمن بن غزوان، محمد بن طلحہ بن مصرف کی سند سے بیان کیا کہ
زبید ایامی کہتے ہیں کہ مرہ بن شراحبیل سے کہا گیا کہ کیا تم صفین میں حضرت علی کے پاس نہیں جارہے؟ انھوں نے فرمایا علی اپنے اچھے اعمال کی بدولت ہم سے آگے ہیں (مثلاً) بدر اور دوسرے غزوات میں رہے ہیں۔ مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں ان معاملات میں شریک ہو جاؤں جس میں ان کی توھین ہوئی ہو۔

۵۱۸۵-جنگ قادسیہ میں شرکت...... ہمیں ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، منصور بن ابی مزاحم، عبثر ابو زبید، عقبہ بن اسحق کی سند سے بیان کیا کہ
اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ مرہ نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کے تین ہزار آدمیوں کے ساتھ قادسیہ میں شریک ہوا تھا ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو میرے علاوہ کسی اور کے فتنے میں پڑا ہو اور کوئی ایسا نہ تھا جو مجھ پر رشک نہ کرتا ہو۔

۵۱۸۶-دین میں تفرقے کرنے سے بچو...... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن منصور، ابو بدر، عمرو بن قیس، کی سند سے بیان کیا کہ...... مرہ کہتے ہیں ہر شخص کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ رسول اللہ میں سے نہ ہو۔ یہ آیت پھر یہ آیت تلاوت کی بیشک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے تم ان میں کسی چیز میں نہیں ہو۔ (الانعام:۱۵۹)

۵۱۸۷-اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مقدر ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد الدروقی، معاذ بن معاذ، مسعودی، حمزہ عیدی کی سند سے بیان کیا کہ ہم مرہ بن شراحیل کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا۔

سنو! اگر اللہ تعالیٰ جس بندے کے لئے مصیبت مقرر کردیتا ہے تو وہ اسے پورا کرتا ہے اگر چہ بندہ فرمانبردار ہو۔ اور اگر کسی بندے کے لئے کوئی رزق لکھ دیتا ہے تو اسے ضرور دیتا ہے اگر چہ وہ نافرمان ہو۔

(مرہ بن شراحیل نے صدیقین صدیق اول اور صدیق اکبر کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی روایت کی ہے)

۵۱۸۸-دھوکے باز اور خائن جنت میں نہ جائیں گے...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، صدقہ بن موسیٰ، فرقد سبخی، مرہ ھمدانی، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں دھوکہ باز اور خیانت کرنے والے داخل نہیں ہوں گے۔[۱]

۵۱۸۹-مسلمان کو گمراہ کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا...... ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابوبکر ابن ابی عاصم، محمد بن اشعث کی سند سے اور ابوبکر عمر بن حمدان نے فرقد کی سند سے مرہ حضرت ابوبکرؓ کے حوالے سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو اپنے مسلمان بھائی کو گمراہ کرے یا وہ راستہ دکھائے جو اسے ناپسند ہو۔

۵۱۹۰-بری عادتوں والا جنت میں نہ جائے گا...... ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن حسین بن شقیق، ابوحمزہ، جابر عامر، مرہ ھمدانی، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بری عادتوں والا جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی مسلمان کو نقصان دینے والا اور دھوکہ دینے والا۔[۲]

۵۱۹۱-غلاموں سے اچھے سلوک کی روایت...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، اسحٰق بن سلیمان، مغیرہ بن مسلم فرقد سبخی، مرہ الطیب، حضرت ابوبکر صدیق کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں بری عادتوں والا داخل نہ ہوگا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ اس امت کے غلام اور یتیم دوسری قوموں سے زیادہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں! ان کا اکرام اپنی اولاد کی طرح کرنا اور جو تم کھاؤ وہ

---

[۱] مسند الامام احمد ۱/۷۱. وسنن الترمذی ۱۹۶۳. والترغیب والترهیب ۳/۳۸۰. واتحاف السادة المتقین ۶/۳۲۳. ۸/۳۳۹. وکنز العمال ۴۳۷۷۷، ۴۴۰۳۷.

[۲] سنن الترمذی ۱۹۴۶. وسنن ابن ماجة ۳۶۹۱. ومسند الامام أحمد ۱/۷، ۱۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۹۳. ومجمع الزوائد ۴/۲۳۶. واتحاف السادة المتقین ۶/۳۲۴. ۸/۱۹۴. ۹/۳۳۳. والترغیب والترهیب ۳/۲۱۲. وتنزیه الشریعة ۲/۵۳۲. وتخریج الاحیاء ۳/۲۴۷. وشرح السنة ۹/۳۴۹.

ان کو کھلانا۔ اس نے کہا تو ہمیں دنیا کیا فائدہ دے گی؟ فرمایا ایک اچھا گھوڑا جو تم پالو اور اس پر بیٹھ کر جھاد میں حصہ لو اور ایک غلام تیرے لئے کافی ہے۔ چنانچہ وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے اور جب وہ نماز پڑھے تو تیرا بھائی ہے۔[1]

یہ تین احادیث حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مرہ طیب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیں اور نہ ہی ان سے فرقد سنجی کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہے

۵۱۹۲- مدینہ نبی کریم ﷺ کا حرم ہے...... ہمیں قاضی ابواحمد نے محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن عبدالرحمٰن دمشقی، احمد بن عبدالرحمٰن، حسن بن عمر بن حسن معدل واسطی، عبداللہ بن عباس کی سند سے اور محمد بن طاہر بن قبیصہ فلقی نیستاپوری عن ابیہ، احمد بن حفص عن ابیہ ابراہیم بن طہمان، اسماعیل السدی کی سند سے بیان کیا کہ

مرہ ھمدانی کہتے ہیں کہ ھمیں حضرت علی بن ابی طالب نے رسول اکرم ﷺ کی تلوار کے قبضے میں رکھا ہوا صحیفہ پڑھ کر سنایا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہر نبی کا ایک حرم ہوتا ہے اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں۔ جو اس میں کوئی بدعت کرے یا بدعتی کے پاس جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اس سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا۔[2]

۵۱۹۳- صلوٰۃ العصر چھڑوانے والے کے لئے بددعا...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور ہمیں ابراہیم بن عبداللہ کی سند سے حبیب بن حسن اور حسن بن علا نے اپنی اپنی سند سے محمد بن طلحہ بن مصرف زبیدہ مرہ، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں لوگوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطی صلاۃ العصر سے مشغول کر دیا (ان کی وجہ سے پڑھ نہ سکے) اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو یا فرمایا گھروں کو آگ سے بھر دے۔[3]

۵۱۹۴- اخلاق بھی تقسیم شدہ ہیں...... ہمیں احمد بن جعفر بن معبد نے یحیٰی بن مطرف کی سند سے اور عبدالملک بن حسن نے حسن بن علان نے اپنی اپنی سند سے محمد بن طلحہ اور زبید مرہ، حضرت عبداللہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق کو تم میں اس طرح تقسیم کیا جیسے تمہارے رزق کو۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا عطا کرتے ہیں اسے بھی جو اس سے محبت کرتا ہے اور اسے بھی جو محبت نہیں کرتا لیکن ایمان صرف اسی کو عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ایمان عطا کرتا ہے۔

لھذا جب مال کو خرچ کرنے میں کنجوسی کرو؟ دشمن کے مقابلے میں لڑنے سے بزدلی دکھاؤ اور رات جاگنے پر کمزوری دکھاؤ تو سبحان اللہ والحمدللہ کی کثرت کرو اسلئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو سونے چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۵۱۹۵- اللہ سے محبت کرنے والے کو ہی ایمان عطا ہوتا ہے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبدالعزیز بن محمد بن دینار،

---

[1] سنن الترمذی ۱۹۳۶، وسنن ابن ماجة ۳۶۹۱، ومسند الامام أحمد ۱/۷، ۱۲، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۹۳. ومجمع الزوائد ۲۳۶/۴. واتحاف السادة المتقین ۳۲۴/۶، ۱۹۲/۸، ۹۳۳۹. والترغیب والترهیب ۲۱۲/۳. وتنزیه الشریعة ۵۳۱/۲. وتخریج الاحیاء ۲۴۷/۳. وشرح السنة ۳۴۹/۹.

[2] تاریخ ابن عساکر ۳۴۵/۶. (التهذیب) وکنز العمال ۳۴۸۶۴.

[3] صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۳۶، وفتح الباری ۱۹۵/۸.

ابوہمام عن ابیہ، عبدالرحمٰن بن زبید، عن ابیہ، مرہ، حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (مرہ نے یہ روایت موقوف بیان کی ہے) اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کیے ہیں جس طرح تمہارے رزق تقسیم کیے۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا پر اس شخص کو عطا کر دیتا ہے جو اس سے محبت کرے اور جو اس سے محبت نہ کرے لیکن ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔[1]

۵۱۹۶- مسلمان اور مؤمن کون ہے؟...... ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، محمد بن عیینہ، ابان بن اسحٰق، صباح بن محمد، مرہ ھمدانی حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق اس طرح تقسیم کیے ہیں جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے، اور اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو دے دیتا ہے جو اس سے محبت کرے یا نہ کرے لیکن دین صرف اس کو عطا کرتا ہے جو اس سے محبت کرے۔ اور اللہ جس کو دین عطا کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہوں۔ اور کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک اس کا ہمسایہ اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی زیادتیاں کیا ہیں؟ فرمایا اس کا ظلم۔[2]

برائی سے برائی نہیں مٹ سکتی...... اور کوئی بندہ مال حرام کما کر اس سے خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور اگر اسے یونہی پس پشت ڈال بھی دے تب بھی وہ جھنم کی آگ ہی زیادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا، لیکن برائی کو اچھائی سے ضرور مٹاتا ہے اور خبیث چیز دوسری خبیث چیز کو نہیں مٹا سکتی

۵۱۹۷- رات کی نماز کی فضیلت...... ہمیں محمد بن اسحٰق بن ایوب نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار شعبہ، زبید، مرہ کی سند سے بیان کیا کہ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے چھپ کر صدقہ کرنے کی فضیلت علانیہ صدقہ کرنے پر۔

۵۱۹۸- ہمیں احمد بن اسحٰق نے ابراہیم بن محمد بن حسن نے عبدالحمید بن محمد بن المستام، مخلد بن یزید، سفیان، زبید، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان فرمایا کہ
رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے چھپ کر صدقہ کرنے کی فضیلت علانیہ صدقہ کرنے پر۔[3]

۵۱۹۹- اللہ تعالیٰ کا دو بندوں پر تعجب...... ہمیں محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ الاشیب کی سند سے اور محمد بن احمد بن حسن نے عطاء بن سائب، مرہ ھمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

۱، ۲۔ مسند الامام أحمد ۱/۳۸۷. والمستدرک ۱/۳۳، ۲/۴۴۷، ۴/۱۶۵. والکنی للدولابی ۱/۱۴۱. ومجمع الزوائد ۱۰/۹۰، ۲۲. والترغیب والترھیب ۲/۵۴۹، ۳/۳۵۴. والدر المنثور ۲/۱۵۹، ۶/۱۷. وشرح السنة ۸/۱۰. والعلل المتناھیة ۲/۳۵۲.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۱. ومجمع الزوائد ۲/۲۵۱. أمالی الشجری ۱/۲۰۶. والترغیب والترھیب ۱/۴۲۹. وکنز العمال ۱/۳۱۴.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دو بندوں پر تعجب کرتے ہیں ایک تو وہ جو اپنے بستر، لحاف اور اپنے اہل وعیال کی محبت نماز کو ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ اپنے بستر لحاف اور اپنے اہل وعیال اور محبت والوں پر نماز کو ترجیح دیتا ہے محض میرے پاس موجود نعمتوں میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈر کر۔ دوسرا وہ شخص جو میدان جہاد سے شکست کھا کر بھاگے اور بھاگنے کی سزا اور واپس جانے کی فضیلت کو یاد کر کے وہ دوبارہ لوٹ آئے اور اللہ کے راستے میں اپنا خون بہادے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ محض میری نعمتوں میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈر کر میدان جہاد میں لوٹا اور اپنا خون میرے راستے میں بہادیا[1]

۵۲۰۰- لوگ اپنے اعمال کی بدولت جہنم سے چھوٹ جائیں گے...... ہمیں محمد بن مظفر نے علی بن حسن بن جنید، عبداللہ بن ھاشم طاؤسی، عبدالرحمن بن مھدی، اسرائیل، السدی، مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے لکھوایا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے اور اپنے اعمال کی بدولت چھوٹتے جائیں گے (حضرت شعبہ نے اس حدیث کے مرفوع ہونے کی تصدیق کی ہے اور خود ان سے عبدالرحمن نے موقوف روایت کی ہے)

۵۲۰۱- جہنمی لوگوں کے لیے وعید...... ہمیں ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن حمشاذ القوال المعروف بالقنادیل نے عبید بن حسن غزال کی سند سے اور ہمیں عبداللہ بن محمد نے اپنی کتاب سے اپنی سند سے السدی، مرہ حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اگر جہنمیوں کو کہا جائے کہ وہ دنیا کی کنکریوں کے برابر سالوں تک جہنم میں رہیں گے تو وہ رنجیدہ ہو جائیں گے لیکن وہ اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے بنے ہیں[2]

۵۲۰۲- نبی کریم ﷺ کی وفات کا واقعہ...... ہمیں ابوبکر بن محمد جعفر بن ھیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، محمد بن جعفر مدائنی، سلام بن سلیم، عبدالملک بن عبدالرحمن، حسن عوفی، اشعث، ابن طیق، مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی ماں حضرت عائشہؓ کے گھر میں جمع ہوئے۔ ہماری جانب رسول اکرم ﷺ نے دیکھا تو ان کے آنسو بہنے لگے، آپ نے اپنی جدائی کی اطلاع دی حتی کہ جدائی کا وقت قریب آگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں خوش آمدید، اللہ تم پر رحمت کرے، اللہ تمہیں جمع کرے، تمہاری مدد کرے، تمہیں بلند کرے، تمہیں فائدہ عطا کرے تمہیں توفیق دے تمہیں قبول کرے تمہیں سلامت رکھے میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے تمہارے ساتھ خیر خواہی کی درخواست کرتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اس کے شہروں میں اللہ سے سرکشی نہ کرنا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں خطاب فرمایا ہے کہ

یہ آخرت کا گھر ہے، اس کو ہم ان لوگوں کے لئے کردیں گے جو زمین میں سرکشی اور فساد نہیں چاہتے، اور اچھا انجام تقویٰ والوں کے لئے ہے (القصص آیت: ۸۳) اور فرمایا کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانہ نہیں ہے (الزمر آیت: ۶۰)

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپکا وقت مقرر کب ہے؟ فرمایا کہ اجل کا وقت آ پہنچا اور اب اللہ تعالیٰ سدرۃ المنتہٰی، جنۃ الماویٰ،

---

[1] مسند الامام احمد ۱/۴۱۶. السنن الكبرى للبيهقي ۹/۱۶۴. ومجمع الزوائد ۲/۲۵۵. وصحيح ابن حبان ۶۴۳. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۲۱. ومشكاة المصابيح ۲۲۵۱. الدر المنثور ۲/۱۰۰. وتفسير ابن كثير ۶/۳۶۵.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۲۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۹۶. وأمالي الشجري ۲/۳۰۷. والاحاديث الضعيفة ۱۰۵. والدر المنثور ۱/۸۴. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۵۱۹.

اور فردوس اعلیٰ ہی منزل ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو کس کپڑے میں کفن دیں؟ فرمایا میرے ان کپڑوں میں اگر تم چاہو یا پھر یمنی یا مصری سفید کپڑے میں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا جنازہ کون پڑھائے گا؟ یہ کہکر ہم رو پڑے فرمایا۔ رکو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں اچھی جزاء دے جب تم مجھے غسل دے کر کفن دے چکو تو میری قبر کے کنارے رکھ کر کچھ دیر کو باہر نکل جانا، کیونکہ سب سے پہلے مجھ پر میرے حبیب اور خلیل جبریل علیہ السلام جنازہ پڑھیں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل؛ پھر بہت سارے فرشتوں کے ہمراہ ملک الموت جنازہ پڑھیں گے۔ پھر تم لوگ آجاؤ اور میرے اُوپر درود وسلام پڑھو اور چیخ و پکار اور رونے سے مجھے تکلیف مت پہنچاؤ، میرے اُوپر نماز سب سے پہلے میرے اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر عورتیں۔ پھر تم لوگ پڑھنا اور اپنے اُوپر سلام بہت زیادہ پڑھنا، اور میرا جو صحابی غائب ہے اسے میری طرف سے بہت بہت سلام کہنا۔

سنو اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ہر اس شخص کو سلام کیا ہے جو اسلام میں داخل ہوا اور ہر اس شخص پر جو میرے دین میں میری اتباع کرے گا آج سے قیامت تک کے دن تک۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو قبر میں کون اتارے؟ فرمایا میرے اھل بیت میں سے مرد بہت سے فرشتوں کے ساتھ اتاریں گے فرشتے تمہیں دیکھیں گے مگر تم انھیں نہ دیکھ سکو گے۔[1]

(یہ حدیث مرہ عن عبداللہ کی سند سے غریب ہے اسے سند متصل سے صرف عبدالملک بن عبدالرحمٰن نے ذکر کیا ہے)

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بہت سے اصحاب کا ذکر کردیا ہے اور بہت سوں کو ذکر نہیں کر رہے ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

یزید بن وہب، سوید بن غفلہ، وزر بن حبیش، کردوس، ابوعمرو الشیبانی، یزید بن معاویہ نخعی، ہمام وغیرہ، ہم ان کے بارے میں ایک دو روایات نقل کردیں گے جو ان کے احوال کی نشاندھی کرتی ہوگی۔ یہ حضرات علم قرآن، احکام وغیرہ میں تبحر و مشہور تھے۔ ہم ان کے احوال کو سمیٹتے ہوئے کچھ ایسی روایات پر اکتفا کریں گے جو ان کی تعریف و مدح میں مروی ہیں۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۵۲۰۳-ابن مسعودؓ کے اصحاب روشن چراغ تھے...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حسن بن سہل، ابواسامہ، مالک بن مغول قاسم بن عبدالرحمٰن کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علی المرتضیٰؓ کا ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب (شاگرد) اس شہر کے چراغ ہیں۔

۵۲۰۴-سعد بن جبیر کا ارشاد...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، وکیع، سفیان، زبید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب اس شہر کے روشن چراغ تھے۔

۵۲۰۵-سب سے زیادہ برد بار و فقیہ...... ہمیں عبداللہ بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، عثمان بن عمر کی سند سے اور ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق سعید بن یحیٰ بن سعید، یحیٰ بن سعید مالک بن مغول، بیان احمسی کی سند سے بیان کیا کہ

شعبی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت بڑی بردبار، بہت زیادہ سمجھدار اور اس دنیا سے نفرت کرنے والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی مصاحبت اختیار کرنے والی جماعت کی طرح نہیں دیکھی۔

۵۲۰۶-صحابہ نہ ہوتے تو اصحاب ابن مسعود افضل ہوتے...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، عبثر، مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا کہ

شعبی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی جماعت سب سے بڑی برد بار اور سب سے زیادہ فقیہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں کی

---

۱. المطالب العالیة ۴۳۹۲. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۳۸۶.

جماعت سے زیادہ نہیں دیکھی۔ اگر صحابۂ کرام نہ ہوتے تو میں ان (ابن مسعود کے شاگردوں پر) کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔

۵۲۰۷- اصحاب ابن مسعودؓ دل کی روشنی تھے...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، اسود بن عامر، حسن یعنی ابن صالح، کی سند سے بیان کیا کہ

مطرف کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میرے دل کی جلاء (روشنی) ہو''

۵۲۰۸- چھ بڑے اصحاب...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، وکیع بن سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب میں چھ حضرات فتویٰ دیتے اور قرآن پڑھایا کرتے تھے علقمہ ابن قیس، مسروق، عبیدہ سلمانی، عمرو بن شرحبیل، حارث بن قیس۔

۵۲۰۹- حضرت ابن مسعودؓ کے اصحاب کے لئے اقوال...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، عبداللہ بن ادریس مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف اور ابوحصین کی سند سے بیان کیا کہ

ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے ایسے لوگوں (اصحاب ابن مسعود) کو دیکھا کہ ہم ان کے ساتھ چوروں کی طرح نظر آتے ہیں دوسرے نے کہا کہ اگر تو انھیں دیکھ لیتا تو ان پر اپنا جگر جلا دیتا۔

۵۲۱۰- ہماری اور اصحاب ابن مسعودؓ کی مثال...... ہمیں احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد عن ابیہ، ابواحمد، سفیان، نسیر بن ذعلوق کی سند سے بیان کیا کہ

محلے میں ایک شیخ تھے جنکا نام عروہ تھا جب وہ نماز پڑھتے تو اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا کرتے چنانچہ ہم نے اس بارے میں بات کی تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے کہ ہم ان کے پہلو میں چوروں کی طرح نظر آتے۔

(۲۶۴) زید بن وہب[۱]

انہی بزرگوں میں زید بن وہب بھی ہیں

۵۲۱۱- زید بن وہب کی شان...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سھل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول، ابو منصور کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبرستان کی طرف نکلا اور وہاں ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ایک اور شخص آیا اور ایک قبر کو سیدھا کرنے کے بعد میرے قریب بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا یہ قبر کس کی ہے؟ اس نے کہا میرے بھائی کی میں نے پوچھا سگا بھائی؟ کہا نہیں اسلامی بھائی ہے میں نے اسے رات کو خواب میں دیکھا تھا تو میں نے کہا اے فلاں تو زندہ ہے الحمدللہ رب العلمین تو یہ کہنے لگا کہ یہ جملہ تو نے تو کہہ دیا اگر میں اس کو کہنے پر قادر ہوتا تو یہ میرے لئے دنیا و مافیھا سے بہتر ہوتا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا جس وقت وہ مجھے دفن کر رہے تھے تو فلاں شخص نے کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھی تھیں اگر میں ان دو رکعتوں کو پڑھنے پر قادر ہوتا تو یہ میرے لئے

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۰۲/۶. والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۳۵۲. والجرح ۳/ت ۲۶۰۰. واسدالغابة ۲۴۲/۲. وسير النبلاء ۱۹۶/۴. والميزان ۲/ت ۳۰۳۲. والصابة ۵۸۳/۱. وتهذيب الكمال ۲۱۳۱. (۱۱/۱۰).

دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا۔

(یہ اس مردے نے انہی کے بارے میں کہا تھا کیونکہ زید کا قبرستان میں ٹھکانہ اس کی قبر کے سامنے تھا) زید بن وہب کی شان یہ تھی کہ اگر وہ مقیم ہوتے تو عبادت اور تنہائی کے لئے ہوتے اور اگر سفر میں ہوتے تو جہاد حج یا عمرے کے لئے ہوتے۔

۵۲۱۲۔ محمد بن حمید، ابویعلی، حسن بن حماد، عثام بن علی، اعمش، زید بن وہب کی سند سے مروی ہے حضرت زید فرماتے ہیں: ہم ایک لشکر کے ساتھ نکلے ایک رئیس کے باغ پر ہمارا گذر ہوا۔ لوگوں نے اپنے گھوڑے اس رئیس کے باغ میں چرنے کے لئے چھوڑ دیئے۔ لیکن میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے باغ کے دروازے پر ٹھہرا رہا۔ باغ کا مالک رئیس میرے پاس چل کر آیا اور کہنے لگا تو بھی ان لوگوں کی طرح باغ میں کیوں نہیں گھستا؟ میں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ یہ میرے لئے حلال نہ ہو۔ رئیس نے کہا اللہ نے تیرے ساتھ ایک ارادہ کیا تھا جو پورا ہو گیا اور تجھے ان پر نگہبان مقرر کر دیا۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ جب کہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہوں۔ رئیس نے کہا اگر تو نہ ہوتا تو یہ سب ہلاک کر دیئے جاتے۔

۵۲۱۳- چہرے پر سفر کے مستقل آثار..... ہمیں ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، عبداللہ بن داؤد کی سند سے بیان کیا کہ زید بن وہب کی خادمہ کہتی ہیں کہ زید کے چہرے پر سفر حج و عمرے کے مستقل آثار بن گئے تھے۔

۵۲۱۴- اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا..... ہمیں محمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابوبکر بن عیاش، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نکلے ہم نے دیکھا کہ ایک جھاڑی میں ایک شخص سر ڈھانپے سو رہا ہے۔ ہم نے اسے کہا کہ اتنی خطرناک جگہ میں سو رہے ہو ڈر نہیں لگتا تمہیں؟ اس نے اپنا سر کھولا اور کہا کہ مجھے اس (اللہ تعالیٰ) سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے اپنے علاوہ کسی اور سے ڈرتا ہوا دیکھے۔ (زید بن وہب نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوذر، حضرت حذیفہ اور دوسرے بڑے صحابہ سے روایت کی ہے۔

۵۲۱۵- بہترین زمانے پہلا دوسرا، تیسرا، چوتھا، ہیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن علی بن ولید نے فیض بن وثیق، اسحٰق بن ابراہیم صاحب اللبان، اعمش، زید بن وہب، حضرت عمر بن خطابؓ کی سند سے بیان کیا کہ

بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں موجود ہوں، پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی کسی بات کی پرواہ نہیں کرے گا۔[1]

۵۲۱۶- تین آدمی سفر میں کسی ایک کو امیر بنالیں...... ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عمار بن خالد، قاسم بن مالک، اعمش زید بن وہب کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب تین آدمی سفر میں ہوں تو ایک کو امیر بنالیں یہ حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۲۳۰۲، ۲۳۰۳. وفتح الباری ۶/۷. ۱۳/۲۱. واتحاف السادة المتقین ۲/۲۲۳. وتفسیر ابن کثیر ۷/۲۹۳. والبدایة والنهایة ۲/۲۸۶. وتلخیص الحبیر ۴/۲۰۴.

[2] سنن أبی داؤد ۲۶۰۹. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۵/۳۵۷. والمصنف لعبد الرزاق ۹۳۵۶. وشرح السنة ۱۱/۲۳. وکنز العمال ۱۷۵۰۰، ۱۷۵۵۰.

۵۲۱۷-حضرت عمار بن یاسر کا قاتل جہنمی ہے......ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے فضل بن تحیت سندی، احمد بن محمد رملی، یحییٰ بن عیسیٰ اعمش کی سند سے بیان کیا کہ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا قریش سے جھگڑا ہوا تو انھوں نے حضرت عمار پر بہت تشدد کیا۔ چنانچہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی عیادت کی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطاب میں فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عمار سے یہ ارشاد فرماتے سنا کہ تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تیرا قاتل جھنم میں جائے گا۔[1]

۵۲۱۸-آسمان وزمین میں ابوذر جیسا سچا کوئی نہیں......ہمیں محمد بن عبداللہ اور عمر بن حسن واسطی نے عبدان بن احمد، عمر بن شاذان بصری، بشر بن مہران، شریک، اعمش، زید، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا زمین وآسمان میں ابوذر جیسے سچے انسان کی مثال نہیں۔[2]

۵۲۱۹-ہمیں سلیمان بن احمد نے احمد بن داؤد مکی، ثابت بن عیاش احدب، ابورجاء کلبی، اعمش، زید بن وہب حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں چالیس افراد ہمیشہ ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل جیسے ہوں گے اللہ تعالیٰ زمین والوں پر سے مصائب کو ان کی وجہ سے دور کرتا ہے انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ اس اعزاز کو وہ لوگ نماز روزے اور صدقہ کی وجہ سے نہیں پاسکیں گے۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ وہ لوگ پھر کس وجہ سے یہ اعزاز پائیں گے؟ فرمایا کہ سخاوت اور مسلمانوں کی خیرخواہی کی بناء پر۔[3]

۵۲۲۰-بات چیت ترک کرنا......ہمیں حسن بن علی تیمی نے محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، علی بن مسلم، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، سلیمان اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سندس سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور پھر ایکدوسرے سے بات چیت چھوڑ دیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو جائیگا جب تک کہ وہ اس سے بات چیت شروع نہ کرے (یعنی ظالم جس کا قصور ہے)۔[4]

۵۲۲۱-خدا کے علم کے مطابق بندوں کے اعمال......ہمیں ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن فضل بن اسحٰق بن خزیمہ نے اپنے دادا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۷۰، ۷۲، ۷۳. ومسند الامام أحمد ۲۱۴/۵، ۲۱۵، ۳۰۰/۶، ۳۱۱. والمستدرک ۱۵۵/۲، ۳۸۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۸/۴، ۲۰۰. وفتح الباری ۷۳/۷، ۸۵/۱۳. ودلائل النبوة للبیهقی ۵۴۹/۲. والمطالب العالیة ۴۴۷۹، ۴۴۸۵. واتحاف السادة المتقین ۱۷۸/۷.

۲۔ سنن الترمذی ۳۸۰۱، ۳۸۰۲. وسنن ابن ماجة ۱۵۶. والمستدرک ۳۴۲/۳، ۳۴۴، ۴۸۰/۴. وصحیح ابن حبان ۲۲۵۹. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۲۵/۱۲. ومسند الامام أحمد ۱۷۵/۲، ۲۲۳. وطبقات ابن سعد ۱۶۷/۱، ۱۶۸. ومجمع الزوائد ۳۲۹/۹، ۳۳۰. والمطالب العالیة ۴۱۱۱. والکنی للدولابی ۱۴۶/۱، ۱۶۲/۲، ۱۶۹. والکامل لابن عدی ۱۸۱۶/۵.

۳۔ مجمع الزوائد ۶۳/۱۰. واتحاف السادة المتقین ۳۸۶/۸. والدر المنثور ۳۲/۱. وکشف الخفا ۲۵/۱. وکنز العمال ۳۴۶۱۲، ۳۴۶۱۳.

۴۔ المستدرک ۲۲/۱. ومجمع الزوائد ۶۶/۸. والترغیب والترهیب ۴۵۸/۳. وکنز العمال ۲۴۸۷۶.

محمد بن اسحٰق، محمد بن موسیٰ الحرشی، سہیل بن عبداللہ، اعمش، زید ابن وہب حضرت ابن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حافظین (کراماً کاتبین) جب کسی بندے پر اترتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر بند کتاب ہوتی ہے تو وہ جو کچھ بندے کہتے ہیں لکھتے ہیں اور جب اٹھنے لگتے ہیں تو دوسرا کہتا ہے کہ مہر لگی کتاب کی مہر توڑدو۔ چنانچہ وہ اس کی مہر توڑ کر کتاب کھولتا ہے تو اس میں وہی کچھ لکھا ہوتا ہے جو اس نے بندے کے اعمال والفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے ''جو وہ بندہ تلفظ کرتا ہے اس کے پاس ایک نگہبان مقرر ہے'' (ق آیت: ۱۸)[1]

۵۲۲۲۔ فتنوں کی آمد کی پیشن گوئی...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن عباس، حمید بن ربیع، محمد بن عمر رومی، ابومسلم (اعمش کے خادم) اعمش زید بن وہب، عبدالملک کی سند سے بیان کیا کہ فتنے یوں آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے۔ واللہ! اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے۔[2]

۵۲۲۳۔ حضرت علی کو میرے بعد دوست بناؤ...... ہمیں فہد بن ابراہیم فہد نے زکریا الغلابی، بشر بن مہران، شریک، اعمش زید بن وہب، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ وہ میری زندگی جئے اور میری موت مرے اور اس قبضہ یاقوتی کو تھامے جسے اللہ نے بنایا اور فرمایا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ میرے بعد علی کو دوست بنائے (اس حدیث سے بعض لوگ علی کی ولایت خلافت کے بارے میں استدلال کرتے ہیں۔ اس کا معنی یہ بھی نکلتا ہے جو ہم نے بیان کیا اور یہ حدیث موضوع بھی ہے یعنی من گھڑت۔[3]

۵۲۲۴۔ غلط نماز پڑھنا فطرت محمدی کے خلاف ہے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے فضیل بن احمد واحمد بن جبلہ، ابونعیم مالک بن مغول کی سند سے اور ابواحمد غطریفی نے بھی مالک بن مغول کے طریق سے طلحہ بن مصرف، زید بن وہب کی سند سے بیان کیا کہ۔۔۔

حضرت حذیفہؓ نے ایک شخص کو بہت ہلکی نماز پڑھتے دیکھے تو پوچھا کہ تمھاری اس طرح کی نماز کب سے ہے؟ اس نے کہا چالیس سال سے آپ نے فرمایا چالیس سال سے تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر ایسی نماز کے ساتھ مرگیا تو فطرت محمدی کے خلاف مرے گا۔ بعد میں انھیں بتایا گیا کہ اس شخص نے اپنی نماز تام اور اچھی کرلی ہے۔

☆☆☆☆

۱۔ تفسیر القرطبی ۱۱/۱۷۔

۲۔ المطالب العالیۃ ۴۴۰۷۔

۳۔ الأمالی الشجری ۱/۱۳۶. واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۹۱. والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۳، ۸۹۴. وکنز العمال ۳۴۱۹۸۔

(۲۶۵) سوید بن غفلہ[۱]

ابوامیہ سوید بن غفلہ کے اعمال میں اذان اور نماز تھے بڑھاپے میں بھی ان کی آرزو یہی تھی اور فتنوں نے ان کی عقل ماؤف نہیں کی اور نہ ہی جاہل بنایا۔

۵۲۲۵- سوید بن غفلہ کی تاریخ پیدائش...... ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن اسماعیل، احمد بن ابی طالب، عبدالسلام بن حرب، زیاد، خیثمہ، عامر شعبی کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے ایک سال چھوٹا ہوں۔

۵۲۲۶- سوید بن غفلہ کا مخضرمی تابعی ہونا...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابیہ وابوبکر، ھیثم، ھلال بن خباب میسرہ، ابوصالح، کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرنے والا آیا تھا اور میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی تھی لیکن میں نبی کریم ﷺ سے نہ مل سکا۔

۵۲۲۷- ایک سو ستائیس سال کی عمر کی ایک گواہی...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوھری، ابوحاتم، ابونعیم، حنش بن حارث نخعی کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے سوید بن غفلہ کو ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا وہ اس وقت ایک سو ستائیس سال کے تھے۔

۵۲۲۸- ایک سو سترہ سال کی عمر میں شادی...... ہمیں احمد بن محمد بن فضل نے ابوالعباس سراج، محمد بن ابان ومحمد بن احمد بن ابی خلف، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ نے ایک سو سترہ سال کی عمر میں شادی کی اور وہ پیدل چل آتے اور ہمیں جمعہ کی نماز پڑھاتے۔

۵۲۲۹- ایک سو بیس سال کی عمر میں تراویح کی امامت...... ہمیں احمد بن محمد بن فضل نے ابوالعباس سراج ابوکریب، حسین بن علی جعفی، ولید بن علی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا کہ سوید بن غفلہ رمضان میں تراویح کی امامت کرتے اور اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔

۵۲۳۰- سوید بن غفلہ کا ایک سو ستائیسواں سال...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن منصور، ابونعیم، حنش بن حارث کی سند سے بیان کیا کہ

حنش کہتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ کو دیکھا ان کی عمر ایک سو ستائیس سال تھی اور وہ کبھی نماز پڑھتے اور کبھی دعا کرتے۔

۵۲۳۱- تکبیر واقامت میں سوید کا عمل...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم، زھیر کی سند سے بیان کیا کہ عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ کا اہم عمل یہ تھا کہ مؤذن کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پیشتر ہی وہ تکبیر تحریمہ کہہ دیتے تھے۔

۱- طبقات ابن سعد ۶/۶۸. والتاريخ الكبير ۴/ت ۲۲۵۵. والجرح ۴/ت ۱۰۰۱. والاستيعاب ۲/۶۷۹. والجمع ۱/۱۹۹. وسير النبلاء ۴/۶۹. والكاشف ۱/ت ۲۲۱۸. والاصابة ۲/ت ۳۶۰۲. وتهذيب الكمال ۲۶۴۷. (۱۲/۲۶۵)

۵۲۳۲-سوید کی مستقل مؤذن بننے کی خواہش...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم، شریک کی سند سے بیان کیا کہ عمران کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ نے فرمایا کہ اگر میں محلے کا مؤذن بننے کی استطاعت رکھتا تو بن جاتا۔

۵۲۳۳-سخت دھوپ میں ظہر کی نماز کا معمول...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوبکر بن نعمان، ابونعیم حنش بن حارث، کی سند سے بیان کیا کہ...... علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سوید نے سخت دھوپ میں اذان دی یہ اذان حجاج نے سنی جو اس وقت محل میں تھا اس نے کہا کہ اس مؤذن کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ جب لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ سخت دوپہر میں نماز کیوں پڑھتے ہو؟ سوید نے جواب دیا کہ میں نے یہ نماز حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ پڑھی ہے۔

۵۲۳۴-سوید کا مال غیر سے احتراز...... ہمیں محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن صالح، عبداللہ بن جناد الجعفی، محمد بن ابان جعفی، عمران بن مسلم کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ سے اگر کوئی کہتا کہ فلاں نے دیا یا فلاں والی بن گیا تو وہ فرماتے کہ میرے لئے میرا نمک اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے۔

۵۲۳۵-اللہ تعالیٰ جھنمیوں کو بھلا دیں گے...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن ابی سھل نے ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق بن منصور، عبدالسلام، یزید، عبدالرحمٰن، منہال، خیثمہ کی سند سے بیان کیا کہ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ جھنمیوں کو بھلا دیں تو وہ ہر ایک جھنمی کو اس کے برابر کے ایک آگ سے بنے تابوت میں ڈال دیں گے پھر اس پر آگ کا ایک تابوت ڈال دیں گے اور تابوت کے ہر تختے میں آگ کی کیلیں ہوں گی۔ یہ تابوت آگ کے ایک اور تابوت میں ڈال کر مقفل کر دیا جائے گا پھر اس تابوت کو بھی دوسرے آگ کے تابوت میں ڈال کر آگ کا تالا ڈالدیا جائے گا پھر اس تابوت کے اندر آگ بھر دی جائیگی چنانچہ جھنمیوں کی دوسرے کو کبھی نہیں دیکھ سکیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے۔ ان کے لئے اوپر آگ کے بادل ہوں گے اور نیچے سے بھی ہوں گے (الزمر آیت ۱۶)- ان کے لئے جھنم کا بچھونا اور اوپر سے جھنم کا لحاف ہوگا۔

سوید بن غفلہ نے حضرت ابوبکر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت بلالؓ وغیرہ سے روایت کی ہے

۵۲۳۶- حضرت عمرؓ کا حجر اسود سے کلام...... ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی اور وکیع، سفیان، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سوید بن غفلہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا۔

۵۲۳۷-ریشم پہننے کی ممانعت...... ہمیں سلیمان بن احمد نے قاسم بن محمد الدلال مخول بن ابراہیم، اسرائیل، ابوحصین، شعبی، سوید بن غفلہ، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر سوائے دو انگلیوں کی مقدار کے۔[1]

---

۱. سنن النسائی ۸/ ۲۰۳. ومسند الامام احمد ۱/ ۱۵، ۴۲/۴۴، ۹۲، ۹۹. ومجمع الزوائد ۵/ ۱۴۱. وتاریخ بغداد ۱۰/ ۲۰۰. وکنز العمال ۴۱۸۷.

۵۲۳۸-ریشم پہننے کی مقدار جواز ...... ہمیں محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، بندار، معاذ بن ہشام عن ابیہ، قتادہ، شعبی، سوید بن غفلہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے دو یا تین یا چار انگل کی مقدار کے۔"[1]

۵۲۳۹-ایمان کی مضبوط صفت ...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے علی بن حسین بن بیان، عارم ابوالنعمان کے طریق سے اور سلیمان بن احمد نے اپنی سند سے ابواسحٰق، سوید بن غفلہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، اے عبداللہ بن مسعود! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ (ایسا تین مرتبہ ہوا) پھر فرمایا ایمان کی کونسی صفت مضبوط ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ کی رضا کیلئے دوستی، اسی کے لئے محبت اور اسی کے لئے نفرت پھر فرمایا اے عبداللہ! میں نے عرض کیا لبیک (تین مرتبہ کہا) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کون لوگ افضل ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں افضل وہ ہیں جو دین میں سمجھ حاصل کرنے کے بعد عمل میں سب سے افضل ہوں۔ پھر فرمایا: اے عبداللہ! میں نے عرض کیا لبیک (تین مرتبہ) پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون شخص بڑا عالم ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں بڑا عالم وہ ہیں جو لوگوں میں اختلاف کے وقت حق کی زیادہ پہچان رکھتا ہو اگرچہ عمل میں کوتاہی کرتا ہو اگرچہ وہ گھسٹ کر چلتا ہو۔

ہم سے پہلے کے لوگ بہتر فرقوں میں بٹ گئے ان میں تین کامیاب ہوئے باقی سب ہلاک گئے جس نے (بے عمل) بادشاہوں سے مقابلہ کرنے اور ان سے اپنے دین اور دین عیسٰی کے لئے جنگ لڑی چنانچہ انھیں پکڑ پکڑ کر بادشاہوں نے قتل کیا اور انھیں آروں سے کاٹ ڈالا دوسرا وہ گروہ جس کے پاس ان بادشاہوں کے مقابلے کی طاقت نہ تھی اور نہ ان کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت تھی تو انہوں نے اللہ کے دین اور دین عیسٰی کی طرف بلایا اور شہروں میں پھیل گئے اور رھبانیت اختیار کی۔ (فرمایا) یہ وہ لوگ جن کے بارے میں اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا اور وہ رھبانیت جسے انھوں نے گھڑ لیا تھا ہم نے ان پر صرف اللہ کی رضا کے لئے لازم کردی تھی (الحدید: آیت ۲۷)[2]

اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے، میری تصدیق کی اور میری اتباع کی اور دین کی اس طرح رعایت کی جس طرح اس کی رعایت کرنے کا حق ہے اور جو میری اتباع نہیں کریں گے وہ ھلاک ہوں گے۔

یہ حدیث سوید اور ابواسحٰق کی سند سے غریب ہے۔

۵۲۴۰-موزوں پر مسح ...... ہمیں فاروق خطابی نے ابومسلم الکشی، مسدد، محمد بن جابر، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ، حضرت بلالؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے موزوں اور چادر پر مسح فرمایا۔

۱ـ سنن النسائي ۸/۱۲۳. ومسند الامام أحمد ۱/۵۱، ۳/۹۲، ۹۲، ۹۹. ومجمع الزوائد ۵/۱۴۱. وتاريخ بغداد ۱۰/۲۰۰. وكنز العمال ۴۱۸۷.

۲ـ المعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۷۲. ومجمع الزوائد ۷/۲۶۰.

(۲۶۶) ھمام بن حارث نخعی رحمہ اللہ[1]

انہی بزرگوں میں عابد، زاھد، رات کو جاگنے اور ذکر الٰہی کرنے کی لذت سے آشنا حضرت ھمام بن حارث نخعی بھی ہیں

۵۲۴۱-ھمام کی شب بیداری...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، معاویہ، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ ھمام صبح کو بال بنائے ہوئے نظر آئے تو کسی نے کہا کہ ان کے کنگھا کیے ہوئے بال بتارہے ہیں کہ ھمام رات کو پل بھر نہیں سوئے اور ھمام بڑے عبادت گزار تھے۔

۵۲۴۲-کم سونے اور زیادہ جاگنے کی دعا...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمن بن حسن، ھارون بن اسحٰق، ابن فضیل، حصین کی سند سے اور احمد بن جعفر نے اپنی سند سے ابراہیم سے نقل کیا کہ

ھمام بن حارث یہ دعا فرماتے، اے اللہ مجھے تھوڑی سی نیند سے چاق وچوبند فرمادے اور مجھے تیری طاعت میں جاگنے (کی دولت) عطا فرما چنانچہ وہ معمولی سا سوتے اور وہ بھی بیٹھے بیٹھے سولیتے۔ ھمام نے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ وغیرہ سے روایت کی ہے)۔

۵۲۴۳-جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابوالعباس جراوی موصلی، اسحٰق بن زریق، ابراہیم بن خالد صنعانی، سفیان ثوری، وبرہ بن عبدالرحمن، ھمام، حضرت ابن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت میں سے ہے"۔[2]

(اس حدیث کو ثوری کے اصحاب میں سے کسی نے بھی مرفوع بیان نہیں کیا سوائے اسحٰق بن زریق، ابراہیم، مغیرہ بن سقلاب کی سند سے۔ اسے شعبہ، مسعر اور مسعودی نے وبرہ سے بیان کیا ہے

۵۲۴۴-چغلخور جنت میں نہ جائے گا...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ...... ھمام کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو ایک شخص کے بارے بتایا گیا کہ یہ امراء کے پاس جا کر باتیں پہنچاتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چغلخور جنت میں نہ جائیگا۔[3]

۵۲۴۵-انا خاتم النبیین لانبی بعدی...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، معاذ بن ہشام...... قتادہ، ابومعشر، ابراہیم، ھمام، حضرت حذیفہ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بہت سے کذاب اور دجال ہوں گے جن میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[4]

۵۲۴۶-ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، علی بن مدینی، معاذ بن ہشام کی سند سے بھی اسی طرح کی روایت بیان

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۱۱۸. والتاریخ الکبیر ۸/رت ۲۸۴۸. والجرح ۹/رت ۴۵۲. والمجمع ۲/۵۵۳. وسیر النبلاء ۴/۲۸۳. والکاشف ۳/رت ۶۰۸۴. وتاریخ الاسلام ۳/۲۲۱. وتهذیب الکمال ۶۵۹۹(۳۰/۲۹۷)

۲۔ کشف الخفا ۲/۱۰۲، وکنز العمال ۲۱۲۴۸.

۳۔ صحیح البخاری ۸/۲۱. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۴۵. وفتح الباری ۱۰/۴۷۲.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳.۱۸۸.

کی ہے۔

۵۲۴۷-یہودیوں کی طرز مسلمان بھی اپنائیں گے......ہمیں احمد بن محمد بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، یحییٰ بن آدم، ابوبکر عیاش، اعمش، ابراہیم کی سند سے بیان کیا کہ

" ھمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ کے پاس ایک شخص نے یہ آیت پڑھی اور جو لوگ اس کے مطابق فیصلے نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو ایسے لوگ کافر ہیں..... (المائدہ آیت:۴۴) اس شخص نے کہا یہ بنی اسرائیل میں تھا۔

یہ سن کر حضرت حذیفہ نے فرمایا" کہ تمھارے بہترین بھائی بنو اسرائیل ہیں اگر تمھارے لئے میٹھا ہے تو ان کے لئے کڑوا تھا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے" تم ان کے ہر طریقے اس طرح اختیار کرو گے، جس طرح شیروں کے برابر ہوتے ہیں۔

(۲۶۷) کردوس بن ھانی ا

انہی بزرگوں میں کردوس بن ھانی ہیں ایک قول کے مطابق ان کے والد کا نام عیاش ثعلبی ہے ایک قول ابن عمرو کا ہے کہ یہ قصہ گو مشہور تھے اور تابعین کے سامنے قصے سنایا کرتے تھے۔

۵۲۴۸-جو اللہ سے ڈراوہ جنت میں جائے گا......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، ابو معمر الاشج، عبداللہ بن ادریس کی سند سے بیان کیا کہ......میں نے اپنے چچا کی زبانی کردوس کا یہ فرمان سنا کہ (یہ حجاج کا زمانہ تھا) جنت عمل کے بغیر نہیں ملے گی۔ رغبت میں خوف خدا بھی شامل کرلو اور نیک اعمال پر مداومت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے درست دلوں اور سچے اعمال کے ساتھ ڈرو۔ وہ بہت کثرت سے یہ فرماتے تھے۔ جو ڈراوہ داخل ہوگا، جو ڈرا وہ داخل ہوگا۔

۵۲۴۹-اللہ تعالیٰ مصیبت میں مبتلا کیوں کرتا ہے؟......ہمیں ابوالقاسم حبیب بن حسن نے یوسف القاضی کی سند سے اور محمد بن بدر نے اپنی سند سے منصور، شقیق، کردوس بن ھانی سے نقل کیا کہ

میں نے انجیل پڑھتے ہوئے دیکھا، اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی ناپسندیدہ بات (رنج ومصیبت) میں مبتلا کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اس لئے لاتا ہے تاکہ دیکھے کہ بندہ اللہ کے سامنے کس طرح گڑگڑاتا ہے۔

۵۲۵۰-عمرو بن احمد بن عمر قاضی، علی بن عباس بجلی، سھل بن محمد بحستانی، ابو جابر، شعبہ، عمرو، ابووائل، کردوس، سفیان، کردوس بن عمرو کی سند سے مروی ہے کردوس فرماتے ہیں اللہ عزوجل کے نازل کردہ فرمودات میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں تاکہ اس کی دعا سنیں۔

کردوس نے اس کو ابن مسعودؓ اور حذیفہؓ سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۵۲۵۱-اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر واہمیت والی بات......ھمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوکریب، یحییٰ بن آدم،

ا ۔طبقات ابن سعد ۲۰۹/۶ . والتاریخ الکبیر ۷/رت ۱۰۳۵ . والجرح ۹۹۲/۷ . والکاشف ۳/رت ۴۷۱۹ . وتاریخ الاسلام ۱۸۸/۳ . وتهذيب التهذيب ۸/ ۴۳۱ . والتقريب ۱۳۴/۲ . والخلاصة ۲/رت ۵۹۹۳ . وتهذيب الكمال ۴۹۶۸(۱۶۹/۲۴).

یزید بن عبدالعزیز، اشعث بن سوار، کردوس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ
قریشی سرداروں کی ایک جماعت آپ ﷺ کے پاس سے گزری تو آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ مسلمان تھے جن میں حضرت صہیب اور خباب بھی تھے۔ تو ان سرداروں نے کہا اے محمد کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہوتے ہوئے احسان کیا ہے۔ اگر تم ان کو دور کردو تو ہم تمھاری اتباع کریں گے۔ اس پر آیت نازل ہوئی ان لوگوں کو دور مت کرنا جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں الی قولہ کیا اللہ تعالیٰ شکر گزاروں سے واقف نہیں۔ (الانعام آیت: ۵۲-۵۳)

۵۲۵۲- ہمیں ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم محمد بن قدامہ، محمد بن علی، نضر بن شمیل، محمد بن الزبیر کی سند سے بیان کیا کہ

کردوس کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حذیفہ نے مدائن میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! اپنے لڑکوں (غلاموں) کی کمائی کی دیکھ بھال کرتے رہو اگر وہ حلال کی ہو تو اسے کھاؤ اگر حرام کی ہو تو چھوڑ دو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو گوشت حرام سے پیدا ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[1]

(۲۶۸) زر بن حبیش[2]

انہی بزرگوں میں سفر کرنے والے، مجلس میں ذکر کرنے والے زر بن حبیش ہیں جنھوں نے سفر علم کے لئے اور جہاد غنیمت حاصل کرنے کے لئے اور مشقتیں کمال حاصل کرنے کے لئے برداشت کیں؛ چنانچہ ملال سے محفوظ رہے اور وصال میں ہمیشہ ثابت قدم رہے۔
کہا جاتا ہے کہ تصوف مشقتیں برداشت کرنے ملال سے بچنے اور وصائل سے لطف اندوز ہونے کا نام ہے۔

۵۲۵۳- زر بن حبیش کی مدینہ روانگی...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے حارث بن ابی اسامہ، ابونضر ھاشم بن قاسم شیبان بن معاویہ، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں اھل کوفہ کے ایک وفد کے ساتھ نکلا اللہ کی قسم مجھے صرف رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کی زیارت وملاقات نے اس وفد کے ساتھ جانے پر آمادہ کیا تھا چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضرت ابی ابن کعب اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی مصاحبت اختیار کرلی۔

۵۲۵۴- زر کی حضرت صفوان بن عسالؓ سے ملاقات...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عثمان بن عمر الضبی، عبداللہ بن رجاء غدانی، ھمام کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں (مدینہ) گیا اور ان کے ساتھ جانے پر مجھ کو صرف اصحاب رسول اللہ ﷺ کی زیارت نے آمادہ کیا۔ چنانچہ میں حضرت صفوان بن عسال سے ملا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کی ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی؟ انھوں نے فرمایا جی ہاں ہوئی اور میں نے ان کے ہمراہ غزوات میں حصہ بھی لیا تھا۔

---

[1] المستدرک ۱۲۷/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۴/۱. وأمالی الشجری ۲۲۹/۲. والعلل المتناهیة ۲۷۷/۲. واتحاف السادة المتقین ۹/۶. ومجمع الزوائد ۲۱۲/۵. والاحادیث الصحیحة ۱۸/۳. ونصب الرایة ۵۲/۴.

[2] طبقات ابن سعد ۱۰۴/۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۴۹۵. والجرح ۳/ت ۲۸۱۷. والاستیعاب ۵۶۳/۲. والجمع ۱۵۴/۱. وأسد الغابة ۳۰۰/۲. وسیر النبلاء ۱۶۶/۴. والاصابة ۵۷۷/۱. وتهذیب الکمال ۱۹۷۲(۳۳۵/۹)

۵۲۵۵-زر کی حضرت ابی ابن کعبؓ سے ملاقات......ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد، محمد ابن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا اور مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابی ابن کعبؓ کو دیکھا تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا۔اے ابوالمنذر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے۔میرے لئے اپنے پروں کو جھکا دیجئے۔وہ مزاجاً کچھ سخت تھے پھر میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر! اللہ آپ پر رحمت کرے یہ بات آپ کو کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعے جو ہمیں نبی کریم ﷺ نے بتائیں۔

۵۲۵۶-شب قدر کی نعمتیں......ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، ترسی، حماد بن شعیب، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں چلا حتی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس پہنچا۔اور میرا ارادہ مہاجر وانصار صحابۂ کرام سے ملاقات کا تھا (عاصم کہتے ہیں کہ زر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابی ابن کعب اور عبدالرحمٰن بن عوف کی مصاحبت اختیار کر لی تھی اور بتایا کہ حضرت ابیؓ کا مزاج سخت تھا تو میں نے ان سے کہا کہ اپنے پروں کو میرے لئے جھکا دیجئے۔اللہ آپ پر رحمت کرے میں آپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں تو انھوں نے فرمایا تم یہ چاہتے ہو کہ تم قرآن کی کوئی آیت بھی ایسی نہ چھوڑو جس کے بارے میں تم مجھ سے نہ پوچھ چکے ہوں......چنانچہ میرے سچے ساتھی تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا۔اے ابوالمنذر! مجھے شب قدر کے بارے میں بتایئے؟ اس لئے کہ حضرت ابن مسعود یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورے سال قیام کرے گا وہ شب قدر کو پالے گا۔تو حضرت ابیؓ نے فرمایا واللہ انھیں بھی معلوم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہوتی ہے لیکن میرے چچا نہیں چاہتے کہ لوگ ست ہو جائیں قسم اس اللہ تعالیٰ کی جس نے قرآن کریم حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا شب قدر رمضان ہی میں ہے اور ستائیسویں رات میں ہے۔میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر! یہ تعیین آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟ فرمایا کہ نشانیوں کے ذریعے جو جناب نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائیں ہم نے انھیں شمار کیا اور یاد رکھا واللہ ان میں سے کوئی نشانی کم نہیں ہوئی۔

میں نے عرض کیا وہ نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اس صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی حتی کہ وہ بلند ہو جائے۔

راوی عاصم اس رات سحری نہیں کرتے تھے اور فجر پڑھ کر سورج کو دیکھتے جب وہ طلوع ہوتا تو اس کی شعاع نہیں ہوتی تھیں حتی کہ وہ روشن ہو کر بلند ہو جاتا

۵۲۵۷-شب قدر کی تعیین پر یقین......حضرت عبداللہ بن جعفر نے یوسف بن حبیب، ابوداؤد، جابر بن یزید، رفاعہ، یزید بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا کہ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ اگر تمھارے حاکم کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنے کانوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر احد سے پکارتا لوگو سنو! شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی آخری سات دنوں میں ہے اس سے پہلے بھی تین دن ہیں اور اس کے بعد بھی تین دن

ہیں۔یہ بات مجھے اس نے بتائی جو مجھے جھوٹ نہیں کہہ سکتا اور اسے اس نے بتائی جس نے اسے جھوٹ نہیں بتایا۔ابوداؤد کہتے ہیں ان کی مراد حضرت ابی ابن کعب کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے۔

۵۲۵۸-طالب علم کے لئے فرشتوں کا پر بچھانا...... ہمیں ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ھیثم نے جعفر بن صائغ محمد بن سابق، مالک بن مغول کی سند سے بیان کیا کہ زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال ؓ کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کیسے آئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے علم حاصل کرنے آیا ہوں۔انھوں نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اس کے عمل سے خوش ہو کر اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

۵۲۵۹-ہمیں ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی نے حسین بن جعفر قتات، منجاب بن حارث، ابوالاحوص، عاصم کی سند سے بیان کیا کہ زر بن حبیش کہتے ہیں کہ مسح علی الخفین کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا تھا میں حضرت صفوان بن عسال ؓ کے پاس گیا۔انھوں نے پوچھا۔زید کیسے آئے؟ علم حاصل کرنے؟ میں نے عرض کیا۔جی ہاں، فرمایا جو شخص علم حاصل کرتا ہے فرشتے اس کے پاس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔

۵۲۶۰-اسماعیل کا زر بن حبیش کو دیکھنا...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے محمد بن اسحٰق ثقفی، ابوکریب، محمد (ابن عبید) کی سند سے بیان کیا کہ......اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے زر کو دیکھا وہ ایک سو بیس سال کے ہوگئے تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے ان کے جبڑے کپکپانے لگے تھے۔

۵۲۶۱-زر سے اچھا قاری کوئی نہ تھا...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب، محمد بن اسحٰق، ابوکریب، حسین بن علی، حزم بن نعمان، کی سند سے بیان کیا کہ......عاصم کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش سے اچھا قاری کوئی نہیں دیکھا۔

۵۲۶۲-زر جیسا انسان کوئی نہ تھا...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے مندرجہ بالا سند سے بیان کیا کہ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

۵۲۶۳-زر عربی کے بڑے عالم تھے...... ہمیں محمد بن اسحٰق نے حاتم بن الیث جوھری، عبدالرحمٰن بن صالح، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ......زر بن حبیش عربی کے سب سے بڑے عالم تھے۔حضرت ابن مسعود عربی کے بارے میں ان سے پوچھتے تھے۔

۵۲۶۴-شب قدر میں مسلسل عبادت کرنا...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے ابوالعباس سراج، محمد بن حسان، سلیمان بن حرب، حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ
عاصم کہتے ہیں کہ میں ایسے بہت سے لوگوں سے ملا جو اس رات کو اونٹ بنائے رکھتے تھے (شب قدر میں مسلسل عبادت کرتے تھے) زر بن حبیش بھی ہیں۔

۵۲۶۵-خلیفہ عبدالملک کو زر کا خط...... ہمیں سلیمان بن احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، علی بن عیاش، زکریا بن حکیم حنفی، شعبی کی سند سے بیان کیا کہ......زر بن حبیش نے عبدالملک بن مروان کو نصیحت آموز خط لکھا۔اس خط کے آخر میں لکھا تھا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی ظاہری صحت آپ کو لمبی عمر کی طمع میں مبتلا نہ کردے

آپ اپنے آپ کو اچھی طرح جانتے بھی ہیں اور اولین کا یہ قول یاد رکھیئے۔

اذا الرجال ولدت اولادھا — وبلیت من کبر اجسادھا

وجعلت اسقامھا تعتادھا — تلک زروع قددنا حصادھا

(ترجمہ) جب لوگ اپنی اولاد جن چکیں اور بڑھاپے سے ان کے جسم بوسیدہ ہو جائیں اور بیماریاں عادت بن جائیں تو یہ وہ کھیتیاں ہیں جن کی فصلیں ہم کاٹ چکے۔

عبدالملک نے یہ خط پڑھا تو رونے لگا حتی کہ اس کے کپڑے کا کنارہ بھیگ گیا۔ پھر اس نے کہا زر نے سچ کہا اگر یہ ان باتوں کے بغیر خط لکھتے تو ہمارے لئے سہولت ہوتی۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زر بن حبیش نے خلفاء راشدین کو پایا ہے اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علیؓ سے حدیث سنی اور علماء صحابہ سے بھی علم حاصل کیا جن میں حضرت اُبی بن کعب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت حذیفہؓ وغیرہ شامل ہیں۔

روایت حدیث

۵۲۶۶-(غیر محرم) مرد عورت تنہائی میں نہ بیٹھیں...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عیسیٰ بن شیبہ بغدادی (نے مصر میں) سعید بن یحییٰ اموی، ابوبکر بن عیاش، زر بن حبیش، حضرت عمرؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے کیونکہ ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جو جنت کو چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہے کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے اور جس شخص کو گناہ برا لگے اور نیکی خوش کرے تو وہ مومن ہے۔[۱]

۵۲۶۷-حضرت علیؓ سے نفرت صرف منافق کرے گا...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے محمد بن یونس بن موسیٰ سلمی، عبداللہ بن داؤد خریبی، اعمش، عدی بن ثابت، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا ہوا کو خوش گوار بنایا اور عظمت کی چادر اوڑھی نبی اُمی ﷺ نے مجھ سے یہ بات بار بار ارشاد فرمائی کہ تجھ سے صرف مؤمن محبت کرے گا اور تجھ سے صرف منافق نفرت کرے گا۔

۵۲۶۸-مذکورہ روایت کی دیگر اسناد...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ، عبداللہ، ایک جم غفیر سے، اعمش کی سند سے اور شعبہ بن حجاج نے عدی بن ثابت سے یہی روایت بیان کی ہے۔

۵۲۶۹-ایک اور سند سے یہی روایت...... ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن ہارون بن روح، یحییٰ بن عبداللہ قزوینی، حسان بن حسان، شعبہ، عدی بن ثابت، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بات واضح فرمائی کہ تجھ سے صرف مؤمن سے محبت کرے گا اور صرف منافق

۱۔ مسند الامام أحمد ۱/۲۶، ۲۲۲. وسنن الترمذی ۲۱۶۵، ۱۱۷۱. والسنن الکبری للبیھقی ۷/۹۱. والمستدرک ۱/۱۱۴. والترغیب والترھیب ۳/۳۸. ومشکاۃ المصابیح ۳۱۱۸. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۴۲۹. ومجمع الزوائد ۵/۲۲۵. والدر المنثور ۴/۶۶.

ہی نفرت کرے گا۔
حدیث کثیر النواء اور سالم بن ابی حفصہ نے بھی عدیؒ سے روایت کی ہے۔

۵۲۷۰-حضرت فاطمہؓ سے سب محبت کریں گے علیؓ سے صرف مؤمن...... ہمیں محمد بن مظفر نے احمد بن حسن بن عبدالجبار، عبدالرحمٰن بن صالح علی بن عباس، سالم بن ابی حفصہ، کثیر النواء، عدی بن حاتم، حبیش، حضرت علی بن ابی طالبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ کی محبت میں نیک اور فاجر مشترک ہیں اور میں (علی) اپنے لئے لکھتا ہوں یا فرمایا آنحضرت ﷺ نے میرے لئے وعدہ فرمایا کہ تجھ سے صرف مؤمن محبت کرے گا اور صرف منافق تجھ سے نفرت کرے گا۔
یہ حدیث عدی کے علاوہ حکم بن عتیبہ، جابر بن یزید سمیت بیسوں حضرات نے حضرت علی سے روایت کی ہے۔

۵۲۷۱-میرا حواری زبیر ہے (الحدیث)...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شیبان کی سند سے اور ابوبکر طلحی نے اپنی سند سے عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت زبیرؓ کے قاتل نے حضرت علی سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو حضرت علیؓ نے فرمایا ابن صفیہؓ کا قاتل ضرور جھنم میں جائیگا، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔[1]

۵۲۷۲-فتنہ کی آنکھ پھوٹ گئی...... ہمیں ابوعمرو بن حماد نے حسن بن سفیان، محمد بن عبید النحاس، ابو مالک، عمرو بن ھاشم، ابن ابی خالد، عمرو ابن قیس، منہال بن عمرو، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو اھل نہر اور اھل جمل قتل نہ ہوتے، اور اگر مجھے تمھارے بے عمل ہوجانے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں وہ بات بتادیتا جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کی زبان سے فیصلہ صادر فرمایا ہے۔
منہال کی سند سے یہ حدیث ضعیف ہے، ہم نے صرف اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

۵۲۷۳-گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ کا مسئلہ...... ہمیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن علی بن مخلد نے محمد بن یونس، مندل بن علی، الشیبانی، زر بن حبیش، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑوں اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کردی گئی ہے ان کے علاوہ جو تمھارے اموال ہیں ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔[2]
زر اور الشیبانی کی سند سے یہ حدیث غریب ہے الشیبانی کا نام سلیمان بن فیروز ہے۔

۵۲۷۴-شب قدر کی نشانی...... ہمیں محمد بن احمد بن علی نے حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش، حضرت

۱۔ صحیح البخاری ۴/۳۳، ۷۰، ۵/۲۷، ۱۴۲. وسنن الترمذی ۳۷۴۴. ومسند الامام أحمد ۳/۳۱۴. والمستدرک ۳/۳۶۲. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۳/۴۳۱. والسنن الکبری للبیھقی ۲۶۸/۲، ۱۴۸/۹.

۲۔ سنن أبی داؤد ۱۵۷۴. ومسند الامام أحمد ۹۲/۱. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۲۸۴. والمعجم الصغیر للطبرانی ۲۳۲/۱، ۱۳۰/۲. وتلخیص الحبیر ۱۳۹/۲. ومجمع الزوائد ۶۹/۳. وتاریخ بغداد ۲۹۱/۱۴.

ابی ابن کعبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابی فرماتے ہیں کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے اس نشانی کے ذریعے جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائی کہ سورج اس صبح بالکل صاف طلوع ہوتا ہے اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

یہ حدیث شعبہ کی سند سے غریب ہے، اور دیگر رواۃ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۷۵-اللہ کے نزدیک اصل دین صرف اسلام ہے......ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب ابوداؤد، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش، حضرت ابی ابن کعبؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں چنانچہ آپ ﷺ انھیں "لم یکن الذین کفروا" سنائی اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین حنفیت ہے شرک یہودیت یا نصرانیت نہیں اور جو اچھا عمل کرے اس کا انکار مت کرو۔ اور پھر فرمایا کہ اگر ابن آدم کے لئے سونے کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی تلاش کرے گا اور دوسری بھی دے دی جائے تو تیسری مانگے گا ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے۔ اور جو شخص اللہ سے توبہ کرے گا اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔[1]

۵۲۷۶-عام اھل کتاب اور عشاء پڑھنے والے برابر نہیں......ہمیں قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن عبداللہ بن حسن، شیبان بن فروخ، عکرمہ بن ابراہیم، عاصم بن بھدلہ، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کردی پھر آپ مسجد میں تشریف لائے لوگ انتظار کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت عبادت کرنے والی کوئی ملت اھل ادیان میں سے نہیں صرف تم ہو راوی کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی اھل کتاب اور وہ امت جو نماز میں کھڑی رات کے وقت تلاوت کرتی ہے برابر نہیں۔ (آل عمران آیت: ۱۱۳)[2]

۵۲۷۷-عشاء کی نماز مسلمانوں کی خصوصیت ہے......ہمیں سلیمان بن احمد نے ابوحبیب یحیٰ بن نافع مصری، سعید بن ابی مریم، یحیٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، اعمش، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنے گھر والوں (بیٹی یا بیویوں) کسی کے پاس رک گئے عشاء کے لئے نہیں آئے لوگ انتظار کرتے رہے پھر جب آئے تو بعض لوگ نماز میں مصروف تھے بعض لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے بشارت سنائی کہ یہ نماز اھل کتاب میں سے کوئی نہیں پڑھتا چنانچہ مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی آل عمران: آیت ۱۱۳)[3]

۵۲۷۸-قرآن خود نکل جاتا ہے......ہمیں عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، مالک بن اسماعیل نہدی کی سند سے، اور سلیمان بن احمد اور محمد بن احمد بن حسن نے اپنی سند سے زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کی حفاظت کرو کیونکہ یہ تیزی سے نکل جانے والا ہے اور انسانوں کے سینوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے کہ اونٹ رسی چھڑا کر اپنے وطن کے لئے جاتا ہے اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا

---

[1] صحیح البخاری ۴۵/۵، ۲۱۷/۲. وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۴۵، ۲۴۶. وفتح الباری ۷۲۵/۸.

[2] مسند الامام احمد ۳۹۶/۱. وصحیح ابن حبان ۲۷۴. ومجمع الزوائد ۳۱۲/۱. والدر المنثور ۶۵/۲.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۲/۱۰. ومجمع الزوائد ۳۱۲/۱. والدر المنثور ۶۵/۲.

بلکہ وہ خود نکل گیا۔

۵۲۷۹-انصار کا ابوبکر سے آگے کسی اور کے آنے کو ناپسند کرنا...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، معاویہ ابن عمرو، زائدہ کی سند سے اور ہمیں میرے والد نے اپنی سند سے زرین بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہو اور ایک امیر تم مہاجرین میں سے ہو، چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس پر خوش ہو کہ وہ ابوبکر سے آگے بڑھا جائے؟ تو انصار نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم ابوبکر سے آگے بڑھیں"۔[1]

۵۲۸۰-حضرت فاطمہ کی اولاد پر آگ حرام ہے...... ہمیں محمد بن ابراہیم القاضی نے محمد بن الفضل فسطانی، ابوکریب، ابوبکر طلحی، جعفر بن محمد ابن عمران، ھارون بن حاتم محمد بن العلاء وعلی بن مثنی معاویہ بن ہشام، عمرو بن غیاث، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی عفت کی حفاظت کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت پر آگ کو حرام قرار دیدیا۔[2]

۵۲۸۱-لوگوں کے اموال سے مایوس ہوجانا مالداری ہے...... ہمیں ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی، ابراہیم بن زیاد العجلی، ابوبکر بن عیاش، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ مالداری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں جو مال ودولت ہے اس سے مایوس ہوجانا۔

۵۲۸۲-جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں...... ہمیں ابواحمد جرجانی نے فضل بن حباب جمحی، عثمان بن ہیثم موذن، ہیثم، عاصم زر، عبداللہ بن مسعود کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہم سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں، مکاری اور دھوکہ جہنم میں ہوں گے یہ حدیث عاصم کی سند سے غریب ہے۔ عثمان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں فضل بن حباب کے علاوہ اور کسی سے ہم نے یہ حدیث نہیں لکھی)۔[3]

۵۲۸۳-چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت...... ہمیں سعد بن محمد بن ابراہیم الناقل نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن جعفر

۱۔ صحیح البخاری ۲۳۸/۲. وصحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب ۳۳. ومسند الامام أحمد ۴۱۱/۴. وفتح الباری ۷۹/۹.

۲۔ المستدرک ۱۵۲/۳. ومجمع الزوائد ۲۰۲/۹. وتاریخ اصبهان ۳۴۲/۱. وتاریخ ابن عساکر ۳۲۳/۴. وتاریخ بغداد ۵۴/۳. الموضوعات لابن الجوزی ۴۲۲/۱. ومیزان الاعتدال ۲۱۸۳. ۵۰۰۵. واللآلی المصنوعة ۲۰۸/۱. والمطالب العالیة ۳۹۸۷. والاحادیث الصحیحة ۳۴۱/۲. والاحادیث الضعیفة ۴۵۰۲.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۴۹۸/۳. وسنن الدارمی ۲۴۸/۲. والمستدرک ۹/۲. وسنن الترمذی ۱۳۱۵. والسنن الکبری للبیهقی ۲۵۵/۵. وصحیح ابن حبان ۱۱۰۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۲۹۰/۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۹/۱۰. والصغیر ۲۶۱/۱. وکشف الخفا ۴۱۱/۲.

حزامی کرخی، دحیم بن محمد قیروانی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری امت کے لئے چالیس باتیں (احادیث) یاد کیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے نفع پہنچائے تو اس شخص کو کہا جائیگا کہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے۔[1]

یہ حدیث بھی غریب ہے ہم نے اس اسناد کے سوا نہیں لکھا

۵۲۸۴-حضرت موسیٰ علیہ السلام کا احرام باندھنا...... ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر، موسیٰ بن ھارون، سعید بن یحیٰ عن ابیہ، یزید بن سنان، زید بن ابی انیسہ، عاصم، زر، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اس وادی میں احرام باندھے ہوئے قطوانیتین کے درمیان دیکھ رہا ہوں۔[2]

۵۲۸۵-نمازوں کے اوقات میں منادی کی پکار...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن علی، محمد بن خلیل خشنی، ایوب بن حسان الجرشی ہشام بن غاز، ابان العطار، عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ہر نماز کے وقت ایک پکارنے والا بھیجا جاتا ہے جو پکارتا ہے اے بنی آدم! اٹھو اور جو تم نے اپنے لئے آگ بھڑکائی ہے اسے بجھالو، چنانچہ لوگ اٹھ کر پاک ہوتے ہیں تو ان کے گناہ ان کی آنکھوں سے گر جاتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عصر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے مغرب میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور عشاء میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب وہ عشاء پڑھ کر سو جاتے ہیں تو ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ چنانچہ خیر میں داخل ہونے والے بھی ہوتے ہیں اور شر میں داخل ہونے والے بھی ہوتے ہیں۔[3]

اسی طرح ہشام بن غاز عن ابان اور عقبہ عن ربیع بن خطیان عن عاصم کی اسناد سے بھی روایات ہیں۔

۵۲۸۶-ایک اور سند سے...... ہمیں سلیمان بن احمد نے حسن بن جریر صوری، سلیمان بن عبدالرحمٰن، دمشقی، عبدربہ بن میمون النحاس، ربیع بن خطیان، عاصم نے زر عن عبداللہ کی سند سے بھی یہی نقل کیا ہے۔

۵۲۸۷-حضرت فاطمہ حضرات حسنین جنت کے سردار ہیں...... ہمیں ابوبکر بن خلاد نے محمد بن غالب بن حرب، حسن بن عطیہ البزار، اسرائیل بن یونس، میسرہ بن حبیب، منہال بن عمرو، زر بن حبیش کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے کب کے ملے ہو؟ میں نے کہا فلاں دن ملا تھا، انھوں نے مجھے بہت سست کہا تو میں نے انھیں کہا اچھا چھوڑو میں مغرب کی نماز آنحضرت ﷺ کے پاس پڑھوں گا اور ان سے اپنے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست کروں گا۔ چنانچہ میں آیا تو آپ ﷺ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور پھر نماز کے بعد آپ ﷺ کو کسی سے بات کرتے سنا تو میں پیچھے ہو گیا اور پھر قریب آیا نبی کریم ﷺ نے میری آہٹ سن لی تو پوچھا کون ہے؟ میں نے

۱۔ العلل المتناهية ۱/۱۲۱. والدر المنثور ۵/۳۴۳.

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۷۴. والمستدرک ۲/۳۴۳. السنن الكبرى للبيهقي ۵/۴۲. والترغيب والترهيب ۲/۱۸۴.

۳۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۰/۱۷۴. والترغيب والترهيب ۱/۲۳۵. والدر المنثور ۳/۳۵۵. وكنز العمال ۱۹۰۴۴.

عرض کیا حذیفہ، پوچھا کہ کیسے آئے حذیفہ؟ میں نے مدعا عرض کر دیا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمھاری اور تمھاری والدہ کی مغفرت کرے اے حذیفہ، کیا تم نے دیکھا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے بات کر رہا تھا؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ فرمایا یہ فرشتہ ہے آج سے پہلے زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس نے مجھ سے سلام کرنے کی اجازت لی اور پھر مجھے بشارت دی کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۵۲۸۸-شہرت کے کپڑے پہننے پر وعید...... ہمیں ابراہیم بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، روح بن عبدالمؤمن، وکیع بن محرز، عثمان بن جہم، زر بن حبیش، حضرت ابوذر کی سند سے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شہرت کے کپڑے پہنے گا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کریں گے حتی کہ وہ اسے اتار دے۔[1]

۵۲۸۹-مغرب کے وقت توبہ کا دروازہ کھل جاتا ہے...... ہمیں ابوعلی بن احمد حسن نے بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن المقری، سعید بن ابی ایوب، عبدالرحمٰن بن مرزوق، زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسال رمادی کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مغرب کے وقت سے توبہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ جس کی مسافت ستر سال کی ہے یہ دروازہ سورج طلوع ہونے تک بند نہیں ہوتا۔[2]

(عبدالرحمٰن بن مرزوق سے یہ روایت لینے میں سعید متفرد ہیں۔ اور یہ حدیث امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راھویہ، ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبدالرحمٰن مقری بن سعید کی سند سے روایت کی ہے)

۵۲۹۰-ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، خلیل بن زکریا، ہشام دستوائی، عاصم بن بھدلہ، زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسالؓ کی سند سے بیان کیا کہ

ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک شخص آیا تو آپ ﷺ کی نظر اس پر پڑی آپ ﷺ نے فرمایا" خاندان کا برا بھائی اور برا آدمی ہے" پھر جب وہ قریب ہوا تو آپ ﷺ بھی قریب ہو گئے جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے جب اسے دیکھا تو یہ ارشاد فرمایا؟ اور جب وہ بیٹھا تو آپ نے اسے قریب بٹھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ منافق ہے میں اسے اس منافقت سے پھیر رہا تھا پھر مجھے خوف ہوا کہ یہ کسی دوسرے کو خراب نہ کرے"[3]

یہ حدیث عاصم کی سند سے ضعیف ہے اور ہشام سے خلیل بن زکریا متفرد ہیں)

۱۔ مسند الامام أحمد ۹۲/۲. وسنن ابن ماجة ۳۶۰۸. والترغيب والترهيب ۱۱۶/۳. واتحاف السادة المتقين ۲۵۳/۳. ۳۵۲/۹. وكشف الخفا ۳۸۰/۲. وكنز العمال ۴۱۱۷۰.

۲۔ التاريخ الكبير ۳۰۵/۴. وكنز العمال ۱۰۱۹۷.

۳۔ صحيح بخاری ۱۵/۸. ۲۰، ۳۸، وفتح الباری ۴۵۴/۱۰، ۵۲۸.

ابوعبدالرحمٰن السلمی[1]

نام ونسب

ابوعبدالرحمٰن کنیت، السلمی نسبت اور عبداللہ بن حبیب نام تھا، چنانچہ پورا نام اس طرح ہوگا ابوعبدالرحمٰن السلمی عبداللہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ۔

نہایت عبادت گزار، روزہ دار، بہترین قاری اور استاذ تھے، اکثر و بیشتر وقت عبادت میں گزرتا تھا۔

۵۲۹۱-رحمت کی امید...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، جوہری، عارم بن الفضل اور حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ عطاء بن السائب نے فرمایا کہ جب ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب کی موت کا وقت قریب آیا تو ہم ان سے ملاقات کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اپنے رب سے مغفرت کی بہت امید ہے جس کے لئے اسی (۸۰) رمضانوں سے روزے رکھتا آرہا ہوں۔

۵۲۹۲-مستقل مزاجی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن حنبل، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم کی سند سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن حمید نے فرمایا میں نے ابواسحٰق السبیعی کو یہ کہتے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے چالیس سال تک مسجد میں قرآن کریم پڑھایا

۵۲۹۳-شب بیداری...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو یحییٰ الحمانی اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ شمر نے کہا کہ ایک مرتبہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا کہ نوافل کتنے پڑھتے ہو؟

مین نے جو بتانا تھا بتادیا۔ تو حضرت عبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ میں بھی تمہاری طرح ہوں، عشاء کی نماز کے بعد نوافل کے لئے کھڑا ہوتا ہوں، اور جب فجر طلوع ہونے لگتی ہے تو میں اپنے جسم میں اس سے بھی زیادہ چستی محسوس کرتا ہوں جتنی نوافل شروع کرنے سے پہلے تھی۔

۵۲۹۴-سخاوت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن الحسن، عمر ابن شیبہ، شعبہ اور عطاء بن ابی سائب کی سند سے بیان فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن گھر سے کھانا لے کر مسجد جایا کرتے تھے، کبھی کبھی راستے میں فقراء و مساکین مل جاتے تو سارا کھانا انہی کو کھلا دیتے اور اگر کوئی فقیر و مسکین ان کو دعا دیتا اور بارک اللہ فیک (اللہ آپ کو برکت دے) کہہ دیتا تو آپ بھی جواب میں فوراً وبارك الله فيكم فرما دیتے اور فرماتے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب تم صدقہ دو اور کوئی (صدقہ وصول کرنے والا) تمہیں دعا دے تو تم بھی جواب میں اس کو دعا دے دو تا کہ تمہارے صدقے کا اجر تمہارے لئے باقی رہے۔

۵۲۹۳-اقوال (۱)...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحٰق، بن ابی سنان اور عطاء ابی سائب کی سند سے بیان فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ تمہارے پاس فرشتے اپنے رجسٹر لے کے آتے ہیں جن میں وہ تمہارے اعمال درج کرتے ہیں لہٰذا ایسے اعمال کرو کہ تمہارے نامہ اعمال میں بھلائی ہو، اگر تمہارے نامۂ اعمال کا پہلا اور آخری صفحہ بھی بھلائی پر مشتمل ہوا تو

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۱۷۲. والتاريخ الكبير ۵/ت ۱۸۸. ۹/ت ۸۳۵. والجرح ۵/ت ۱۶۴. وتاريخ بغداد ۹/ ۴۳۰. والجمع ۱/ ۲۴۹. وسير النبلاء ۴/۲۶۷. وتذكرة الحفاظ ۵۸. والكاشف ۲/ت ۲۷۰۵. وتهذيب الكمال ۳۲۲۲. (۱۴/ ۴۰۸) وتهذيب التهذيب ۵/ ۱۸۳. وتاريخ الاسلام ۳/ ۲۲۲.

ممکن ہے کہ درمیان میں جتنی خطائیں اور گناہ ہیں وہ بخش دیئے جائیں۔

۵۲۹۴-نصیحت ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف الصفار، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا کہ عاصم نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن جب اپنی مجلس جماتے تو فرماتے کہ وہ شخص ہمارے ساتھ نہ بیٹھے جو شقیق الضبی کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی خارجی ہمارے ساتھ بیٹھے ابوالاحوص کے علاوہ ہر قصہ گو کو یہاں سے اٹھادو۔

عاصم فرماتے ہیں کہ ہم ابوالاحوص کے پاس بیٹھتے تو وہ کچھ کلمات ارشاد فرماتے۔

۵۲۹۵-حق گوئی ...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش اور عاصم کی سند سے بیان کیا کہ ابوحصین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابوعبدالرحمٰن اور شقیق الضبی کی ملاقات ہوئی شقیق الضبی نے آپ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو میری صحبت میں بیٹھنے سے کیوں منع کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے دینی معاملات میں گمراہ سمجھتا ہوں تمہارا کیا خیال ہے بولو بولو تمہارا کیا خیال ہے۔

۵۲۹۶-قصہ گوئی کی مذمت ...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعد، عمرو بن میمون اور حماد بن زید کی سند سے بیان کیا کہ عاصم نے بیان فرمایا کہ ہم نوعمر لڑکے تھے اور ابوعبدالرحمٰن السلمی کے پاس آیا جایا کرتے تھے آپ فرماتے کہ ابوالاحوص کے علاوہ کسی قصہ گو کے پاس نہ بیٹھنا اور سعد بن عبیدہ اور شقیق الضبی کی صحبت میں بیٹھنے سے بچو، کیونکہ شقیق الضبی نہایت خبیث عقیدے کا حامل تھا اور ابووائل کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسند روایات (حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی نے خلفاء ثلاثہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابومسعودؓ، حضرت ابی الدرداءؓ اور دیگر متعدد صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بھی بیان فرمائی ہیں۔

۵۲۹۷- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم شعبہ، عن حصین کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا...... کرلو چلنے کی تیاری تمہاری سواری تیار ہو چکی ہے آخرت کے لئے

۵۲۹۸-بہترین شخص ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ یعلی بن عباد اور داؤد بن المحبر اور حبیب بن الحسن اور فاروق الخطابی نے ابومسلم، سلیمان بن حرب، حجاج، شعبہ علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدۃ کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے[1]

ابوعبدالرحمٰن السلمی کہتے ہیں کہ اس وجہ سے میں مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دیتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اس کو شعبہ نے یحیٰ بن سعید القطان، یزید بن زریع، یعقوب الحضرمی اور بہت سے لوگوں سے روایت کیا ہے جبکہ سفیان ثوری نے اس روایت کو علقمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۲۹۹-اعمال پر بھروسہ ...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن اور مخلد بن جعفر نے حسین بن عمر بن ابراہیم الثقفی، ابوکریب، مختار بن

---

[1] صحیح البخاری ۶/۲۳۶. وفتح الباری ۹/۶۶، ۷۴.

غسان، عیسیٰ بن مسلم، ابوداؤد اور عبدالاعلیٰ بن عامر کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت علی منبر پر تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی امت میں سے میرے فرمانبرداروں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھے رہو، قیامت کے دن میں اپنے بندے کے حساب کا پابند نہیں چاہوں گا تو عذاب دوں تو ضرور عذاب دوں گا۔

اور اپنی امت میں سے میری نافرمانی کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالیں، کیونکہ میں بڑے سے بڑا گناہ معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی اور کسی گاؤں کسی شہر کسی سرزمین میں کوئی بھی مرد یا عورت ایسی نہ ہوگی جو میرے پسندیدہ کام کرے اور میں اس کو اس کی پسندیدہ چیز نہ دوں، پھر وہ میری پسندیدہ چیز چھوڑ کر اس چیز کی طرف متوجہ ہو جائے گا جو مجھے ناپسند ہو مگر میں اس کے لئے اس پسندیدہ چیز کو ناپسندیدہ چیز میں بدل دوں گا۔ کسی گاؤں، کسی شہر، کسی سرزمین میں کوئی مرد یا عورت ایسا نہ ہوگا جو میرے ناپسندیدہ کام کرتا ہو پھر وہ میرے ناپسندیدہ کاموں کو چھوڑ کر میرے پسندیدہ کاموں کی طرف متوجہ ہو جائے گا مگر میں بنادوں گا اس کے ناپسندیدہ کاموں (یعنی عبادت وغیرہ) کو اس کے پسندیدہ کام اس شخص کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں جس نے فال نکالی یا جس کے لئے فال نکالی گئی یا وہ کاہن کے پاس گیا یا اس کے لئے کاہن کے پاس جایا گیا یا اس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا صرف میں ہوں اور میری مخلوق ہے اور میری تمام مخلوق میری ہی ہے![1]

یہ روایت ابوعبدالرحمٰن کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے ابوداؤد الضمری کے طریق سے لکھا ہے اور اس میں مختار کا تفرد ہے۔

۵۳۰۰-صفوں کی ترتیب...... ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن لیث الجوھری، سلیمان بن عبدالجبار، منصور بن ابی وبرہ، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین کی سند سے ابوعبدالرحمٰن السلمی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا فرمایا کہ ہمیں نماز کے لئے قدموں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

یہ روایت ابوحصین کے طریق سے غریب ہے اس میں منصور کا ابوبکر سے تفرد ہے۔

(۲۷۰) زیاد بن جریر الاسلمی

اجمالی تعارف انہی میں سے ایک اور شخصیت جو امانت اور دیانت میں نہایت کھرے، متقی، پرہیزگار، فقیہ، عالم جیسے اوصاف سے متصف زیاد بھی جریر الاسلمی کی تھی۔

۵۳۰۱-تقویٰ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، ابن المبارک، شریک، ابواسحٰق الشیبانی کی سند سے بیان کیا کہ خناس بن سحیم نے کہا میں زیاد بن جریر کے ساتھ کجرامنذی کی طرف سے آرہا تھا باتوں باتوں میں میں نے کہا ہمیں امانت کی قسم، تو زیاد بن جریر رونے لگے اور اتنا روئے کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ میں نے کوئی بہت ہی غلط بات کہہ دی ہے میں نے ان سے عرض کیا کہ کہیں آپ میری باتوں کو ناپسند تو نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ امانت پر قسم کھانے کو انتہائی سختی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۵۳۰۲-امانت کی اہمیت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، زہیر بن عثمان اور عوام بن

۱- الدر المنثور ۱/۱۸۰. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۰۷. والجامع الکبیر ۴۷۱۸.

حوشب کی سند سے بیان کیا کہ ربیع بن عتاب کہتے ہیں کہ میں زیاد بن جریر کے ساتھ کہیں جارہا تھا، راستے میں ہم نے کسی کو امانت پر قسم کھاتے سنا، میں نے زیاد کی طرف دیکھا تو وہ رورہے تھے میں نے پوچھا آپ کیوں رونے لگے تو انہوں نے کہا تم نے سنا ہے اس شخص کو امانت کی قسم کھاتے ہوئے میری رگوں سے خون کا بہایا جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امانت پر قسم کھاؤں۔

۵۳۰۳-حضرت عمرؓ کی نصیحت...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر مغیرہ اور شعبی کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ آج کل کسی ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہتے ہو یا کسی بنی بنائی عمارت میں؟ میں نے عرض کیا کہ بنا ہوا گھر ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سنو! ایک عالم کی لغزش، منافق کے جھگڑے اور گمراہ لیڈروں سے زمانہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۵۳۰۴-عالم کی لغزش...... احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، جریر، مغیرہ اور شعبی کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کیا چیز منہدم کر دیتی ہے؟ پھر فرمایا کہ ایک عالم کی لغزش منافق کا قرآن سے جھگڑا اور گمراہ سرغنہ اسلام کو منہدم کر دیتے ہیں۔

سلمۃ بن کہیل نے بھی شعبی سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۵۳۰۵-اقوال زریں...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن عبداللہ بن سعد اور جعفر بن حمید کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر کہا کرتے تھے کہ کیا تم نے تیاری کرلی؟ ایک شخص نے پوچھا کہ اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میری مراد ہے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کرلی ہے؟

۵۳۰۶-تفقہ کی شرط...... ہم سے ہمارے والد نے احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، عبدالرحمٰن بن صالح، ابو خالد الاحمر، اعمش، شمر بن عطیہ کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ جو لوگ متقی نہیں ہوتے وہ کبھی تفقہ (دین کی سمجھ) حاصل نہیں کرسکتے۔

۵۳۰۷-فراغت کی خواہش...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن سابق، مالک بن مغول اور ابی صخرہ کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ میں ایسے مضبوط دین میں ہوں کہ نہ میں لوگوں سے بات کروں نہ وہ مجھ سے بات کریں حتیٰ کہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

۵۳۰۸-شہادت کی طلب...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن، حنبل احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن عبداللہ، اور حفص بن حمید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زیاد بن جریر نے مجھ سے کہا کہ اپنے کچھ بال کاٹ لو کیونکہ ان میں فتنہ ہے اور فرمایا کہ زیاد بن جریر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگا کرو کیونکہ وہ بھی ایک خزانہ ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ تمام خزانوں کے نگران سے مانگا کرو کیونکہ وہ نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتا ہے۔

اور فرمایا کہ ایک شخص زیاد بن جریر کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور کہتا کہ میں اتنا اتنا ذخیرہ چاہتا ہوں تو آپ فرماتے کہ راستے میں اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو۔

۵۳۰۹-رقت قلبی ...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سعد، حفص اور حمید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ زیاد نے مجھ سے کہا کہ کچھ تلاوت کرو تو میں نے ان آیات کی تلاوت کی (کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا؟ اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی۔ (سورۃ الانشراح۔ پارہ ۳۰ آیت ۱۔۳)
تو آپ نے فرمایا اے ام زیاد کے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کی کمر مبارک جھکا دی گئی تھی۔ پھر ایسے رونے لگے جیسے چھوٹے بچے روتے ہیں۔

۵۳۱۰-فرمانبرداری...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابوبکر بن عیاش، اور عاصم کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر الاسلمی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سبز رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں میں نے آپؓ کو سلام کیا۔ لیکن آپؓ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں واپس آیا اور آپؓ کے بیٹے عاصم کے پاس گیا اور کہا کہ امیر المؤمنین کو سر میں چوٹ لگی ہے عاصم نے کہا کہ تمہارے لئے میں کافی ہوں۔ پھر وہ خود حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے بھائی زیاد بن جریر آپ کی خدمت میں آئے اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا کیا کوئی خاص وجہ تھی؟ فرمایا کہ اس نے سبز رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں فرمایا کہ عاصم واپس آئے اور تفصیل سے آگاہ کیا۔ میں نے اپنی مونچھیں کاٹ لیں، اور اپنی ایک چادر اوڑھ لی اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا آپؓ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تمہارا یہ حلیہ پہلے والے حلیے سے زیادہ بہتر ہے۔

۵۳۱۱-بحیثیت گورنر ...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابوبکر بن عیاش اور ابو حصین کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے مجھے الماص کا عامل بنایا۔ چنانچہ بنو تغلب والے جب بھی آتے جاتے میں ان سے عشر وصول کرتا۔ ایک دن ان میں سے ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے عامل زیاد بن جریر ہم سے آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی عشر وصول کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہارا کام کردوں گا۔
پھر انہوں نے مجھے لکھا کہ ان کا عشر سال میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے۔

مسند روایات...... شیخ فرماتے ہیں کہ زیاد بن جریر کی مسند روایات بہت کم ہیں۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایات بیان فرمائیں۔

۵۳۱۲-شوق جہاد...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم، عبدالرحمٰن بن ھانی، شریک، ابراہیم بن مہاجر کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو بنو تغلب کے عیسائیوں سے زبردست جہاد کروں گا اور ان کی اولاد کو قیدی بناؤں گا کیونکہ میں نے ان کے اور جناب نبی کریم ﷺ کے درمیان معاہدہ تحریر کیا تھا کہ وہ لوگ اپنی اولاد کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

۵۳۱۳-قصہ گوئی کی اجازت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، جبکہ محمد بن عمر بن مسلم نے حسین بن مصعب اور ان دونوں نے ابراہیم بن یوسف، سفیان بن عیینہ، منصور، حبیب بن ثابت کی سند سے بیان کیا کہ زیاد بن جریر نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی کو قصہ

گوئی کی اجازت نہیں ہے[1]

(۲۷۱) زاذان ابو عمر والکندی[2]

(نام) مستجاب الدعوۃ، ناصح اور بڑے ثواب کی جستجو میں رہنے والے تھے، نام زاذان ابو عمر والکندی تھا۔

۵۳۱۴-بدنیتی کا وبال...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، ابونعیم جبکہ ابوبکر الطلحی نے ابو حصین اور ابو عبداللہ بن ابی عروبہ سے اور ان دونوں نے احمد بن یونس سفیان ثوری، اوزواقد کی سند سے بیان کیا کہ زاذان نے فرمایا کہ جس نے اس نیت سے قرآن کریم کی تلاوت کی کہ لوگوں سے مال حاصل کرے تو وہ قیامت میں اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر بالکل گوشت نہ ہوگا۔

۵۳۱۵-تقویٰ کا انعام...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے محمد بن محمد بن سلیمان الھروی، یحییٰ بن السری، ابو محمد الضریر، اور ابن نمیر کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ ایک مرتبہ زاذان نے دعا مانگی کہ اے میرے اللہ! مجھے بھوک لگی ہے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ روشندان سے ایک چکی کی مانند روٹی ان کی گود میں آ گری۔

۵۳۱۶-کاروبار کا طریقہ...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن محمد بن خلف، اسحٰق بن منصور سلولی، محمد بن طلحہ اور محمد بن جحادۃ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان کھر درا کپڑا بیچا کرتے تھے لہٰذا جب کوئی گاہک آتا تو اسے اس کا وہ کنارہ دکھاتے جو خراب ہوتا اور اس سے ایک ہی سودہ کرتے یعنی نہایت سستا بیچ دیتے۔

۵۳۱۷-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ھاشم بن القاسم، مبارک بن سعید اور سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان کپڑا بیچا کرتے تھے سو جب کپڑا پیش کرتے تو اس کا جو حصہ خراب ہوتا ہاتھ میں پکڑ تے۔

۵۳۱۸-خشوع کی کیفیت...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق سوار العنبری، عبداللہ بن داؤد، علی بن صالح زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے زاذان کو نماز پڑھتے دیکھا یوں لگ رہا تھا جیسے ایک تنا ہو جسے زمین میں گڑھا کھود کر گاڑ دیا گیا ہو۔

۵۳۱۹-عید کے دن...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن علی عن بن الجارود، ابو سعید الاشج، عبداللہ بن ادریس، ان کے والد، عبیداللہ بن ابی کثیر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ زاذان عید کے دن مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے تکبیر کہتے ہوئے اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے عید گاہ پہنچے۔

۵۳۲۰-مفلس دین کون؟...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، نصر بن علی، ابو احمد الزبیری، قاسم بن حبیب اور عیزار بن عمرولہ۔ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں عید کے دن زاذان کے ساتھ جبان کی طرف گیا تو ان کی نظر حجاج کے پردوں پر پڑی جو ہوا

[1] سنن الترمذی ۲۹۲۶، ۱۶۹، ۲۷۳۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۸/۱۰. ومسند الامام أحمد ۴۴۴/۱. وفتح الباری ۲۱۳/۱.

[2] طبقات ابن سعد ۱۷۸/۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۴۵۵. والجرح ۲۷۸۱/۳. وتاریخ بغداد ۴۸۷/۸. والجمع ۱۵۲/۱. وسیر النبلاء ۲۸۰/۴. والکاشف ۳۱۱/۱. ومیزان الاعتدال ۲/ت ۲۸۱۷. وتهذیب الکمال ۱۹۴۵. (۲۶۳/۹)

سے اڑ رہے تھے اس کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ مفلس ہے میں نے کہا آپ یہ بات کر رہے ہیں حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے آپ نے فرمایا وہ دین کے لحاظ سے مفلس ہے۔

۵۳۲۱-آیت کی تفسیر......ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عیاد بن السری، ابومعاویہ، وکیع، علاء بن عبدالکریم اور ابوکرمہؒ کی سند سے بیان کیا کہ فرمایا زاذان نے اس آیت ''اور ظالموں کے لئے اس کے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے'' (سورۃ الطور آیت: ۴۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں عذاب سے مراد عذاب قبر ہے۔

مسند روایات۔ ......انہی زاذان نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی حضرت سلمان فارسی، حضرت براء بن عازب اور دیگر صحابہ کرامؓ سے مسند روایات بیان فرمائیں ہیں۔

۵۳۲۲-بالوں سے دشمنی......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عطاء بن ابی السائب اور زاذان کی سند سے بیان کیا، زاذان حضرت علیؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنابت کا غسل کرتے ہوئے اگر کسی کا ایک بال بھی خشک رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایسا ایسا معاملہ فرمائیں گے پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی ہے یا سر کی جگہ بالوں کا لفظ ارشاد فرمایا آپؓ اپنے بالوں کو کاٹا کرتے تھے۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے اس میں حماد کا عطا سے تفرد ہے۔ یحیٰ بن سعید القطان نے بھی اسی طرح حماد سے روایت کیا ہے۔

۵۳۲۳-بال نہ رکھنے کی وجہ......ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان محمد بن خلاد، یحیٰ بن حماد بن سلمہ، عطاء بن السائب عن زاذان کی سند سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بال کے ساتھ جنابت ہوتی ہے اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی ہے۔[۲]

۵۳۲۴-پانی پینے کا طریقہ......ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، خالد، عطاء، میسرہ اور زاذان سے بیان کیا ہے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا کہ اگر میں کھڑے ہو کر پانی پی رہا ہوں تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا، اور اگر میں بیٹھ کر پیوؤں تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا ہے۔

۵۳۲۵-درود شریف کی وصولی......ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے ابوبکر بن نعمان، جبکہ ثوری نے عبداللہ بن السائب اور زاذان کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔[۳]

علی بن الازھر اور محمد بن زیاد نے بھی فضیل سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ثوری سے ایک جماعت نے بھی یہ حدیث روایت کی ہیں۔

۵۳۲۶-ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن علی الخزاعی، محمد بن کثیر، سفیان عبداللہ بن السائب اور زاذان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۸۱/۲. ونصب الرایۃ ۷۹/۱.

۲۔ السنن الکبری للبیہقی ۱۷۵/۱. ومشکاۃ المصابیح ۴۴۳. وتلخیص الحبیر ۱۴۲/۱. وشرح السنۃ ۱۸/۲. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰۲. واتحاف السادۃ المتقین ۳۸۰/۲، ۳۸۱، ۴۰۸. وکشف الخفا ۳۵۳/۱.

۳۔ مسند الامام احمد ۴۵۲/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۰/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۲۴۰/۱، ۲۴۱.

اور ابواسحٰق الفزاری نے اعمش اور عبداللہ بن السائب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۳۲۷-قرض کی مذمت...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے حسین بن جعفر القتات منجاب بن الحارث، شریک، اعمش، عبداللہ بن السائب عن زاذان کی سند سے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتال کرنا قیامت کے دن تمام خطاؤں کو دور کر دے گا علاوہ قرض کے، ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا (اگر چہ وہ فی سبیل اللہ شہید ہوا ہوگا) اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کر۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں اس پر قادر نہیں ہوں میرے پاس دنیا تھی ہی نہیں۔ فرمایا پھر اس سے کہا جائے گا کہ اس کو ھاویہ کی طرف لے جاؤ کیا ہی بری ہے وہ ماں جس نے اس کو پیدا کیا اور کیا ہی بری ہے وہ تربیت کرنے والی جس نے اس کی تربیت کی پھر اس کو ھاویہ میں پھینک دیا جائے گا اور یہ اس میں گرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی گہرائی میں جا پہنچے گا۔

پھر فرمایا کہ اس کی امانت کو مثالی صورت دی جائے گی جسے وہ تھام لے گا اور اسے لے چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ جب وہ سمجھے گا کہ گر پڑے گی اور یہ بھی اس کے ساتھ گر پڑے گا اور ہمیشہ گرتا رہے گا (یعنی یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا رہے گا)

امانت کا مصداق...... پھر فرمایا کہ امانت پر ہر چیز میں ہے وضو بھی امانت ہے، روزہ بھی امانت ہے، غسل جنابت بھی امانت ہے۔ اور امانت کا سب سے صحیح مصداق ودیعت شدہ چیز ہے زاذان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت براء بن عازبؓ سے ملا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کیا فرماتے ہیں اور میں نے تفصیل ان کو سنائی، تو حضرت براءؓ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک نہیں سنا کہ ''خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو'' (سورۃ النساء: ۵۸)

اسحٰق بن یوسف الازرق نے شریک سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۵۳۲۸-فضیلت جہاد...... ہم سے سلیمان بن احمد نے جعفر بن احمد بن سنان، تمیم بن المنتصر، اسحٰق الازرق، شریک الاعمش، عبداللہ بن السائب عن زاذان کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (کرنا یا ہونا) تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ یا فرمایا ہر چیز کو دور کر دیتا ہے علاوہ امانت کے اور روزہ بھی امانت ہے۔ گفتگو بھی امانت ہے اور امانت کا سب سے صحیح مصداق وہ مال (ودیعت) ہے جو کسی کے پاس رکھوایا گیا ہو۔[۱]

شریک کہتے ہیں کہ ایسی ہی روایت عیاش العامری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۳۲۹-حقوق کی اہمیت...... ہم سے عبداللہ بن احمد نے احمد، جعفر بن محمد بن الحسن، جبکہ محمد بن علی نے ابوالعباس بن قتیبہ بن الرملی سے اور ان دونوں نے یزید بن وہب، عیسیٰ بن یونس، ھارون بن وکیع کی سند سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے سنا زاذان کہہ رہے تھے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مجلس میں ریشم اور یمنی چادریں بیچنے والے لوگ مجھ سے آگے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابوعبداللہ! چونکہ میں ایک عجمی شخص ہوں اس لئے مجھے آپ نے پیچھے رکھا اور ان لوگوں کو آگے بٹھایا۔ آپؓ نے فرمایا کہ آگے آجاؤ۔ تو میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میرے اور آپؓ کے درمیان اور کوئی نہ رہا تو حضرت عبداللہ

---

۱. صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۱۲۱. ومجمع الزوائد ۲۹۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۰/۱۰. وسنن الترمذی ۱۲۳۰. والسنن الکبری للبیهقی ۲۵/۹.

بن مسعودؓ نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) غلام یا باندی کا ہاتھ پکڑ کر (میدان حشر میں) سب لوگوں کے سامنے لایا جائے گا اور پھر پکارا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے سو اگر کسی کا حق اس نے دینا ہو تو لینے والا وصول کر لے۔ یہ سن کر (کوئی) عورت خوش ہوگی کہ وہ اپنے بیٹے سے یا اپنے بھائی سے یا اپنے باپ سے یا اپنے شوہر سے اپنا حق وصول کر لے گی۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے'' (المؤمن ۱۰۱) چنانچہ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے ان لوگوں کو ان کے حقوق دے۔ وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب، دنیا تو فنا ہو چکی اب میں کہاں سے ان لوگوں کو ان کا حق دوں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اس کے نیک اعمال لے لو اور جس کا جتنا مطالبہ ہے اسے اتنے ہی نیک اعمال دے دو، سو اگر یہ اللہ کا نیک بندہ ہوا تو اس کی نیکیاں ایک رائی کے دانے کے برابر بچ جائیں گی جن کو اللہ تعالیٰ بڑھا دیں گے اور یہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پھر آپؓ نے یہ آیت تلاوت کی ''خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی کی ہوگی تو اس کو دو چند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔ (النساء:۴۰)

اور اگر وہ بد بخت بندہ تھا تو فرشتے عرض کریں گے کہ اے اللہ اس کی نیکیاں تو ختم ہو گئیں جبکہ مطالبہ کرنے والے لوگ تو ابھی باقی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان طلب گاروں کے بدلے اعمال لے کر اس شخص کے برے اعمال میں شامل کر دو اور اس کو ایسا تھپڑ مارو جو اسے جہنم میں گرا دے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھارون بن ابی وکیع یہ وہی ہیں جو دس سال کہتے تھے۔ زاذان ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور یحیٰ بن زکریا انصاری نے بھی ان سے یہ روایت مختصر اً مرفوعاً روایت کی ہے۔

۵۳۳۰- والدین کے حقوق...... ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن عمرو البز ار، عمرو بن مخلد، یحیٰ بن زکریا انصاری، ھارون بن عنترۃ اور زاذان کی سند سے روایت کی ہے زاذان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو وہاں ریشم اور دیباج پہننے والے آگے بیٹھے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان لوگوں کو آگے بٹھا رکھا ہے اور مجھے پیچھے، آپؓ نے فرمایا آگے آجاؤ پھر مجھے اپنے قریب چٹائی پر بٹھایا اور فرمایا میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والدین کا اولاد پر قرض ہوتا ہے چنانچہ قیامت کے دن وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے وہ کہے گا کہ میں آپ کا بیٹا ہوں تو ان کو ان کے حق سے بھی زیادہ دیا جائے گا۔[1]

اس روایت میں یحیٰ متفرد ہے اور وہ ابن ابی الحواجب کے نام سے مشہور ہیں۔

۵۳۳۱- مسلمانوں کی قبریں...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، شریک، عثمان، عمیر ابی الیقظان، زاذان، اور جریر کی سند سے بیان کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا لحد (بغلی قبر) ہمارے لئے ہے اور شق (عام سیدھی قبر) ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے ہے ابی الیقظان سے سفیان ثوری عمرو بن قیس الملائی حجاج بن ارطاۃ ابوحمزہ الثمالی اور قیس بن الربیع نے روایت کی ہے اور ابو خباب نے زاذان سے مرفوعاً روایت کی ہے۔[2]

۵۳۳۲- اطاعت کی فضیلت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحٰق الازرق، خباب، زاذان کی سند سے

۱۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۲۷۰. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۳۵۵. الترغيب والترهيب ۴/ ۴۰۵.

۲۔ سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز باب ۶۵. وسنن الترمذي ۱۰۴۵. وسنن النسائي ۴/ ۸۰. وسنن ابن ماجة ۱۵۵۴، ۱۵۵۵. ومسند الامام أحمد ۴/ ۳۵۷. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۴۰۸. والمعجم الكبير للطبراني ۲/ ۳۲۰. ۳۲۷/۲. والمصنف ابن أبي شيبة ۳/ ۳۲۲. ومشكاة المصابيح ۱۷۰۱، ۱۷۰۲. وطبقات ابن سعد ۲، ۲، ۷۳.

حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت کی ہے فرمایا کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مدینہ سے باہر نکلے تو ایک سوار ہمیں اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ سوار تمہاری ہی طرف آرہا تھا۔ پھر فرمایا کہ وہ سوار ہم تک آپہنچا اور ہمیں سلام کیا ہم نے جواب دیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے آیا ہوں ﷺ فرمایا تم ٹھیک جگہ پہنچے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہ ''تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور تو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اقرار کرتا ہوں (یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا) اس کے اونٹ کا پیر کسی جال میں پھنس گیا اور اونٹ گر پڑا وہ شخص بھی اونٹ سے گرا اور سر کے بل گرا، گرتے ہی اس کا انتقال ہو گیا یہ دیکھ کر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حذیفہؓ الیمان لپکے لیکن رسول اللہ ﷺ نے انھیں بٹھا دیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی طرف توجہ نہ دی اور ان دونوں نے فرمایا کہ کیا تم دونوں نے دیکھا نہیں کہ میں نے اس شخص سے اعراض کیا ہے کیونکہ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا جو اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ شخص بھوکا بھی تھا۔

''پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ شخص ان لوگوں میں سے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: جو لوگ یقین لے آئے اور انہوں نے نہیں ملا دیا اپنے یقین میں کوئی نقصان انہی کے واسطے ہے دلجمعی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔''

(سورۃ الانعام آیت: ۸۲)

فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دیکھو، تو ہم اسے اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے اور غسل دیا اور خوشبو لگائی، کفن پہنایا اور قبر کی طرف لے گئے۔ اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور قبر کی ایک جانب تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ لحد (یعنی بغلی قبر) بنانا شق نہ بنانا کیونکہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے۔

۵۳۴۳۔ بلند درجہ کی خواہش ...... ہم سے محمد بن احمد بن الحسن بن علی بن الولید العولیس، خلف بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن السرخسی، عبدالغفور بن سعد الانصاری، ابوھاشم الرمانی، زاذان کی سند سے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی یہ چاہتا ہو کہ دنیا میں اس کا درجہ بلند ہو اور پھر نفس الامر میں بھی اس کا درجہ بلند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی اس کا درجہ بلند فرماتے ہیں، جو اس دنیاوی درجے سے زیادہ بڑا اور وسیع ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ''دیکھو ہم نے کس طرح بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے اور آخرت درجات کے اعتبار سے بہت بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی۔ (سورۃ الاسراء آیت: ۲۱)[۱]

۵۳۴۴۔ انکساری اختیار کرو ...... ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے حسن بن علی بن الولید، خلف بن عبدالحمید، عبدالغفور، ابوھاشم اور زاذان کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت فرمایا، فرماتی ہیں کہ میں ایک مسکین عورت کے پاس گئی اس کے پاس کوئی چیز تھی جو وہ مجھے ھدیہ کر رہی تھی تو میں نے اس سے ہدیہ قبول کرنا مناسب نہ سمجھا کہ یہ خود کیا کرے گی تو جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم نے اس کا ھدیہ کیوں نہ قبول کیا اور اس کے بدلے میں اس سے عمدہ چیز کیوں نہ دی؟ میرا خیال ہے کہ تم نے اسے حقیر سمجھا، اے عائشہ! تواضع اور انکساری اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

یہ حدیث زاذان اور ابوھاشم سے غریب ہے، ابوھاشم کا نام یحییٰ بن دینار الوسطی ہے، ہم نے صرف خلف عن عبدالغفور کی

[۱] الاحادیث الضعیفۃ ۳۴۴۔

۲۷۲۔ابوعبید بن عبداللہ بن مسعود[1]

تعارف ایک اور شخصیت جو ہر وقت ذکر وشکر میں مشغول رہتی تھی حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ کی تھی۔

۵۳۳۵-فضیلت ذکر......ہم نے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر منصور، ھلال کی سند سے ابوعبیدہ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تک بندے کا دل ذکر میں مشغول رہتا ہے تو وہ نماز ہی میں رہتا ہے اگر چہ وہ بازار میں ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ ہونٹ بھی ہلائے (یعنی زبان سے بھی ذکر کرے) تو یہ بہت بڑی (عمدہ بات) ہے

۵۳۳۶-اللہ اکبر کا اجر......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد وہب بن بقیہ خالد اور ابوسنان کی سند سے ابوعبیدہ سے روایت کیا فرمایا کہ اگر ایک شخص راستے کے ایک طرف کپڑا ڈال کر بیٹھ جائے اور ہر آنے جانے والے کو ایک دینار دے اور دوسری طرف ایک شخص ہو جو تکبیر کہتا ہو تو تکبیر کہنے والے کا اجر بہت زیادہ ہے۔

۵۳۳۷-شان غفاریت ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق اور ابو عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص سجدے میں تھا دوسرا اس کے پاس سے گزرا، گزرنے والے نے سجدہ کرنے والے شخص کی گدی پر پیر رکھا، اس شخص نے کہا کیا تو میری گردن کو روندتا ہے حالانکہ میں سجدے میں ہوں خدا کی قسم اللہ تیری یہ حرکت کبھی معاف نہ فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو مجھ سے بھی بڑا بن گیا سن کہ بے شک میں نے اس کو معاف کر دیا۔
شعبہ نے ابواسحٰق سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۳۳۸-زبان پر قابو......ہم سے سلیمان نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق، اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کو گناہ میں ملوث ہوتے دیکھو تو یہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو کہ اے اللہ! اسے رسوا کر دے، اے اللہ اس پر لعنت فرما۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، کیونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس وقت تک کسی کے بارے میں کچھ نہ کہتے تھے جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کس حال میں اس کی موت واقع ہوئی ہے لہٰذا اگر اس کا خاتمہ بھلائی پر ہوتا تو ہم سمجھ جاتے کہ وہ بھلی جگہ پہنچ گیا اور اگر اس کا خاتمہ برائی پر ہوتا تو ہم اس کے بارے میں خوف زدہ ہو جاتے۔

۵۳۳۹-اللہ تعالیٰ کن سے خوش ہوتا ہے...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابواسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا دو آدمیوں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ایک تو وہ جس کے پاس اپنے ساتھیوں کے گھوڑوں جیسا اچھا گھوڑا ہو پھر دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہو اور مسلمان شکست کھانے لگیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اگر قتل ہو تو شہید ہوگا اس شخص پر اللہ فخریہ خوش ہوتے ہیں اور دوسرا وہ شخص جو رات کو خدا کے حضور کھڑا ہو اور کسی کو علم نہ ہو اچھی طرح وضو کرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے اللہ کی حمد کرے اور قرآن پڑھے تو اس پر بھی اللہ خوش ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کو میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۲۱۰. والتاریخ الکبیر ۹/ت ۴۴۷. والجرح ۹/ت ۱۳۵۵. وتهذیب التهذیب ۵/۷۵ وتهذیب الکمال ۳۰۵۱. (۲۱/۱۴)

۵۳۴۰-سرکش کی سزا......عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسرائیل، ابوعبیدہ فرماتے ہیں کسی سرکش نے کہا میں پروردیکھ کررہوں گا کہ آسمان میں کون ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ضعیف ترین مخلوق (مچھر) کو اس پر مسلط فرمادیا چنانچہ وہ اس کے ناک کے ذریعے اس کے دماغ میں چلی گئی تکلیف کی شدت میں وہ لوگوں کو کہنے لگا مجھے سر پر مارو خوب مارو حتی کہ اس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

۵۳۴۱-ابوعبیدہ کی عاجزی......ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عن ابیہ، عفان، ابوہلال، قتادہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ فرمایا کرتے تھے گورا کالا عجمی عربی ہر ایسا شخص جو مجھ سے تقوی کی وجہ سے افضل ہو، میں چاہتا ہوں کہ اس کی کھال بن جاؤں۔

۵۳۴۲-بھلائی کا انجام......سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عن عبدالرزاق، عن معمر، عن عبدالکریم، عن ابی عبیدہ کی سند سے مروی ہے کہ سعید بن زیدؓ نے ابن مسعودؓ کو فرمایا اے ابوعبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ وفات پاچکے ہیں اب وہ کہاں ہیں؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔ سعید بن زید نے عرض کیا پھر ابوبکرؓ وفات پا گئے وہ کہاں ہیں؟ فرمایا! وہ خدا کے بڑے برگزیدہ اور ہر خیر کے طالب تھے (ظاہر ہے وہ بھی جنت میں ہوں گے) عرض کیا حضرت عمرؓ وفات پا گئے وہ کہاں ہیں؟ فرمایا جب صالحین کا ذکر خیر ہو تو عمرؓ فاروق بن الخطاب کو مبارک ہو (ظاہر ہے کہ وہ بھی جنت میں ہوں گے)

۵۳۴۳-عادل قاضی......عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، اسامہ، مسعر، ربیع بن ابی راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبیدہ کو فرماتے ہوئے سنا درست فیصلوں سے خدا کی طرف سے سکینہ نازل ہوتی ہے اور ظالمانہ فیصلوں سے خدا کی بارگاہ میں ضعیفوں کی آہیں پہنچتی ہیں۔

۵۳۴۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، عمر بن قیس، عطیہ کی سند سے مروی ہے ابوعبیدہ نے فرمایا خدا کا فرمان "فسوف یلقون غیا" سے مراد جہنم کی ایک نہر ہے۔ سورہ مریم (۵۹)

۵۳۴۵-عذاب قبر......ہم سے ابومحمد نے ابویحیٰ رازی، ھناد، شریک، ابواسحق اور براء کی سند سے بیان کیا کہ ابوعبیدہ نے سورہ سجدہ کی آیت ۲۱۔ "ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر" کی تفسیر میں فرمایا کہ عذاب ادنی سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

۵۳۴۶-جہنم کی وادی......ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحق اور ابوعبیدہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فسوف یلقون غیا کی تفسیر میں فرمایا کہ غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کا کھانا نہایت خبیث ہے اور وہ بہت گہری وادی ہے۔

۵۳۴۷-صفت رحیمیت......ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، ابویوسف القریابی، سفیان، عبدالکریم اور ابوعبیدہ کی سند سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ "ان ابراہیم لاواہ حلیم" (سورہ توبہ آیت ۱۱۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں اواہ سے مراد رحیم ہے۔

۵۳۴۸-قلیل جماعت......ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابواسحق کی سند سے بیان

کیا کہ ابوعبیدۃ نے ''ان ھولاء الشرذمۃ قلیلون'' (الشعراء......۵۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ ان لوگوں کی تعداد چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔

مسند روایات :...... ابوعبیدۃ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۵۳۴۹-قضاء نمازیں ......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب اور ابو داؤد، جبکہ فاروق الخطابی نے ابومسلم حجاج بن نصیر، ہشام بن ابی الزبیر، نافع بن جبیر، ان کے والد جبیر اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت بیان کی فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ ایک معرکے میں ہم سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں چھوٹ گئیں تو جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا کہ اذان دیں اور اقامت کہیں چنانچہ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی تو ہم نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو ہم نے عصر کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی تو ہم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے اقامت کہی اور ہم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت دنیا میں تمہارے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ کا ذکر کر رہی ہو۔

۵۳۵۰-سانپ کے شر سے حفاظت ......ہم سے ابوبکر الطلحی نے عبد بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج، مجاھد اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم یوم عرفہ کی رات (یعنی یوم عرفہ سے پہلے) مسجد خیف میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک سانپ دکھائی دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو وہ سانپ ایک پتھر سوراخ میں داخل ہو گیا، ہم کھجور کی ایک جلتی ہوئی شاخ لے کر آئے اور اس پتھر کو ہٹا دیا لیکن وہ سانپ نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سانپ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے۔[1]

ابن ابی زبیر کی نافع سے روایت میں ہشام منفرد ہے اور ابوزبیر کی مجاہد سے روایت میں ابن جریج منفرد ہے۔

۵۳۵۱-قیدیوں کے بارے میں مشورہ ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن نضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ جبکہ احمد بن جعفر بن حمدان نے عبیداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ اور ابواحمد محمد بن احمد اور سلیمان بن احمد نے ابوخلیفہ، ابوالولید الطیالسی جریر بن حازم، اعمش، عمرو بن مرہ اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جنگ بدر میں جناب رسول اکرم ﷺ قیدیوں کے بارے میں صحابۂ کرامؓ سے مشورہ طلب فرمایا کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا۔ آپ کو نکالا، ان کی گردنیں اڑا دیں، حضرت عبداللہ بن رواحۃؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ ایک ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیاں بہت ہیں، زبردست آگ بھڑکا کر اس میں ان لوگوں کو ڈال دیجئے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا اللہ تمہاری رشتے داری ختم کرے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا خاندان ہے آپ ہی کی قوم اور رشتے دار ہیں ان کو معاف فرمادیں عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے ان میں سے بہت سے لوگوں کو آگ سے بچا لیں گے۔

فرماتے ہیں کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے میں داخل ہوئے، اور ادھر یہ گفتگو شروع ہوگئی کہ کوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قول کو ترجیح دے رہا تھا اور کوئی حضرت عمرؓ کے قول کو۔ اتنے میں آپ ﷺ واپس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان دونوں افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ان کی مثال ان کے ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں حضرت نوح علیہ السلام

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۷، ۴/۱۵۷، ۶/۲۰۴، ۲۰۴، ۲۰۵. ومسند الامام احمد ۱/۴۲۲، ۴۲۸. والسنن الکبری للبیھقی ۵/۲۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷. وفتح الباری ۴/۳۵، ۸/۶۸۵. والدر المنثور ۶/۳۰۲.

نے فرمایا'' اور نوح نے دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے'' (النوح، آیت ۲۶) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا'' اے میرے پروردگار ان کے مال کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے'' (یونس ۸۸) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے'' (ابراہیم: ۳۶) اور میں لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں جو کچھ ان میں ہے تاکہ وہ نرم سے نرم ہوجائے اور تمہارے اندر فقر اور ناداری ہے لہٰذا ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن کٹوائے بغیر نہ بچے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا'' علاوہ سہیل بن بیضاء'' کے کیونکہ میں نے سنا تھا کہ وہ اچھے الفاظ میں اسلام کا ذکر کرتا ہے، یہ سنتے ہی رسول اکرم ﷺ اچانک خاموش ہوگئے اور میں آسمان کی طرف دیکھنے لگا کہ کب مجھ پر پتھر برستے ہیں کیونکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک بات کردی ہے لیکن آپ ﷺ نے بھی فرمایا کہ علاوہ ''سہل بن بیضاء کے''

یہ حدیث ابوعبیدہ کے طریق سے غریب ہے ان سے عمرو بن مرہؒ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

۵۳۵۲- ابوجہل کا قتل ...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین الوادعی، یحییٰ الحمانی، شریک، ابواسحٰق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں جنگ بدر کے دن جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے ابوجہل کو قتل کردیا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ قسم اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کیا تم نے اسے قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ یہ سن کر نہایت خوشی سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو اس کے پاس۔ فرمایا کہ پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا اور ہم اس کے سر پر جا کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا، یہ اس امت کا فرعون ہے اس کو گھسیٹ کر کنویں تک لے جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اپنی تلوار سے مارا تھا ابھی تک تلوار صاف نہ کی تھی چنانچہ میں نے اس کی تلوار کے ساتھ اس کو قتل کردیا۔ آپ ﷺ نے اس کا سامان مجھے عطا فرمایا۔

سفیان ثوری، زہیر اور اسرائیل نے ابی النجاہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۳۵۳- آگ سے نجات...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ھیثم، العوام محمد بن ابی محمد (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) ابوعبیدۃ بن عبداللہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ'' کوئی بھی مسلمان جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کرچکے ہوں وہ اس کو آگ سے بچانے کے مضبوط قلعہ بن جائیں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ فرمایا اگرچہ دو ہی کیوں نہ ہوں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے تو دو ہی بچے فوت ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ دو ہی کیوں نہ ہوں (یعنی دو بھی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہوں گے) سید القراء ابوالمنذر حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا میرا تو ایک ہی بچہ فوت ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ ایک ہی کیوں نہ ہو۔ اور فرمایا کہ یہ تو پہلے صدمے کے وقت ہے۔[1]

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۳۷۵، ۵/۱۵۳، ۱۴۴، ۲/۴۳۱. والمصنف لابن ابی شیبة ۳/۳۵۳. والادب المفرد للبخاری ۱۴۹. ومجمع الزوائد ۳/۲، ۸، ۱۵. وصحیح ابن حبان ۱۲۴۹. ۲۲۰۰ (موارد) والمطالب العالیة ۳۷۹۷. والترغیب والترهیب ۳/۷۷.

۵۳۵۴-اللہ تعالیٰ سے حیا کرو......ہم سے سلیمان بن احمد نے سری بن سہل الجندی نیشاپوری، عبداللہ بن رشید، مجاعۃ بن الزبیر، قتادۃ، عقبۃ بن عبدالغفار اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے نہیں بلکہ جو اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرے جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے سر کی اور اس چیز کی حفاظت کرے جو سر میں ہے (یعنی خود کو برے خیالات سے محفوظ رکھے) اور اپنے پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھی حفاظت کرے، اور آزمائش اور موت کو یاد کرتا رہے جو آخرت کا طلب گار ہے اسے چاہیے کہ دنیا کی زیب و زینت چھوڑ دے۔جس نے یہ کام کر لئے تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسی حیا کرنے کا حق تھا۔[1]

یہ روایت عقبہ اور قتادہ سے غریب ہے ہم نے اسے صرف عبداللہ بن رشید عن مجاعۃ سے لکھا ہے۔

۵۳۵۵-جنگ میں احتیاط ......ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوعبدالملک احمد بن ابراہیم الدمشقی، سلیمان بن عبدالرحمٰن الصلت بن عبدالرحمٰن الزبیری، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، قتادۃ، ابومخلد اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبیداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا نیزہ دشمن کی طرف سیدھا کرے اور دشمن لا الہ الا اللّٰہ پڑھ لے تو اس کو چاہیے کہ اپنا نیزہ اس سے ہٹالے خواہ وہ دشمن کے حلق تک ہی کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔[2]

۵۳۵۶-توبہ کا صلہ ......ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، معلیٰ بن اسد کی سند سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔[3]

عبدالکریم سے یہ روایت غریب ہے۔ وہیب کے علاوہ کسی نے معمر سے موصولاً بیان نہیں کی۔

۵۳۵۷-اہل زمین پر رحم ......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، سلام بن قیس، ابو اسحٰق اور ابوعبیدۃ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا''۔[4]

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۵۸. ومسند الامام أحمد ۳۸۷/۱. والمستدرک ۳۲۳/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۶/۳. ۱۸۸/۱۰. والصغیر ۱۷۷/۱. وأمالی الشجری ۱۹۷/۲. ومشکاۃ المصابیح ۱۶۰۸. ومجمع الزوائد ۲۸۴/۱۰. وکشف الخفا ۱۳۸/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۲۱/۳. ۳۲۸/۹، ۳۲۹.

۲۔ الأمالی الشجری ۲۸/۱. وتاریخ ابن عساکر ۴۴۸/۶ (تھذیب) والمطالب العالیۃ ۲۸۴۱. ومجمع الزوائد ۲۵/۱.

۳۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۵۰. والسنن الکبری للبیھقی ۱۵۴/۱۰. ومجمع الزوائد ۲۰۰/۱۰. والترغیب والترھیب ۹۷/۴. واتحاف السادۃ المتقین ۵۰۳/۸، ۵۰۶، ۵۲۵، ۵۸۷، ۶۰۹/۹، ۲۲۹/۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۲۳۶۳. وأمالی الشجری ۱۹۸/۱. والدر المنثور ۲۶۱/۱. وکشف الخفا ۳۵۱/۱. والاحادیث الضعیفۃ ۶۱۵، ۶۱۶.

۴۔ السنن الکبری للبیھقی ۴۱/۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۰۸/۲. والصغیر ۱۰۱/۱. ۲۴۸/۴. ومجمع الزوائد ۱۸۷/۸. وشرح السنۃ ۳۹/۱۳. وتاریخ ابن عساکر ۴۳۴/۷. وتاریخ بغداد ۱۴/۶. والترغیب والترھیب ۲۰۲/۳. وکشف الخفا ۱۱۹/۱. والدر المنثور ۳۶.

موسیٰ بن عقبہ نے ابوایوب الافریقی عن ابی اسحق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۳۵۸- ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن محمد الانصاری، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، موسیٰ بن عقبہ، عبد بن علی، ابی اسحق اور ابوعبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا زمین والوں پر رحم کر تجھ پر آسمان والا رحم کرے گا۔[۱]

۲۷۳- یزید بن شریک التیمی[۲] اور ان کے بیٹے ابراہیم[۳]

تقوٰی:

انہی بزرگ صفت لوگوں میں سے یزید بن شریک التیمی اور ان کے صاحبزادے ابراہیم بھی ہیں۔

۵۳۵۹- ہم سے عبداللہ بن محمد اور عبیداللہ بن یعقوب نے اسحق بن ابراہیم، محمد بن عمرو ابن العباس، سعید بن عامر ھمام، لیث بن ابی سلیم، ابراہیم التیمی اپنے والد کی سند سے بیان کیا کہ میں بصرۃ آیا یہاں مجھے بیس ہزار کا فائدہ ہوا لیکن نہ ہی میں اس کثرت کی وجہ سے خوش ہوا اور نہ ہی میں نے واپس جانا مناسب سمجھا کیونکہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کا فرمان سنا تھا کہ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کے پاس ایک درہم ہے قیامت کے دن اس کا حساب اس شخص کی نسبت آسان ہوگا جس کے پاس دو درہم ہیں۔

سعید بن عامر اس سند کے بارے میں کہتے ہیں کہ انہیں ابراہیم سے یا ان کے بیٹے سے اس کی سند سے مرفوع ہونے کا علم نہیں فرماتے ہیں کہ میں اپنی اھلیہ کے ساتھ اس حال میں بیٹھا ہوں کہ جس حال میں کوئی شخص اپنی اھلیہ کے پاس ہوتا ہے اور موت یاد آجائے تو مجھ سے زیادہ کوئی اس پر قادر نہیں ہوتا کہ آسمان کو چھولے۔

سفیان ثوری نے اعمش اور ابراہیم تیمی عن ابیہ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۶۰- نفس کی مخالفت...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحییٰ رازی، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ وہ بصرہ پہنچے اور وہاں چار ہزار درہم کا غلام خریدا پھر اسے بیچا تو ان کو چار ہزار درہم کا نفع ہوا، میں نے عرض کیا، اے ابا جان اگر آپ بصرہ واپس جاتے اور ایسے ہی غلاموں کی خرید وفروخت کرتے تو آپ کو اور نفع ہوتا، تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم ایسے کیوں کہتے ہو؟ خدا کی قسم مجھے اس نفع سے کوئی خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی میں نے اپنے نفس میں اس کے اضافے کی خواہش کی۔

۵۳۶۱- پسندیدہ لقمہ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ، اعمش اور ابراہیم تیمی کی سند سے بیان کیا کہ ان کے والد چادر اوڑھا کرتے تھے جو ان کے کولہوں تک پہنچی تھی اور سامنے سے سینے تک، میں نے عرض کیا

۱- السنن الکبری للبیهقی ۹/ ۴۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۴۰۸. والصغیر ۱/ ۱۰۱. ۲۴۸/۴. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۸۷. وشرح السنة ۱۳/ ۳۹. وتاریخ ابن عساکر ۷/ ۴۳۴. وتاریخ بغداد ۲/ ۱۰۴. والترغیب والترهیب ۳/ ۲۰۲. وکشف الخفا ۱/ ۱۱۹. والدر المنثور ۳۶.

۲- طبقات ابن سعد ۶/ ۱۰۴. والتاریخ الکبیر ۸/ ۳۲۳۹. والجرح ۹/ ت ۱۱۳۷. والجمع ۲/ ۵۷۴. والکاشف ۳/ ت ۲۴۲۳. الاصابة ۲ ۹۴۰۲. تهذیب الکمال ۳ ۷۰۰۳ (۳۲/ ۱۶۰)

۳- تهذیب الکمال ۲۶۴. (۲/ ۲۳۲) وتهذیب التهذیب ۱/ ۱۷۷. والجرح ۱/ ۱/ ۱۴۵. وطبقات ابن سعد ۶/ ۲۸۵.

اے ابا جان۔ اگر آپ اس سے زیادہ بڑی چادر لے لیں تو۔ کیا ہی خوب ہو فرمایا اے بیٹے! تم یہ کیوں کہتے ہو، خدا کی قسم دنیا میں اس لقمے سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک کوئی چیز نہیں جو میں کھاتا ہوں۔

۵۳۶۲-جہنم کا مشاہدہ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ اسحٰق بن موسیٰ الانصاری، اورسفیانؒ بن عیینہ کی سند سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم التیمی کو یہ کہتے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے اپنے نفس کو عالم مثال میں) جہنم میں دیکھا جو اس کے شعلوں میں جل رہا تھا اور زمہریر کے زقوم نامی پھل کھارہا تھا اور زمہریر (انتہائی تیز گرم پانی) پی رہا تھا۔ میں نے اپنے نفس سے پوچھا، اے میرے نفس! تجھے کیا چاہیے میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس چلا جاؤں اور ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے اس جہنم سے نجات مل جائے۔ پھر میں نے اپنے نفس کو (عالم مثال میں) جنت میں حوروں کے درمیان دیکھا جو خوش تھا اور موٹے باریک ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا، میں نے اس سے پوچھا، میرے نفس! تجھے کس چیز کی خواہش ہے اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس آجاؤں اور ایسا عمل کروں جس سے میرے ثواب میں اضافہ ہو میں نے کہا تو دنیا اور خواہشات کے درمیان ہے۔

۵۳۶۳-اپنے بارے میں سوءِ ظن...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن، سفیان، ابوحیان کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ میں نے جب کبھی بھی اپنا عمل اپنے اقوال کے مقابلے میں پیش کیا تو میں خوف زدہ ہو گیا کہ میں جھوٹا تو نہیں ہوں۔

۵۳۶۴-تیمی کی انکساری...... ہم سے حبیب بن الحسن نے احمد بن ابی عوف، عبداللہ بن عمرو بن ابان، حسین، عمرو بن ذر کی سند سے بیان کیا ہے کہ کبھی ابراہیم التیمی سے درخواست کی جاتی کہ کچھ فرمایئے تو فرماتے کہ ابھی میری نیت نہیں ہے۔

۵۳۶۵-دعا کا انداز...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیٰی بن آدم اور مسافر الجصاص کی سند سے بیان کیا کہ جب ابراہیم التیمی دعا مانگتے تو فرماتے کہ "اے میرے اللہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے سے حق میں اختلاف کرنے سے آپ کی طرف سے دی گئی ھدایت کی بغیر خواہش کی پیروی کرنے سے گمراہی کے راستوں پر چلنے سے، مشکوک معاملات سے فضولیات اور جھگڑوں سے محفوظ رکھئے"۔

۵۳۶۶-آخرت کا حصہ...... ہم سے صہیب بن حسن نے احمد بن ابی عوف عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن خداش، اور عوام بن الحوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ۔۔۔ کھانے والا ایسا نہیں جو اپنا پسندیدہ لقمہ کھاتا ہو یا اپنا پسندیدہ مشروب پیتا ہو مگر یہ کہ اتنی ہی (کھانے یا پینے کی) مقدار کے برابر آخرت میں سے اس کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۷-ابراہیم تیمی کا سجدہ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن صلت بن مسعود، یحیٰی بن الرلی، اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی جب سجدہ کرتے تو چڑیاں آ کران کی پیٹھ پر ایسے بیٹھ جاتیں جیسے وہ کسی دیوار کا کوئی حصہ ہوں۔

۵۳۶۸-تعقب...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن الحسن، ابن المبارک، اور سفیان کی سند سے بیان فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا تم میں اور تمہاری قوم میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کے پاس دنیا آئی لیکن وہ اس سے دور بھاگ گئے،

اور کتنے ہی ایسے ہیں جن سے دنیا نے منہ موڑا اور انہوں نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔

۵۳۶۹-جہنمی پر عذاب کا انداز...... ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی اُبی سفیان بن عیینہ اور سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے اپنے قصوں میں یہ آیت پڑھی: ''ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے اور ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا'' (الحج (۱۹) اور فرمایا کہ پاک ہے وہ ذات جس نے آگ کے بھی کپڑے بنا دیئے۔

۵۳۷۰-موت کی آمد...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابومعمر جبکہ ابومحمد ابن حیان نے الحسن بن ھارون، ابومعمر ھیثم اور عوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے آیت ''اور ہر طرف سے اسے موت آ رہی ہوگی (ابراہیم:۱۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ حتی کہ ہر بال کی طرف سے اور حسن بن ھارون نے کہا کہ بالوں کی طرف سے بھی موت آئے گی۔

۵۳۷۱-کلعصر وں کی رائے...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، حمزہ، اسمٰعیل بن ابی خالد اور اکیل کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم النخعی کو سنا فرمایا کہ گفتگو کرنے والوں سے ابراہیم التیمی سے زیادہ کوئی اس بات کا حق دار نہیں کہ اس کے پاس اللہ کی رضا تلاش کی جائے اور مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ مجھے ان سے بقدر کفایت مل جاتا۔

۵۳۷۲-ابراہیم کے قصے...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، عبدالرحمٰن، سفیان اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابراہیم التیمی کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے قصوں سے اللہ کی رضا حاصل کی جاسکے اور مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ مجھے ان سے بقدر کفایت مل جاتا۔

۵۳۷۳-نظروں کی حفاظت...... ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے ابراہیم بن عبداللہ المخزومی، ابومعمر، ھیثم، عوام کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ابراہیم التیمی کو آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا، نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ عام حالت میں۔

۵۳۷۴-ہم سے ہمارے والد نے محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عمر، حفص الواسطی اور عوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا (عوام) کہتے ہیں میں نے ابراہیم التیمی سے بہتر آدمی کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی ان کو نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے دیکھا، نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ اور میں نے ان کو فرماتے سنا کہ ایک شخص مجھ پر ظلم کرتا ہے اس پر رحم فرما۔

۵۳۷۵-جنتی مشروب ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، سفیان ثوری، منصور اور ابراہیم (میرا خیال ہے یہی تیمی مراد ہے) کی سند سے آیت ''وسقاهم ربهم شرابا طهورا'' (الانسان:۲۱) کی تفسیر میں بیان کیا کہ اس سے مراد وہ عرق ہے جو ان کی عزت کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی مانند ہوگی۔

۵۳۷۶-روز قیامت...... ہم سے محمد بن علی نے حسین بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، ثوری اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے آیت ''جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہوگا'' (المعارج:۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ مؤمن کے لئے قیامت کا دن ظہر و عصر کے درمیانی وقت سے زیادہ طویل نہ ہوگا۔

۵۳۷۷-ایک نہر...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابوطالب بن سوادہ، احمد بن الھیثم، جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد،

دورقی، محمد بن ابی غالب، ھشیم اور العوام بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں ایک نہر پر آیا، مجھے کہا گیا کہ اس نہر سے خود بھی پیو اور جسے تم چاہتے ہو اسے بھی پلاؤ، یہ سعادت اس صبر کے بدلے ہے جو تم نے کیا اور تم بہت صبر وضبط کرنے والے تھے۔

۵۳۷۸-صبر وضبط...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسحٰق بن موسیٰ الانصاری، عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے اعمش سے سنا فرمایا کہ میں نے ابراہیم التیمی سے پوچھا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ مہینہ بھر سے کچھ کھائے بغیر ہیں، کہا ہاں، بلکہ دو ماہ سے۔ پھر فرمایا کہ میں نے چالیس راتوں سے انگور کے دانے کے علاوہ کچھ نہیں کھایا جو مجھے گھر والوں نے دیا تھا پھر میں نے کھا کر پھینک دیا۔

عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے پوچھا کہ کیا وہ سچ کہہ رہے تھے؟ تو اعمش نے نہایت حیرت سے کہا کہ ابراہیم التیمی بن یزید؟ (یعنی کیا یہ بھی ممکن ہے کہ ابراہیم التیمی سچ نہ بولیں؟

۵۳۷۹-بھوک کی حالت میں رہنا ...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن زیاد الاحمر، ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم التیمی سے سنا فرمایا تمیں دن ہو گئے میں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا علاوہ انگور کے ایک دانے کے جس پر مجھے گھر والوں نے مجبور کیا تھا۔ ابوالحسن کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے کہا کہ جس چیز کی ضرورت مجھے محسوس ہوتی ہے اس سے میں نہیں رک سکتا۔

۵۳۸۰-ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیٰی بن آدم، فضل (یعنی ابن مھلھل) اور اعمش کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ بعض اوقات ایسے مہینے بھی آتے ہیں کہ گھونٹ بھر پانی سے زیادہ نہیں پیتا، اسی طرح افطار کے وقت۔ میں نے پوچھا، پورا مہینہ؟ کہا ہاں بلکہ دو مہینے۔

۵۳۸۱-دو ماہ کا فاقہ......ہم سے حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو، مہران، سفیان اور اعمش کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ ابراہیم التیمی نے مجھ سے کہا کہ میں نے مہینہ سے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے حیرت سے پوچھا مہینے بھر سے؟ کہا بلکہ دو مہینے سے، البتہ کسی نے مجھے انگور کا گچھا دیا تھا وہ میں نے کھایا تھا تو پیٹ میں تکلیف شروع ہوگئی۔

۵۳۸۲-مقام حسرت......ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوادریس، حصین کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم التیمی کہا کرتے تھے کہ اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہوسکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک غلام دیا ہو اور اس غلام کا مرتبہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے آقا سے بھی زیادہ ہو۔

اور اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہوسکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا پھر اس مال کا وارث کوئی اور ہوگیا اور وہ اس مال کو اللہ کی فرمانبرداری میں خرچ کرتا ہو اور وہ مال وارث کے لئے اجر اور مورث کے لئے وبال ہو۔

اور اس شخص سے زیادہ حسرت کس کو ہوسکتی ہے جس نے کسی نابینا کو حقارت سے دیکھا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے اس (نابینا) کو بینا کر دیا اور اس دیکھنے والے کو نابینا کر دیا۔

تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا سے بھاگتے تھے اور دنیا ان کے قدموں میں گری پڑی تھی یہ انہی کا حصہ تھا جو وہ کر گزرے اور تم لوگ دنیا کے پیچھے پڑے ہو اور یہ تم سے پشت پھیرے بھاگ رہی ہے اور تمہارے لئے وہی سب کچھ ہے جو کچھ بھگت رہے ہو، للہذا اب اپنے

معاملے کو ان لوگوں کے سامنے رکھ کر خود ہی حساب کرلو۔

۵۳۸۳-حسرت کرنے والا شخص ...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن الاشعث، اور فضیل ابن عیاض کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے ابراہیم التیمی کے بارے میں بتایا کہ ابراہیم نے اپنے ساتھیوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ حسرت کس شخص کو ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ اس کے مطابق عمل نہ کرے، لیکن اس کی بات کوئی دوسرا سن لے اور اس پر عمل کرے اور بروز قیامت اس کا فائدہ دیکھ لے۔

۵۳۸۴-اھل بیت ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحییٰ الرازی، ھناد بن السری، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اھل جنت میں سے ایک شخص کو سو آدمیوں کے برابر شہوت، کھانا اور حاجت کی چیزیں دی جائیں گی، لہٰذا جب وہ کھائے گا تو اس کو نہایت پاکیزہ مشروب پلایا جائے گا جس کے نتیجے میں اس کے جسم پر پسینے کی مانند نمی ظاہر ہوگی اس کو خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اور پھر ان کی شہوات وغیرہ واپس آجائیں گی۔

۵۳۸۵-تکبیر اولیٰ کی اھمیت ...... ہم سے محمد بن عمرو بن سلم نے علی بن العباس ابوکریب، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو تکبیر اولیٰ کو معمولی سمجھتا ہو تو اس سے ہاتھ دھولو۔

۵۳۸۶-جہنم کا خوف ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے حاجب بن دکین، احمد الدورقی، بشر بن سلیمان، مسعر اور بکیر یا ابوبکیر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ جو شخص غمزدہ نہیں اس کے لئے مناسب ہے کہ جہنمی ہونے سے ڈرے، کیونکہ اھل جنت تو کہتے ہیں "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا" (سورہ فاطر: ۳۴)

اور جو شخص شفقت نہیں کرتا اسے چاہئے کہ اس بات سے خوفزدہ رہے کہ کہیں اسے اھل جنت کے زمرے سے خارج نہ کردیا جائے کیونکہ وہ کہتے ہوں گے کہ "اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں شفقت کرنے والے تھے" (الطور: ۲۶)

۵۳۸۷-اظہار گناہ بھی گناہ ہے ...... ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم ﷺ اپنی کتاب میں، حسن بن احمد بن اللیث، عبدالمؤمن بن علی، سلمہ بن عوام بن حوشب اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں اور برائیوں کے بارے میں لوگوں کو بتادے جو اللہ تعالیٰ نے چھپا رکھی تھی۔

مسند روایات ...... ابواسماعیل ابراہیم بن یزید التیمی نے ایک جماعت سے مسند روایات بیان کی ہیں، ان کی اکثر روایات ان کے والد اور الحارث بن سوید سے ہیں

۵۳۸۸-بدعتی پر اللہ کی لعنت ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابواسحٰق بن حمزہ اور ابو احمد بن احمد، دونوں نے ابوخلیفہ، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابراہیم التیمی، اور ان کے والد کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ نہیں جس میں جناب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک موجود ہے کہ مدینہ منورہ، عیر سے لیکر ثور تک حرم ہے لہٰذا جس کسی نے اس میں کوئی بدعت کی یا بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تمام فرشتوں اور سب کے سب انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے نہ نیکی قبول کریں گے اور نہ رجوع اور جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر

کسی دوسری قوم کے ساتھ رشتہ موالات قائم کیا تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی نہ نیکی قبول کریں گے اور نہ رجوع۔

شعبہ کے الفاظ صحیح متفق علیہ ہیں جو جریر، حفص، ابن نمیر، ابومعاویہ اور بہت سے لوگوں نے اعمش سے روایت کئے ہیں۔

۵۳۸۹- ہر کام اللہ کے حکم سے ہوتا ہے ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن اسامہ، ابونعیم، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا کہ ہم سورج غروب ہونے کے وقت مسجد میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا، اے ابوذر! تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو علم ہوگا؟ فرمایا کہ سورج چلتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت لیتا ہے لہٰذا اس کو اجازت دے دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ وقت بھی آپہنچے کہ وہ اجازت مانگے اور اس کو سفارش کے بغیر اجازت نہ ملے، جب طویل وقت یونہی گزر جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ طلوع ہوجا اپنی جگہ سے اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"سورج اپنے مقررہ وقت پر چلتا ہے یہ غالب اور جاننے والی ذات کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے۔" (یس ۳۸) [1]

یہ روایت اعمش، ثوری کی روایت سے صحیح متفق علیہ ہے۔ تیمی سے حکم بن عیینہ، فضیل بن عمیر، ہارون بن سعد، موسیٰ بن المسیب، حبیب بن ابی الاشرس نے روایت کی ہے جبکہ اہل بصرہ میں سے یونس بن عبید نے تیمی سے یہ روایت اور یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر اس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اس وقت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے "کسی نفس کو ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا۔" (الانعام:۱۵۸)

۵۳۹۰- سب سے پہلی مسجد...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام اور پھر مسجد اقصیٰ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ چالیس سال کا اور جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو وہیں اپنی نماز پڑھ لیا کرو۔ [2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے ثوری نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۵۳۹۱- مسجدوں کی ترتیب ...... ہم سے احمد بن قاسم بن ریان نے احمد بن موسیٰ بن عیسیٰ البرقی، ابوحذیفہ، سفیان، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام، میں نے پھر عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا چالیس سال پھر جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے پڑھ لو کیونکہ وہی (جگہ) مسجد ہے۔ [3]

اعمش سے معمر، عبدالرحمن بن زیاد، ابوعوانہ، حفص بن غیاث، عیسیٰ بن یونس، جریر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے اور ابراہیم التیمی سے عبدالاعلیٰ نے روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/۱۵۴. وفتح الباری ۸/۵۴۱.

۲،۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۷۷، ۱۹۷. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲،۱.

۵۳۹۲-گزشتہ روایت ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد ابراہیم بن میمون، داؤد بن الزبرقان، عبدالاعلی، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ لوگوں کے لئے سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تو ایسے ہی فرمایا جیسے اوپر والی روایات میں مذکور ہوا۔[۱]

۵۳۹۳-مسجد بنوانے کی فضیلت ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی سے، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود النہدی، سفیان ثوری اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی، خواہ وہ قطاۃ نامی ننھے پرندے کے گھونسلے کی طرح (چھوٹی ہی) کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

فریابی اور بہت سے لوگوں نے اسی طرح اس روایت کو ثوری پر موقوف روایت کیا ہے اور ثوری کے اصحاب میں وکیع اور عبداللہ بن الولید العدنی نے مرفوع بیان کیا ہے۔

۵۳۹۴-ایک اور فضیلت ...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین القاضی، یحیٰ بن عبدالحمید، ابوبکر بن عیاش، اعمش اور ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابن ابی شیبہ، یحیٰ بن آدم کی سند سے روایت کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بنائی خواہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۵۳۹۵-جنت لے جانے والا عمل ...... ہم سے محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، جبکہ علی بن احمد بن علی المصیصی نے احمد بن خلید الحلبی، ابونعیم، اعمش، شمر بن عطیہ اور تیم کے ایک شیخ کی سند سے روایت کیا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے۔ فرمایا جب بھی کبھی تم سے برائی ہو تو فوراً نیکی کرلو کیونکہ یہ دس گناہ زیادہ ثواب والی ہوتی ہے۔

میں نے پھر عرض کیا کہ کیا "لا الٰہ الا اللّٰہ" کہنا بھی نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا کہ دیگر نیکیوں کی طرح یہ بھی سب نیکیوں سے بہترین ہونے میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔[۲]

ابونعیم اعمش سے روایت کی ہے اوراس کو یونس بن بکیر نے جید کہا ہے۔

۵۳۹۶-جنت کے قریب لے جانے والا عمل ...... ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عقبۃ بن مکرم، یونس بن بکیر، اعمش، ابراہیم التیمی اوران کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت سے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے فرمایا کہ جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی نیکی کرلو کیونکہ یہ دس گنا ہوتی ہے میں نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا "لا الٰہ الا اللّٰہ" بھی نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا بڑی نیکیوں میں سے ہے۔[۳]

۱- انظر الحدیث فی: صحیح البخاری ۴/۱۷۷، ۱۹۷. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۱، ۲.

۲، ۳- مسند الامام أحمد ۵/۱۶۹. وسنن سعید بن منصور ۳/۶۴. والأمالی للشجری ۱/۲۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۸۱. وتفسیر ابن کثیر ۴/۲۸۹. والدر المنثور ۳/۳۵۴. والترغیب والترھیب ۴/۱۱۱. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۶۰۳، ۷/۴۵۲. وکنز العمال ۱۰۱۸۰، ۱۰۸۱۱، ۱۰۱۸۲.

۵۳۹۷-نمازوں میں آسانی سے کام لو ...... ہم سے ابوعمر بن حمدان نے حسن بن سفیان، علی بن میمون العطار، معمر بن میمون، زید بن حیان، ابراہیم التیمی، حارث بن سوید کی سند سے حضرت ابومسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں اختصار و آسانی سے کام لو کیونکہ تمہارے پیچھے کمزور بھی ہوتے ہیں، بڑے بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی۔[1]

اسرائیل نے اعمش سے اور عمار الدھنی نے ابراہیم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اعمش کی مخالفت کی ہے۔

۵۳۹۸-ہلکی نماز پڑھنے کا حکم ...... ہم سے سلیمان بن محمد نے محمد بن محمود بن علی بن مالک الاصبہانی، ابویحییٰ محمد بن عبدالرحمٰن البزار، ابواحمد الزبیر، عبدالجبار بن العباس، عمار الدھنی سے روایت کیا کہ ابراہیم التیمی نے فرمایا کہ ہمارے والد کبھی کبھی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ تم ہلکی نماز پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ پھر جناب نبی کریم ﷺ کے اس فرمان "کہ تم میں کمزور بھی ہوتے ہیں بڑے بھی اور ضرورت مند" بھی کا کیا مطلب؟ تو فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ یہ پہلے تھا، پھر آپ ﷺ نے تم لوگوں کی نماز سے تین گنا زیادہ لمبی نمازیں پڑھیں۔[2]

یہ روایت عمار بن ابراہیم کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھا ہے۔

۵۳۹۹-غلام کے ساتھ سلوک ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے زکریا بن حمدویہ، سفیان، شعبہ اور ابوعوانہ، جبکہ ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے حضرت ابومسعود انصاریؓ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی "اعلم ابا مسعود" ابومسعود! غصے کی وجہ سے میں آواز کو نہ پہچان پایا حتی کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے نزدیک آ گئے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کوڑا میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ بات جان لو اے ابومسعود! اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہیں جتنے تم اس غلام پر۔ میں نے عرض کیا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آئندہ کبھی اپنے غلام کو نہ ماروں گا۔ یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے۔ اس کو ثوری قیس بن الربیع، جریر اور بہت سے لوگوں نے اعمش سے روایت کی ہے۔[3]

۵۴۰۰-چھوٹی مسجد بھی باعث نجات ہے ...... ہم سے سعید بن محمد بن ابراہیم الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا قاسم بن محمد، بکر بن عبدالرحمٰن، عیسیٰ بن المختار، ابن ابی لیلیٰ، حکم، ابراہیم تیمی اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا ہے کہ فرمایا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی خواہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ نے اسی طرح ام المؤمنین پر موقوف روایت کیا ہے جبکہ حجاج بن ارطاۃ نے حکم سے مرفوع روایت کیا ہے جو حضرت ابوذرؓ کی روایت سے ہے۔

۵۴۰۱-غسل کرانے والے کی نماز ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن غالب، سفیان ثوری، ابوروق، اور ابراہیم التیمی

---

[1] مسند الامام أحمد ۴۷۲/۲، ومجمع الزوائد ۷۲/۲، والمطالب العالیة ۴۲۱، وکنز العمال ۲۰۴۳۵.

[3] صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۴، ۳۵. وسنن ابی داؤد ۵۱۵۹. وسنن الترمذی ۱۹۴۸. والأدب المفرد ۱۷۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۵/۱۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰۸. وکنز العمال ۲۵۶۷۴. والترغیب والترهیب ۲۱۱/۳. واتحاف السادة المتقین ۲۲۶/۶.

کی سند سے بیان کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مجھے غسل کرایا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ وضو کی حالت میں ہوتے، پھر اسی طرح نماز بھی پڑھ لیتے۔ اسی طرح ابراہیم نے اپنے والد کے بغیر بھی ام المؤمنین سے روایت کیا ہے۔

۵۴۰۲- نکاح کی ترغیب...... ہم سے محمد بن علی بن مخلد نے حسن بن علی، ابراہیم بن یوسف الحضرمی، عبداللہ بن حراش، عوام ابن الحوشب اور ابراہیم التیمی کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کنوارے پن کی حالت کو ناپسند فرماتے تھے اور اس سے سختی سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے پیدا کرنے والی ہو کیونکہ میں قیامت کے دن دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ ۱

(۲۷۴) ابراہیم بن یزید النخعی ۲

انہی میں سے ایک شخصیت ابراہیم بن یزید النخعی کی ہے، جو تقوی میں بے مثال، فقہ میں اپنی مثال آپ، بہت سے علوم کے جامع، تکبر ونخوت سے کوسوں دور اور منکسر المزاج شخص تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف عاجزوں اور ذلیلوں کو بلند کرنے والا اور جلیلوں اور متکبروں کو جھکانے والا ہے۔

۵۴۰۳- تقوی...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن ابان، ابو اسامہ اور اعمش کی سند سے بیان کیا ہے کہ ابراہیم النخعی شہرت سے بچتے تھے، اسی لئے اسطوانہ (ستون) کی طرف ہو کر نہ بیٹھتے تھے اور جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو سوال کے جواب سے زیادہ نہیں بتاتے تھے میں پوچھتا کہ کیا اس میں یہ بات نہیں، یہ بات نہیں؟ تو وہ فرماتے کہ سائل نے مجھ سے اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔

ابراہیم النخعی حدیث کے پرکھنے والے تھے، لہٰذا جب میں اپنے بعض ساتھیوں سے کوئی حدیث سنتا تو آپ سے تحقیق کروالیتا۔

۵۴۰۴- بے موقع سوال پر ناراض...... ہم سے احمد بن عبدالوھاب نے محمد بن اسحٰق، ابو قدامہ، قبیضہ، سفیان عبدالملک بن اعین اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا آپ سے جب بھی کوئی بات پوچھی جاتی تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دکھائی دیتے۔

۵۴۰۵- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے ابو العباس السراج، عمر بن محمد بن الحسن، ان کے والد، مفضل اور منصور کی سند سے بیان کیا کہ فرمایا میں جب بھی کبھی ابراہیم سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ فرماتے کہ مجھے امید ہے کہ کچھ ایسا ہی ہوگا۔

۵۴۰۶- وقت کی قدر...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، اعمش کی سند سے بیان کیا کہ میں ابراہیم کے پاس تھا وہ اس وقت تلاوت فرمارہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۰۵۰. وسنن النسائی، کتاب النکاح باب ۱۱. وسنن ابن ماجة ۱۸۴۶. والمستدرک ۱۶۲/۲. وصحیح ابن حبان ۱۲۲۸، ۱۲۲۹. ومجمع الزوائد ۲۵۲/۴، ۲۵۸. ومشکاة المصابیح ۳۰۹۱. وکشف الخفا ۳۶۲/۱، ۳۸۰. وشرح السنة ۱۶/۹. والترغیب والترهیب ۴۶/۳.

۲۔ تهذیب الکمال ۲۶۵. (۲۳۳/۲) والتاریخ الکبیر ۳۳۳/۱/۱. والجرح ۱۴۴/۱/۱. والطبقات الکبری ۲۷۰/۶.

حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے قرآن کریم چھپالیا اور فرمایا کہ یہ نہیں دیکھتا کہ میں ہر وقت اس میں تلاوت کرتا ہوں۔

۵۴۰۷-عذر ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور ابوبکر، معاذ بن معاذ، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مختار بن ابی عبید نے ابراہیم النخعی کو بلا بھیجا سو آپ نے چہرے پر تیل مل لیا اور دوا پی کر بیمار ہو گئے لیکن مختار کے بلاوے پر نہیں گئے۔

۵۴۰۸-بزرگوں کی رائے ...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو الاشعثی، ابوبکر بن عبداللہ بن شعیب بن الحجاب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ان لوگوں میں میں بھی شامل تھا جنھوں نے ابراہیم نخعی کی نماز جنازہ ادا کی اور راتوں رات ہی ان کو دفن کر دیا یہ سب کام حجاج کے زمانے میں ہوئے۔ یا تو وہ نو میں سے نویں تھے یا سات میں سے ساتویں۔ پھر انکی صبح میں امام شعبی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابراہیم النخعی کو رات دفن کر دیا؟ میں نے کہا جی ہاں تو فرمایا کہ تم نے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بڑے فقیہ کو دفن کیا ہے؟ میں نے پوچھا کہ (اگر ابراہیم سب سے بڑے فقیہ تھے تو) پھر حسن (بصری) کون ہیں؟ تو امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ نہ صرف حسن بصری بلکہ پورے بصرہ اور اھل کوفہ اور اھل شام حجاز کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

۵۴۰۹-حسن بصری کا غم ......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، جعفر بن عون، عبداللہ بن اشعث بن سوار کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حسن بصری کو بتایا کہ ابراہیم نخعی کی وفات ہو گئی تو فرمایا "انا للّٰه وانا الیه راجعون" اگر چہ وہ عمر میں بڑے تھے لیکن علم میں بھی بہت بڑے تھے۔

۵۴۱۰-مرکز نگاہ ...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد، جبکہ ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق محمد بن الصباح اور ان دونوں نے جریر، اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام الشعبی، ابوالضحیٰ، ابراہیم نخعی اور ہمارے ساتھی مسجد میں جمع ہوتے تھے اور حدیث کا مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجاتا جس کے بارے میں وہ کچھ نہ جانتے تو سب لوگ ابراہیم نخعی کو اپنی نگاہوں کا مرکز بنا لیتے۔

۵۴۱۱-علم حدیث میں مہارت...... ہم سے محمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، شریک اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے جب بھی ابراہیم کے سامنے کوئی حدیث بیان کی تو اس حدیث کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات ضرور ان کے پاس ہوتی تھی۔

۵۴۱۲-علم کی موت ...... ہم سے محمد بن عثمان نے اپنے والد سے جبکہ ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، یوسف بن موسیٰ، جریر اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب امام شعبی کو ابراہیم نخعی کی وفات کا علم ہوا تو دریافت فرمایا کہ کیا ان کی وفات ہو گئی۔ عرض کیا گیا جی ہاں۔

فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ علم کی موت ہو گئی (تو کچھ غلط نہ ہوگا) انہوں نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا، میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا کہ وہ فقہ کے گھر میں پیدا ہوئے اور ان کی فقہ لے لی، پھر ہمارے ساتھ بیٹھے تو ہماری بہترین احادیث لے کر اپنے گھر کی فقہ میں ملا دیں لہٰذا ان جیسا کون ہو سکتا ہے؟ اور اس پر بھی مجھے حیرت تو یہ ہے کہ وہ سعید بن جبیر کو خود سے افضل کیوں سمجھتے

تھے؟

۵۴۱۳-سعید بن جبیر کی نظر میں......ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، محمد بن فضیل، عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے پاس ابراہیم نخعی موجود ہیں پھر بھی مجھ سے مسئلہ پوچھتے ہو؟

۵۴۱۴-حلیہ مبارک...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوھمام السکونی، عیسی بن یونس اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو ایک منقش قبا اور سرخ رنگ کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے دیکھا۔

۵۴۱۵-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے ابوالعباس السراج، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کو سبز چادر اوڑھے ہوئے دیکھا جس میں نقش ونگار تھے اور وہ سرخ رنگ کی رضائی اوڑھا کرتے تھے۔

۵۴۱۶-دینی غیرت:...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن ابی الحارث، ھارون بن معروف اور ضمرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا ایک شخص کہہ رہا تھا کہ حماد بن ابی سلیمان بصرہ تشریف لائے تو فرقد السنجی ان سے ملنے آئے انہوں نے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے، تو حماد نے ان سے کہا یہ نصرانی ہیں چھوڑ دو، کیونکہ ہم نے ابراہیم کو دیکھا ہے ہم ان کا انتظار کررہے تھے جب وہ ہمارے پاس آئے تو ایسے پیلے ہورہے تھے کہ ہم نے یہ سمجھا کہ (بھوک کی وجہ سے) ان کے لئے مردار حلال ہو چکا ہے۔

۵۴۱۷-بدعت سے نفرت...... ہم سے ابو احمد محمد بن محمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، جریر، مغیرہ، ابوحمزہ اور ابراہیم کی سند سے بیان کیا وہ (ابراہیم نخعی) فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں کی نئی ایجاد کردہ چیزوں میں کوئی بھلائی نہیں سمجھتا۔

۵۴۱۸-خود رائی سے پرہیز...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابو اسید، ابو مسعود، ابن الاصبہانی، عثام، اعمش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو اپنی رائے سے کبھی کوئی بات کہتے نہیں دیکھا۔

۵۴۱۹-خواہشات سے حفاظت...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسی، اسماعیل بن سعید، نجم بن بشیر، اسمٰعیل بن زکریا، ابوحمزہ کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ میرے امام ہیں اور میں آپ کا مقتدی، میری راہنمائی کریں کہ میں خواہشات کی پیروی سے محفوظ رہوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس (خواہشات کی پیروی) میں ذرہ برابر بھلائی نہیں رکھی، اور صحیح بات تو وہی پہلے والی ہے۔

۵۴۲۰-بری صحبت سے پرہیز......ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، مجمع بن قیس کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ خواہشات کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو۔

۵۴۲۱-جھوٹ سے نفرت...... ہم سے ابواحمد نے احمد، اسمٰعیل بن سعید، ابن علیہ، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جھوٹوں سے بچو۔

۵۴۲۲- بدعت سے نفرت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یحییٰ بن ابی بکیر، ربیع بن الصبیح، ابو معشر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اصحاب الرائے اصحاب سنن کے دشمن ہیں۔

۵۴۲۳- صلح جوئی...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسن بن محمد، ابن حمید، اشعث بن عطاف، سفیان، حسن بن عمرو الفقیمی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی سے جھگڑا نہیں کیا۔

۵۴۲۴- تفسیر...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا ابوبکر، یزید بن ہارون اور عوام بن الحوشب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے آیت "ہم نے ڈال دی ان کے درمیان عداوت اور بغض قیامت تک کے لئے" (المائدہ: ۱۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ؟ آپس میں مقدمات اور دین میں جھگڑے۔

۵۴۲۵- او بدعت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن محمد الجمال الاصبہانی، اسمعیل بن یزید، ابراہیم بن الاشعث، شہاب بن جریر بن حراش، ابوحمزۃ الاعور کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب کوفہ میں گفتگو زیادہ ہوگئی تو میں ابراہیم نخعی کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو عمران آپ نے دیکھا، کوفہ میں کتنی باتیں شروع ہوگئی ہیں؟ اور فرمایا اوہ! انہوں نے باریکیوں میں گھسنا شروع کر دیا ہے اور اپنے پاس سے دین ایجاد کر لیا ہے نہ اس کا تعلق کتاب اللہ سے ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اور فرمایا کہ یہی حق ہے اور جو اس کی مخالفت کرے باطل ہے۔ بے شک انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کا دین چھوڑ دیا ہے تم خود کو ان سے بچانا۔

۵۴۲۶- قلت کلام...... ہم سے محمد بن احمد بن الحسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عون بن سلام، احمد بن طلحہ اور ان کے بعض ساتھیوں سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں گفتگو نہ کرتا، مجھے اگر باتوں سے بچنے کا کوئی راستہ ملتا تو کبھی باتیں نہ کرتا۔ اب تو ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ مجھ جیسے لوگ بھی اس میں فقیہ ہو گئے ہیں۔

۵۴۲۷- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن بکار بن ریان، محمد بن طلحہ، میمون بن ابی حمزہ سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا میں نے کلام کیا اور اگر گفتگو سے کوئی بچنے کا کوئی راستہ ہوتا تو میں کبھی بات نہ کرتا۔ اب تو ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ مجھ جیسے لوگ کوفہ کے فقیہ ہو گئے ہیں۔

۵۴۲۸- واجب القتل کون؟...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوہمام السکونی، عبداللہ بن المبارک، فضیل بن غزوان اور ابو معشر کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر میں اہل قبلہ میں سے کسی کو واجب القتل سمجھتا تو خشبیہ کے خون کو حلال سمجھتا۔

۵۴۲۹- مرجئہ قابل نفرت...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوہری، محمد بن الصلت، منصور بن ابی الاسود اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ابراہیم نخعی کے پاس مرجئہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ خدا کی قسم وہ لوگ میرے نزدیک اہل کتاب سے بھی زیادہ قابل نفرت ہیں۔

۵۴۳۰- اعتدال...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، سعید بن یحییٰ الاموی، ان کے والد، مسعر اور عبداللہ بن حکیم کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں حضرت عثمان اور حضرت عمرؓ کا ذکر ہوا ایک شخص نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمان پر فضیلت دی تو

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر یہی تیری رائے ہے تو ہمارے ساتھ نہ بیٹھا کر۔

۵۴۳۱-**استقامت**...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن الصباح، جریر کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ میں حضرت عثمانؓ کی نسبت حضرت علیؓ سے زیادہ محبت کرتا ہوں لیکن میرے لئے آسمان سے گرنا زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میں حضرت عثمان میں کوئی برائی نکالوں۔

۵۴۳۲-**اقرار مؤمن**...... ہم سے ابوحامد نے محمد، عبیداللہ بن سعید، وکیع، سفیان، حسن بن عمرو، فضیل بن عمرو کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم سے کوئی پوچھے کہ کیا تم مؤمن ہو؟ تو کہو میں ایمان لایا ہوں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

۵۴۳۳-**صوم داودی**...... ہم سے علی بن ھارون بن محمد نے جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، شعیب بن الحجاب کی سند سے ابراہیم نخعی کی اھلیہ ھنیدہ سے روایت کیا فرماتی ہیں کہ ابراہیم نخعی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

۵۴۳۴-**عفو ودرگزر**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، ابن المبارک، ابن عون کی سند سے بیان کیا کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور شعیب بن الحجاب نے ابراہیم نخعی کے سامنے معذرت کا اظہار کیا تو آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جس نے کہا تھا کہ میں نے تجھے معذرت کے بغیر معاف کر دیا ہے کیونکہ معافی مانگنے کی حالت ایسی ہے جس میں کبھی کبھی جھوٹ کی آمیزش ہو جاتی ہے۔

۵۴۳۵-**جنت کی امید**...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان اور زکریا العبدی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی جب بیمار ہوئے تو روتے لگے، لوگوں نے پوچھا اے ابوعمران! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا میں کیوں نہ روؤں جبکہ میں اپنے رب کے نمائندے کا منتظر ہوں کہ وہ مجھے اس (جنت) کی خبر سناتا ہے یا اس (جہنم) کی۔

۵۴۳۶-ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن روح، حماد بن المومل، اسحٰق بن اسماعیل، ابومعاویہ، محمد بن سوقہ اور عمران الخیاط کی سند سے بیان کیا فرمایا ہے ہم ابراہیم نخعی کے پاس ان کے عیادت کرنے کے لئے گئے وہ رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا، اے ابوعمران آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں موت کے فرشتے کا منتظر ہوں اور نہیں جانتا کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری دیتا ہے یا دوزخ کی۔

۵۴۳۷-**سکوت اور فضیلت**...... ہم سے حبیب بن الحسن نے عبداللہ بن صالح، محمد بن عمر الکندی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ ہم اکٹھے بیٹھ کر مذاکرہ کیا کرتے تھے تو ابراہیم نخعی ان میں سب سے زیادہ خاموش اور سب سے زیادہ افضل تھے۔

۵۴۳۸-**علمی مجلس**...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور کی سند سے بیان کیا کہ وہ اکٹھے بیٹھ کر علم، خیر اور فقہ کا مذاکرہ کرتے تھے پھر جدا ہو جاتے اور کوئی کسی دوسرے کے لئے مغفرت کی دعا نہ کرتا تھا۔

۵۴۳۹-**مشقت کی فضیلت**...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے علی بن اسحٰق، حسین المروزی، ابن المبارک، سفیان، منصور، اور ابی معشر کی سند سے ابراہیم نخعی سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ سمجھتے (یا کہتے تھے) کہ اندھیری راتوں میں نماز کے لئے چلنا موجب

ثواب ہے۔

۵۴۴۰-خون ناحق کی مذمت...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں وہ کہا کرتے تھے اور امید رکھتے تھے کہ جب کوئی مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ہاتھ خون ناحق سے صاف ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور خون ناحق کے علاوہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۵۴۴۱-علم کے لئے تحقیق ...... ہم سے ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، موسیٰ بن داؤد، ہشیم، مغیرہ اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب وہ کسی شخص کے پاس علم حاصل کرنے آتے' تو اس کی نماز، عادات اور چال چلن کی طرف دیکھتے۔

۵۴۴۲-راوی کی تحقیق......ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے محمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اعمش اور ابراہیم کی سند سے بیان کیا' فرمایا کہ میں حدیث سنتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس سے لی گئی ہے' پھر اس کو لے لیتا ہوں اور باقی سب کو چھوڑ دیتا ہوں۔

۵۴۴۳-اطراف الحدیث...... ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل جبکہ ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحاق قتیبہ اور ان دونوں نے جریر، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی اطراف الحدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۵۴۴۴-رائے کی اہمیت ...... ہم سے ابو احمد نے احمد، اسمٰعیل، ابراہیم بن عبداللہ شبابہ، شعیب بن میمون الواسطی، ابوھاشم الرمانی کی سند سے ابراہیم النخعی سے روایت کیا' فرمایا کہ رائے روایت کے بغیر کبھی مستند نہیں ہوتی اور نہ روایت رائے کے بغیر مستند ہوتی ہے۔

۵۴۴۵-علم نجوم کو سیکھنا......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ وہ اس حد تک علم نجوم سیکھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جس سے راستہ معلوم کیا جا سکے۔

۵۴۴۶-متکبر کی مجلس میں نہ بیٹھو......ہم سے ہمارے والد نے ابراہیم بن محمد بن الحسن، الحسن بن منصور، علی بن محمد الطنافسی، عبادہ بن کلیب، شریک، مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی کی سند سے روایت کیا' فرمایا کہ جو شخص اس لئے مجلس جمائے کہ لوگ اس کے پاس بیٹھیں تو اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۵۴۴۷-نئے مسائل پر حیرانی ......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، اسمٰعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز بن ابان، سفیان، ان کے والد کی سند سے بیان کیا' فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ حیران ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ اب ایسی چیزوں کی بھی ضرورت ہونے لگی۔ اب ایسی باتیں بھی پوچھی جانے لگیں؟

۵۴۴۸-ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی' سفیان، ابی حصین کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کے پاس ایک مسئلہ پوچھنے آیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو نے اپنے اور میرے درمیان کوئی نہیں پایا میرے علاوہ کسی اور سے پوچھیں۔

۵۴۴۹- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، مالک اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تیرے گھر والوں میں سے کسی کو تیرے علاوہ یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے نہیں پایا۔

۵۴۵۰-طویل خاموشی نخعی کی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ھانی بن سعید النخعی، ابوعمرو اور اشعث بن سوار کی سند سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کے پاس عصر سے لے کر مغرب تک بیٹھا رہا لیکن انہوں نے کوئی بات نہ کی اور جب ان کی وفات ہوگئی تو میں نے حکم اور حماد کو کہتے سنا وہ فرمار ہے تھے کہ ابراہیم نخعی نے کہا تو میں نے ان دونوں کو ابراہیم نخعی کے ساتھ اپنی اس نشست کے بارے میں بتایا جس میں انہوں نے کوئی بات نہ کی تھی تو ان دونوں نے کہا کہ ارے وہ تو اس وقت تک نہیں بولتے تھے جب تک ان سے کچھ پوچھا نہ جائے۔

۵۴۵۱-نماز کا احترام...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور اعمش کی سند سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ابراہیم نخعی اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی یوں کہے کہ نماز کا وقت قریب ہوگیا۔

۵۴۵۲-غیر مسلم کو سلام...... ہم سے ابراہیم نے قتیبہ، جریر اور اعمش کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر کوئی عیسائی سر منہ فروش گزر رہا ہو تو کیا میں اس کو سلام کرلوں؟ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر تمہاری اس سے کوئی ضرورت پوری ہو سکتی ہے یا تم دونوں کے درمیان اچھے تعلقات ہیں تو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴۵۳- ہم سے ابراہیم بن عبیداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کے پاس جب کوئی شخص آتا جس نے حج کے دوران شکار کیا ہوتا اور مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے تو وہ اس سے پوچھتے کہ کیا اس سے پہلے بھی کچھ شکار کیا ہے تو اگر وہ کہتا ہاں کیا ہے تو وہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے انتقام لے گا۔

۵۴۵۴-فضیلت تلاوت...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد، قتیبہ، جریر اور اعمش کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ جب کوئی شخص دن کے وقت قرآن پاک کی دعا کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر رات کو تلاوت کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا انھیں یہ بات بہت پسند تھی کہ وہ دن کے پہلے حصے یا رات کے پہلے حصے میں قرآن پاک ختم کرلیں اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے وہ شخص ناپسند ہے جو ہٹا کٹا ہو اور قرآن پاک بھول جائے۔

۵۴۵۵-شیطان سے حفاظت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، جریر اور محمد بن سوقہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ اگر کوئی شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم دس مرتبہ پڑھ لے تو شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اگر شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک محفوظ رہتا ہے۔

۵۴۵۶-غیبت سے پرہیز...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، ابن عجلان کی سند سے حارث العکلی سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم نخعی کا ہاتھ پکڑے جارہا تھا کہ میں نے ایک شخص کا ذکر برائی کے ساتھ کیا۔ جب مسجد قریب آئی تو انہوں نے مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑالیا اور کہا جاؤ اور وضو کرلو۔ وہ اس طرح کی باتوں کو گالی سمجھتے تھے۔

۵۴۵۷-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، اعمش اور ابراہیم نخعیؒ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ایسی قوموں کو دیکھا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنے ناخن پر وضو کیا ہے تو میں اسے وضو شمار نہیں کرتا۔

۵۴۵۸-روزہ اور جھوٹ......ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، وکیع، سلیمان بن حیان اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جھوٹ روزے دار کو روزہ افطار کرا دیتا ہے۔

۵۴۵۹-موت کا غم......ہم سے ابوبکر عبداللہ، احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، محمد بن سوقہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اگر ان میں کوئی جنازہ وغیرہ ہو جاتا تو وہ لوگ کئی دن تک غمگین رہا کرتے تھے اور یہ بات واضح طور پر ان میں معلوم ہوتی۔

۵۴۶۰-ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، وکیع اور سفیان جبکہ عبداللہ بن محمد نے محمد شبل اور ابوبکر ابن ابی شیبہ سے اور ان دونوں نے حسین بن علی اور محمد بن سوقہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم کسی جنازے میں حاضر ہوتے یا کسی کی وفات کی خبر سن لیتے تو کئی دن تک ہم میں (ہماری حالت کی وجہ سے) یہ بات معلوم ہو جاتی، کیونکہ ہم جانتے کہ اس (میت) کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا ہے جو اس کو جنت یا دوزخ کی طرف لے جائے گا۔
اور فرمایا کہ ”اور تم لوگ اپنے جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے رہتے ہو۔

۵۴۶۱-خفیہ عبادت......ہم سے عبداللہ نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، حسن بن حکم کی روایت سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حماد کو کہتے سنا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی عبادت کو اسی طرح چھپائے جیسے گناہوں کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ نہ کچھ ظاہر کر دیتے ہیں۔

۵۴۶۲-ایک متقی شخص......ہم سے عبداللہ نے محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، شعبہ اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ ایک عبادت گزار شخص ایک عورت کے پاس تھا کہ اس نے ارادہ کیا اپنا ہاتھ اس عورت کی ران پر لگائے، پھر فرمایا کہ ”لیکن اس نے یہ حرکت کرنے کے بجائے اپنا ہاتھ آگ میں ڈال لیا یہاں [redacted] وہ جل گیا

۵۴۶۳-جنتی مشروب کی ٹھنڈک......ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، عبدالسلام، خلف بن حوشب کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جب مجھے یہ آیت ”ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان حائل کر دیا گیا“ (سبا:۵۴) یاد آئی، ساتھ ہی مجھے مشروب کی ٹھنڈک بھی یاد آئی۔

۵۴۶۴-حصول علم کی نیت......ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، جریر، حسن بن عمرو الفقیمی کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لئے علم حاصل کیا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا علم دیں گے جو اس کو کافی ہو جائے گا۔

۵۴۶۵-سادگی......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک خاتون مجھ سے ملی، میں نے مصافحہ کرنا چاہا، لہٰذا میں نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیا لیکن اس نے اپنا نقاب ہٹا دیا۔ وہ ہمارے قبیلے کی عورت تھی جو کہ بہت بوڑھی ہو چکی تھی میں نے اس سے مصافحہ کر لیا لیکن میرے ہاتھ پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ تھا۔

۵۴۶۶-زیادتی عمل......ہم سے ابراہیم نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، منصور اور ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ لوگ یہ بات

پسند کرتے تھے کہ ان کا عمل زیادہ ہو اس میں کوئی کمی نہ ہو ورنہ پھر اسکا ڈھول پھٹ جائے گا۔

۵۴۶۷- دعا کا ادب ...... ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر، منصور اور ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پہلے اپنے آپ سے شروع کرے کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کی کون سی دعا قبول ہو جائے۔

۵۴۶۸- انگوٹھی کی تحریر ...... ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی پر ایک مکھی کی طرح ابھار تھا اور یہ تحریر تھا کہ "باللّٰہ ولہ بحق"

۵۴۶۹- عادل کون ہے ...... ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے روایت کیا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ مسلمانوں میں عادل وہ ہے جس کے بارے میں کسی کو شک وشبہ نہ ہو۔

۵۴۷۰- امیر کو تنبیہ ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ، احمد بن حنبل، ابوبکر جبکہ عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، اور ابوبکر سے اور ان دونوں نے ابو اسامۃ، سفیان اور واصل الاحدب کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم نخعی نے حلوان کے امیر کو کھیت میں گھومتے پھرتے دیکھا تو فرمایا کہ راستے میں ظلم ہو جانا دین میں ظلم ہو جانے سے بہتر ہے۔

۵۴۷۱- قیامت کی نشانی ...... ہم سے ابومحمد احمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید بن جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک رات آئے گی جس میں لوگوں کے سینے سے قرآن اٹھالیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی ہوا بھیجیں گے جس کے اثر سے تمام مؤمنوں کا انتقال ہو جائے گا پھر لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ ان کے نزدیک کوئی بات سچ نہ ہوگی یا وہ سچی بات نہ کریں گے۔ نہ سچی بات پھیلائیں گے اور آپس میں گدھوں کی طرح زنا کیا کریں گے۔

حضرت ابن عمرؓ اس روایت کو طوالت کے ساتھ بیان کرتے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو قیامت کے بارے میں روایت تفصیل سے بیان کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس طرح ایک سو بیس سال گزر جائیں گے۔

۵۴۷۲- ہم سے حبیب نے، ابومسلم الکشی، محمد بن عبداللہ انصاری، ابن عونؒ ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جب جمع ہوں تو کوئی اپنی بہترین حدیث بیان کرے یا فرمایا کہ اس کے پاس جو روایات ہیں ان میں سے سب سے اچھی روایت بیان کرے۔

۵۴۷۳- حدیث کا ادب ...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابومعاویہ اور اعمش سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے (اعمش کو) کچھ مال دیا کہ اس میں سو نکال کر زعفران خریدیں، میں نے یہ بات ابراہیم نخعی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے زمانے میں لوگ (یعنی صحابہ تابعینؒ) دنیا کو اتنا تو طلب نہیں کرتے تھے۔

۵۴۷۴- نیت کا فائدہ ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبدالرحمٰن بن محمد، معاویہ، اعمش کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ ایک شخص گفتگو کے لئے نامناسب الفاظ استعمال کرتا ہے لیکن اس کی نیت بھلائی کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے یہ عذر ڈال دیتے ہیں کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس نے جو بات کہی اچھی نیت سے کہی اور ایک شخص گفتگو کے لئے نہایت مناسب اور اچھے الفاظ استعمال کرتا ہے لیکن اس کی نیت خیر اور بھلائی کی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس نے کوئی اچھی بات تو نہیں کی۔

۵۴۷۵-خرچے پر اجر...... ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، ابوالاحوص، ابوحمزہ کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہر وہ خرچہ جو بندہ خرچ کرتا ہے اس پر اس کو اجر دیا جائے گا علاوہ اس خرچے کے جو وہ عمارت کی تعمیر کے لئے کرے البتہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد کی تعمیر میں ہونے والا خرچہ اس میں شامل نہیں۔

(ابوحمزہ کہتے ہیں کہ) میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اس تعمیر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو انسان اپنی ضرورت کے لئے تعمیر کرتا ہے؟ فرمایا کہ اس میں اجر ملے گا اور نہ گناہ ہوگا۔

۵۴۷۶-صالحین کی حکایت...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے جعفر بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم، اشجعی، سفیان اور منصور کی سند سے ابراہیم سے روایت کیا فرمایا کہ تم سے پہلے جو خوشحال لوگ تھے انہوں نے اپنے گھروں کو سرسبز بنا رکھا تھا۔ ان کے لباس پھٹے ہوتے تھے جب خیرات کرنا شروع کرتے تو اپنے دروازے بند کر لیتے (تاکہ خیرات کئے بغیر اندر نہ جا سکیں) اگر کچھ بچ رہتا تو عزیز واقارب کو دیتے، پھر بھی اگر بچ رہتا تو پڑوسیوں کو دیتے، پھر بھی کچھ بچ رہتا تو کبھی ادھر سے دیتے اور کبھی ادھر سے دیتے۔ ان کو یہ بات پسند تھی کہ ان کے گھروں میں ملاقاتیوں کے بھی اور مانگنے والوں کے لئے بھی کھجوریں پڑی رہیں۔

۵۴۷۷-گھر کی ہریالی...... قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ہم سے، موسیٰ بن اسحٰق، محمد بن بکار، مروان بن معاویہ اور میمون الجہنی ابومنصور کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو کہتے سنا کہ لوگوں کی ہریالی ان کے گھروں میں ہوتی تھی اور ان میں سے ایک کا لباس پھٹا ہوتا تھا۔

۵۴۷۸-ہم سے عبداللہ بن محمد، بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، وکیع، سفیان اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کے کپڑے بھی پھٹے ہوتے تھے اور (اللہ کے راستے میں مشقت کی وجہ سے) دل بھی پھٹے ہوتے تھے۔

۵۴۷۹-بیت الخلاء میں ذکر...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ بیت الخلاء میں اللہ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ بھی اوپر ہی چڑھ جاتا ہے۔ (ظاہر ہے کہ ان کی مراد اس سے قلبی ہے)

۵۴۸۰-قرآن کریم کا ادب...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد، قتیبہ، ہشیم اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ وہ لوگ (صحابہ وتابعینؒ) قرآن کریم کے نسخے (سائز میں) چھوٹا بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کی کتاب کی تعظیم کرو۔

۵۴۸۱-زبان پر قابو...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ الخطمی، سھل بن بحر، عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد اور اعمش کی سند سے بیان کیا۔ فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو کہتے سنا کہ وہ لوگ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کسی غلام کا نام عبداللہ رکھیں، ڈرتے تھے کہ کہیں وہ آزاد ہی نہ ہو جائے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اپنے نیک اعمال جو خفیہ طور پر کرتے تھے ان کا اظہار ہو جائے۔ ایک شخص کہتا کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں ایسا ایسا اور ایسا ایسا کروں اور جب کوئی کسی کو کچھ کہے تو اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ کہے کہ میں نے تجھے بھلائی کے ارادے سے دیا، یا کوئی یہ کہے کہ تم اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہو، وہ تو دیتے تھے اور خاموش رہتے، کچھ نہ کہتے۔

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں ایک چیز کو نہایت ناپسندیدہ سمجھتا ہوں لیکن اس کی برائی کرنے سے اس لئے باز رہتا ہوں کہ کہیں خود بھی اس میں مبتلا نہ کر دیا جاؤں۔

۵۴۸۲-ذکر کے اثرات ...... ہم سے عبداللہ نے ابویعلی، ھارون بن معروف، سفیان، خلف بن حوشب کی سند سے بیان کیا کہ جواب التیمی جب ذکر کرتے تو ان پر کپکپی طاری ہو جاتی، تو ابراہیم نخعی نے ان سے کہا کہ اگر تم ذکر برداشت کر سکتے ہو تو مجھے پروانہیں، میں کچھ شمار نہیں کروں گا اور اگر تم برداشت نہیں کر سکتے تو تم نے اپنے سے بہتر کی مخالفت کی۔

۵۴۸۳-تفسیری اقوال......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا آپ نے آیت ''بھلا جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہوں اور ان کے ساتھ ایک گواہ بھی اس کی جانب سے ہو'' (سورۃ ھود: ۱۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور آیت ''رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے'' (الذاریات: ۱۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ یھجعون بمعنی ینامون یعنی سونا، نیند کرنا اور آیت ''اور اپنے گھروں کو قبلہ یعنی مسجدیں بناؤ'' (یونس ۸۷) مراد یہ ہے کہ وہ لوگ خوفزدہ ہو گئے تو انہیں گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور آیت ''اور جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں'' (المومنون: ۹) سے مراد ہمیشگی کرنا یعنی فرائض پر اور آیت ''ہم ان کو بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا کا مزا بھی چکھائیں گے'' (السجدہ ۲۱) کے بارے میں فرمایا کہ وہ تکالیف جو دنیا میں پیش آئیں گی۔

اور آیت ''جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کے لئے خوشحالی اور عمدہ ٹھکانہ ہے'' (الرعد: ۲۹) سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ الحمد للہ کلام کو (اجر کے لحاظ سے) دگنا کر دیتا ہے۔

۵۴۸۴-ہم سے ابو احمد الغطریفی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ آیت ''ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو'' (ق ۲۴) سے مراد حق سے دور رہنے والے ہیں۔

۵۴۸۵-ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحییٰ الحلوانی، احمد بن یونس، ابوشہاب اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ آیت ''اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو باغ ہیں'' (الرحمٰن ۴۶) سے مراد وہ شخص ہے جو دنیا میں ڈرا۔

۵۴۸۶-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، ابوالاحوص اور منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ آیت ''ہم نے انسان کو تکلیف'' ''کی حالت میں پیدا کیا'' (البلد: ۴) سے مراد مصیبتوں کا نشانہ ہے۔

۵۴۸۷-ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، ابوالاحوص، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ آیت ''سخت خو اور بدذات ہے۔ القلم (۱۳) میں العتل سے مراد فاجر ہے اور الزنیم سے مراد اخلاقی لحاظ سے کمینہ شخص مراد ہے۔

۵۴۸۸-ہم سے ابراہیم نے محمد، قتیبہ، ہشیم اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا آیت ''اور خدا کو اس بات کا حلیہ نہ بنانا کہ قسمیں کھا کھا کر سلوک کرنے اور نیکی کرنے سے رک جاؤ'' (البقرہ: ۲۲۴) سے مراد وہ شخص ہے جو قسم کھائے کہ کبھی صلہ رحمی نہ کرے گا نہ کبھی رشتہ داروں سے نیکی کرے گا، نہ دولڑنے والوں کے درمیان صلح کروائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کی قسم اسکو ایسا کرنے سے روک نہ دے (یعنی اپنی قسم کی وجہ سے وہ ان افعال سے رک نہ جائے) لہٰذا اس کی قسم کا کفارہ کر دیں گے۔

۵۴۸۹-نماز میں سستی......ہم سے محمد بن عمر بن مسلم نے علی بن العباس، ابوکریب، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا، فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ تکبیر اولیٰ میں سستی کرتا ہے تو اس سے ہاتھ دھولو۔

۵۴۹۰-قیامت کا دن......ہم سے عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، معاویہ اور اعمش کی سند سے ابراہیم نخعی

سے روایت کیا فرمایا کہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ قیامت کے دن اتنے وقت میں لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا جتنا وقت آدھے دن میں لگتا ہے۔ پھر اہل جنت جنت میں آرام کریں گے اور اہل جہنم جہنم میں۔

۵۴۹۱-نزع کی سختی ......ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، ابوالاحوص، سفیان، منصور کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ حالت نزع میں سختی کو اچھا سمجھتے تھے تا کہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۵۴۹۲-تقویٰ کا تعلق ......ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، ابوالاحوص، ابوحمزہ کی سند سے ابراہیم نخعی اور حسن بصری سے روایت کیا فرمایا کہ کسی شخص کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ کسی دینی یا دنیاوی معاملے میں اس پر انگلیاں اٹھائی جائیں، علاوہ اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے اور تین مرتبہ سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۴۹۳-بدعتی کی اصلاح ......ہم سے عبداللہ نے عبدالرحمٰن، ھناد، جریر اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک شخص بہت عمدہ حال میں تھا، لیکن پھر وہ بدعتی ہو گیا یا اس نے گناہ کیا اس کے ساتھیوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب ابراہیم نخعی کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی غلطی کا تدارک کرو اس کو وعظ و نصیحت کرو چھوڑو مت۔

۵۴۹۴-تلوّن مزاجی ......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل، جریر اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا کہ وہ لوگ دین میں تلوّن مزاجی کو ناپسند کرتے تھے۔

۵۴۹۵-حجام کا آئینہ......ہم سے محمد بن اسحٰق بن ایوب نے محمد بن یحییٰ المروزی، اسحٰق بن المنذر، ہشیم، اور مغیرہ کی سند سے ابراہیم نخعی سے روایت کیا فرمایا کہ حجام کے آئینے میں دیکھنا کمینہ پن ہے۔

مسند روایت؟......ابوعمران ابراہیم نخعی نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے دیدار کی سعادت حاصل کی، ان میں حضرت ابوسعید الخدری، اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ شامل ہیں، لیکن ان کی اکثر روایات علماء تابعین مثلاً علقمہ، اسود، مسروق، عبیدۃ السلمانی، یزید بن معاویہ النخعی، عبدالرحمٰن بن یزید، شریح بن الحارث، زر بن جیش، عبیدہ بن نضلہ، ھنی بن لویرہ، عابس بن ربیعہ، تمیم بن حزلم، ہمام بن منجاب اور عبداللہ بن ضرار الاسدی سے ہیں۔

علقمہ سے ابراہیم نخعی کی روایت ۔

۵۴۹۶-نسیان کا مسئلہ......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، زائدہ، منصور اور ابراہیم نخعیؒ کی سند سے علقمہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت فرمایا، فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور کچھ اضافہ فرمایا دیا یا کم فرمایا (یہاں سے بھول ابراہیم نخعی اور علقمہ سے یا علقمہ عن عبداللہؓ سے ہوئی ہے) جب نماز مکمل ہوگئی تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی واقعہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، کیوں؟ ہم نے مسئلہ ذکر کر دیا تو آپ ﷺ اپنے پیروں پر پھر گئے اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کئے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی واقعہ ہوا ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتاتا، لیکن میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں، بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو، لہٰذا جب بھی میں بھولا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو اور تم میں سے جس کو بھی نماز میں شک ہو تو

وہ غور و فکر کرلے کہ کیا صحیح ہے اور اسی طرح مکمل کرلے پھر ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرلے۔[۱]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

منصور نے بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے ان میں روح بن القاسم، ثوری، مسعر بن کدام، مفضل بن مھلھل، فضیل بن عیاض، جریر بن عبدالحمید، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابوالاشہب جعفر بن الحارث، ابراہیم بن طہمان شامل ہیں۔

جبکہ ابراہیم نخعی سے یہ روایت منصور کے علاوہ اعمش، ابو حصین، طلحہ بن مصرف، مغیرہ، الحکم، حماد بن ابی سلیمان اور حبیب بن حسان شامل ہیں۔

۵۴۹۷- دنیا میں مسافر...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ سلیمان بن احمد بن المعلّٰی، ابوزرعہ الدمشقی اور آدم بن ایاس اور ان دونوں نے مسعودی، عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی اور علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیاً فرمایا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر کروٹ کے بل لیٹے، چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کی جلد مبارک پر ظاہر ہوئے، میں آپ ﷺ کے جسم مبارک کے اس حصے کو مسلنے لگا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیا کریں جو آپ کو اس تکلیف سے محفوظ رکھے اور آپ آرام سے سو سکیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا سے میرا کیا تعلق، دنیا میں میرا کوئی حصہ نہیں، بلکہ میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سوار ہو جس نے ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا، کچھ آرام کیا اور چھوڑ کر چل دیا۔

عمرو کی ابراہیم نخعی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، مسعودی کا تفرد ہے البتہ معافی ابن عمران، وکیع بن الجراح، یزید بن ہارون نے اسی طرح مسعودی سے روایت کیا ہے اور جریر نے اعمش اور ابراہیم اور نخعی کی سند سے بھی روایت کی ہے لیکن یہ بھی غریب ہے۔

۵۴۹۸- ہم سے نازوک بن عبداللہ نے یحییٰ بن محمد مولی بنو ھاشم، محمد بن عمارۃ بن صبیح، حسن بن الحسین العرنی، جریر بن عبدالحمید، اعمش، ابراہیم، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیاً فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سوار جس نے سخت گرم دن میں درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا، کچھ آرام کیا اور پھر چھوڑ کر چل دیا۔

یحییٰ بن محمد کہتے ہیں کہ اعمش کی غریب روایت ہے ہم نے صرف انہی سے سنا ہے۔

۵۴۹۹- آسمانوں کا سفر...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن المحبر، جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، ان دونوں نے حماد بن سلمہ، ابی حمزہ، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیاً فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس براق لایا گیا۔ آپ ﷺ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پیچھے تشریف فرما ہوئے اور وہ روانہ ہوگیا۔ لہٰذا جب وہ کسی پہاڑ پر پہنچتے تو اس کے پیر بلند ہوتے اور جب نیچے اترتے تو اس کے ہاتھ بلند ہوتے، چنانچہ وہ انہیں لے کر ایک اندھیری اور بدبودار سرزمین سے ہوتا ہوا ایک روشن وسیع اور پاکیزہ سرزمین میں پہنچا۔

تو میں نے پوچھا اے جبرئیل! ہم ایک اندھیری اور بدبودار زمین سے ہوتے ہوئے روشن سے وسیع اور پاکیزہ سرزمین میں آپہنچے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ وہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم ایک صاحب کے پاس آئے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے،

---

[۱] صحیح البخاری ۱/۱۱۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۸۹، ۹۰. وفتح الباری ۱/۵۰۳.

انہوں نے پوچھا اے جبرئیل یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے بھائی محمد ﷺ ہیں چنانچہ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ اپنی امت کے لئے آسانی مانگئے، تو میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! یہ میرے بھائی کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر ہم آگے بڑھے، تو میں نے بہت سے چراغ اور روشنیاں دیکھیں، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اے جبرئیل؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کا درخت ہے، کیا آپ ان کے پاس جانا چاہیں گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے برکت کی دعا دی اور مجھے مرحبا کہا پھر ہم بیت المقدس کی طرف گئے اور اس حلقے کے پاس پہنچے جہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی سواریاں باندھتے تھے، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، وہاں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام موجود تھے جن کی نشاندھی اللہ تعالیٰ نے کی تھی اور وہ بھی جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی بھی نہیں کی، میں نے ان کو نماز پڑھائی، علاوہ ان حضرات یعنی حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ، و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

ابراہیم نخعی سے یہ روایت غریب ہے۔ ان سے صرف ابوحمزہ الاعور (جن کا نام میمون تھا نے ہی روایت کی اور ابوحمزہ سے حماد بن سلمہ تھے۔

۵۵۰۰-**مؤمن کی صفت**...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، محمد بن سابق، اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن طعنے دینے والا لعنت کرنے والا، فحش گوئی اور گالی گلوچ کرنے والا نہیں ہوتا۔[1]

حاکم نے ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اعمش کی روایت میں اسرائیل کا تفرد ہے۔

۵۵۰۱-**اچانک موت**...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عبید بن الحسن، مسلم بن ابراہیم، حسام بن مصک، ابومعشر، ابراہیم نخعی، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مجھے گدھے جیسی موت پسند نہیں۔ عرض کیا گیا کہ گدھے کی موت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اچانک موت۔[2]

یہ روایت ابراہیم نخعی کی روایت سے غریب ہے ان سے ابومعشر زیاد بن کلیب کا تفرد ہے۔

۵۵۰۲-**عمدہ تلاوت**...... ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، ابوربیعہ، سعد بن زربی، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی کی سند سے بیان کیا وہ علقمہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں (یعنی علقمہ) بہت عمدہ اور اچھی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مجھے بلا بھیجتے، میں خدمت میں حاضر ہوتا تو مجھے فرماتے کہ ترتیل کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرو، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں، کیونکہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھی آواز قرآن کریم کی زینت ہے۔[3]

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۷۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۳، ۲۴۳. والمستدرک ۱/۱۲. وصحیح ابن حبان ۴۸. والأدب المفرد ۳۱۲، ۳۳۲. ومجمع الزوائد ۱/۹۷، ۸/۷۲. ومشکاة المصابیح ۴۸۴۷، وتاریخ بغداد ۵/۳۳۹. وشرح السنة ۱۳/۱۳۴. واتحاف السادة المتقین ۷/۴۷۸، ۴۷۴.

۲۔ العلل المتناهیة ۲/۴۱۰.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۰۱. ومجمع الزوائد ۷/۱۷۱. وأمالی الشجری ۱/۱۱۵. وکشف الخفا ۱/۴۳۲، ۵۳۶، والاحادیث الصحیحة ۱۸۱۵. واتحاف السادة المتقین ۴/۴۹۹.

۵۵۰۳-تشہد ......ہم سے احمد بن اسحٰق نے عبدان بن احمد، زید بن الحریش، صفدی بن سنان، ابی حمزۃ، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمیں تشہد بھی اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے، اور فرماتے تھے کہ سیکھ لو کیونکہ تشہد کے بغیر کوئی نماز نہیں![1]

ابراہیم نخعی عن علقمہ کی سند سے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت غریب ہے، اس میں صفدی کا ابی حمزۃ سے تفرد ہے۔

۵۵۰۴-تقریر کا ادب......ہم سے محمد بن معمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیۃ، عباد بن یعقوب، محمد بن الفضل الخراسانی منصور، ابراہیم، علقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو چہرے سے ہماری طرف متوجہ ہوتے۔

۵۵۰۵-افضل صدقہ ......ہم سے محمد بن معمر نے عبداللہ بن محمد بن ناجیۃ، عمر بن یحیٰی بن نافع، حفص بن جمیع سماک، ابراہیم نخعی، علقمہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون ساصدقہ سب سے زیادہ افضل ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کو علم ہوگا فرمایا کہ وہ صدقہ جس میں درہم یا سواری عطا کی جائے![2]

سماک عن ابراہیم سے یہ غریب ہے اس میں حفص کا تفرد ہے اور محمد بن فضل بن عطیہ سے منصور کا تفرد ہے۔

۵۵۰۶-جھوٹی گواہی کی شفاعت......ہم سے سلیمان بن احمد نے یحیٰی بن عبدالباقی المصیصی، الیمان بن سعید المصیصی، الولید بن عبدالواحد، عبدربہ، مغیرہ یا ابراہیم نخعی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے جناب رسول اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی کہ صبح اس حال میں کرو کہ تیل لگا ہو کنگھی ہوئی ہو اور بالکل مرجھائے ہوئے صبح نہ کرو اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کر لینا جب تک گانے بجانے کے آلات ظاہر نہ ہوں اور اگر وہ گانے بجانے کے آلات ظاہر کریں تو ان کی دعوت قبول نہ کرنا۔ اور اہل قبلہ میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا خواہ اسے سولی دی گئی ہو یا رجم کیا گیا ہو۔ اور تیرا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرنا کہ تیرے گناہوں کی مقدار زمین پر موجود ریت کے برابر ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو اہل قبلہ میں سے کسی پر جھوٹی گواہی دے۔

۵۵۰۷-خدا کا کنبہ......ہم سے سعد بن محمد بن ابراہیم الناقد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوصہیب النضر بن سعید، موسیٰ بن عمیر، حکم، ابراہیم اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساری کی ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کا خاندان ہیں لہٰذا مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو اس کے خاندان والوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرے۔

حکم اور ابراہیم نخعی کی سند سے یہ روایت غریب ہے اور اس میں موسیٰ کا تفرد ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۱۴۰. وکنز العمال ۱۹۸۲۴.

۲۔ السنن الکبری للبیہقی ۴/۱۸۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۰۳. ومسند الحمیدی ۱۰۶۱. وکنز العمال ۱۶۲۳۵.

۵۵۰۸-بلاؤں سے حفاظت ......ہم سے سعد بن محمد نے محمد بن عثمان، محمد بن عبید، موسیٰ بن عمیر، الحکم، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اموال کو زکوۃ دے کر محفوظ کرلو اور اپنے مریضوں کی دوا کے لئے صدقہ دیا کرو اور بلاؤں کے لئے دعا سے مقابلہ کرو۔

حکم کی سند سے یہ روایت غریب ہے اور ابراہیم سے موسیٰ کا تفرد ہے۔

۵۵۰۹-سوالی کی مذمت......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، نصر بن رباب، حجاج، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر کسی نے ایسی چیز کا سوال کیا جس کی اسے ضرورت نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا اس کا چہرہ نچا ہوا ہوگا اور اس شخص کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں جس کے پاس پچاس یا اس مقدار میں سونا ہو۔ [1]

۵۵۱۰-تاجروں کی حدیث فہمی......ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین محمد بن الحسین، یحییٰ بن عبدالحمید، معتمر بن سلیمان فضیل بن مغیرہ، ابی حریز، کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم بن یزید نے ان سے بیان کیا کہ اسود بن یزید نخع کے غلام سے تجارتی قرض لیتے تھے اگر ادا کر سکتے تو کر دیتے اور اگر اتنا مال نہ نکلتا تو اسود اس سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو کچھ دیر ٹھہر جاؤ کیونکہ اس عطیے میں ہم پر کچھ حقوق کی ادائیگی بھی لازم ہے۔ تاجر نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا چنانچہ اسود نے اس کو پانچ سو درھم نقد دیئے، تو تاجر نے کہا کہ یہ لے لیجئے پکڑ یئے۔ اسود نے پوچھا کہ جب میں نے تم سے سوال کیا تھا اس وقت تم نے انکار کر دیا تھا۔ تو تاجر نے کہا کہ میں نے سنا آپ ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حدیث بیان کی تھی کہ جناب نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے جس نے دو قرض دیئے، تو ان میں سے ایک کی مقدار اس کو اجر ملے گا۔ اگر اس نے اس کا صدقہ کر دیا اور پھر قبول کر لیا۔ [2]

ابراہیم نخعی سے یہ روایت غریب ہے ان سے صرف ابوجریر نے اور ان سے صرف فضیل نے نقل کی ہے۔

۵۵۱۱-گناہوں کا چھپانا...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین، یحییٰ الحمانی، ابوالاحوص، ابوعوانہ، سماک سے روایت کیا کہ فرمایا ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے مدینہ کے ایک کونے میں ایک عورت کا علاج کیا مگر میرا پانی نکل گیا حالانکہ میں نے اسے چھوا تک نہیں تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا حال پوشیدہ رکھا اگر تو بھی اپنا حال پوشیدہ رکھتا تو اچھا ہوتا۔

لیکن جناب نبی کریم ﷺ نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا، پھر وہ کھڑا ہوا اور وہاں سے روانہ ہو گیا تو اس کے پیچھے آپ ﷺ نے ایک شخص کو دوڑایا جو اس کو بلا لایا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو یہ آیت سنائی اور دن کے دونوں سروں اور رات کی چند ساعات میں نماز پڑھا کرو کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں'' (ھود......۱۱۴)

عرض کیا گیا، یارسول اللہ! کیا یہ اسی کے لئے خاص ہے۔ یا تمام لوگوں کے لئے عام ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ [3]

---

[1] مسند الامام احمد ۱/۴۶۶. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۲۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵۶. واتحاف السادة المتقین ۴/۱۲۰، ۹/۳۰۴...... [2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵۹. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۳۵۴. والعلل المتناهیة ۲/۱۳۳. والاحادیث الصحیحة ۱۵۵۳.

[3] المستدرک ۴/۲۲۲. وسنن الترمذی ۳۱۱۲. وصحیح ابن خزیمة ۳۱۳.

۵۵۱۲- میدان حشر...... ہم سے سلیمان بن احمدؒ نے علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، سعید بن زید، علی بن الحکم، عثمان بن عمیر، ابراہیم نخعی اور اسود وعلقمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ملکیہ کے دونوں بیٹے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہماری ماں شوہر کی خدمت کرتی تھیں، چھوٹے بچے پر مہربانی سے پیش آتیں اور مہمان کا اکرام کرتی تھیں البتہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں وہ بچیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتی تھیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں آگ میں ہے وہ دونوں واپس روانہ ہوئے، ان کے چہرے غم کے آثار سے جھلک رہے تھے آپ ﷺ نے ان کو واپس بلالیا ان کے چہرے سے خوشی کے آثار جھلکنے لگے کہ شاید کوئی اچھی بات ہوگئی ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری ماں بھی تمہاری ماں کے ساتھ ہے۔ یہ سن کر منافقین میں سے ایک شخص بولا، یہ تو اپنی والدہ کو بھی نہیں بچاسکتے، حالانکہ ہم ان کی پشت کو روندتے ہیں۔ یہ سن کر ایک انصاری صحابی نے عرض کیا میں نے ان سے زیادہ سوالات کرنے والا کبھی نہیں دیکھا یا رسول اللہ! کیا آپ کے رب نے آپ کی یا ان کی والدہ کے سلسلے میں کوئی وعدہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال نہیں کیا جب کہ میں قیامت کے دن یقیناً مقام محمود پر کھڑا ہونے والا ہوں انصاری صحابی نے پھر عرض کیا کہ یہ مقام محمود کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جب تم لوگوں کو وہاں ننگے، پیر ننگے بدن غیر مختون حالت میں لایا جائے گا، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے خلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ ان کو دو سفید کپڑے دیئے جائیں گے جنہیں وہ پہن لیں گے اور پھر عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرا لباس لایا جائے گا جسے میں پہن لوں گا اور ان کے دائیں طرف ایسی جگہ پر کھڑا ہوں گا جہاں میرے علاوہ اور کوئی کھڑا نہ ہوگا، مجھے دیکھ کر اول اور آخر کے لوگ رشک کریں گے اور پھر فرمایا کہ حوض کوثر کی طرف میری نہر کھول دی جائے گی یہ سن کر منافق بولا کہ ایسا تو صرف کسی خوف کی حالت یا رضراض میں ہی ہوا ہے، انصاری صحابی نے پھر پوچھا کس حالت یا کس رضراض میں؟ کہا کہ اس کی حالت مشک ہے اور رضراض لہسن ہے۔ منافق نے پھر کہا میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی، ایسا تو کسی حالت یا ضراض میں ہی ہوتا ہے مگر جب بھی ہوتا ہے تو وہ اگتا ضرور ہے۔ فرمایا ہاں اس کی شاخیں سونے کی ہوں گی۔ منافق نے پھر کہا میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی کیونکہ جب بھی کوئی شاخ اگتی ہے تو اس کے لئے پتے ہوتے ہیں اور پھل بھی لگتا ہے انصاری صحابی نے پھر عرض کیا کہ کیا اس میں پھل بھی لگیں گے؟ فرمایا ہاں مختلف اقسام کے قیمتی جواہرات اس کے پھل ہوں گے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس میں سے جس نے ایک گھونٹ بھی پی لیا اور وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے محروم رہا وہ سیراب نہ ہوگا۔[1]

اس کو الصعق بن حزن نے علی بن الحکم سے روایت کیا ہے اور سند میں سعید بن زید کی مخالفت کی ہے۔

۵۵۱۳- ہم سے حبیب بن الحسن نے ابومسلم الکشی، بحارم ابوالنعمان، الصعق بن حزن، علی بن الحکم البنانی، عثمان بن عمیر اور ابووائل کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ ملیکہ کے دونوں بیٹے جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے پھر آگے گزشتہ روایت کی طرح نقل کیا ہے۔

سعید بن زید کی حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف عارم سے لکھا ہے۔ امام احمد نے مقدمی عن عارم کی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۱۴- کپڑوں کی صفائی...... ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے یعقوب بن ابی یعقوب، محمد بن عبداللہ انصاری ہشیم عبداللہ،

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۹۸

ابو معشر، ابراہیم نخعی، اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ میں جنابت کے اثرات کو جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے کھرچ کر صاف کر دیتی تھی پھر آپ ﷺ انہی کپڑوں میں نماز ادا فرماتے تھے۔

حماد بن سلمہ اور سعودی نے حماد بن ابی سلیمان عن ابراہیم نخعی سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۵۵۱۵-حائضہ کے کپڑے پاک ہیں اگر کچھ لگا ہوا نہ ہو......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، ابوحمزۃ، ابراہیم نخعی اور اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کی فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے آپ ﷺ نے نماز کے دوران کچھ ٹھنڈ محسوس کی تو فرمایا اے عائشہ! اپنی چادر مجھ پر لٹکاؤ (پردے کے لئے) تو میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عذر بھی ہے اور بخل بھی، تمہارا حیض تمہارے کپڑوں میں نہیں ہے[1]

غریب حدیث ہے ابراہیم نخعی سے صرف ابوحمزہ میمون نے روایت کی ہے۔

۵۵۱۶-محبت رسول......ہم سے سلیمان بھی احمد بن عمر الخلال المکی نے عبداللہ بن عمران العابد، فضیل، عیاض، منصور، ابراہیم نخعی اور اسود کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں آپ مجھے میرے گھر والوں سے بھی زیادہ پیارے ہیں آپ مجھے میرے بیٹے سے بھی زیادہ پیارے ہیں میں جب گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا ذکر کر لوں تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا جب تک آپ کا دیدار نہ کر لوں، جب میں اپنی اور آپ کی موت کا یاد کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہے کہ آپ تو جنت میں چلے جائیں گے اور انبیاء کرام کے ساتھ بلند مقام پر ہوں گے اور میں اگر جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مجھے ڈر ہے کہ شاید آپ کو نہ دیکھ سکوں آپ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے

اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ اور ان کی رفاقت بہت ہی خوب ہے" (النساء:۶۹)

۵۵۱۷-نبی کریم ﷺ کی ایک دعا......ہم سے ابوبکر محمد بن جعفر بن الہیثم نے جعفر بن محمد بن شاکر، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم نخعی، مسروق اور ابی الضحیٰ عن مسروق کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کہ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرمادے، شفا عطا فرمادے، کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں علاوہ تیری شفاء کے ایسی شفاء جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے[2]

یہ روایت بھی غریب ہے۔ ابراہیم نخعی سے صرف منصور نے نقل کی ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۴۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۵۷، ۱۷۳۔ وصحیح مسلم، کتاب السلام، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹۔ وسنن ابی داؤد ۳۸۸۳۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۶۱۹، ۳۵۲۰، ۳۵۳۰۔ ومسند الامام احمد ۲/۴۴۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳/۳۸۱۔ والمستدرک ۴/۱۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/۳۲۷۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۸۳۔ وشرح السنۃ ۵/۲۴۴، ۱۲/۱۵۷،۱۱۔ ومشکاۃ المصابیح ۱۵۳۰، ۴۵۲۲۔ وکشف الخفا ۱/۱۵۱۱۔ ومجمع الزوائد ۵/۱۱۲، ۱۱۳۔ وصحیح ابن حبان ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، (موارد) ودلائل النبوۃ للبیہقی ۶/۱۷۴، ۱۷۵۔

(۲۷۵) عون بن عبداللہ بن عتبہ ؎

تعارف

فرمایا کہ انہی اولیاء میں سے ایک شخصیت وہ بھی ہیں جو اللہ کے ذکر کی طرف کنارہ کشی کرنے والی، ہر وقت اللہ کی پناہ میں رہنے والی، گناہ گاروں اور متکبرین سے جدا رہنے والی، مساکین وفقراء کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے والی، اپنے چال چلن پر نگاہ رکھنے والی، خواہشات وتمناؤں کے تکبر سے پرہیز کرنے والی، خود پر رونے والی اور حق کی طرف مائل ہونے والی تھی، اور یہ شخصیت حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ کی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف حقیر کو پھینکنا اور عظیم کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

۵۵۱۸- اقوال...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مبشر بن اسماعیل، نوفل بن ابی الفرات کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا عون بن عبداللہ کو فرمارہے تھے کہ بے شک ہر شخص کے اعمال کا ایک سردار ہوتا ہے اور میرے اعمال کا سردار ذکر ہے۔

۵۵۱۹- دلوں کی شفاء...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ المروزی، عاصم بن علی، مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ ذکر کی مجالس دلوں کے لئے شفا ہے۔

۵۵۲۰- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر دل کے زنگ کو اتارنے والا ہے۔

۵۵۲۱- ذاکر کی مثال...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن علی الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، محمد بن عجلان کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ غافلوں میں ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے بھگوڑوں میں قتال کرنے والے کی اور ذکر کرنیوالوں میں غافل کی مثال ایسی ہے جیسے قتال کرنے والے مجاہدین میں بھگوڑا۔

۵۵۲۲- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد الرابی، حسن بن محمد بن اعین، النضر بن عربی کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پیٹھ پھیر کر بھاگنے والوں میں قتال کرنے والے کی۔

۵۵۲۳- ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سلیمان ابن داؤد الطیالسی، مطرف بن معقل الشرقی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا عون بن عبداللہ فرمارہے تھے کہ غافل لوگوں میں ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اکیلا بھاگنے والی فوج کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر یہ شخص نہ ہوتا تو فوج کو شکست ہوجاتی اس طرح اگر غافل لوگوں میں کوئی ذکر کرنے والا نہ ہوتو سب لوگ ہلاک ہوجائیں۔

۵۵۲۴- ہلاکت سے بچاؤ...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، سلیمان، مطرف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے

؎ طبقات ابن سعد ۶/۳۱۳۔ والتاریخ الکبیر ۷/ت ۶۰۔ والجرح ۶/۲۱۳۸۔ والمجمع ۱/۴۰۳۔ وسیر النبلاء ۵/۱۰۳۔ والکاشف ۵/۱۰۳۔ والکاشف ۲/ت ۴۳۸۳۔ وتاریخ الاسلام ۴/۲۸۷۔ وتہذیب الکمال ۴۵۵۳۔ (۲۲/۴۵۳)

عون کو فرماتے سنا کہ اگر لوگوں پر کوئی ایسا وقت آئے کہ ان میں ذکر کرنے والا کوئی نہ ہو تو سارے کے سارے انسان ہلاک ہو جائیں۔

۵۵۲۵-مشقت...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم حضرت ام الدرداءؓ کے پاس آ کر اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے تکیے سے ٹیک لگالی تو کسی نے عرض کیا اے ام الدرداءؓ! شاید ہم نے آپ کا تھکا دیا ہے؟ میں نے ہر چیز کے بدلے عبادت تلاش کی لیکن اپنے دل کی شفاء کے لئے اس سے زیادہ مفید کوئی چیز نہ پائی اور یہ اھل ذکر کے ساتھ بیٹھنا ہے۔

۵۵۲۶-صالحین کی حکایت...... ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن العلاء، سفیان، مسعر کی سند سے عون بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو ایک دوسرے سے سوال کرتے تھے اور اس بات کے علاوہ کچھ نہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں۔

۵۵۲۷-فضیلت ذکر...... ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان اور مسعر کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ بے شک ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو پکارتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ کیا تیرے پاس سے آج کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گزرا؟ دوسرا پہاڑ کہتا ہے ہاں تو پہلا والا اس کو مبارک باد دیتا ہے۔ پھر عون نے فرمایا یہ پہاڑ وغیرہ بھلائی کی بات کو زیادہ سننے والے ہوتے ہیں کیا وہ جھوٹ باطل اور اس کے علاوہ گفتگو بھی سنتے ہیں؟ پھر ان آیات کی تلاوت فرمائی ''تم بری بات زبان پر لاتے ہو قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں گے کہ انھوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا ہے۔ (مریم: ۸۹-۹۱)

۵۵۲۸-تقوٰی...... ہم سے ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل ابراہیم بن بہرام، اسامۃ کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ کو بیس ہزار سے زیادہ درھم ملے، آپ نے سب کے سب صدقہ کر دئیے ساتھیوں نے عرض کیا اگر آپ اپنے لڑکے کے لئے کچھ بچا رکھتے تو اچھا ہوتا۔ تو عون نے فرمایا کہ میں نے اپنے اور اپنے لڑکے کے لئے اللہ کو رکھا ہے۔

ابو اسامہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں میں عون بن عبداللہ کے لڑکے سے زیادہ اچھا حال کسی کا نہ تھا۔

۵۵۲۹-صدقہ...... ہم سے ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب عون بن عبداللہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ ان کا کچھ سامان ہے اس کو بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دی جائے کسی نے کہا کہ آپ اپنے سامان کو صدقہ کر رہے ہیں حالانکہ آپ کے تو گھر والے ہیں تو فرمایا کہ یہ سامان تو میں اپنے لئے آگے اور اپنے گھر والوں کے لئے اللہ کو چھوڑ رہا ہوں۔

۵۵۳۰-آخرت کی اھمیت...... ہم سے ابو بکر بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، یزید بن ھارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا کے لئے وہ چیز رکھتے جو ان کی آخرت سے بچ جاتی اور اب تم لوگ اپنی آخرت کے لئے وہ چیز رکھتے ہو جو تمہاری دنیا سے بچ رہے۔

۵۵۳۱-اغنیاء کی صحبت...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر اور سفیان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ

عون نے فرمایا کہ میں مال داروں کی صحبت میں بیٹھا لیکن کسی کو اپنے سے زیادہ غمزدہ نہیں پایا کیونکہ جب میں کسی شخص کو دیکھتا کہ اس نے مجھ سے زیادہ عمدہ لباس پہن رکھا ہے اور مجھ سے زیادہ عمدہ خوشبو لگا رکھی ہے تو میں غم زدہ ہو جاتا پھر میں نے فقراء کی صحبت اختیار کی تو مجھے آرام حاصل ہوا۔

۵۵۳۲-فقراء کی صحبت......ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالسری اور سفیان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون فرماتے تھے کہ میں مالداروں کے ساتھ بیٹھتا تھا تو ان سے زیادہ غمزدہ اور پریشان رہا کرتا تھا۔ جب اپنی سواری سے عمدہ سواری، اپنے لباس سے عمدہ لباس دیکھتا تو اور غم ہوتا۔ سو میں نے فقراء کے ساتھ بیٹھنا شروع کر دیا تو مجھے آرام وسکون حاصل ہوا۔

۵۵۳۳- بڑی بھلائی......ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد حمیدی اور ابن عیینہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ہمارے سامنے عون کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ فرماتے تھے کہ عصمت یہ ہے کہ تو دنیا کی کسی چیز کو طلب کرے اور وہ تجھے نہ ملے۔ اور وہ فرماتے کہ سب سے بڑی بھلائی یہ کہ تو اپنے پاس سے چھینی جانے والی چیز کے بدلے میں اسلام کو بڑی نعمت سمجھے۔

۵۵۳۴-خواہشات کا دھوکہ......ہم سے حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جس پر بھی برحق موت نازل ہوئی اس کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو آج کے دن آنے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن مکمل نہیں کر پاتے اور کتنے ہی کل جانے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن نہیں پہنچ پاتے، اگر تم وقت مقررہ اور اس کے آنے طرف دیکھتے تو یقیناً خواہشات اور ان کے دھوکے سے نفرت کرنے لگتے۔

۵۵۳۵-کل کا انتظار مت کرو......ہم سے مخلد بن جعفر نے جعفر الفریابی، محمد بن حسن، عبداللہ بن المبارک، مسعر اور معن کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ کتنے ہی آج آنے والے ہیں لیکن نہیں آپاتے اور کل کا انتظار کرنے والے ہیں جو کل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر تم وقت مقررہ اور اس کے آنے کو دیکھ لیتے تو تمہیں تمناؤں اور ان کے دھوکے سے نفرت ہو جاتی۔

ابن عیینہ نے مسعر اور عون سے روایت کی ہے اور معن کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۳۶- ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار سفیان، مسعر، معن اور عون کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۵۳۷-اجنبی کی دعا......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور معن کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مصر کے ایک باغ میں ایک شخص کچھ توڑ رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر جو دیکھا تو سامنے ایک اور آدمی کو کھڑے پایا اس کے ہاتھ میں کھرپا تھا اور گویا کہ اس نے اسے حقیر سمجھا تھا اس نے پوچھا دل میں کیا سوچ رہے ہو؟ وہ خاموش رہا، وہ پھر بولا تم دل میں دنیا کے بارے میں سوچ رہے ہو، دنیا ایک حاضر چیز ہے جس سے ہر نیک و بد کھاتا ہے۔ رہی آخرت تو آخرت تو ایک سچائی ہے۔ جس میں حق و باطل کی الگ الگ پہچان ہو جائے گی آگے فرمایا کہ اور اس کے ایسے جوڑ ہیں جیسے گوشت کے جوڑ ہوتے ہیں۔ گویا کہ اس کو اس دوسرے شخص کی باتیں پسند آئیں، وہ کہنے لگا میں دل میں اس فتنے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو لوگوں میں پھیلا ہوا تھا یعنی عبداللہ ابن زبیر کا فتنہ، اس شخص نے کہا کر لو مانگ اس سے جسے جب کسی نے پکارا ہو تو اس نے جواب نہ دیا ہو اور مانگا ہو تو عطا نہ کیا گیا ہو، اس پر بھروسہ کیا ہو تو وہ پورا نہ اترا ہو، اعتماد کیا ہو تو قابل اعتماد ثابت نہ ہوا ہو، تو میں نے کہا اے اللہ مجھے بھی محفوظ رکھ اور مجھ سے بھی محفوظ رکھ

کہا کہ پھر فتنہ بڑھا لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچا۔
ابو اسامہ نے اس کو مسعر سے روایت کیا ہے۔

۵۵۳۸- ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر جبکہ عبداللہ بن محمد نے ابو یحییٰ الرازی ھناد بن السری ابو اسامہ، مسعر، معن اور عون سے روایت کیا فرمایا کہ، عبداللہ بن زبیر کے فتنے کے زمانے میں ایک شخص مصر کے ایک باغ میں نہایت غمزدہ بیٹھا رورہا تھا اور ہاتھ میں موجود کسی چیز سے کچھ گھاس وغیرہ توڑ رہا تھا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص کھڑا ہاتھ میں لئے کھڑا تھا، اس نے پوچھا، کیا ہوا اتنے غمزدہ کیوں ہو؟ جیسے اس کا غم بانٹنا چاہتا ہو۔ پہلے والے نے کہا کچھ نہیں کھڑے والے نے پھر پوچھا دنیا'' ؟ دنیا تو حاضر شدہ مال ہے جس میں سے ہر نیک و بد کھاتا ہے اور آخرت سچائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے حق اور باطل کے درمیان، یہاں تک کہ اس نے کہا کہ اس کے جوڑ ہیں جیسے گوشت کے جوڑ ہوتے ہیں جس نے خطا کی اس نے حق سے خطا کی پہلے والے شخص کو اس کی باتیں کچھ اچھی لگیں۔ کہا مسلمانوں کے بارے میں سوچ رہے ہو؟ اللہ تمہیں تمہاری شفقت کے بدلے تمہیں نجات دے گا، اس ذات سے مانگ جس سے جس نے بھی کچھ مانگا ہو اور اس نے بھلا نہ دیا ہو، دعا مانگی ہو اور اس نے قبول نہ کیا ہو اور بھروسہ کیا ہو اور وہ بھلا بھروسے پر پورا نہ اترا ہو یا اعتماد کیا ہو تو پورا نہ اترا ہو، فرمایا کہ پھر پہلے والے شخص نے دعا مانگی، اے اللہ! مجھے محفوظ رکھ اور مجھ سے بھی محفوظ رکھ، فرمایا کہ جب فتنہ پھیلا تو یہ شخص محفوظ رہا۔ مسعر کہتے ہیں کہ ان کا خیال تھا کہ دوسرا جو شخص تھا وہ خضر علیہ السلام تھے۔

۵۵۳۹- ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حبان نے ابراہیم بن حسن، عبدالجبار بن العلاء سفیان مسعر اور عون سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ابن زبیر کے فتنہ کے دنوں میں بیٹھا تھا۔ باقی روایت اسی طرح ذکر کی۔

۵۵۴۰- اللہ کا عہد...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم الدورقی، یزید بن ھارون، مسعودی کی سند سے روایت فرمایا کہ عون بن عبداللہ اس طرح لکھا کرتے تھے کہ، امابعد، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس بات کی جسے یاد کر لینا یاد کرنے والے کے لئے سعادت ہے اور ضائع کر دینا ضائع کرنے والے کے لئے بدبختی ہے۔ تقویٰ کا سر صبر ہے، اس کی تحقیق عمل ہے اور اس کا کمال ورع ہے تقویٰ کی شرط وہی ہے جو اللہ نے مقرر کی ہے اور اس کا حق وہی ہے جو اس نے فرض کیا ہے اور اللہ کے عہد سے وفاداری یہی ہے کہ تو اس کو خدا جانے اس کے علاوہ کو نہیں کیونکہ اطاعت تو اسی کی ہو سکتی ہے کسی اور کی نہیں اور معاملات کو تو پہلے حل کیا جاتا ہے البتہ اللہ کی اطاعت کے مقابلے میں موخر کیا جاتا ہے۔ اللہ کے وعدے کے سامنے ہر وعدہ توڑا جاتا ہے اور کسی اور وعدے کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں توڑا جاتا اس بات پر اتفاق ہے اس کی تفسیر بھی ہے اس کو کوئی صاحب بصیرت ہی دیکھ سکتا ہے اور کم ہی لوگ اس کو سمجھ پاتے ہیں۔

۵۵۴۱- بھلائی منجانب اللہ بہت ہے...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے حسن بن ہارون اور احمد بن نصر، ان دونوں نے احمد بن کثیر یحییٰ بن معین، حجاج، مسعودی کی سند سے عون نے بیان کیا فرمایا کہ اللہ کی طرف سے بھلائی بہت زیادہ ہے لیکن اسے کم ہی لوگ سمجھ پاتے ہیں، وہ (بھلائی) اللہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے لیکن جو اسے نہیں دیکھتا نہیں سمجھ سکتا، جو تلاش نہیں کرتا وہ اسے نہیں پاتا، جو اس کے بارے میں نہیں جانتا اس کا مستحق نہیں، کیا تم نے آسمان پر بے شمار ستارے نہیں دیکھے اتنے ہونے کے باوجود ان سے وہی لوگ راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں جو اس کے عالم ہیں۔
احمد بن نصر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اور تقوے کا سر صبر ہے اس کی تحقیق عمل ہے اور اس کا کمال ورع ہے حسن نے اس روایت میں حجاج کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۴۲- چراغ بجھ گیا...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ المروزی، عاصم بن علی، مسعودی اور عون، جبکہ عبداللہ بن محمد نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالنضر اور عبدالرحمٰن المسعودی کی سند سے عون کے بارے میں بیان کیا کہ عون اپنے گھر والوں کے معاملے میں سب سے زیادہ زاہد تھے، ان کی مثال چراغ کی مانند تھی جس سے پوری قوم روشنی حاصل کرتی ہو۔ ان کے گھر والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے ساتھ اور ہم میں رہے مگر اس کے علاوہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں دی کہ وہ ایک چراغ تھا جو بجھا اور لوگ اس سے روشنی حاصل کرنے سے محروم ہو گئے۔



۵۵۴۳- قرآن اور حدیث دونوں ضروری ہیں...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، حجاج بن نصیر، قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ وہ شخص جو قرآن کو چھوڑ کر احادیث کو طلب کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ شخص جو ایک دروازہ پکڑے کھڑا ہو اور اس میں بہت سے چوپائے بکریاں وغیرہ ہیں اتنے میں وہاں سے ایک ہرن گذرا یہ اس کے پیچھے بھاگا لیکن نہ پاسکا، اور جب واپس آیا تو وہ چوپائے بکریاں وغیرہ بھی جا چکے تھے، لہٰذا اسے نہ یہ ملا نہ وہ۔

۵۵۴۴- قرآن پر ایمان...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم حجاج، قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ وہ لوگ اس شخص کو بطور مثال بیان کرتے تھے کہ جو قرآن سنے اور ایمان نہ لائے، اس کی مثال اس لشکر کی طرح ہے جو بہت غنیمت پائے اور غنیمت تقسیم ہو تو بعض کو ملے اور بعض کو نہ ملے تو محروم لوگ کہیں کہ ہم بھی تو ساتھ تھے ہمیں کیوں نہ دی گئی؟ تو کہا جائے کہ تم ایمان والے نہ تھے۔

۵۵۴۵- لباس میں رعایت...... ہم سے عمرو بن احمد بن عثمان الواعظ نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن حسان السمتی، ابوالحیاۃ اور معن سے روایت کیا فرمایا کہ عون کبھی خز پہنتا اور کبھی اونی کپڑا وغیرہ۔

جب کسی نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں خز اس لئے پہنتا ہوں کہ صاحب حیثیت لوگ میرے ساتھ بیٹھنے سے حیا نہ کریں اور صوف اس لئے پہنتا ہوں تا کہ ضعیف اور کمزور لوگ میرے ساتھ بیٹھنے سے نہ گھبرائیں۔

۵۵۴۶- اصلاح...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، اور مسعر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ پہلے والے آگئے، اور بعد والے تھکے ہوئے منتظر ہیں جس سمت سفر کر کے جا رہے ہو اس کی اصلاح کرلو، کیونکہ مخلوق تو خالق کی ہے اور شکر نعمتیں دینے والے کا ہے اور زندگی تو موت کے بعد ہی ہے اور بقاء قیامت کے بعد ہے۔

۵۵۴۷- کمال تقویٰ...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، اور ابن عجلان کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ کمال تقویٰ یہ ہے کہ تو علم تلاش کرے جو تو نہ جانتا ہو اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں اضافے کی کوشش نہ کرے، اور ظاہر ہے کہ کسی شخص کو اسی چیز کے اضافے پر ابھارا جاتا ہے جو اس کے پاس کم ہو اور اس سے فائدہ بھی کم ہو۔

۵۵۴۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویعلی الموصلی، محمد بن قدامہ، سفیان بن ثوری کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ کمال تقویٰ یہ ہے کہ تو وہ علم تلاش کرے جو تم نہ جانتے ہو اور نقصان یہ ہے کہ جو تو جانتا ہے اس میں اضافے کی کوشش نہ کرے اور کسی شخص کو اسی چیز کے اضافے پر ابھارا جاتا ہے جو اس کے پاس کم ہو اور اس سے فائدہ بھی کم ہو۔

۵۵۴۹-گزرتے دن ...... ہم سے ابراہیم بن محمد نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان کی سند سے عون سے بیان کیا، فرمایا کہ آج کا دن مضمار ہے اور کل کا سابق اور جنت سبقہ نامی مقام پر ہے اور انتہا آگ پر ہے لہٰذا معافی سے تمہاری نجات ہوگی، رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور اعمال سے منزلیں تقسیم ہوں گی۔
(فائدہ) مضمار، سباق، سبقۃ دوڑ کے مقابلے میں مقرر شدہ مختلف مرحلوں کے نام ہیں۔

تکبر کی علامت ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ اور مسعر کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ تمہارے متکبر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم اپنے سے کم تر کو اپنے سے سچ مچ حقیر سمجھو اور وہ کہتے تھے کہ اطاعت کے وقت ذلت اختیار کرو اور معصیت کے وقت عزت اختیار کرو۔
۵۵۵۰- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، لیث بن سعد، ابن عجلان کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ تمہارے متکبر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ تم خود کو دوسروں سے زیادہ فضیلت والا سمجھو۔

۵۵۵۱-اوپر والے درجات ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، لیث، رشدین بن سعد بن عمرو بن الحارث اور عون بن عبداللہ سے روایت کیا، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایک قوم کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کو عطا کریں گے یہاں تک کہ لینے والے تھک جائیں گے اور ان کے علاوہ ان سے اوپر والے درجات میں بھی لوگ ہوں گے جب یہ ان کی طرف دیکھیں گے تو ان کو پہچان لیں گے عرض کریں گے اے اللہ! وہ بھی تو ہمارے بھائی ہیں ہم بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے ان کو ہم پر کس بنا پر فضیلت دی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہائے افسوس! وہ لوگ بھوکے ہوتے تھے جب تمہارا پیٹ بھرا ہوتا تھا، جب تم سیراب ہوتے تھے تو وہ پیاسے ہوتے تھے جب تم سورہے ہوتے تھے تو وہ لوگ کھڑے عبادت کررہے ہوتے تھے اور وہ لوگ میری طرف دیکھتے تھے جب تم آپس میں مشغول ہوتے تھے۔

۵۵۵۲-تین باتیں ...... عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحیٰ المروزی، عاصم بن علی کی سند سے عون سے روایت کیا، فرمایا کہ فقہاء آپس میں تین باتوں کی وصیت کرتے تھے اور بعض اوقات ایک دوسرے کو لکھ بھی بھیجتے۔(۱) جو اپنی آخرت کے لئے عمل کرے، اللہ اس کی دنیا کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔(۲) جو اپنے پوشیدہ حالات کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ اس کے اعلانیہ حالت کی اصلاح کرتے ہیں۔(۳) جو اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق کی اصلاح کرے، اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ اس کے تعلقات کی اصلاح کرتے ہیں۔
۵۵۵۳-ہم سے ابوعمرو عثمان بن محمد العثمانی نے محمد بن عبدوس الهاشمی، عباس بن یزید البحرانی، وکیع اور مسعر سے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

۵۵۵۴-آیت کے صحیح معنی ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد اور اقرہی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے اس آیت "ولا تنس نصیبک من الدنیا" (القصص ۷۷)
کے بارے میں فرمایا کہ لوگ اس کو صحیح محل پر نہیں رکھتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے رب کی اطاعت وعبادت کی طرف آ جاؤ۔

۵۵۵۵-وعظ ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح، لیث، محمد بن عجلان نے بیان کیا کہ عون جب لوگوں کو وعظ کہتے تو فرماتے کہ اللہ سے وہی ڈرتا ہے جو اس کا اطاعت گزار و فرمانبردار ہو۔
اور فرمانبردار کیسے خوف زدہ ہو یا خطا کار کیسے محفوظ ہو، پھر فرمایا کہ ہائے میں تباہ ہو جاؤں۔ فرمانبردار اپنے علم کی زیادتی کے باعث خوفزدہ رہے گا اور خطا کار کم عقلی کی وجہ سے خود کو محفوظ سمجھے گا۔

۵۵۵۶-**صحابہ کی درخواست**......ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم، وکیع بن الجراح اور مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ کچھ تھک گئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کچھ بیان فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔"اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ابهم بالغیب ثم تلین جلودهم الیٰ ذکر الله"(الزمر:۲۳)

اور پھر اس کی تعریف بیان فرمائی کہ"

پھر ایک مرتبہ اور تھک گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کچھ ایسی چیز بیان فرمائیں جو حدیث سے اوپر ہو اور قصص سے کم ہو (وکیع کہتے ہیں کہ ان کی مراد قرآن کریم تھی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ"الرٰ۔ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تمہیں ایک نہایت اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے"(یوسف......۱۔۳)

چونکہ انہوں نے حدیث کا ارادہ کیا تھا لہٰذا احسن الحدیث اور قصص کے ارادے کی وجہ سے احسن القصص فرمایا گیا۔

۵۵۵۷-**ایمان کے حصے**......ہم سے عبداللہ بن محمد نے، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یزید بن ہارون اور مسعودی کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ حلم، حیاء اور تھکاوٹ (زبان کی، دل کی نہیں) اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں، یہ چیزیں دنیا میں کمی کرواتی ہیں اور آخرت میں اضافہ اور آخرت میں ہونے والا اضافہ دنیا میں ہونے والی کمی کی بنسبت زیادہ ہوتا ہے سنو! فحش گوئی جفاء اور بیان کرنا نفاق کی نشانیاں ہیں، یہ دنیا میں اضافہ کرواتی اور آخرت میں کمی کرواتی ہیں اور آخرت سے جو کمی کرواتی ہیں وہ دنیا کے اضافے کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

۵۵۵۸-**اللہ کا خوف**......ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، حجاج اور مسعود کی سند سے بیان کیا کہ عون نے فرمایا کہ ایک فقیہ نے کہا کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشادگی پیدا فرما دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا، یہ سن کر ایک اور فقیہ نے کہا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تو ہمارے لئے کشادگی پیدا فرما رہے ہیں حالانکہ ہم نے ایسا تقویٰ اختیار نہیں کیا جیسا کرنا چاہیے تھا اور وہ ہمیں رزق بھی دیتا ہے حالانکہ ہم نے حسب حال تقویٰ اختیار نہیں کیا اور ہمارے معاملات میں آسانی بھی پیدا کرتا ہے حالانکہ ہم نے تقویٰ اختیار نہیں کیا، ہمیں تو تیسری چیز کی امید ہے کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے اجر کو بڑھا دیتے ہیں۔

۵۵۵۹-**دو بھائیوں کی حکایت**......ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، یزید بن ہارون اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ تیرے پاس ایسا کون سا عمل ہے جس کے بارے میں تو خوف زدہ ہے؟ دوسرے نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے مجھے خوف ہو علاوہ اس کے کہ ایک مرتبہ میں نے نباتات کے خوشوں کو واپس وہیں رکھنا چاہا جہاں وہ پہلے تھا لیکن مجھے پتہ نہیں چلا کہ وہ پہلے کہاں تھا، تو میں نے اس کو ایک طرف پھینک دیا۔ اب مجھے ڈر ہے کہ میں نے اسکو اس جگہ نہ پھینکا ہو جہاں سے لیا نہ تھا۔ تو بتا تیرے پاس ایسا کون سا عمل ہے جس سے تو خوفزدہ رہتا ہے؟ پہلے والے نے کہا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایک ٹانگ پر اتنا بوجھ نہ ڈال دوں جتنا دوسری پر نہ ڈالا تھا۔ ان کا باپ ان کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ دونوں سچے ہیں تو آزمائش میں مبتلا

ہونے سے پہلے ان کی روح قبض کر لیجئے، چنانچہ وہ دونوں مر گئے۔ پھر فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ ان میں سے کون زیادہ افضل تھا۔ یزید کہتے ہیں کہ میرے خیال میں باپ زیادہ افضل تھا۔

۵۵۶۰-مسجد کی آبادی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عمر بن ایوب، ابوابراہیم حسن بن یزید سے بیان کیا کہ فرمایا کہ عون بن عبداللہ کوفہ کی ایک مسجد میں داخل ہوئے اور اپنی چادر لپیٹ کر اس پر ٹیک لگالی اور فرمایا کہ اس مسجد کو آباد کرو خواہ اس میں ٹیک لگا کر ہی کیوں نہ بیٹھے رہو۔

۵۵۶۱-تقوی...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان، ابوھارون موسی نے بیان کیا فرمایا کہ عون جب حدیث بیان کرتے تو ان کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی۔

۵۵۶۲-برا کام اور اچھا کام...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ اور مسعر کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ برائیوں پر برائیاں کرنا کیا ہی برا کام ہے اور برائیوں کے بعد نیکیاں کرنا کیا ہی اچھا کام ہے اور اس سے بھی بہتر نیکیوں کے بعد نیکیاں کرنا ہے۔

۵۵۶۳-عیب جو کون ہوتا ہے...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، حجاج اور مسعود کی سند سے بیان کیا فرمایا عون نے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص لوگوں کی عیب جوئی کے لئے فارغ ہوتا ہو علاوہ اس شخص کے جو خود اپنے آپ سے بھی غافل ہو۔

۵۵۶۴-نرم دل لوگوں کے ساتھ بیٹھو...... ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد، حجاج، اور مسعود کی سند سے عوف سے روایت کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔

۵۵۶۵-تواضع کرنے والا اللہ کا خاص بندہ ہے...... ہم سے حبیب بن حسن نے عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص عمدہ حالت میں ہو، یا ایسی جگہ پر ہو جس میں برائی نہ ہو اور اس کو وسیع رزق دیا گیا ہو اور پھر بھی وہ تواضع اختیار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہوتا ہے۔

۵۵۶۶-ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، اور ابن عجلان کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کی صورت اچھی بنائی ہو۔ اور اس کو رزق بھی اچھا دیا ہو اور اچھے اور نیک منصب پر اس کو رکھا ہو اور پھر بھی وہ تواضع اختیار کرے تو وہ خالص اھل اللہ میں سے ہوتا ہے۔

۵۵۶۷-احتیاط...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث اور ابن عجلان کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کی مدح سرائی یا عیب جوئی میں جلد بازی سے کام نہ لو کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو آج تمہیں اچھا لگتا ہے کل برا لگنے لگتا ہے اور جو آج برا لگ رہا ہے وہ کل اچھا لگنے لگتا ہے۔

۵۵۶۸-تقوی کی ابتدا...... ہمیں ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عیاش بن عاصم الکلبی اور سعید بن صدقہ الکیسانی (ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ابدال تھے) عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور

اس کا اختتام توفیق ہے اور بندہ ان کے درمیان مہلکات اور شبہات میں ہے نفس اپنی لاش پر لکڑیاں جمع کر رہا ہے اور دشمن مکار ہے غافل بھی نہیں اور عاجز بھی نہیں پھر اس آیت کی تلاوت کی ''شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو وہ اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخ والوں میں ہو'' (سورہ فاطر:٦) ۔

۵۵۶۹-توبہ کی اہمیت ......ہم سے ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبید بن یعیش. اور ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد کی سند سے عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہم نے دل کی تاریکی کو دیکھا جو گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہوتی ہے اور دل کی روشنی کو دیکھا جو توبہ سے ہوتی ہے یہاں تک کہ دل کو چمکدار لہراتی ہوئی تلوار بنا کر چھوڑتی ہے۔

۵۵۷۰-تائب کا دل ......ہم سے ہمارے والد نے احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، شہاب بن عباد سوید بن عمرو الکلبی، مسلمہ بن جعفر اور ابوالعجل الاسدی کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والے کا دل شیشے کہ مانند ہے جو کچھ بھی اس کے سامنے رکھو دکھائی دیتا ہے وعظ ونصیحت ان دلوں میں تیزی سے اثر کرتی ہیں یہ دل نرمی کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ان دلوں کو توبہ کی دوا دو کیونکہ بعض توبہ کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی توبہ ان کو جنت تک پہنچا دیتی ہے. اور توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ اللہ کی رحمت توبہ کرنے والوں کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

۵۵۷۱-ندامت سے آنکھ ٹھنڈی نہ ہونا......ہم سے محمد بن احمد بن محمد العبدی، ان کے والد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن، بکر بن محمد البصری سالم بن نوح، اور عمر بن موسی القرشی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کے جرائم کا تعلق ندامت کے ساتھ ہوتا ہے جو ان کی نگاہوں کا مرکز ہوتی ہے جب بھی توبہ کرنے والے کو اپنا جرم یاد آجائے تو اس کی آنکھ ندامت کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوسکتی۔

۵۵۷۲-گھر سے باہر آنے کی دعا......ہم سے محمد بن احمد، ان کے والد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، عیاش بن عاصم الکلبی اور سلمہ الاعور کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ بندے جب تک عبادت کرتے رہیں اور ناحق خون نہ بہائیں تو اللہ کے پردے میں ہوتے ہیں اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب بھی اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ'' محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں یہ قرآن پاک میں ہے کہ ''اللہ کے نام سے اس میں سوار ہو جاؤ اور فرمایا اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

۵۵۷۳-شیطانی قسمیں......ہم سے سلیمان بن احمد نے ابومسلم، عبداللہ بن رجاء مسعودی اور عون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا. آپؓ نے فرمایا اس طرح شیطانی قسمیں نہ کھایا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم، بلکہ اس طرح کہا کرو جیسے اللہ عزوجل نے خود فرمایا ہے کہ عزت والے رب اللہ کی قسم۔ ایک شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں منافق نہ ہوں تو آپؓ نے فرمایا کہ اگر تو سچ مچ منافق ہوتا تو تجھے کبھی اس بات کا خوف نہ ہوتا۔

۵۵۷۴-دنیا اور آخرت......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد الطیالسی، مطرف بن معقل الشقری ان کے والد (یہ ثقہ تھے، یحییٰ نے ان سے روایت کی ہے) نے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ دنیا اور آخرت ابن آدم کے دل میں ایسے ہیں جیسے ترازو کے دو پلڑے ایک نیچے ہوتا ہے تو دوسرا اوپر ہو جاتا ہے اور جب بھی دو آدمی آپس میں اللہ کی رضا کے لئے

محبت کرتے ہیں تو دونوں میں سے زیادہ محبت کرنے والا افضل ہوتا ہے اور پھر فرمایا کہ آخرت کا عمل کرنے والے سے تجھے تکلیف نہ ہوگی بلکہ خوشی ہوگی اور دنیاوی اعمال میں مبتلا شخص تجھے برا لگے۔ اور فرمایا کہ جب بھی دو آدمی الگ جدا ہوتے ہیں تو شیطان دونوں کے دل میں ایک گرہ لگا دیتا ہے پھر دوبارہ جب وہ ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے تو وہ گرہ کھل جاتی ہے ورنہ اسی طرح رہتی ہے اور فرمایا کہ جب تو چاہے کہ کسی کو عمدہ ترین حالت میں دیکھے تو اسے اس وقت دیکھے جب وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو۔

۵۵۷۵- بہتر انجام ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، ابو عامر القیسی اور قرہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آزمائش پر اسی طرح مجبور کرتے ہیں جیسے لوگ اپنے مریض کو یا بچے کو دوا پینے پر، اور کہتے ہیں کہ اس کو پی لو کیونکہ تمہارا انجام بہتر ہوگا۔

۵۵۷۶- روزہ ...... ہم سے عبداللہ نے احمد ابو اسامۃ، مسعر کی سند سے عون سے بیان کیا فرمایا حلال سے روزہ یہ ہے کہ تو اس کو داخل کرلے اور حرام سے روزہ یہ ہے کہ تو اس کو نکال دے۔

۵۵۷۷- افضل روزہ ...... ہم سے عبداللہ نے احمد، احمد، ابوالنضر، عبدالرحمن کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ سب سے افضل روزہ چار چیزوں سے ہوتا ہے (۱) کھانے سے پرہیز، (۲) گناہوں سے پرہیز، (۳) محارم سے پرہیز، (۴) اور یہ کہ تم صدقے پر افطار کرو۔

۵۵۷۸- قیامت کے رجسٹر ...... ہم سے عبداللہ نے احمد، احمد، یزید بن ھارون، مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا ہے فرمایا کہ قیامت کے دن ابن آدم کے لئے رجسٹر نکالے جائیں گے، نیکیوں کا رجسٹر، برائیوں کا رجسٹر اور نعمتوں کا رجسٹر، کوئی نیکی ایسی نہ نکلے گی جسے کوئی نعمت نہ گھیرے ہوئے ہو اور برائیاں اللہ تعالیٰ کی مرضی پر باقی رہیں گی۔

۵۵۷۹- صحبت کی برکت ...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوداؤد اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص ایک قوم کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا پھر اس نے بیٹھنا چھوڑ دیا، اس نے خواب میں دیکھا کہ اس سے کہا جا رہا ہے کہ تو نے ان کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا جبکہ تیرے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی ستر مرتبہ مغفرت فرمادی۔

۵۵۸۰- وعظ ...... ہم سے ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابراہیم بن اسحٰق الطالقانی، ابوسلمہ الحمصی نے یحییٰ بن جابر سے روایت کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم مسجد میں جاکر ان کے ساتھ بیٹھے تو انہوں نے ایسا وعظ کہا کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا، پھر انھوں نے فرمایا کہ تمہاری وہ مسجد کہاں ہے جہاں جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ نماز پڑھا کرتے تھے؟ ہم ان کو اس مسجد میں لے گئے وہاں انہوں نے وضو کیا اور دو رکعت ادا کیں، پھر دریافت کیا کہ کیا کوئی مریض ہے کہ ہم اس کی عیادت کریں؟ ہم نے کہا، ہاں ہے۔ چنانچہ ہم یزید بن میسرہ ؒ کے پاس آکر بیٹھ گئے، وہاں بھی انہوں نے ایسا وعظ کہا کہ جس نے پہلا والا بھلا دیا یزید بن میسرہ بیماری کے باوجود سیدھے ہوکر بیٹھ گئے، تو عون نے کہا کہ لیٹے رہو لیٹے رہو، تم تو ایک بڑے وسیع سمندر کے سامنے پیش کئے گئے ہو جس سے تم نے ایک نہر نکالی ہے اور اس میں ایک درخت لگایا ہے، سو اگر تمہارا درخت پھلدار ہو تو تم کھاؤ گے اور کھلاؤ گے اور اگر تمہارا درخت پھلدار نہ ہوا تو ہر درخت کی جڑ میں کلہاڑا بھی ہوتا ہے۔ پھر یزید بن میسرہ نے عون سے پوچھا کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ پھر وہ درخت کاٹ دیا جاتا ہے ابن میسرہ نے پھر پوچھا، کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا پھر آگ میں ڈالا جاتا ہے یہ سن کر ابن میسرہ

خاموش ہو گئے۔ تو عون نے فرمایا کہ میرے دل میں یزید بن میسرہ جیسی نصیحت کبھی نہیں آئی۔

۵۵۸۱-فرض نمازوں کے بعد دعا...... ہم سے ابو محمد بن حیان نے احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابو معاویہ الضریر اور عاصم الاحول کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ اپنی اہم ضروریات کو فرض نمازوں کے بعد مانگو کیونکہ فرض نماز کے بعد مانگی ہوئی دعا باقی دعاؤں پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہے جیسی فرض نماز نفل نمازوں پر۔

۵۵۸۲-طریق سے مراد...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر والقواریری، حرمی بن عمارہ، زافر بن سلیمان، عبداللہ بن بکیر اور محمد بن سوقہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ آیت " لا قعدن لهم صراطك المستقیم "میں طریق سے مراد مکہ کا راستہ ہے

۵۵۸۳-صدقے کا اجر...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن عباس الاخرم، حفص بن عمر الربالی، ابو بحر البکراوی اور قرۃ بن خالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے عون کو کہتے سنا کہ جب تو مسکین کو کچھ دے اور وہ تجھے دعا دے تو تو بھی اس کو دعا دے اور کہہ کہ اللہ تجھے بھی برکت دے، تا کہ دعا کے بدلے دعا ہو جائے اور تیرے صدقے کا اجر تجھے مل جائے۔

۵۵۸۴-افضل عمل...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوزرعۃ الدمشقی، ابونعیم و رمالک بن مغول کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عون نے کہا میں نے حضرت ام الدرداءؓ سے پوچھا کہ حضرت ابوالدرداءؓ کا کون سا عمل سب سے افضل تھا؟ تو انہوں نے فرمایا غور و فکر۔

۵۵۸۵- بھائی کی وفات...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابو مسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء اور مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو ان کے بھائی عتبہ بن مسعودؓ کی وفات کی اطلاع ملی تو آپؓ رونے لگے، آپ سے وجہ پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ وہ میرے نسبی بھائی تھے اور جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں میرے ساتھ رہا کرتے تھے لیکن اس کے باوجود میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وفات مجھ سے پہلے ہوتی اور میں اس کے بارے میں اچھا گمان کرتا بلکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں مرجاتا اور وہ میرے بارے میں اچھا گمان کرتا۔

۵۵۸۶- ہم نے سلیمان نے ابو مسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء اور مسعود کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے "اے ابتداء والے تیری کوئی ابتداء نہیں اے ہمیشہ رہنے والے تیری فناء نہیں اے زندہ مردوں کو زندہ کرنے والے، ہر نفس جو کماتا ہے تو اس کا نگہبان ہے"۔

۵۵۸۷-مؤمن کی پہچان...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعودی، جبکہ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ مؤمن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے کوئی محبت کرے۔

۵۵۸۸- صلہ رحمی...... ہم سے احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی الرازی، عبداللہ بن عمران، ابن ادریس، ھارون ابن عنترہ، عون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ اس کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرو جس کے ساتھ تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے، کیونکہ قبر میں موجود میت کے ساتھ صلہ رحمی یہی ہے کہ جس کے ساتھ وہ (قبر والا) صلہ رحمی کرتا تھا تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

۵۵۸۹- عافیت اور شکر...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ الانصاری، سفیان بن عیینہ کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ عافیت کے ساتھ شکر ادا کرنا ایسی بھلائی ہے جس میں کوئی شر نہیں کتنے ہی نعمتوں والے ایسے ہیں جو شکر نہیں کرتے اور کتنے ہی آزمائشوں میں مبتلا لوگ ایسے ہیں جو صبر نہیں کرتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ میں جب چاہوں دن ہو یا رات بغیر کسی سفارش کے اپنا راز اس کے پاس رکھ دیتا ہوں تو میرا رب میری ضرورت پوری کر دیتا ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ اسے جب میں پکارتا ہوں تو وہ جواب دیتا ہے اور اگر میں سستی کرتا ہوں تو وہ خود مجھے پکارتا ہے۔

۵۵۹۰- جنت میں داخلہ...... ہم سے قاضی ابو احمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں حسن بن علی، سعید بن سلیمان الواسطی، سامہ بن حلال کی سند سے عون سے روایت کیا فرمایا کہ مہاجرین کے فقراء ان کے مالداروں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی مثال سمندر میں موجود دو کشتیوں کی طرح ہے ایک گزر رہی ہے اور بالکل خالی ہے لہٰذا سمندر والا کہتا ہے کہ اس کو جانے دو، اور دوسری سازوسامان سے بھری ہوئی گزرتی ہے تو سمندر والا اس کو روک لیتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ اس میں کیا کیا ہے۔

۵۵۹۱- نفس کا محاسبہ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ھاشم بن القاسم، اشجعی، موسیٰ الجہنی عون سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہائے افسوس میرا نفس کیسا غافل رہا حالانکہ مجھ سے غافل نہیں رہا جاتا یا میرے دن کیسے مجھے خوشخبری سناتے ہیں حالانکہ بھاری دن بھی پیچھے آ رہا ہے، یا اس گھر کے بارے میں میرا تعجب بڑھتا جا رہا ہے جہاں میرا مسکن و قرار نہیں۔

۵۵۹۲- عون کی دعا...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد، عبدالرحمٰن مسعودی کی سند سے عون سے روایت کیا کہ آپ روتے جاتے اور اپنی خطاؤں کو یاد کرتے جاتے ہائے افسوس، وہ کونسا معاملہ ہے جس میں میں نے اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی، ہائے مجھ پر افسوس ہے، میں اپنے پاس موجود اس کی نعمتوں کے باوجود بھی نافرمانی کرتا رہا، ہائے مجھ پر افسوس ہے وہ خطا کیسی ہے جس کی شہوت ختم ہوگئی اور تھکاوٹ باقی رہ گئی، میرے پاس ایسی کتاب ہے جس کی تحریر غائب نہیں ہوگی، ہائے میری لاش میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ خدا کا دھیان رکھا، ہائے افسوس میں وہ سب بھول گیا جو میرے بارے میں بھلایا نہیں جائے گا، ہائے مجھ پر افسوس، میں غافل رہا حالانکہ مجھ سے غافل نہیں رہا جاتا، میں نے ان سے حیا نہ کی اور نہ ان کا دھیان رکھا، ہائے افسوس میری لاش، ہائے مجھ پر افسوس، میرے بارے میں وہ سب محفوظ رکھا گیا جو میں نے ضائع کر دیا، ہائے مجھ پر افسوس، میں نے اپنے نفس کی اطاعت کی لیکن اس نے میری اطاعت نہیں کی، ہائے مجھ پر افسوس میں وہ کام کرتا رہا جس سے مجھے نقصان ہوتا ہے، ہائے مجھ پر افسوس کیا میرا نفس اس معاملے میں میری بات مانے گا جس سے مجھے اور اس کو فائدہ ہو، میں اس کی اصلاح کا خواہشمند ہوں اور وہ مجھے برباد کرنا چاہتا ہے ہائے اس پر افسوس، میں اس کے ساتھ انصاف کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ انصاف نہیں کرتا، میں اسے ہدایت کی طرف بلاتا ہوں اور وہ مجھے گمراہ کرنے کے درپے ہے، ہائے اس پر افسوس، وہ تو دشمن ہے اگر وہ میری جگہ ہوتا تو اسے معلوم ہوتا، ہائے اس پر افسوس وہ آج مجھ سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے حالانکہ کل مجھ سے ہی جھگڑا کرے گا۔

اے میرے رب! اس کو مجھ پر مسلط نہ کیجئے گا، اے میرے رب! میرا نفس مجھ پر رحم نہیں کرتا، آپ مجھ پر رحم فرمائیں، اے میرے رب میں عذر بیان کرتا ہوں مگر نفس میرا عذر قبول نہیں کرتا، اگر میں اچھا کام کروں تو مجھے پکڑتا ہے اگر برائی ہو تو میں اس کو پسند کرتا ہوں اور وہ مجھے پسند کرتا ہے، اے میرے رب! مجھے اس سے بچا اور اس کو مجھ سے بچا، تاکہ نہ میں اس پر ظلم کرسکوں اور نہ وہ مجھ پر ظلم

کر سکے میں اس کے لئے اصلاح کروں اور وہ میری اصلاح کرے تا کہ نہ میں اس کو ہلاک کروں اور نہ وہ مجھے ہلاک کرے، مجھے اس کے حوالے نہ کر اور نہ اس کو میرے حوالے کر۔

ہائے افسوس میں کیسے اس کو بھول گیا حالانکہ وہ مجھے نہیں بھولتا، ہائے افسوس وہ میرے نقش پا تلاش کرتا ہے، اگر میں بھاگوں گا تو بھی مجھے وہ مل جائے گا، اور اگر میں ٹھہرا رہا تو بھی وہ مجھے پالے گا ہائے افسوس کیا جب وہ مجھے پالے گا تو شام تک چھوڑے گا؟ صبح تک چھوڑے گا، یا رات کو آ گیا تو کیا میں بچوں گا، اور ہائے افسوس میری خطاؤں نے میرے دل کو چیر دیا ہے، میرا پہلو بستر سے نہیں لگ سکتا، میری آنکھوں میں آنسو نہیں آتے نہ میری آنکھیں جاگتی ہیں، ہائے افسوس میں کیسے ایسی رات میں سو جاؤں ہائے افسوس کیا اس جیسی ذات میں مجھ جیسا سو سکتا ہے، ہائے افسوس، مجھے ڈر ہے کہ یہ سب میری طرف سے سچ نہیں ہے، بلکہ میری تباہی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔

ہائے افسوس! میری طاقت کیوں کمزور نہ ہو؟ میری کھوپڑی کیوں پیاسی نہ ہو، بلکہ برباد ہو جاؤں میں اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا، ہائے افسوس، میں کیسے اس چیز میں چست ہو جاؤں جو مجھ سے بجھادی گئی ہے بلکہ میں تو تباہ ہو جاؤں گا اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔

ہائے افسوس مجھے میری خطاؤں کا ذکر کیوں ست نہ کر دے، اور اس جگہ کیوں نہ بھیجے جہاں مجھے میری خطاؤں کے بدلے بھیجا جائے گا، بلکہ میری بربادی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا۔ ہائے افسوس! تا کہ میرا عمل میرے زخم کو صحت یاب ہونے سے پہلے دوبارہ تازہ کر دیا ہائے میرے نفس پر افسوس بلکہ تباہی اگر مجھ پر میرے رب نے رحم نہ کیا ہائے افسوس مجھے پہلوں (کے عبرت آموز حقائق نے) خطاؤں اور گناہوں کے ارتکاب سے منع نہیں کیا اور پہلوں کی کی ہوئی خطاؤں نے کبھی مجھے آخرت یاد نہ دلائی، ہائے بربادی پر بربادی ہے، اگر میرے رب کی معافی مجھ پر نہ ہوئی، ہائے افسوس ہے ان کاموں پر جو میری زبان، سماعت، دل، ونگاہ نے کئے لہٰذا اگر مجھ پر میرے رب نے رحم نہ کیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا، ہائے افسوس اگر قیامت کے دن میں اپنے رب سے چھپ بھی گیا تو وہ مجھے پاک نہ کرے گا نہ میری طرف دیکھے گا نہ مجھ سے بات کرے گا، لہٰذا میں اپنے رب کے چہرے کے نور کی پناہ میں آتا ہوں اپنی خطاؤں میں مبتلا ہونے سے، اور میں اس بات سے بچنے کے لئے بھی اس کی پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے، یا میری پشت کے پیچھے سے دیا جائے، اور میرا چہرہ سیاہ ہو جائے، اندھے پن کی وجہ سے میری آنکھ نیلی پڑ جائیں، بلکہ بربادی ہے اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا، ہائے افسوس میں کس منہ سے اپنے رب کے سامنے جاؤں گا؟ یا اپنی نگاہ لے کر؟ یا اپنے ہاتھ لے کر؟ یا اپنی یہ سماعت لے کر؟ یا اپنا دل لیکر؟ یا اپنی یہ نگاہ لے کر؟ ہر چیز میں دلیل تو اسی کے پاس ہوگی اور مجھ سے مطالبہ ہوگا اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ کیا تو میری بربادی ہو جائے گی میری خطاؤں کا ذکر مجھے فضولیات سے مشغولیات کیسے نہ کر دے؟ برباد ہوا نے میرے نفس! تجھے کیا ہو گیا کہ تو کیوں نہیں بھولتا ان چیزوں کو جنہیں نہیں بھلایا جاتا؟ حالانکہ تو وہ سب کچھ کر چکا جو نہیں کیا جاتا، اور ہر چیز تیرے رب کے پاس گنی جاتی ہے۔ ایک ایسی کتاب میں جو نہ کبھی پرانی ہوگی اور نہ بوسیدہ، تجھ پر افسوس، تجھے خوف نہیں کہ مجھے بدلہ دیا جانے والے اعمال کا اس دن بدلہ دیا جائے جب ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ ملے گا، کیونکہ تو نے ختم ہونے والی چیزوں کو ترجیح دی باقی رہنے والی چیزوں پر۔

اے نفس برباد ہو، تجھے تیری بیماری سے افاقہ نہیں ہوتا، اگر تو بیمار ہو تو تجھے ندامت ہوتی ہے، اگر تو صحت مند ہو تو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، تجھے کیا ہو گیا، جب تو ضرورت مند ہوتا ہے تو غم زدہ ہو جاتا ہے اور جب تجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی تو فتنے پر اتر آتا ہے۔ تجھے کیا ہو گیا، جب تو چست ہوتا ہے تو زاھد بن جاتا ہے پھر کیوں جب تجھے دعوت دی جاتی ہے تو تو ست ہو جاتا ہے، میں

تجھے دیکھتا ہوں کہ تو تیاری سے پہلے ہی رغبت کا اظہار کرتا ہے، پھر ان چیزوں کی تیاری کیوں نہیں کرتا جن کی رغبت رکھتا ہے۔

اے نفس! تو برباد ہو تو مخالفت کیوں کرتا ہے؟ تو دنیا میں زاہدوں جیسی باتیں کرتا ہے اور عمل رغبت رکھنے والوں جیسا، تو برباد ہو! تو موت کو ناپسند کیوں کرتا ہے؟ تجھے یقین کیوں حاصل نہیں ہوتا اور تو زندگی سے محبت کیوں نہیں کرتا اور موت کی تیاری پہلے ہی سے کیوں نہیں کر رکھتا۔

اے نفس تو برباد ہو! کیا تو امید کرتا ہے کہ تجھے راضی کیا جائے حالانکہ تو راضی نہیں کرتا اور تجھ سے پرہیز کیا جائے اور تو گناہ کرتا رہے، تجھے کیا ہو گیا؟ تو سوالات بہت کرتا ہے؟ جب تجھے افاقہ ہو تو کمی کیوں نہیں کرتا؟ کیا تجھے زندگی کی خواہش ہے؟ تو اضافے کی تبدیلی سے ڈرتا کیوں نہیں ہے؟ تو شکر کیوں نہیں کرتا؟ جب تجھ سے پوچھا جائے تو خوف کا اظہار کرتا ہے اور جب معلوم ہو جائے تو رغبت میں کوتاہی کرتا ہے؟ بغیر عمل کے آخرت کی خواہش رکھتا ہے، اور خواہشات کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کرتا ہے۔

ایسا مت ہو کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ باتیں تو بڑی بڑی کرتا ہے اور کام مشکل ہے، بعض بنی آدم ایسے ہیں کہ بیمار ہوں تو نادم ہوتے ہیں، صحت مند ہوں تو خود کو محفوظ سمجھتے ہیں، ضرورت مند ہوں تو غمگین ہو جاتے ہیں اور ضرورتوں سے بے نیاز ہوں تو فتنہ پر اتر آئیں، چست ہوں تو زاہد بن جائیں اور جب رغبت کی بات ہو تو سست ہو جائیں، تیاری سے پہلے رغبت کا اظہار کرتے ہیں، اور جس چیز کی رغبت ہوتی ہے اس کی تیاری نہیں کرتے، باتیں زاہدوں والی کرتے ہیں اور عمل دنیا سے رغبت رکھنے والوں کا، موت کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ وہ کچھ نہیں چھوڑتی اور زندگی سے محبت کرتے ہیں حالانکہ کرنا کچھ نہیں ہوتا، جب سوال پوچھتے ہیں تو بہت پوچھتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ زندگی کی امید کرتے ہیں لیکن ڈرتے نہیں، زیادہ کی تلاش کرتے ہیں لیکن شکر نہیں کرتے، جب پوچھا جائے تو رغبت میں مبالغہ کرتے ہیں اور جب کام کا وقت آئے تو [illegible]بت میں کوتاہی کرتے ہیں بغیر عمل کے اجر کی امید کرتے ہیں۔

ہم پر افسوس ہو کہ ہمیں کس نے دھوکے میں ڈالے رکھا، ہم پر افسوس ہو کہ ہمیں چیز نے غافل بنائے رکھا، ہم پر افسوس کہ ہمیں کس چیز نے جاہل بنائے رکھا، ہم پر افسوس کہ ہمیں کس چیز کے لئے تخلیق کیا گیا؟ جنت کے لئے یا جہنم کے لئے؟ ہم پر افسوس! ہم کس خطرے میں پڑ گئے ہم پر افسوس! ہم نے ایسے اعمال کئے جنہوں نے ہمیں خطرے میں ڈال دیا۔ ہم پر افسوس! ہمارا مقصود کیا تھا؟ ہم پر افسوس گویا کہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا تھا، ہم پر افسوس! اگر ہمارے منہ پر مہر لگا دی گئی اور ہمارے ہاتھ بول پڑے، اور ہمارے پیروں نے گواہی دینی شروع کر دی؟ (تو کیا ہوگا) ؟ ہائے افسوس ہم پر! جب ہمارے رازوں کی چھان بین شروع ہوگی۔ ہائے افسوس! جب ہمارے جسم گواہی دیں گے ہم پر افسوس! ہم نے کیسی کوتاہی کی، ہمارے لئے توبہ نہیں ہے ہمارے پاس کوئی عذر بھی نہیں ہے، ہم پر افسوس! ہماری خواہشات کتنی طویل ہیں؟ ہم پر افسوس! ہم کس حال میں اپنے خالق کے پاس جائیں گے، ہائے افسوس! اور طویل بربادی، اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا۔ لہٰذا اے ہمارے رب ہم پر رحم فرما۔

اے ہمارے رب! آپ کیا ہی زبردست حاکم ہیں؟ کیا ہی بزرگ ہیں؟ کیا ہی سخی ہیں؟ کیا ہی نرم دل ہیں؟ کیا ہی رحم دل ہیں؟ کیا ہی بلند ہیں؟ کیا ہی قریب ہیں؟ کیا ہی قدرت والے ہیں؟ کیا ہی قہر والے ہیں؟ کیا ہی وسعت والے ہیں؟ کیا ہی (عمدہ) فیصلہ کرنے والے ہیں؟ کیا ہی واضح ہیں؟ کیا ہی پرنور ہیں؟ کیا ہی لطف و کرم والے ہیں؟ کیا ہی خبردار ہیں؟ کیا ہی جاننے والے ہیں؟ کیا ہی شکر کرنے والے ہیں؟ کیا ہی حلم والے ہیں؟ کیا ہی زبردست حاکم ہیں؟ کیا ہی مہربان ہیں؟ اور کیا ہی کرم والے ہیں؟

اے ہمارے رب! آپ کی دلیل کیا ہی زبردست ہے؟ آپ کی تعریف کتنی زیادہ ہے؟ آپ کی کتاب کیا ہی واضح ہے؟ آپ کی پکڑ کیا ہی سخت ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کا (عطا کردہ) ٹھکانہ کیا ہی کرم والا ہے؟ اور آپ کا ثواب کیا ہی عمدہ ہے؟ اے

ہمارے رب! آپ کی عطا کتنی زیادہ ہے؟ آپ کی تعریف کیا ہی بلند ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی آزمائش کیا ہی عمدہ ہے؟ آپ کی نعمتیں کیا ہی تسلسل کے ساتھ ہیں؟ اے ہمارے رب! آپ کا مقام کیا ہی بلند ہے؟ آپ کی سلطنت کیا ہی عظیم ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی پکڑ کتنی سخت ہے؟ اور آپ کی تدبیر کتنی غالب ہے؟ آپ کی حکومت کتنی عزت والی ہے؟ آپ کا معاملہ کتنا مکمل ہے۔ اے ہمارے رب آپ کی کرسی کتنی وسیع ہے؟ اور آپ کی ھدایت کتنی صحیح ھدایت ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کی رحمت کتنی وسیع ہے اور آپ کی جنت کتنی وسیع و عریض ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی مدد کتنی عزت والی ہے؟ آپ کی فتح کتنی قریب ہے؟ اے ہمارے رب! آپ کے شہر کیا ہی عمدگی سے آباد ہیں؟ آپ کے بندے کتنے زیادہ ہیں؟ اے ہمارے رب آپ کا دیا ہوا رزق کتنا وسیع ہے اور آپ کا شکر کتنا زیادہ ہے؟ اور آپ کی عطا کردہ کشادگی کتنی تیز ہے؟ آپ کی صنعت کتنی پختہ ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی بھلائی کتنی لطیف ہے ؟ آپ کا معاملہ کتنا قوی ہے؟ اے ہمارے رب آپ کی معافی کیا ہی پرنور ہے؟ آپ کا ذکر کتنا بلندیوں والا ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا حکم کیا ہی عدل پر مبنی ہے؟ آپ کا قول کیا ہی سچا ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا وعدہ کیا پورا ہے؟ اور کیسا مکمل ہے؟ اے ہمارے رب آپ کا عطا کردہ نفع کیا ہی جلدی کا حاضر ہونے والا ہے، اور آپ کی صنعت کیا ہی درست ہے؟

ہائے افسوس مجھ پر! میں کیسے دھوکے میں رہا حالانکہ میرے بارے میں دھوکے میں نہیں رہا جاتا، یا میری زندگی کیسے مجھے خوشخبری سناتی ہے حالانکہ ایک سخت دن میرے پیچھے چلا آرہا ہے یا اس لئے کہ میرا غم طویل نہ ہو۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ یا یہ زندگی مجھے کیونکہ خوشخبری سناتی ہے حالانکہ میں نہیں جانتا کہ آگے کیا سامنے آئے گا؟ یا اس (دنیا) میں میری رغبت کیسے بڑھتی جاتی ہے حالانکہ میرے لئے کم بھی کافی ہے یا میں کیسے خود پر امن سمجھتا ہوں، حالانکہ میری حالت کو دوام نہیں؟ یا میری محبت اس گھر سے کیسے بڑھتی جاتی ہے جو میرا گھر نہیں؟ یا تاکہ میں جمع کرلوں جہاں میرا ٹھکانہ نہیں؟ یا میرا لالچ کیسے بڑھتا جارہا ہے حالانکہ جو کچھ میں اپنے بعد چھوڑ جاؤں گا وہ مجھے

فائدہ نہ دے گا۔ یا میں نے کیسے (اس دنیا) کو ترجیح دی ہے جو مجھ سے پہلے خود کو ترجیح دینے والوں کو نقصان پہنچا چکی ہے۔ یا کہ میں اپنے عمل کی طرف نہ بڑھوں اس سے پہلے کہ میری توبہ کا دروازہ بند ہوجائے۔ مختلف چیزوں کو پسند کرنا میری طرف سے کیسے بڑھتا جارہا ہے حالانکہ وہ مجھ سے زائل ہونے والی ہیں؟ یا میں اپنے حساب کے معاملے سے کیسے غافل ہوگیا حالانکہ وہ آپہنچا اور مجھ سے قریب ہوگیا؟ یا میں کیسے اس میں مشغول ہوگیا جو پہلے ہی میرے لئے طے کیا جاچکا ہے؟ یا میں کیسے اپنے گناہ دھراتا ہوں حالانکہ مجھے میرے اعمال کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ یا میں کیسے اپنے رب کی اطاعت نہ کروں جو ان سے مجھے نجات دلائے گی جن سے میں خوف زدہ ہوں یا میرے روزے میں کیسے اضافہ نہ ہو حالانکہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے رب کا کیا ارادہ ہے؟ یا اپنے گزشتہ اعمال کو یاد کرکے کیسے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوسکتی ہیں۔ یا میں اپنے نفس کو کیسے اس چیز کے سامنے پیش کروں جو میری خواہش کو تقویت نہ دے یا اس چیز سے میرا خوف کیسے نہ بڑھے جس سے میرا رونا بڑھتا جارہا ہے۔ یا اپنے گزشتہ اعمال کو یاد کرکے میرا نفس کیسے مطمئن ہوسکتا ہے۔ یا میری خواہش کیسے طویل ہوسکتی ہے جبکہ موت میرے نقش قدم پر چلتی آرہی ہے یا میں کیسے اپنے رب کا دھیان نہ رکھوں جس نے میرے مطالبات کو عمدگی سے پورا کیا۔

ہائے افسوس! کیا میری غفلت نے میرے علاوہ کسی اور کو بھی نقصان پہنچایا۔ یا جب میں نے اپنا حصہ ضائع کردیا تو کسی نے میرے لئے کچھ کیا۔ یا کیا میرا عمل میرے علاوہ کسی اور کے لئے تھا؟ لہٰذا میں نے اپنے نفس [illegible] لئے کیا جمع کر رکھا ہے جو مجھے فائدہ دے گا؟

ہائے افسوس! گویا کہ میری مدت پوری ہوگئی اور میرے رب نے پہلے کی طرح مجھے دوبارہ بنادیا اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کرلیا

اور پوچھا اور میرے بارے میں پوچھا حالانکہ وہ میرے بارے میں بخوبی جانتا ہے، پھر اس معاملے پر مجھ کو گواہ بنایا جس نے مجھے میرے احباب اور گھر والوں سے غافل رکھا تھا اور میں خود اپنے آپ میں مشغول تھا، آسمان وزمین اطاعت کرتے کرتے تبدیل ہو گئے اور میں نافرمانی کرتا رہا، پہاڑ ادھر سے ادھر چلا دیئے گئے لیکن مجھ جیسا خطا کار کوئی نہ تھا، سورج اور چاند کو جمع کر دیا گیا لیکن کسی کا حساب میری طرح نہ تھا، ستارے ماند پڑ گئے لیکن میرے پاس موجود چیز کا مطالبہ نہیں کیا گیا، وحشی جانور ادھر ادھر بکھر گئے لیکن مجھ جیسا عمل کسی نے نہ کیا، نوزائدہ بچہ جوان ہو گیا لیکن وہ بھی مجھ سے کم گناہ گار تھا۔

ہائے افسوس! میرا حال کیا ہی سخت ہے اور میرا خطرہ کتنا بڑا ہے، لہٰذا میری مغفرت فرمادے اور اپنی فرمانبرداری میرا نصب العین بنادے اور اسی پر میرے جسم کو عادی بنادے، مجھے دنیا سے غافل کردے اور مقصود میں مشغول کردے، میرے قویٰ میں برکت عطا فرما تا کہ میری بدحالی دور ہو جائے مجھ پر احسان فرما اور رحم فرما جب تو ملاقات کے بعد میری تخلیق دوبارہ فرمائے گا، جس دن تو مجھے اٹھا کر حساب لے گا اس دن حساب کی برائی سے بچا اور جس دن میری نافرمانیوں اور جرائم کی وجہ سے تو مجھ سے منہ موڑنے لگے تو مجھ سے منہ نہ موڑنا، سب سے بڑی گھبراہٹ کے دن جب مجھے اپنی ہی فکر ہوگی مجھے محفوظ ومامون فرمادے اور جس دن مجھے کسی کا عمل فائدہ نہ دے گا اس دن میرا عمل میرے لئے فائدہ مند بنادے۔

اے میرے معبود! تو ہی میرا خالق ہے، تو نے ہی رحم میں میری صورت بنائی اور ہر زمانے میں مجھے مشرکوں کی پشتوں میں منتقل کرتا رہا حتی کہ اس مرحومہ امت میں مجھے پیدا فرمایا، میرے معبود مجھ پر رحم فرما۔ میرے معبود جیسے تو نے مجھ پر اسلام سے احسان فرمایا اسی طرح مجھے اپنا فرمانبردار بنا کر مجھ پر احسان فرما اور جب تک مجھے زندہ رکھے مجھے گناہ چھڑادے۔ مجھے میرے رازوں سے رسوا مت کرا اور میری رسوائیوں کی کثرت کی وجہ سے مجھے ذلیل نہ کر۔

پاک ہے تو میرے خالق، میں ہی وہ ہوں جو مسلسل تیری نافرمانی کرتا رہا ہوں، آج ہماری خطاؤں کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی نہیں، اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا تو ہم ھلاک ہو جائیں گے، پاک ہے تیری ذات میرے خالق! میں کس منہ سے تجھ سے ملاقات کروں گا؟ کن قدموں سے تیرے سامنے کھڑا ہوں گا؟ کس زبان سے تجھ سے گفتگو کروں گا؟ اور کس آنکھ سے میں تجھے دیکھوں گا؟ حالانکہ تو میرے رازوں سے واقف ہے، میں کیسے تیرے سامنے عذر بیان کروں گا جبکہ تو میری زبان پر مہر لگا چکا ہوگا، اور میرے اعضاء ان تمام چیزوں کو کھول کھول کر بیان کر دیں گے جو میں نے کیں۔

پاک ہے تیری ذات اے میرے خالق! میں منت سماجت کرتے ہوئے تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما، میری جوانی پر رحم فرما اور میری لغزشوں کو کم کردے۔

میری طویل عبرت پر رحم فرما اور مجھے میرے اعمال کی بناء پر شرمندہ نہ فرما پاک ہے تو اے میرے خالق! تو ہی مددگاروں کا مددگار ہے عبادت گزاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے زاہدوں کا دلی محبوب ہے؟ آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، اور سب سے رشتہ توڑ کر آپ سے جوڑتا ہوں لہٰذا میری جوانی پر رحم فرما، میری توبہ قبول فرما، میری دعا قبول فرما اور مجھے میرے اعمال پر شرمندہ نہ فرما۔

اے میرے معبود! تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا جو تو نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائی، پھر میں گناہوں میں مشغول ہو گیا حالانکہ تو مجھے دیکھ رہا تھا، سو مجھ سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے جو تیرے دیکھتے ہوئے بھی گناہ کرے، تو نے اپنی نازل شدہ کتاب میں مجھے منع فرمایا، اے میرے معبود! جب میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کو یاد کرتا ہوں جو مجھ سے ہوئے تو مجھے کیسے سکون مل سکتا ہے لہٰذا میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں میری توبہ قبول فرما اور مجھے توحید کے اقرار اور ایمان کے بعد جہنم کی آگ کا ایندھن نہ بنا اور میرے میرے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی اپنی رحمت سے مغفرت فرما آمین یارب العالمین۔

۵۵۹۳-طویل نصیحت......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، سہل بن علی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ اے بیٹے! دوسری سند:

۵۵۹۴-جبکہ عبداللہ بن محمد نے احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن معین، حجاج اور مسعودی کی سند سے روایت کیا کہ عون بن عبداللہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے! ان لوگوں کی صحبت میں رہو جو بے یقین و بے رونق لوگوں سے دور رہتے ہیں۔ان لوگوں کے قریب ہو جا جو نرمی اور رحمت کے قریب ہو گئے، ان لوگوں کا دور ہونا کسی تکبر و عظمت کی وجہ سے نہ ہو، دھو کے بازوں کے قریب نہ جانا، اپنے پہلوں کے نقش قدم پر چلتا ہو اور اپنے بعد والوں کے لئے راہنما بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس کا علم چھپا ہوا نہ ہو اور جہالت حاضر نہ ہو، اپنے مقصود میں جلد بازی نہ کرے، معاف کرنے والا ہو، صرف نظر کرنے والا ہو، حق میں مصروف رہے، اس سے بھلائی کی امید کی جاتی ہو، اس کی برائی سے محفوظ رہا جا سکتا ہو، اگر وہ غافلین کے ساتھ ہو تو ذاکرین میں لکھ دیا جائے گا اور اگر ذاکرین کے ساتھ ہو تو غافلین میں ہرگز نہیں لکھا جائے گا۔ کسی لاعلم کی تعریف اسے دھوکے میں مبتلا نہ کرے، اور اپنے جاننے والوں کو نہ بھولے؟ [redacted]

ان کی باتوں سے خوف زدہ رہے اور جو وہ نہیں جانتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرے اور یوں کہے، میں دوسروں کے مقابلے میں اپنے بارے میں زیادہ جانتا ہوں اور میرا رب میرے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ خود کو عمل میں سست سمجھے، نیک اعمال بھی ڈرتے ڈراتے انجام دے، دن بھر ذکر کرے، شام کو شکر کرے، ڈرتے ہوئے رات گزار دے، خوشی خوشی صبح کرے، غفلت سے ڈرتے ہوئے زندگی گذارے۔ رحمت اور غنیمت میں سے جو ملا اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، اگر اس کا نفس اس کی ناپسندیدہ چیز میں اس کی نافرمانی کرے تو وہ بھی اپنے نفس کی پسندیدہ چیز کے بارے میں اس کی بات نہ مانے وہ اپنے نفس کو ہمیشہ کی زندگی کی ترغیب دے، ختم ہو جانے والی چیزوں سے زہد اختیار کرنے کی ترغیب دے، علم اور حلم کا امتزاج ہو، خاموش رہے تا کہ محفوظ رہے، بات ایسی کرے جو سمجھ میں آئے، تنہائی میں رہے تا کہ موقع کو غنیمت سمجھے، اچھے اخلاق کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے، کسی ایسی بات کو سن کر خاموش نہ رہے جس سے غفلت طاری ہو، فضول بات کو سننے والا نہ ہو، اپنے پاس رکھوائی ہوئی امانت کی باتیں دوستوں کے سامنے نہ کرے، اپنی گواہی کو دشمنوں سے نہ چھپائے اور بھلائی کا کام ریا کی نیت سے نہ کرے، کوئی بھلائی کا کام حیا کی وجہ سے نہ چھوڑے، قراء کی معیت میں ذکر کی مجالس کو پسند کرنے والا ہو بنسبت گانے بجانے کی فضول مجالس کے۔

اے میرے بیٹے! ان لوگوں میں سے مت ہونا، جو اپنے آپ پر یقین کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور آنے والے اعمال کے بارے میں اپنے یقین کو بھول جاتے ہیں اور مطمئن نہیں کرتے، اس نے اپنے نفس پر اپنے گمان کو مسلط نہ کر رکھا ہو اور نہ ہی اپنے نفس پر اپنے کسی یقین کو غالب کر رکھا ہو اور پھر خود اپنے بارے میں شک میں بھی مبتلا ہو اور جس کا یہ گمان ہو کہ مجھ پر اگر رحم نہ ہوا تو ھلاک ہو جاؤں گا، اگر وہ صحت مند ہو تو امن سے رہے، اگر اس کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو غمزدہ ہو جائے اور جب ضرورت نہ ہو تو فتنہ انگیز ہو جائے جب اسے (نیک اعمال) کی ترغیب دی جائے تو سستی کا مظاہرہ کرے، جب چست ہو تو زاہد بن جائے۔ تیاری سے پہلے رغبت کا اظہار کرے اور مرغوب چیز کی تیاری نہ کرے اور کہے کہ میں عمل نہیں کر سکتا تھک گیا ہوں بلکہ بیٹھ جائے اور تمنائیں کرنے لگے، مغفرت کا خواہش مند ہو اور کام نافرمانوں والے کرے، اس کی عمر کی ابتداء غفلت اور دھوکے سے ہو، پھر غفلت اور لغزشوں بھری زندگی گزارے اور آخر عمر میں سست پڑ جائے اور کمزور ہو جائے اس کی خواہشات خوب لمبی لمبی ہوں اور فتنے میں مبتلا ہو، اپنی زندگی کو طویل سمجھے اور دھوکے میں پڑ جائے جن کا اعمال میں عمر گزاری وہ اس سے عذر خواہی کریں اور جو کچھ کیا اس میں عذر کا کوئی موقع نہ ہو، عمر جس

میں یاد کرنے والی چیزوں کو یاد کیا جائے تو وہ گناہوں اور نعمتوں کا اقرار کرنے والی ہوتی ہے (لیکن یہ ہے) جب اس کو دیا جائے تو شکر نہ کرے یا اگر منع کیا جائے تو کہے کہ میں قادر نہیں ہوں۔

برا بندہ ہو اور دنیا کو ترجیح دے نجات کی امید رکھے اور خوف زدہ ہو، زیادہ کو تلاش کرے اور شکر نہ کرے، شکر کے بجائے وہ اس بات کا مستحق ہو کہ اس کا عذر نہ قبول کیا جائے، جس چیز کا حکم نہیں دیا گیا اس پر بھروسہ کر بیٹھے، اکثر کو ضائع کردے، بہت سوالات کرے، خرچ کم کرے، اس کے لئے بہت مقرر کیا جائے اور خوب وسعت کے ساتھ دیا جائے اس کا حساب ہلکا لیا جائے اس کو گزارے کے لائق دیا جائے اور ان چیزوں سے روکا جائے جو فضولیات میں مشغول کریں (لیکن پھر بھی) اس کو ایسی کوئی چیز نہ دکھائی دے جو اس کی ضرورتوں کو پورا کرے علاوہ ایسے مالدار کے جو اسے گمراہ کرے اور یہ اس چیز کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہو جو اس کو دیا گیا ہو بچے کچھے میں بھی اضافے کا خواہشمند ہو، جو پالیا ہے اس کا شکر ادا کرنے میں خود کو سست کردے، وفاداری کے بجائے واجب الاداء شکر کو بھول جائے، اس کو منع کیا جائے تو باز نہ آئے، ایسی باتیں کرنے کا کہے جو خود نہیں کرتا، نفرت میں ہلاک ہو جائے اور محبت میں کمی کرے، جو چیز پاس نہیں اس کی محبت اس کو گمراہ کردے اور پاس موجود چیز سے نفرت بھی اس کو گمراہ کردے، نیکوں سے محبت کرے لیکن ان جیسے اعمال نہ کرے بدکاروں سے نفرت کرے حالانکہ ہو خود انہی میں، اپنے گمان کے مطابق نفرت میں آخرت کی امید کرلے، اپنے بارے میں یقین سے نفرت سے نہ ڈرنے والا دنیا میں اپنی پسندیدہ چیزوں پر قادر نہ ہو اور آخرت میں جو باقی ہے اسے قبول نہ کرے، دنیا میں فنا ہونے والی چیزوں کی طرف متوجہ ہو اور آخرت میں باقی رہنے والی کو چھوڑ دے، اگر اس کو معاف کردیا جائے تو سمجھے کہ اس نے توبہ کی تھی، اگر دوبارہ مبتلا کردیا جائے تو پھر گناہوں میں مشغول ہو جائے، دنیا میں زاہدوں جیسی باتیں کرے اور عمل دنیا داروں والا کرے موت کو اس کی برائی کی وجہ سے ناپسند کرے لیکن اپنی زندگی میں برائی کرنا نہ چھوڑے موت کو اس لئے ناپسند کرے کہ وہ کچھ نہیں چھوڑتی اور زندگی کی بناوٹوں کو پسند کرے، اگر دنیا سے منع کیا جائے تو قناعت نہ کرے اور اگر دنیا دی جائے تو اس کا پیٹ نہ بھرے، اگر شہوت پیش ہو تو کہے کہ عمل کرنا کافی ہے اور جب عمل کی بات آئے تو سست ہو جائے اور کہے کہ ورع اور تقوی کافی ہے اس کا خوف اس کی سستی کو ختم نہ کرے، اس کی رغبت اس کو عمل پر نہ ابھارے عمل کے بغیر اجر کی امید رکھے، لمبی خواہشات کی وجہ سے توبہ کو مؤخر کردے، جس چیز کے لئے اس کی تخلیق کی گئی ہے اس کی کوشش نہ کرے، حالانکہ اس کی رغبت اور ضرورت رزق میں ہونی چاہیے اور اس کا زہد ان اعمال میں ہونا چاہیے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، رزق کے معاملے میں فارغ ہو جائے، اپنے رب کے معاملے میں مخلوق سے ڈرے اور مخلوق کے معاملے میں رب سے نہ ڈرے، اپنے سے بلند تر سے اللہ کی پناہ چاہے، اور اپنے ماتحت سے اللہ کی پناہ نہ مانگے، موت سے ڈرے لیکن فوت ہونے کی امید نہ ہو، یقین ہونے کے باوجود جس سے ڈرتا ہے ان سے خود کو محفوظ سمجھے، اور جس چیز کی امید ہے اس کے بارے میں مایوس نہ ہو حالانکہ اس کو یقین ہے (کہ یہ چیز ملنے والی نہیں) ایسے علم کے نفع کی امید رکھے جس پر عمل نہیں کرتا، اپنی جہالت کے نقصان سے خود کو محفوظ سمجھے حالانکہ اس کو اس کا یقین بھی ہے اپنے سے کم درجے کی مخلوقات کا مذاق اڑانے اور اپنے سے بڑوں کا اس پر جو حق ہے بھول جائے، رزق میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے اور نیچے والے کو بھول جائے دوسرے کے ذرا سے گناہ سے بھی ڈرتا ہو، اور اپنے لئے اس سے بھی کم عمل کو کافی سمجھے، پردے کی چیزوں کو غیرت کی نگاہ سے دیکھے اور اپنے بارے میں غافل ہو جائے جب اس کو یقین یاد کرایا جائے تو کہے کہ تم سے پہلے لوگ ایسے نہ تھے اور اگر اسے کہا جائے کہ تو ان جیسے اعمال کیوں نہیں کرتا؟ تو کہے کہ بھلا کون طاقت رکھتا ہے کہ ان جیسا ہو۔ لمبی لمبی ہانکنے والا ہو اور عمل کو مشکل سمجھنے والا ہو، امانت کو معاف شدہ اور آسان سمجھے اور خیانت کو زیادہ قابل ناراضگی اور آزمائش سمجھے، ایسی گفتگو کرے کہ لوگ اس کو امانت دار سمجھیں حالانکہ وہ خود خیانت کرنے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہو، دوستی کے لئے ایسی چیزیں سیکھے جن سے دشمنی جنم لیتی ہے۔ برے کام جلدی جلدی کرے حالانکہ نیکی میں سست ہو، شعر و شاعری

اس کے لئے آسان ہو اور ذکر کرنا اس کے لئے مشکل ہو، فقراء کے ساتھ بیٹھ کر ذکر کرنے کے بجائے مالداروں کے فضولیات میں لگے رہنا پسند کرے، سونے میں جلدی کرے، اور روزہ رکھنے میں پیچھے رہے، کوئی رات نماز پڑھتے ہوئے نہ گزارے، کوئی صبح روزے میں نہ گزارے، سوتے ہوئے صبح کردے، سحری کے وقت نہ جاگے عشاء (رات) کے انتظار میں گھومتا پھرتا رہے حالانکہ اس نے روزہ بھی نہ رکھا ہو۔

حجاج نے مسعودی کی روایت سے اتنا اور اضافہ کیا کہ فرمایا "یہ وہ شخص ہے کہ جو جب نماز پڑھے تو (تکبیر سے) چوڑا ہونے لگے، رکوع کرے تو (جلدی کی وجہ سے) بھاگنے کی تاک میں رہے، سجدہ کرے تو مرغ کی مانند ٹھونگ مارے، مانگے تو لپٹ جائے، اس سے مانگا جائے تو ٹال مٹول کرے، بات کرے تو قسم کھائے، قسم کھائے تو (جھوٹا ہونے کی وجہ سے) حانث ہو جائے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے وعظ کہے تو تیوری چڑھالے۔

تعریف کی جائے تو خوش ہو، اس کا بلانا شر اور ترک کر دینا بوجھ ہو، ہر وقت لوگوں کی برائیوں میں مصروف رہے، احسان کرنے میں کوئی فضیلت حاصل نہ ہو، نہ اس کی طرف میلان کیا جائے نہ اس سے محبت کی جائے خائن لوگوں کے ساتھ میل ملاپ ہو، امانت داروں سے نفرت ہو، اس کو سلام کیا جائے تو نہ سنے سنے تو جواب نہ دے حاسدوں کی طرح دیکھے، کینہ پروروں کی طرح روگردانی کرے، کنجوسی کے ساتھ مذاق اڑائے، پیٹھ پیچھے سے کھائے، موجود سے لاعلمی کے باوجود راضی رہے اور غائب سے لاعلمی کے باوجود ناراض رہے، خیانت کرے، امانت سے ہاتھ اٹھالے، جسے پسند کرے اس کے ساتھ جھوٹ بولے، نفرت کرے تو نقصان پہنچائے، بلاوجہ ہنستا رہے۔ بے ادبوں کی طرح گھومتا پھرتا رہے، کسی جانب سے نجات نہ ہو اور اس کا کوئی ساتھی اس سے محفوظ نہ رہے، تو اس سے باتیں کرے تو تجھے تھکا دے، وہ تجھ سے بات کرے تو تجھے غمزدہ کردے، تو اسے برا سمجھے تو تجھے خوش کردے، تو اسے خوش کرے تو تجھے نقصان پہنچائے، اگر تو اس سے جدا ہو تو پیٹھ پیچھے سے کھائے، اس کے ساتھ رہے تو تجھے تکلیف دے، اس کی پیروی کرے تو تجھے بہتان لگا دے، اس کا ساتھ دے تو تجھ سے حسد کرے، اگر تو اس کی مخالفت کرے تو تجھ سے نفرت کرے، صاحب فضیلت سے حسد کرے، خود صاحب فضیلت نہ ہو اور زاہدوں جیسے عمل نہ کرے، احسان کا بدلہ دینے سے عاجز رہے، اپنے خلاف بغاوت کرنے والے کے ساتھ زیادتی کرے، خاموش نہ رہے کہ محفوظ رہے، ایسی باتیں کرے جو اس کو معلوم نہیں، اس کی زبان اس کے دل پر غالب ہو، اس کا دل اس کی بات کو نہ سنبھالتا ہو، دکھاوے کے لئے علم حاصل کرے، دکھاوے کے لئے فقیہ بنے، بڑائی کا اظہار کرے، پوشیدہ رہنے والی چیزوں کا اظہار کرے اور ظاہر ہونے والی چیزوں کو نہ چھپائے، فنا ہونے والی چیزوں کی طرف متوجہ ہو، ہر بچی کچھی چیز کو کھا جائے، دنیا کی طرف متوجہ رہے اور تقویٰ کی طرف دھیان نہ دے۔

۵۵۹۵- **حفاظت**...... ہم سے ہمارے والد اور عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو عمار احمد بن محمد الجراح، ابراہیم بن بلخ البلخی، سفیان بن عیینہ اور مسعر کی سند سے روایت کیا ہے فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جس چیز سے بچاتے ہیں پھر اسی میں لوٹا دیتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی

"اور سب مل کر خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا، اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاجاؤ"
(آل عمران: ۱۰۳)

اور اللہ تعالیٰ دونوں قسموں کو آگ میں جمع نہ فرمائیں گے پھر یہ آیت پڑھی "یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مرجاتا ہے خدا اسے نہیں اٹھائے گا، ہرگز نہیں یہ وعدہ سچا ہے اور اس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں" (النحل آیت:۳۸) اور ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم مرنے والے کو اللہ تعالیٰ دوبارہ ضرور اٹھائیں گے۔

۵۵۹۶- بیٹے کو وصیت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن المروزی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن الولید بن عبداللہ بن معقل کی سند سے عون بن عبداللہ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا، اے بیٹے! اللہ سے ڈرنے کو لازم کرلو، ہو سکے تو اپنا آج اپنے کل سے بہتر گزارو، اور آئندہ آنے والا کل آج سے بہتر، نماز پڑھو تو ایسی پڑھو جیسے کوئی رخصت ہونے والا ہو، زیادہ ضروریات کے مطالبے سے بچو کیونکہ یہی موجود فقر ہے۔ ہر اس چیز سے بچو جس سے معذرت کی جاتی ہے۔

باندی کی آزادی

۵۵۹۷- ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسید بن عاصم، زید بن عوف، سعد بن زربی، اور ثابت البنانی کی سند سے بیان کیا کہ عون بن عبداللہ کے پاس ایک باندی تھی جس کا نام بشریٰ تھا اور وہ نہایت عمدہ طریقے سے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتی تھی، آپ نے ایک دن اس سے کہا کہ میرے بھائیوں کو بھی ذرا تلاوت سناؤ اس نے نہایت غمزدہ انداز میں تلاوت کی، سننے والوں نے سروں سے پگڑیاں پھینک دیں اور رونے لگے، ایک دن اپنی باندی سے بولے، اے بشریٰ! میں نے خوش آوازی کی وجہ سے ایک ہزار دینار میں تجھے خریدا تھا، سو اب جاتو کسی کی ملکیت نہیں ہے اللہ کی رضا کے لئے تجھے آزاد کرتا ہوں۔

ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ وہ بوڑھی ہوگئی تھی اور ایک طرف رہا کرتی تھی اگر میرے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں اسے بلوالیتا اور اس کی موت تک اپنے پاس رکھتا۔

صحابہ کرامؓ سے ملاقات...... عون بن عبداللہؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہؓ سے سماعت کی آپ کی اکثر روایات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہیں اور آپ کے والد عبداللہ بن عتبہ کو بھی صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں امام شعبی، اسود بن یزید، بڑے بڑے تابعین اور علماء کرام آپ کی صحبت میں رہے۔

تابعین کی ایک جماعت نے آپ سے روایت کی، ان میں سے اسماعیل بن ابی خالد، ابواسحٰق الشیبانی، ابوالزبیر، ابوسہل نافع بن مالک، مجالد شامل ہیں اور سعید المقبری، مالک بن مغول اور مسعر جیسے بڑے بڑے ائمہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۵۵۹۸- مسند روایات...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسمٰعیل بن ابراہیم، حجاج بن عثمان، ابی الزبیر، عون بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا " اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ کثیرا وسبحان اللّٰہ بکرۃ واصیلا " تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے یارسول اللہ! جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس سے خوشی ہوئی اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے، حضرت ابن العباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے کے بعد اس شخص نے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا۔[۱]

۱- صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۰. وسنن النسائی ۱۲۵/۲. ومسند الامام أحمد ۱۴/۲. ۱۷۳/۵. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱۶/۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۵۲. والترغیب والترھیب.

یہ روایت غریب ہے، عون سے صرف ابوالزبیر نے روایت کی ہے۔ ان کا پورا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اھل مکہ میں سے ہیں تابعی ہیں اور ان سے حجاج کا تفرد ہے۔ ان کا پورا نام حجاج الصواف البصری ہے۔

۵۵۹۹- مسئلہ قرأت خلف الامام ...... ہم سے ابوعمر نے محمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوموسیٰ الانصاری، عاصم بن عبدالعزیز المدنی، ابی سہیل، عون بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے امام کی قرات کافی ہے خواہ وہ بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ۔[1]

عون کی یہ روایت بھی غریب ہے، ان سے صرف ابوسھیل نے روایت کی ہے، ان کا پورا نام نافع بن مالک ہے، اھل مدینہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں حضرت انس بن مالکؓ سے سماعت کی، ان سے عاصم بن عبدالعزیز اللیثی کا تفرد ہے۔

۵۶۰۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوبکر بن ابی النضر، ابوالنضر، ابوعقیل الثقفی، مجالد، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ سے روایت کیا فرمایا کہ جب تک پڑھ لکھ نہیں لیا آپ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی۔

یہ روایت بھی غریب ہے، عون کے والد عبداللہ بن عتبہ چھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کئے گئے، آپ ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی، عون سے یہ روایت حدیث مجالد نے نقل کی ہے اور ان سے ابوعقیل کا تفرد ہے۔

۵۶۰۱- رات کے انعامات ...... ہم سے ابوبکر احمد بن ابراہیم بن جعفر العطار نے محمد بن یونس بن موسیٰ، ابوبکر الحنفی، عبدالحمید بن جعفر، سعید المقبری، عون بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عتبہ سے اور وہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بنی سلیم کا ایک شخص جس کا نام عمرو بن عتبہ تھا مدینہ منورہ آیا، اس نے مکہ میں آپ ﷺ کو دیکھا تھا، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے وہ سب کچھ سکھا دیجئے جو آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا، مجھے وہ سکھایئے جو مجھے فائدہ دے نقصان نہ دے اور رات کو پڑھے جانے والے کون سے نوافل افضل ہیں کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں اپنے علاوہ اپنے بندوں سے اور کسی چیز کا سوال نہیں کرتا پھر فرماتے ہیں کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی معافی مانگنے والا جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اس کو معاف کروں؟ ہے کوئی قیدی جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کو قید سے خلاصی دلاؤں، یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا ہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے عرش پر جلوہ گر ہو جاتے ہیں۔

اس روایت میں عون سے سعید کا تفرد ہے۔ لیث بن سعد نے سعید عن کی سند سے ذکر کی ہے اس میں عون نے اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۰۲- ہم نے یہی روایت ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ایک جماعت سے روایت کی ہے اور اس جماعت نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید المقبری، عون بن عبداللہ ابن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ بنی سلیم سے ایک شخص آیا۔ آگے مذکورہ بالا روایت ہی ہے۔

حدیث مذکورہ میں سعد المقبری کے روایت کرنے میں اختلاف ہے چنانچہ ایک روایت ہے کہ انھوں نے عون سے روایت نقل کی جیسے اوپر سند میں مذکور ہے ایک روایت میں ہے کہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے والد سے اور ان کے والد ابوہریرہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے عطاء ولی ام حبیبہ عن ابی ہریرہ کی سند سے روایت نقل کی ہے۔ صحیح سند سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرہ ہے

---

[1] المصنف لعبد الرزاق وسنن الداقطنی ۱/۳۳۳. ونصب الرایۃ ۲/۱۱.

۵۶۰۳-آنسو......ہم سے محمد بن علی احمد بن مخلد نے محمد بن یونس بن موسیٰ، ابو عامر العقدی، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ بن عتبہ، ان کے والد کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے آنسو نکلا خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہو اور چہرے کی حد تک پہنچ گیا تو اس کے چہرے کو اللہ تعالیٰ آگ کے لئے حرام کر دیتے ہیں۔

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں محمد بن ابی حمید کا تفرد ہے۔

۵۶۰۴-ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن المبارک الصنعانی، اسمٰعیل بن ابی اویس، یحییٰ، حماد کی سند سے عون سے یہی روایت نقل کی ہے۔

۵۶۰۵-مؤمن کی بیماری......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن ابی حبیب، ابو داؤد الطیالسی، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا فرمایا ہم ایک مرتبہ جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ ﷺ مسکرانے لگے، ہم نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مؤمن اور بیماری کی وجہ سے ہائے وائے کرنے سے خوشی ہوتی ہے اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ بیماری میں کتنا اجر ہے تو وہ یہی چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے تک بیمار ہی رہے۔[1]

محمد کا عون سے تفرد ہے، اس کو لیث نے خالد بن یزید عن سعد بن ابی ھلال عن محمد بن ابی حمید عن عون کی سند سے نقل کیا ہے اور عون نے اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۰۶-ہم سے ابو بکر بن خلاد نے محمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن ابی بکیر، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ھلال، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک دن جناب رسول اکرم ﷺ مسکرانے لگے، ہم نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھے مسلمان پر حیرت ہوتی ہے جو بیمار ہونے کو ناپسند کرتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ بیماری میں اس کے لئے کتنا اجر ہے تو وہ مریض ہی رہنا پسند کرتا، پھر آپ ﷺ مسکرائے، ہم نے عرض کیا کہ اب کیا ہوا؟ تو فرمایا کہ مجھے خوشی ہوتی ہے ان دو فرشتوں کو دیکھ کر جو کسی مسلمان کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی جائے نماز تک پہنچتے ہیں تو وہ دیکھتے ہیں کہ اس بندے کو مرض نے پکڑ رکھا ہے وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے) کہ ہم آپ کے فلاں بندے کو ڈھونڈتے ہوئے اس کی جائے نماز تک پہنچے تو ہم نے اسے بیماری میں پکڑا ہوا پایا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو عمل وہ کرتا تھا اس کا اجر اس کے لئے لکھ دو، لہٰذا اس کا اجر اس کو دے دو جو میری رسی میں بندھا ہوا ہے۔

۵۶۰۷-دو فرشتے......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن ابی حمید، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر جھکالی، اور فرمایا کہ مجھے ان دو فرشتوں کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ پھر آگے مذکورہ روایت کی طرح نقل کی۔

۵۶۰۸-قبر کا ساتھی......ہم سے ابو احمد الجرجانی نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، وہب بن جریر بن ابی حمید، عون بن

---

[1] مجمع الزوائد ۲/۳۰۴ والمطالب العالیة ۲۴۱۳. واتحاف السادة المتقین ۹/۱۴۱. والحبائک فی اخبار الملائک للسیوطی ۸۲. وکنز العمال ۶۶۸۷، ۶۷۱۷.

عبداللہ، ان کے والد عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں مؤمن کی قبر میں بھی جاری رہیں گی۔ (١) وہ عالم جس نے ایسا علم چھوڑا جس پر عمل کیا جاتا ہو تو وہ اس کے لئے قبر میں بھی جاری رہے گا جب تک اس پر عمل ہوتا رہا۔ (٢) وہ شخص جس نے صدقہ کیا تو جب تک اس کے گھر والے اس پر عمل کرتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ (٣) اور وہ شخص جس نے نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے۔

یہ روایت غریب ہے اس میں محمد بن حمید کا تفرد ہے۔

۵٦٠٩- ذاکر کی مثال...... ہم سے سلیمان بن احمد نے مسعدہ بن سعد العطار، ابراہیم بن المنذر الحزامی کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے بھاگنے والوں میں صبر سے ڈٹا ہوا۔ [redacted]

۵٦١٠- مرغ کی اذان پر اسے لعنت نہ دو...... ہم سے سلیمان بن احمد وغیرہ نے جعفر الفریابی، ابراہیم بن العلاء الحمصی، اسمٰعیل بن عیاش، صالح بن کیسان، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اکرم ﷺ کے پاس مرغ نے آذان دی، تو ایک شخص نے کہا، اے اللہ! اس پر لعنت ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو نہ لعنت دو نہ گالی دو کیونکہ یہ تو نماز کی طرف بلاتا ہے۔ ٢

۵٦١١- مقدس کلمات...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن عجلان، عون بن عبداللہ، عبداللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جو بندہ بھی یہ کلمات کہے "سبحان اللہ واللہ اکبر والحمدللہ ولا الہ الا اللہ وتبارک اللہ" تو ایک فرشتہ ان کلمات کو لے کر آسمان کی طرف جاتا ہے، لہٰذا وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتا ہے تو وہ ان کلمات کے کہنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کلمات کو لے کر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے۔

عون فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے اپنے بعض علماء کے سامنے بیان کی تو کسی نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص ان کلمات کو ادا کرے اور ان کے بعد لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں اس پر رحم کرتے ہیں۔

۵٦١٢- قبولیت کی گھڑی...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن عبداللہ بن حسن، جبکہ محمد بن نصر نے ہم سے عبداللہ بن محمد بن زکریا، ان دونوں نے محمد بن بکیر الحضرمی، جبکہ محمد بن احمد بن اسحٰق بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن حمید نے عبداللہ بن محمد بن ناجیہ انہوں نے وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، شیبانی، عون بن عبداللہ، ان کے بھائی عبید اللہ بن عتبہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اس ساعت میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ لے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرما دیتے ہیں حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ابتداء فرمائی اتوار اور پیر

١- المعجم الکبیر للطبرانی ١٠/٢٦١. ومجمع الزوائد ١٠/٨٠. والترغیب والترهیب ٢/٥٣٢. ٥٣٣. ومشکاۃ المصابیح ٢٢٨٢. وکشف الخفا ١/٥٠٥. والکامل لابن عدی ٥/١٧٤٥. والاحادیث الضعیفۃ ٦٧١. ٦٧٢.

٢- الترغیب والترهیب ٣/٤٧٤. وکنز العمال ٣٥٢٨٩.

کے دن دنیا کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کو منگل اور بدھ کے دن بنایا، اور کھانے کی چیزیں اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ جمعرات اور جمعہ کے دن عصر تک پیدا فرمایا چنانچہ یہ عصر کی نماز سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ (یعنی قبولیت کی گھڑی)

۵۶۱۳-فضیلت ذکر...... ہم سے سلیمان بن احمد نے معاذ بن المثنی، مسدد، جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، مقدمی، یحیی بن سعید اور ابوبکر الطلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر ابن ابی شیبہ اور ابومحمد بن حیان نے محمد بن العباس، احمد بن محمد بن یحیی بن سعید، عبداللہ بن نمیر، موسیٰ بن مسلم، عون، ان کے والد عبداللہ بن عتبہ یا ان کے بھائی نعمان بن بشیرؓ سے روایت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تسبیح تہلیل، تکبیر وتحمید میں سے تو یہ کلمات عرش کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں ان کی آواز ایسی بھنبھناہٹ کی سی ہوتی ہے جیسی شہد کی مکھی کی طرح اور اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہیں، کیا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ذکر ہوتا رہے۔[1]

۵۶۱۴-حلال وحرام...... ہم سے محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے احمد بن علی الخزاز نے شجاع بن اشرس ابوالعباس، اور ابوبکر بن خلاد احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحیی بن بکیر، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عون بن عبداللہ، عامر الشعبی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ فرمارہے تھے کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو معاملات ہیں وہ مشکوک ہیں، لہٰذا جو ان مشکوک معاملات سے بچ گیا، تو اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ رکھا اور جو ان میں مبتلا ہو گیا تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے جنگل کی ایک جانب چراگاہ ہو، جو شخص اس چراگاہ میں جانور چرائے گا قریب ہے کہ وہ جنگل میں جا پہنچے۔[2]

۵۶۱۵-وراثت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، اسحق الحنظلی، عبدالرزاق، ابن جریج، عون بن عبداللہ اور شعبی کی سند سے حضرت لقمان بن بشیرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ان کی والدہ نے ان کے والد بشیر سے کہا، اے بشیر! میرے بیٹے نعمان کو اس کا حصہ دے دو، انہوں نے دے دیا، تو ان کی والدہ نے پھر ان کے والد سے کہا کہ اس پر جناب رسول اکرم ﷺ کو گواہ بنالو، چنانچہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو گواہ بنانا چاہا تو جناب رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے دونوں بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کہ پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔[3]

عون کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے یہ بھی کہتے سنا ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں میں برابر سلوک کرو

۵۶۱۶-سلام کا جواب نماز میں؟...... ہم سے محمد بن علی نے حسین بن ابی معشر، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، ابن جریج، عون بن عبداللہ، حمید الحمیری کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ میں نے مکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے (لیکن پھر بھی) آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۲۷۱. وكنز العمال ۱۸۶۳. والجامع الكبير ۵۸۱۹ والأسماء والصفات للبيهقى ۱۳۷.

۲۔ صحيح البخارى ۱/ ۲۰. وصحيح مسلم، كتاب المساقاة ۱۰۸، وفتح البارى ۱/ ۱۲۶.

۳۔ سنن النسائى، كتاب النحل باب ۱، وسنن ابى داؤد، كتاب البيوع ۸۵. والسنن الكبرى للبيهقى ۶/ ۱۷۷. وصحيح ابن حبان، ۱۱۴۷. ۲۰۴۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۶۴۹۳. وشرح السنة ۸/ ۲۹۸. وكنز العمال ۱۷۷۳۴.

یہ روایت غریب ہے، ہم نے صرف ابن جریج کی سند سے لکھا ہے۔

۵۶۱۷- افضل اعمال ...... ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، احمد بن عیسیٰ المصری، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمرو بن الحارث، سعید بن ابی ھلال، یحییٰ بن عبدالرحمن، عون بن عبداللہ، یوسف بن عبداللہ بن سلام، ان کے والد حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ میں نے سنا کچھ لوگوں کو وہ عرض کر رہے تھے یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، خالص حج ادا کرنا اور پھر وادی میں اس طرح پکارنا کہ اشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ وأن محمدا رسول اللّٰہ' اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص نے بھی ان کلمات کو ادا کیا وہ شرک سے بری ہو جائے گا''۔[1]

۵۶۱۸- درود شریف کا ادب ...... ہم سے حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، مسعودی عون بن عبداللہ، ابی فاختہ، اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا جب تم جناب نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھو تو نہایت عمدہ طریقے سے پڑھا کرو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں شاید یہ درود شریف پیش کیا جائے۔ عرض کیا گیا تو ہمیں سکھایئے فرمایا کہ اس طرح کہو''اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین، محمد عبدک ورسولک، اللھم ابعثہ مقاما محمودا یغبطہ الاولون والاخرون اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید''

۵۶۱۹ ہم سے محمد بن المظفر نے قاسم بن زکریا محمد بن ورد بن عبداللہ، ان کے والد عبداللہ، عدی بن الفضل، مسعر، عون بن عبداللہ، اسود بن یزید کی سند نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا درود شریف نہایت عمدگی سے پڑھا کرو کیونکہ وہ آپ ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے۔

۵۶۲۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق الدبری، عبدالرزاق، ثوری، ابی سلمہ، عون بن عبداللہ، کسی شخص نے اور اسود کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا اپنا درود اور دعائیں سید المرسلین ﷺ پر بھیجو۔

۵۶۲۱- اللہ کا وعدہ ...... ہم سے سلیمان نے ابو مسلم، عبداللہ بن رجاء المسعودی، عون بن عبداللہ، ابی فاختہ، اسود بن یزید نے روایت کیا فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آیت ''کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو'' (سورہ مریم ......۸۷) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ جس کے پاس میرا وعدہ ہے وہ کھڑا ہو جائے، عرض کیا گیا، اے عبدالرحمٰن ہمیں بھی سکھائیں، فرمایا کہو''اللھم فاطر السمٰوات والارض عالم الغیب والشھادۃ، انی اعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ انک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی من الخیر وانی لا اثق الا برحمتک فاجعلہ لی عندک عھدا تؤدہ الی یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد.

[1] صحیح مسلم، کتاب الجھاد ۸۸، ۱۳۵. وصحیح البخاری ۱/۱۳، ۲/۱۶۴، ۳/۱۸۸، ۹/۱۹۰، ۱۹۶. وفتح الباری ۵/۱۴۸.

(۲۷۶) سعید بن جبیر[1]

ان حضرات میں فقیہ، ہروقت خشیت الٰہیہ سے رونے والے، دین کی طرف دعوت دینے والے عالم، نیک بخت شہید ابو عبداللہ سعید بن جبیر بھی ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تصوف توکل میں محقق ہونے اور علم نقل میں شوق کو کہتے ہیں۔

۵۶۲۲-تقویٰ ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مسلم بن قتیبہ، اصبغ بن یزید، قاسم بن ابی ایوب الاعرج سے بیان کیا ہے کہ سعید بن جبیر رات بھر روتے رہتے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی کمزور ہوگئی تھی۔

۵۶۲۳-رورو کر بینائی کمزور ہوگئی...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد الدورقی، مسلم ابن قتیبہ، اصبغ بن یزید اور قاسم الاعراج کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رات بھر روتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بینائی کمزور ہوگئی تھی۔

۵۶۲۴- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر اور عطاء بن السائب کی سند سے بیان کیا فرمایا کبھی سعید بن جبیر ہمیں بھی رلاتے تھے۔

۵۶۲۵-نماز میں خشوع...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یزید بن ھارون، اصبغ بن زید اور قاسم بن ابی ایوب کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن زید اور قاسم بن ابی ایوب کی سند سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے کہ ایک ہی آیت کو بیس مرتبہ سے زیادہ نماز میں دھرایا۔

وہ آیت یہ تھی ''ڈرو اس دن سے جب تم خدا کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا'' (البقرہ......۲۸۱)

۵۶۲۶- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ اور احمد بن محمد بن سنان نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، سعید بن عبید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر جب اس آیت پر پہنچتے تو دو تین مرتبہ اس آیت کو دھراتے ''وہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہونگی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔ کھولتے ہوئے پانی میں'' (غافر: ۷۰-۷۲)

۵۶۲۷- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وہب بن اسماعیل الاسدی کی سند سے بیان کیا کہ ورقاء ابن ایاس سے پوچھا گیا کہ کیا سعید بن جبیر بھی دورِ حاضر کے ان اماموں کی طرح مزے لے لے کر بار بار آیات کو دھرایا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ، البتہ یہ ہے کہ جب اس آیت ''اذالاغلال فی اعناقھم والسلاسل یسحبون'' پر پہنچتے تو اس کو کچھ کھینچ کر پڑھتے۔

۵۶۲۸-امامت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس محبوب ابن محرز ابو محرز (کوفہ کے شیشہ فروش) ابن شہاب زہری سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر ہماری امامت کرتے تو قرآن کریم ترجیع کے ساتھ پڑھتے۔

۵۶۲۹-ایک رکعت میں مکمل قرآن...... ہم سے احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن ابی الربیع ابوبکر السمان، ابو عوانہ، اسحٰق بن مولیٰ عبداللہ بن عمر بن ھلال بن یساف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر کعبہ میں داخل ہوئے اور ایک ہی رکعت

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۲۵۶. والتاریخ الکبیر ۳/رت ۱۵۳۳. والجرح ۴/۲۹. والجمع ۱/۱۶۳. وتاریخ الاسلام ۴/۲. وسیر النبلاء ۴/۳۲۱. والکاشف ۱/رت ۱۸۸۰. وتھذیب التھذیب ۴/۱۱. وتھذیب الکمال ۲۲۴۵. (۱۰/۳۵۸)

میں پورے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔

۵۶۳۰- ہم سے احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس حاتم بن اللیث الجوھری، ابونعیم، حسن بن صالح اور ورقاء کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر رمضان المبارک میں مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن کریم مکمل ختم فرمایا کرتے تھے۔

۵۶۳۱- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یزید بن ھارون عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر ہر دو راتوں میں قرآن کریم مکمل ختم فرمایا کرتے تھے۔

۵۶۳۲- ابن جبیر کی اہمیت...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن یونس، یعقوب بن ابی المغیرہ کی سند سے بیان کیا کہ جب اھل کوفہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس مسئلہ پوچھنے آتے تو وہ فرماتے کہ کیا ام الدھماء کا بیٹا (یعنی سعید بن جبیر) تمہارے ساتھ نہیں رہتا؟

۵۶۳۳- مہارت کا اعتراف...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد جریر اور اشعث بن اسحٰق کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کو جہبذ یعنی پرکھنے والے علماء میں شمار کیا جاتا تھا۔

۵۶۳۴- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، عمرو بن میمون اور ان کے والد کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کی وفات ہوئی تو دنیا میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو ان کے علم کا محتاج نہ ہو۔

۵۶۳۵- شہادت کی دعا...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق الثقفی، حسن بن عبدالعزیز الجروی، یحیٰی بن حسان، صالح بن عمرو، بوداؤد بن ابی ھند کی سند سے بیان کیا کہ جب حجاج نے سعید بن جبیر کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اب مجھ کو قتل کردیا جائے گا اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں اور میرے دو ساتھیوں نے جب دعا کی تھی تو ہمیں دعا کی مٹھاس محسوس ہوئی، پھر ہم نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگی، میرے دونوں ساتھی تو شہید ہو چکے اور میں منتظر ہوں۔ اور فرمایا کہ گویا وہ دعا کی مٹھاس سے مراد دعا کی قبولیت لے رہے تھے۔

۵۶۳۶- سعید بن جبیر کی کرامت...... ہم سے ابواحمد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابوھمام، ضمرہ، اصبغ بن زید کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کے پاس ایک مرغا تھا جو نماز کے لئے اذان دیا کرتا تھا ایک رات مرغے نے اذان نہ دی اور سعید بن جبیر فجر کی نماز نہ پڑھ سکے، تو یہ بات سعید بن جبیر پر اتنی گراں گزری کہ آپ نے فرمایا کہ اس مرغ کو کیا ہوا جو اس نے اذان نہ دی اللہ اس کی آواز کو ختم کردے، فرمایا کہ اس کے بعد کسی نے بھی اس مرغ کو اذان دیتے نہ دیکھا نہ سنا، ابن جبیر کی والدہ نے آپ سے کہا کہ اے بیٹے آئندہ کسی کے لئے یہ دعا نہ کرنا۔

۵۶۳۷- ایمان کی جڑ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حسین بن اسود العجلی محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ الشیبانی کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل ایمان کی جڑ ہے۔

۵۶۳۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عبداللہ بن محمد ابن جعفر، ابوالبشر الصغار، محمد بن عبدک الرازی، اسحٰق بن سلیمان، ابوسنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ وہ یہ دعا مانگا کرتے تھے، اے میرے اللہ! میں آپ سے آپ پر سچے توکل کا

سوال کرتا ہوں اور آپ سے حسن ظن کا سوال کرتا ہوں۔

۶۵۳۹- بھاگنے سے انکار...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابوکریب اور ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، واصل بن عبدالاعلی، ابوبکر بن عیاش، ابی حصین کی سند سے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس مکہ آیا اور کہا کہ یہ شخص یعنی خالد بن عبداللہ یہاں آنے والا ہے اور میں آپ کے بارے میں اس کا یہاں آنا ٹھیک نہیں سمجھتا، آپ میری بات مانیں اور یہاں سے نکل جائیں، انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں اگر میں بھاگوں تو مجھے اللہ سے حیا آتی ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم جیسے آپ کی والدہ نے نیک بختی پر آپ کی تربیت کی ہے میں آپ کو ویسا ہی دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ خالد بن عبداللہ مکہ آیا اور سپاہی بھیج کر آپ کو گرفتار کروالیا۔

واصل نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مجھے یزید بن عبداللہ نے بتایا کہ جب آپ کو گرفتار کر کے لایا گیا تو ہم ان کے پاس آئے، وہ بہت خوش تھے اور اپنی بیٹی کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے، اس نے آپ کی گرفتاری کو دیکھا تو رونے لگی، ہم ان کے پیچھے پیچھے باب الجسر تک جا پہنچے، تو چوکیدار بولا کہ ہمیں کفیل دے دیجئے کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں آپ خود کو ڈبو نہ دیں تو میں وہ شخص تھا جو سعید بن جبیر کا کفیل (ذمہ دار) بنا۔

۵۶۴۰- بیٹے کو دلاسا...... عبدالرحمٰن بن عباس نے ابراہیم بن اسحٰق الحربی، احمد بن منصور، ابوحذیفہ، شیبان اور عمرو بن سعید کی سند سے بیان کیا کہ جب سعید بن جبیر کو قتل کیا جانے لگا تو آپ نے اپنے بیٹے کو بلوایا، وہ آپ کو دیکھ کر رونے لگا، تو آپ نے کہا کیوں روتے ہو، تمہارا باپ ستاون (۵۷) سال کے بعد باقی نہیں رہ سکتا تھا۔

۵۶۴۱- عمرے پر روانگی...... احمد بن جعفر نے عبداللہ بن احمد، ابوکامل الفضل بن حسین، ابوعوانہ اور ھلال بن خباب کی سند سے بیان کیا کہ میں رجب کے بعض دنوں میں سعید بن جبیر کے ساتھ نکلا تو انہوں نے کوفہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر عمرے سے واپس آگئے، پھر ۵ ذی قعدہ سے حج کا احرام باندھا اور وہ ہر سال دو مرتبہ جایا کرتے تھے ایک مرتبہ حج کے لئے اور ایک مرتبہ عمرے کے لئے۔

۵۶۴۲- بیٹے کی وفات...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ھناد بن السری، قبیصہ، سفیان، عمرو بن سعید بن ابی حسین، کثیر بن تمیم الداری کی سند سے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کا بیٹا عبداللہ بن سعید آیا جو فقہ کا کچھ علم رکھتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بہترین حالات کا علم ہے، پوچھا وہ کیا؟ تو فرمایا کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔

۵۶۴۳- بیٹے کی وفات کی پیشن گوئی...... ہم سے عبداللہ بن العباس نے ابراہیم الحربی، اسحٰق بن اسماعیل، سفیان، حمید الاعرج کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر کا بیٹا ان کے پاس آیا تو آپ نے کہا میں اس کی ایک بہترین حالت سے واقف ہوں اور وہ یہ کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی، پھر ایسا ہی ہوا۔

۵۶۴۴- والدہ کی قسم کا لحاظ...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان، ابی سنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تو میری والدہ نے مجھ سے قسم کھلوائی کہ میں دم کراؤں گا چنانچہ میں نے دم کرنے والے سے اس ہاتھ پر دم کروایا جہاں بچھو نے نہیں ڈسا تھا اور اس بات کو ناپسند کیا کہ میری وجہ سے میری والدہ کی قسم ٹوٹ جائے۔

۵۶۴۵- امانت میں احتیاط...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے احمد بن محمد بن الحسین، محمد بن عبداللہ بن الحکم البالسی، احمد بن مسعود، ہشیم

بن جمیل، صالح بن موسیٰ، معاویہ، الحق سے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ کہتے سنا کہ کسی گھر کے ایک ایک کمرے کو بطور امانت اپنی تحویل میں رکھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی حسین عورت کو بطور امانت اپنی تحویل میں رکھوں۔

۵۶۴۶-سعید بن جبیر کا خط......ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن محمد الجمال، عباس، یحیٰی، وکیع، عمر بن ذر سے بیان کیا فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کا خط پڑھا اس میں لکھا تھا کہ ہر دن جس میں مؤمن زندہ رہتا ہے اس کے لئے غنیمت ہے۔

۵۶۴۷-ذکر اللہ کی اطاعت ہے......ہم سے ابوبکر احمد بن السندی نے جعفر الفریابی، محمد بن حسن البلخی، ابن المبارک، ابن لہیعہ، عطاء بن دینار کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ خشیت یہ ہے کہ تو اللہ سے ڈرے، اتنا ڈرے کہ تیرا یہ ڈر تیرے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، یہی خشیت ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے لہٰذا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کا ذکر کیا اور جو اس کی اطاعت نہیں کرتا وہ ذاکر نہیں ہے خواہ وہ بڑی مقدار میں تسبیح اور قرآن کی تلاوت ہی کیوں نہ کرتا رہے۔

۵۶۴۸-اھل بصرہ کی دینداری......ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابویعلی الموصلی، محمد بن الحسین البرجلانی، وہب بن جریر، ان کے والد، یعلی بن الحکم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے اھل بصرہ سے زیادہ کسی کو اس گھر کی عزت کا خیال رکھنے والا اور یہاں آنے کا شوق رکھنے والا نہیں دیکھا، میں نے ایک رات ایک لڑکی دیکھی جو بیت اللہ کے پردے سے لٹکی ہوئی تھی دعائیں مانگ رہی تھی اور رو رہی تھی اور خوب تضرع وزاری کر رہی تھی حتی کہ اسی حالت میں اس کی وفات ہوگئی۔

۵۶۴۹-لوگوں کی ھلاکت کی علامت......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عباد بن العوام اور ھلال بن خباب سے نقل کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگوں کے ھلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا کہ جب ان کے علماء چلے جائیں یا ھلاک ہو جائیں۔

۵۶۵۰-بنی اسرائیل کے سوالات......ہم سے ابواحمد نے احمد بن موسیٰ اسمٰعیل بن سعید جریر، اشعث القمی، یعقوب، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ کا رب سوتا بھی ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو، انہوں نے پھر پوچھا کہ کیا آپ کا رب نماز بھی پڑھتا ہے آپ علیہ السلام نے پھر کہا کہ اللہ سے ڈرو انہوں نے پھر پوچھا کیا آپ کا رب رنگ بھی لگاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ اللہ سے ڈرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب سوتا ہے؟ تو آپ دو شیشے لے لیں اور ہاتھوں میں لے کر رات بھر کھڑے رہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، چنانچہ جب رات گزر گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اونگھ آ گئی اور آپ علیہ السلام اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور پھر کھڑے ہو گئے، جب رات مکمل طور پر گزر گئی تو آپ علیہ السلام کو دوبارہ اونگھ آ گئی اور آپ علیہ السلام دوبارہ گھٹنوں کے بل جھک گئے وہ دونوں شیشے آپ علیہ السلام کے ہاتھوں سے گر کر ٹوٹ گئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں سو جاؤں تو آسمان وزمین اسی طرح گر جائیں اور ہر چیز ہلاک ہو جائے جیسے یہ دونوں شیشے ٹوٹ گئے۔

اشعث نے جعفر اور سعید سے روایت کیا کہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ''اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے'' (البقرۃ ۲۵۵)

[redacted] اور فرمایا کہ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب رنگ لگاتا ہے؟ سو میں ہی تمام رنگ لگاتا ہوں، سرخ، سفید اور سیاہ۔ اور انہوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کا رب نماز پڑھتا ہے؟ ہاں میں اور میرے فرشتے میرے نبیوں اور رسولوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور یہی میری نماز ہے۔

۵۶۵۱- حضرت عمرؓ کا مقام...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے ایک جماعت سے اور اس جماعت نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب بن عبداللہ ابوحسن القمی، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نماز ادا فرمارہے تھے کہ ایک مسلمان ایک منافق کے پاس سے گزرا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تو بیٹھا ہوا ہے، تو اس منافق نے کہا جاؤ اپنا کام کرو اگر کوئی ہے تو۔ تو وہ مسلمان بولا کہ میرا خیال ہے کہ تیرے پاس سے ضرور کوئی نہ کوئی ایسا شخص گزرے گا جو تجھے اس حرکت پر ٹوکے گا، چنانچہ حضرت عمرؓ اس منافق کے پاس سے گزرے اور پوچھا او فلاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تو ایسے ہی بیٹھا ہے؟ اس نے حضرت عمرؓ کو بھی یہی جواب دیا (یعنی جاؤ اپنا کام کرو) حضرت عمرؓ اس پر حملہ آور ہوئے اور فرمایا کہ یہی میرا کام ہے اور اس کو اتنا مارا کہ کوئی کسر نہ چھوڑی پھر مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ابھی آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ میں فلاں کے پاس سے گزرا اور اس سے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہے؟ تو اس نے مجھے کہا کہ جاؤ اپنا کام کرو۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑا دی؟ یہ سن کر حضرت عمرؓ تیزی سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ واپس آ جاؤ، کیونکہ تمہاری ناراضگی عزت ہے اور تمہاری رضامندی حکم ہے اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز کا محتاج نہیں ہے، اس کے فرشتے ساتوں آسمانوں میں نماز پڑھتے رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ان کی نماز کیا ہے یا رسول اللہ! مگر آپ ﷺ نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی؟ عمر نے آپ سے آسمان والوں کی نماز کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ عمر کو سلام کہیے اور بتایئے کہ دنیا کے آسمان والے قیامت تک سجدے میں رہیں گے" اور وہ کہتے ہیں "سبحان ذی الملک والملکوت" اور دوسرے آسمان والے قیامت تک رکوع کی حالت میں رہیں گے وہ کہتے ہیں سبحان ذی العزۃ والجبروت تیسرے آسمان والے قیامت تک کھڑے رہیں گے وہ کہتے ہیں سبحان الحی الذی لا یموت[1]

۵۶۵۲- انسان کی آمد...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید یعقوب بن عبداللہ، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا کی طرف بھیجا گیا تو دنیا میں خشکی میں گدھ تھا اور پانی میں مچھلی تھی اور دنیا میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ چنانچہ گدھ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا (گدھ مچھلی ہی کے پاس رہتا تھا اور اسی کے پاس رات گزارتا تھا) تو کہا کہ اے مچھلی آج زمین پر ایک چیز اتاری گئی ہے جو اپنے دو پیروں پر چلتی ہے اور دو ہاتھوں سے پکڑتی ہے۔ تو مچھلی نے اس سے کہا کہ اگر تو سچ بول رہا ہے تو میرے لئے پورے سمندر میں اس سے بچنے کی جگہ نہیں ہوگی اور نہ خشکی پر تجھے بھاگنے کی جگہ ملے گی۔

۵۶۵۳- اہل مصر کے عذاب...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین المروزی، ھیثم بن جمیل، یعقوب بن عبداللہ،

۱۔ کنز العمال ۳۵۸۶۶.

جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس بیٹھے تھے؟ مینڈک ظاہر ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہیں کیا تکلیف پہنچی ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ شاید یہی ہو، اور جب انہوں نے کہا تھا کہ ان پر مینڈک بھیج دو۔

فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص کپڑے پہننا چاہتا تو اس کے کپڑوں میں مینڈک بھرے ہوتے، پھر ان پر خون کا عذاب بھیجا گیا، لہٰذا جیسے ہی کوئی شخص اپنی نہر یا کنویں سے پانی پینے لگتا تو جیسے ہی اپنے چلو یا برتن میں لیتا تو وہ پانی گندہ خون بن جاتا، لوگوں نے عرض کیا کہ اے موسیٰ! آپ دعا فرما دیجئے کہ ہم سے یہ عذاب دور ہو جائے ہم آپ پر ایمان لانے والے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ تکلیف دور فرما دی لیکن وہ ایمان نہ لائے فرمایا کہ فرعون ان سے زیادہ وفادار تھا اس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ ان کے ساتھ جاؤ۔

۵۶۵۴- ہم سے ابو محمد بن حیان نے ولید بن ابان، یونس بن حبیب، عامر اور یعقوب کی سند سے ایسے ہی روایت کیا ہے البتہ اتنا اضافہ کیا کہ ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک بات چیت نہ کر سکتا تھا جب تک اس کے منہ میں مینڈک چھلانگ نہ لگائے۔

۵۶۵۵- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین المروزی، ہیثم بن جمیل، یعقوب، جعفر بن ابی المغیرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں موت کے فرشتے کو بھیجا کرتے تھے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کی روح قبض فرمائیں، چنانچہ موت کا فرشتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں ایک خوبصورت جوان کی شکل میں داخل ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی غیرت مند تھے چنانچہ جب ملک الموت ان کے گھر میں داخل ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور آپ نے ان سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تم کیوں میرے گھر میں داخل ہوئے؟ ملک الموت نے جواب دیا کہ مجھے آپ کے گھر میں آپ کے رب نے داخل کیا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ واقعہ تو ہونا ہی تھا، ملک الموت نے عرض کیا اے ابراہیم! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرلوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ اسحٰق آ جائے، چنانچہ ملک الموت نے مہلت دے دی، چنانچہ جب حضرت اسحٰق علیہ السلام تشریف لائے تو سب لوگ کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ ملک الموت کا دل نرم ہو گیا اور وہ واپس اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چلے گئے اور عرض کیا کہ یا رب! آپ کے خلیل موت سے گھبرا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ملک الموت! جب میرے خلیل سو جائیں تو ان کی روح قبض کر لینا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵۶۵۶- مسلمان جنت میں داخل ہو جائے گا...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے محمد بن العباس بن ایوب، احمد بن مطہر المصیصی، موسیٰ بن داؤد، حبان بن علی، عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا رحم فرمائیں گے کہ کہیں گے جو مسلمان تھا وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے۔

۵۶۵۷- سب سے زیادہ عبادت گزار...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یزید، یحییٰ بن الیمان، اشعث، جعفر، سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ کون سب سے زیادہ عبادت گزار ہے؟ فرمایا وہ جو گناہوں سے نکل آیا اور پھر جب کبھی اس کو اپنے گناہ یاد آتے ہیں تو اپنے عمل کو بہت کم سمجھتا ہے۔

۵۶۵۸-نماز میں اضافہ......ہم سے ابوبکر نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، مخلد ابن حسین، ہشام بن حسان کی سند سے روایت کیا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں اپنے اس بیٹے کی وجہ سے زیادہ نماز پڑھتا ہوں۔

۵۶۵۹- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، الولید، مبارک بن سعید (سفیان کے بھائی)، نصار ابن عقبہ، اور عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا میں اپنے بیٹے کی وجہ سے اپنی نماز میں اضافہ کرتا ہوں۔

۵۶۶۰-موت کی یاد......ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، ان کے والد، شعیب بن حرب، سفیان، عن رجل، سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ اگر میرے دل سے موت کی یاد جدا ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ میرے دل میں فساد پیدا ہو جائے۔

۵۶۶۱-دنیا آخرت کا حصہ ہے......ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ہشام کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ دنیا تو صرف آخرت کا ایک حصہ ہے۔

۵۶۶۲-کپڑے کا ذکر......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، زیاد، ایوب، عباد بن العوام ابو سہل، ھلال بن خباب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ہم سعید بن جبیر کے ساتھ ایک جنازے کے ساتھ گئے، تو آپ راستے بھر ہمیں احادیث سناتے رہے اور ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ جنازہ اپنی جگہ جا پہنچا، وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے اور احادیث بیان کرنا شروع کر دیں، پھر ہم کھڑے ہوئے اور وہاں سے واپس چل دیئے اور آپ بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۵۶۶۳-اطاعت گزاروں کی پہچان......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید الدارمی، قبیصہ، سفیان، ابی سنان کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ ایک راھب مجھ سے ملا اور کہا کہ اے سعید! فتنے کے وقت اللہ کی عبادت کرنے والے اور طاغوت کی عبادت کرنے والے الگ الگ پہچانے جائیں گے۔

۵۶۶۴-ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عمر بن ذر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر نے میرے والد کو خط لکھا اور اس میں تقوے کی وصیت کی اور فرمایا اے ابو عمر! ایک دن بھی مسلمان کا باقی رہنا غنیمت ہے اور فرائض اور نمازوں اور جن چیزوں کی اللہ نے اس کو توفیق دی ہو وہ سب ذکر میں سے ہیں۔

۵۶۶۵-مسئلہ وتر......ہم سے محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ابو شہاب موسیٰ بن نافع الکوفی الاسدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے ذکر کیا کہ میں نے کوفہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑا (دیکھا) ہے، جو سونے سے پہلے اس ڈر سے وتر پڑھ لیتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وتر کے لئے آنکھ ہی نہ کھل سکے، پھر (اگر) اللہ تعالیٰ ان کو رات میں رات اٹھنے کی توفیق دے دیتے ہیں جو وہ اپنی طاقت کے مطابق نوافل پڑھ لیتے ہیں اور پھر وتروں کو لوٹا لیتے ہیں۔ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے جب تم سونے سے پہلے وتر پڑھ چکو پھر اللہ تعالیٰ وتر کے بعد تمہیں اٹھنے کی توفیق دے دے تو اپنی طاقت کے مطابق نوافل پڑھ لو اور اپنے وتر نہ دھراؤ بلکہ نوافل ہی پر اکتفا کرلو۔

۵۶۶۶-ہم سے محمد بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ابو شہاب موسیٰ بن نافع سے بیان کیا فرمایا کہ میں مکہ میں سعید بن جبیر کے پاس آیا وہ سخت دردسر میں مبتلا تھے، ان کے پاس موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا ہم کوئی دم کرنے والا لائیں جو اس دردشقیقہ پر دم کردے۔ تو فرمایا کہ مجھے دم کروانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۵۶۶۷- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد، ابوشہاب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کے ایک جوتے کا تسمہ کٹ گیا تھا تو انہوں نے دوسرا جوتا بھی اتار دیا حالانکہ اس وقت طواف کر رہے تھے، جب لوگوں نے اس کو اس حال میں دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار دیئے۔

۵۶۶۸- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر، منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ سعید بن جبیر نے آیت ''پھر ان کے بعد ناخلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ اس دنیائے دنی کا مال ومتاع لے لیتے ہیں'' (الاعراف:۱۶۹) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد ذنوب (گناہ) ہیں۔

۵۶۶۹- ذکر میں مشغولیت ...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ، عبدالواحد بن زیاد، خصیف کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے ادا کیں میں نے بھی ان کے ایک طرف آ کر نماز ادا کی اور قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر جب فجر کی نماز پڑھ لی تو فرمایا کہ جب فجر کا وقت ہو تو اللہ کے ذکر کے علاوہ کوئی بات نہ کیا کرو جب تک فجر کی نماز نہ پڑھ لو۔

۹۶۷۰- عشرۂ ذی الحجہ کی عبادت ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معتمر بن سلیمان الفضل بن میسرہ، ابوجریر کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ذی الحجہ کی دس راتوں میں اپنے چراغ نہ بجھایا کرو، انہیں عبادت بہت پسند تھی، اور فرماتے کہ اپنے خادموں کو بھی جگایا کرو تاکہ وہ یوم عرفہ کی سحری کریں اور روزہ رکھیں۔

۵۶۷۱- ہم سے ابوبکر نے عبداللہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اسمٰعیل بن زربی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا فرمایا کہ میرے ساتھی مسلسل آزمائش میں مبتلا رہے۔ حتیٰ کہ میرا خیال ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کو کسی کی ضرورت نہیں رہی، پھر مجھ پر بھی آزمائش آ گئی۔

۵۶۷۲- آخرت کا خوف ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، محمد بن فضیل، بکیر بن عتیق کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سعید بن جبیر کو ایک پیالے میں شہد کا شربت پلایا۔ انہوں نے پی لیا پھر فرمایا خدا کی قسم مجھ سے اس بارے میں ضرور پوچھا جائے گا، فرمایا میں نے پوچھا کیوں؟ تو فرمایا کہ میں نے پیا تو مجھے لذیذ معلوم ہوا۔

۵۶۷۳- مال ضائع کرنے کا مطلب ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، محمد بن سوقہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ مال ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حلال رزق دے اور تو اسے اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرے۔

۵۶۷۴- فضیلت صبر ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ھناد، قبیصہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، مسلم البطین کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ شکر افضل ہے یا صبر؟ فرمایا کہ صبر زیادہ افضل ہے اور عافیت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

۵۶۷۵- اولیاء کا قتل ...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن، محمد بن حمید، یعقوب، جعفر اور سعید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے زمانے میں تین سال تک قحط پڑا، بادشاہ نے کہا یا تو اللہ تعالیٰ ہم پر آسمان سے بارش بھیجیں گے، یا پھر ہم

اس کو تکلیف دیں گے درباریوں نے عرض کیا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ اللہ کو تکلیف دیں گے یا اللہ تعالیٰ پر ناراض ہوں گے حالانکہ وہ آسمان پر ہیں اور آپ زمین پر؟ تو بادشاہ نے کہا کہ اس کے دوستوں (اولیاء) کو دنیا بھر میں قتل کر دو، اس سے اللہ تعالیٰ کو تکلیف ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بارش برسادی۔

۵۶۷۶- جنت میں ماں باپ کا ساتھ...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب اور جعفر کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے سعید بن جبیر سے مؤمنین کی اولاد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ماں باپ میں سے بہترین (یعنی جنتی) کے ساتھ ہوں گے اگر باپ ماں سے بہتر ہو تو وہ باپ کے ساتھ ہوں گے اور اگر ماں بہتر ہوئی تو پھر وہ ماں کے ساتھ ہوں گے۔

۵۶۷۷- حضرت آدم علیہ السلام کی مشقت...... ہم سے ہمارے والد اور محمد نے حسن بن محمد، محمد بن حمید، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ رنگ کا بیل بھی دیا گیا تھا چنانچہ ہل چلاتے جاتے اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھتے جاتے اور فرماتے کہ تیرے ہی لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ "یہ آپ کو جنت سے نہ نکلوادے ورنہ آپ تکلیف میں پڑ جائیں گے"۔

(طہ:۱۱۷) چنانچہ یہی ان کی تکلیف تھی۔

۵۶۷۸- ہم سے ابو محمد بن حیان نے ابو یحیی الرازی، محمد بن العلاء، اسحق بن سلیمان ابو الجنید، جعفر، ابی المغیرۃ کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہل چلاتے جاتے اور اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھتے جاتے اور حضرت آدم علیہ السلام حضرت حوا علیہا السلام سے فرماتے یہ تو نے میرے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایسا کوئی نہیں جو ہل چلاتا ہو، مگر یہ کہے کہ حضرت آدم کی طرف سے یہ حوا نے ان پر داخل کیا ہے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا پر اتارا گیا تو آپ علیہ السلام کو ایک سیاہ وسفید نشانوں والا بیل دیا گیا، چنانچہ آپ علیہ السلام اس کے ساتھ ہل چلانے لگے اور فرمایا کہ یہ وہی ہے جو میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ نہیں نکالے گا تم دونوں کو جنت سے اور تم شقاوت والے کام کرو گے۔

۵۶۷۹- علم دینے کی خواہش...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن یعقوب، عمرو بن ثابت، ثابت کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ لوگ میرے پاس موجود چیز (یعنی علم) مجھ سے لے لیں کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو میرے نزدیک بہت اہم ہے۔

۵۶۸۰- ابن عباسؓ سے محبت...... ہم سے حبیب بن حسن نے موسیٰ بن اسحق، حکم بن موسیٰ، سفیان بن عیینہ اور عبدالکریم الجزری کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث سنا کرتا تھا اگر وہ اجازت دیتے تو میں ان کا سر چوم لیتا۔

۵۶۸۱- حضرت آدم علیہ السلام کا اپنے چالیس سال حضرت داؤد کو دینا...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ عبدالاعلی بن حماد، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مبارک ایک ہزار سال تھی لیکن انہوں نے چالیس سال حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے اس وقت قلم (لوح محفوظ لکھنے والے) (روشنائی سے) بھیگے ہوئے تھے اور چل رہے تھے۔

۵۶۸۲-اللہ کے حکم کا جواب ہر مخلوق نے دیا...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنایا ہے اور وہ تم سب کو حکم دیتا ہے کہ تم اس گھر کا حج کرو۔ فرمایا کہ ہر چیز نے ان کا جواب دیا خواہ وہ آبادی ہو یا پتھر ہوں، درخت ہوں یا کیچڑ۔

۵۶۸۳-قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، عبداللہ بن عثمان بن خیثمہ کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا وہ مینڈھا جسے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا گیا تھا وہی قربانی ہے جسے ابن آدم ادا کرتا ہے اور اس کی طرف سے قبول کی جاتی ہے۔

۵۶۸۴-حضرت ابراہیمؑ کا دنبہ کہاں ہے...... ہم سے محمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، جریر، یعقوب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا وہ مینڈھا تھا جو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا گیا، جنت میں چرتا ہے اور اس پر سرخ کپڑا ہے۔

علم تفسیر میں آپ کی دسترس

۵۶۸۵- موت کے وقت خوشخبری...... ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیت ''اے اطمینان پانے والی روح'' (الفجر:۲۷) کی تلاوت کی گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا، یہ یقیناً بہت اچھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یقیناً موت کا فرشتہ آپ سے یہ آپ کی موت کے وقت کہنے والا ہے۔

ایسی جگہ چھوڑنے کا حکم جہاں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو

۵۶۸۶- ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، الولید بن شجاع، عمار ابن محمد، اعمش اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، مالک بن مغول، ربیع بن راشد کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا، فرمایا کہ آیت ''اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے'' (العنکبوت:۵۶) کی تفسیر میں آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین پر اللہ کی نافرمانیاں شروع ہو جائیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔

۵۶۸۷-اللہ کی یاد اس کی اطاعت...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، کادح بن جعفر، ابن لھیعہ، عطاء بن دینار اور سعید بن جبیر کی سند سے روایت کیا، فرمایا آیت ''تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا'' (البقرہ:۱۵۲) سے مراد یہ ہے کہ مجھے یاد کرو میری فرمانبرداری کے ساتھ میں تمہیں یاد کروں گا اپنی مغفرت کے ساتھ۔

۵۶۸۸- پہاڑ تسلسل کے ساتھ گریں گے...... ہم سے احمد نے عبداللہ، علی، کادح، ابن لھیعہ، عطاء کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ آیت ''اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں گے'' (المریم ۹۰) میں مراد تسلسل یعنی ایک کے بعد ایک پہاڑ کا گرتے جانا ہے۔

۵۶۸۹-دینی معاملات میں بصیرت...... ہم سے احمد نے عبداللہ، محمد بن جعفر الورکانی، شریک، سالم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آیت ''جو قوت والے اور صاحب نظر'' (ص...... ۴۵) کی تفسیر میں فرمایا کہ ہاتھوں سے مراد کام کرنے کی

قوت ہے اور نگاہوں سے مراد دینی معاملات کی بصیرت ہے۔

۵۶۹۰-عقل زائل نہ ہوگی...... اور اس مذکورہ سند سے سالم نے سعید سے آیت ''اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی (الواقعہ:۱۹) کی تفسیر میں فرمایا کہ نہ ان کے سروں میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقل زائل ہوگی۔

۵۶۹۱-میدان محشر کا خوف...... اسی سند سے سعید بن جبیر سے آیت ''اور جو دے سکتے ہیں ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف واپس جانا ہے'' (المؤمنون:۶۰) کی تفسیر میں نقل کیا گیا ہے کہ جو ان کو دینا ہو دے دیا جائے گا حالانکہ ان کے دل خوف زدہ ہوں گے، حساب کتاب اور میدان حشر میں کھڑے ہونے سے ڈر رہے ہوں گے۔

۵۶۹۲-ہم سے عبداللہ بن احمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسباط، عطاء کی سند سے سعید بن جبیر سے آیت ''اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور جو ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہیں'' (یس ۱۲) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جو انھوں نے اپنے لئے تیار کیا ہے

۵۶۹۳-کھیل تماشے سے پرہیز...... ہم سے عبداللہ نے محمد، ابوبکر، یحیٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے آیت ''اور بیہودہ بات نہیں'' (الطارق:۱۴) کی تفسیر میں روایت کیا فرمایا کہ الھزل سے مراد لعب یعنی کھیل تماشہ ہے۔

۵۶۹۴-آخرت کا خوف...... ہم سے ہمارے والد اور محمد بن احمد نے حسن بن محمد بن حمید، یعقوب، جعفر کی سند سے سعید سے آیت ''اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے'' (الفرقان:۶۸) کی تفسیر میں نقل کیا فرمایا کہ یہ آیت وحشی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہماری توبہ کیسے قبول ہوگی کیونکہ ہم نے تو بتوں کی عبادت بھی کی ہے مؤمنین کو قتل بھی کیا ہے مشرک عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا'' (الفرقان ۷۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بت پرستی کو اپنی عبادت سے مسلمانوں کے قتل کو مشرکین کے قتل سے اور مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کو مؤمن عورتوں کے ساتھ نکاح سے تبدیل کر دیا۔

۵۶۹۵-جہنم سے نجات...... اسی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا گیا فرمایا کہ جہنم میں ایک شخص ہے، میرا خیال ہے کہ کسی گھاٹی میں اور ایک ہزار سال تک پکارے گا یا حنان! یا منان! اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ اے جبرائیل میرے بندے کو آگ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کو نکال کر لایا جائے گا وہ اس وقت جل بھن کر کوئلے کی طرح ہو چکا ہوگا، تو وہ کہے گا کہ ''اور وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے'' (الھمزہ ۸) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے جبرئیل! لوٹ جاؤ اس آگ کو ختم کرو اور میرے بندے کو آگ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کو جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ وہاں سے چھڑایا جائے گا اور گھوڑے کی طرح پھرتی سے نکلے گا اس کو جنت کے کنارے پر ڈال دیا جائے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بال اور گوشت اور خون دوبارہ پیدا فرمائیں۔

۵۶۹۶-اھل جہنم کی بھوک...... ہم سے اسی سند سے جعفر، ھارون، عنتر کی سند سے یعلی سے بیان کیا فرمایا کہ جب جہنم والوں کو بھوک لگے گی (ھارون نے بھی کہا کہ جب اھل جہنم کو بھوک لگے گی) تو وہ اپنی بھوک مٹانے کے لئے زقوم کے درخت کی طرف جائیں گے اور اس کا پھل کھائیں گے، تو ان کے چہروں اور جسم کی کھال چھل جائے گی

اور اگر کوئی گزرنے والا ان کے پاس سے گزرا تو ان کی جلد اور چہرے کو دیکھ کر پہچان لے گا، پھر ان پر پیاس مسلط کر دی جائے گی، چنانچہ وہ پیاس بجھانے کے لئے کھولتے ہوئے پانی کی طرف جائیں گے جو انتہاء درجے کا گرم ہوگا، جب اس پانی کو

اپنے چہروں سے قریب کریں گے تو اس کی گرمی سے ان کے چہرے بھن جائیں گے، جن سے کھال پہلے ہی اتر چکی ہوگی اور اس پانی کی وجہ سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں معدہ وغیرہ پگھل جائیں گے، پھر ان کو لوہے کے کنڈوں سے مارا جائے گا، چنانچہ ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر بکھر جائیں گے اور ھلاکت کی دعا کریں گے۔

۵۶۹۷- گناہ سے حفاظت...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے محمد بن یحییٰ، سفیان بن وکیع، یحییٰ بن یمان، الثوری، علی بن بذیمۃ کی سند سے سعید بن جبیر سے آیت اگر وہ اپنے پروردگار کی شان نہ دیکھے'' (یوسف:۲۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دکھائی دی انہوں نے انگلی دانتوں میں دبا رکھی تھی، چنانچہ وہی انگلی انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی گردن میں ماری تو ان کی شہوت انگلیوں کے پوروں سے نکل گئی، حضرت یوسف علیہ السلام کے علاوہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہر بیٹے کے ۱۲ بیٹے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بیٹے تھے اور ایک جو کم تھا وہ اسی شہوت کی وجہ سے تھا جو ان کی شہوت نکل گئی تھی۔

۵۶۹۸- نورانی بچھونے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ اور ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن ابی عبداللہ الحضرمی، نصر بن سعید، ابوصہیب الحارثی، حسن بن محمد بن عثمان بن بنت شعبی، شریک یا سفیان، سالم کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت ''اھل جنت تکیہ لگائے ہوں گے ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں'' (الرحمٰن ۵۴) ان بچھونوں کا ظاہری حصہ جمے ہوئے نور کا ہوگا۔

۵۶۹۹- نماز باجماعت کی اھمیت...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابوالعباس الجمال، حسن بن ھارون النیشاپوری، عبدان بن عثمان، ان کے والد، شعبہ، سفیان ثوری اور ابی سنان ضرار بن مرہ کی سند سے حضرت سعید بن جبیر نے نقل کیا فرمایا کہ آیت ''ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ پہلے سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم تھے'' (القلم۔ ۴۳) سے مراد نماز باجماعت ہے۔

۵۷۰۰- بنی اسرائیل کے سوال جواب...... ہم سے قاضی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عمر نے ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوہشام الرفاعی، یحییٰ بن الیمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کے رب مخلوق کو پیدا کر کے عذاب دیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کھیتی باڑی کرو، عرض کیا کرلی فرمایا کھیتی کو کاٹو عرض کیا کاٹ لی فرمایا کہ دانہ اور بھوسہ الگ الگ کرو، عرض کیا کرلی فرمایا کہ دانوں کو ہوا سے صاف کرو، عرض کیا کرلیا، فرمایا کیا باقی رہا؟ عرض کیا بھلائی کے علاوہ کچھ باقی نہ رہا، فرمایا کہ اسی طرح میں اپنی مخلوق میں سے عذاب اس کو دوں گا جس میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

۵۷۰۱- ہم سے ابواحمد الغطریفی نے محمد بن احمد الغازی، عباد الروجنی، عمرو بن ثابت، ان کے والد، کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت ''اور باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا'' (مریم:۵۲) سے مراد ہے کہ حضرت جبرئیل کو ان کے اتنا قریب کر دیا کہ انہوں نے قلم چلنے کی آواز سنی اور ان کے لئے تورات لکھی جا رہی تھی۔

۵۷۰۲- حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد، جریر،

اشعث اور جعفر کی سند سے بیان فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو پہلے ان کے سر مبارک میں روح پھونکی جس سے ان کو چھینک آئی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے پیدا فرمایا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔

۵۷۰۳- انسان کی تخلیق...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد، سفیان بن بشر، عمرو بن ثابت، ان کے والد کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا، فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک میں روح پھونکی تو وہ ابھی پیروں تک نہ پہنچی تھی کہ انہوں نے ایک گھونٹ پیا اور پھر ان کو بھوک محسوس ہوئی، چنانچہ وہ جنت کے انگوروں میں سے انگور کے ایک گچھے کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ انگور کھائے تو سعید فرماتے ہیں کہ اس میں یہ آیت نازل ہوئی "انسان (کچھ ایسا جلد باز ہے کہ گویا) جلد بازی ہی سے بنایا گیا ہے" (الانبیاء:۳۷)

۵۷۰۴- رومیوں کی آوازیں...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، عباد بن یعقوب، عمرو بن ثابت، ان کے والد کی سند سے حضرت سعید بن جبیر سے نقل کیا، فرمایا کہ اگر رومیوں کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم ضرور سورج کے گرنے کے وقت یہی آواز سنتے۔

۵۷۰۵- امانت کی حفاظت پر انعام...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے فضل بن احمد الرازی، ابوحاتم، محمد بن صدقۃ الحمصی، ابوداؤد، زہیر بن محمد، ابی ھرمز کی سند سے حضرت سعید بن جبیرؒ سے اس آیت "اور ان دونوں کا باپ مرد صالح تھا" (الکہف:۸۲) کی تفسیر میں نقل کیا فرمایا کہ وہ شخص امانتوں اور ودیعتوں کو ادا کیا کرتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا خزانہ محفوظ کر لیا جس کو اس کے دونوں بیٹوں نے نکال لیا۔

۵۷۰۶- اھل جنت کے انعامات...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عمران بن عبدالرحمٰن، حسن بن حفص، سفیان، حماد کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا کہ جنت میں جو کھجور کے درخت ہیں ان کی ٹہنیوں کی جڑ سرخ سونے کی، ان کے تنے سبز زمرد کے ہوں گے اور ان کی شاخیں اھل جنت کا لباس ہوں گی، انہی سے ان کے زیورات وغیرہ بھی ہوں گے اور ان کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کی مانند بڑے بڑے ہوں گے اور شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم، ان میں گٹھلی نہ ہوگی۔

۵۷۰۷- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، یحیٰ بن الیمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ جنت میں آدمی کا قد نوے میل ہوگا اور عورت کا قد ۸۰ میل ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جریب کی مقدار کے برابر ہوگی اور جنتی مرد کی شہوت ستر (۷۰) سال تک اس کے جسم میں جاری رہے گی جس کی لذت وہ پائے گا۔

۵۷۰۸- ہم سے ابومحمد بن حیان نے احمد بن علی بن الجارود، ھارون بن اسحٰق، یحیٰ بن یمان سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ نوے اور اسی میل کے بجائے ستر اور تیس میل کہا ہے۔

۵۷۰۹- جنت کی زمین...... ہم سے عبداللہ بن محمد بن احمد نے جعفر الفریابی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ آیت "اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیک بندے ملک کے وارث ہوں گے" (الانبیاء:۱۰۵) زبور سے مراد قرآن کریم، ذکر سے مراد تورات اور زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔

۵۷۱۰- ہم سے عبداللہ نے جعفر، قتیبہ، خالد بن عبداللہ بن عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیک بندے ملک کے وارث ہوں گے" (الانبیاء ۱۰۵) میں

زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔

۵۷۱۱- ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن الرملی، زید بن وہب، یحییٰ بن یمان، اشعث کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ آیت "ٹھیک انداز کے مطابق بنائے گئے ہیں" (الانسان:۱۶) سے مراد یہ ہے کہ ان کے رب نے ان کی تقدیر بنائی ہے۔

۵۷۱۲- ایک ٹکڑے کی محتاجی...... ہم سے حبیب بن حسن نے ابوشعیب الحرانی، داؤد بن عمرو، اسمٰعیل بن زکریا، حبیب، ابی عمرہ کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے" (القصص:۲۴) کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اس دن ایک کھجور کے ایک ٹکڑے کا محتاج ہوگا۔

۵۷۱۳- اخلاص کی قدر و قیمت...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، عمر بن عطاء بن السائب کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا آیت "اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے" (الکہف:۱۱۰) سے مراد یہ ہے کہ اپنے رب کی عبادت کسی دکھلاوے کی نیت کے بغیر کرتا ہو۔

۵۷۱۴- خواہش نفس کی عبادت...... ہم سے ابواحمد نے احمد، اسمٰعیل، اسباط، مطرف، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے" (الفرقان:۴۳) کی تفسیر میں فرمایا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں پتھروں کی عبادت کرتے تھے لہٰذا جب وہ پہلے معبود پتھر سے زیادہ عمدہ پتھر دیکھتے تو پہلے والے کو چھوڑ کر عمدہ والے کو اپنا معبود بنا لیتے۔

۵۷۱۵- عقل کی فضیلت...... ہم سے محمد بن ابراہیم نے عباس بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "ان سب سے اچھی راہ والا" (طٰہٰ:۱۰۴) سے مراد عقل کے لحاظ سے زیادہ کامل شخص ہے۔

۵۷۱۶- اہل جہنم کا کھانا...... اسی سند سے سعید بن جبر سے نقل کیا فرماتے ہیں کہ آیت "سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہیں" (المطففین:۷) سے مراد ابلیس کے گال کے نیچے ہے اور آیت "علاوہ خاردار جھاڑ کے" (الغاشیہ:۶) میں ضریع سے مراد پتھر ہیں۔ سعیر جہنم کی ایک وادی کا نام ہے

۵۷۱۷- ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر، یحییٰ بن یمان، سفیان، سلمہ، کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا آیت "سو دوزخیوں کے لئے رحمت سے دوری ہے" (الملک ۱۱) میں سعیر، جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔

۵۷۱۸- آگ میں گرفتاری...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ہشیم، حصین اور سعید کی سند سے نقل کیا ہے فرمایا آیت "کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے دوزخ کی آگ تیار ہے اور یہ دوزخ میں سب سے آگے بھیجے جائیں گے" (النحل:۶۲) یعنی وہ آگ میں قید ہوں گے اور اسی میں فنا ہو جائیں گے۔

۵۷۱۹- ہم سے علی بن ھارون نے ابومعشر الدارمی، محمد بن المنہال، عبدالواحد بن زیاد، ربیع بن ابی مسلم سے بیان کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کو حجاج کے پاس باندھ کر لایا گیا تو میں ان کے پاس آیا اور رونے لگا، تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیوں روتے ہو؟ میں نے کہا آپ کی حالت دیکھ کر رو رہا ہوں، فرمایا پھر مت رو، یہ تو اللہ کے علم میں پہلے سے تھا، پھر یہ آیت پڑھی "کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے"

۵۷۲۰- دوستوں کے ساتھ معاملہ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یمان، اشعث جعفر کی سند سے سعید بن جبیر سے نقل کیا فرمایا کہ حضرت موسیٰ، وھارون علیہ السلام نے حضرت ھارون علیہ السلام کے دو بیٹوں کو قربانی دے کر قربان کرنے کے لئے بھیجا، تو ان دونوں نے کہا کہ اس کو آگ کھا گئی اور جھوٹ بولا، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو جلا دیا اور پھر حضرت موسیٰ وھارون علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ جب میرا اپنے دوستوں کے ساتھ یہ سلوک ہے تو دشمنوں سے کیا ہوگا؟

۵۷۲۱- چھینک کا جواب قرض ہوگا...... ہم سے محمد بن علی نے محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، یحییٰ بن یمان، اشعث، جعفر اور منصور کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی فرمایا کہ جس شخص کے قریب اس کے مسلمان بھائی نے چھینک ماری اور اس نے اس کو جواب نہ دیا تو یہ اس پر قرض ہوگا جو بروز قیامت اس کو چکانا ہوگا۔

۵۷۲۲- روزے دار کا بوسہ...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، سلیمان الشیبانی کی سند سے بیان کیا کہ سعید بن جبیر سے روزے دار کے بوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بری ڈاک ہے

۵۷۲۳- ہم سے محمد نے بشر، خلاد بن یحییٰ، اسمٰعیل بن عبدالملک سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سعید بن جبیر سے فرائض جد کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، اے بھتیجے، کہا یہ جاتا تھا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ جہنم کے جراثیم کی تجارت کرے تو اسے چاہیے کہ فرائض جد کی تجارت کرے۔

۵۷۲۴- مجلس کا ادب...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ایک دن سعید بن جبیر اپنی مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ ضروری تو نہیں کہ میں جب بھی دودھ دوہوں، اسے پیوں بھی (یعنی ضروری نہیں کہ جب بھی بیٹھوں تو علم حدیث میں گفتگو کروں)

۵۷۲۵- گھر سے دوری...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبل، اور عثمان بن مردویہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عرفہ کے دن میں وہب بن منبہ اور سعید بن جبیر کے ساتھ ابن عامر کے کھجور کے باغ میں تھا، وہب بن منبہ نے پوچھا اے ابا عبداللہ! حجاج سے چھپتے ہوئے کتنا عرصہ ہوگیا؟ تو فرمایا کہ جب میں اپنی گھر والی کے پاس سے آیا تھا تو وہ حاملہ تھی، پھر میرے پاس وہ بچہ آیا جو اس وقت اس کے پیٹ میں تھا اور اب اس کے چہرے پر داڑھی وغیرہ آرہی تھی تو وہب نے کہا، تم سے پہلے جو لوگ تھے، انہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ اسے نرمی سمجھتے اور جب نرمی کا معاملہ ہوتا اسے مصیبت سمجھتے۔

۵۷۲۶- حجاج کے ساتھ گفتگو...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن احمد بن خلف، سفیان، سالم بن ابی حفصہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کو حجاج بن یوسف کے پاس لایا گیا تو حجاج نے پوچھا کہ تو شقی بن کسیر ہے؟ آپ نے کہا کہ میں سعید بن جبیر ہوں، حجاج بولا میں ضرور تجھے قتل کروں گا، سعید نے کہا کہ پھر تو ایسا ہی ہوگا جیسے میری والدہ نے کہا تھا، پھر کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں دو رکعت پڑھ لوں، حجاج نے کہا کہ ان کا رخ عیسائیوں کے قبلے کی طرف کردو، سعید نے کہا، جہاں بھی منہ پھیرو گے وہیں اللہ تعالیٰ کا رخ ہوگا، پھر کہا میں تجھ سے ایسے ہی پناہ مانگتا ہوں جیسے مریم علیہا السلام نے پناہ مانگی تھی، حجاج نے پوچھا کیسے؟ فرمایا انہوں نے کہا تھا، میں رحمٰن کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو متقی ہے۔

سفیان کہتے ہیں کہ حجاج نے سعید بن جبیر کے بعد صرف ایک ہی آدمی قتل کیا۔

۵۷۲۷-بیعت کا لحاظ...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم بن اللیث، سعید بن ہیثم، ان کے والد اور عتیبہ مولی الحجاج کی سند سے بیان کیا، فرمایا جب سعید بن جبیر کو حجاج کے پاس واسط لایا گیا، تو حجاج ان سے کہنے لگا، کہ کیا میں نے آپ کے ساتھ یہ نہیں کیا؟ کیا میں نے آپ کے ساتھ یہ نہیں کیا؟ سعید نے کہا، ہاں۔ حجاج نے پھر پوچھا کہ پھر تمہیں ہمارے خلاف بغاوت پر کس چیز نے اکسایا؟ سعید نے کہا اس بیعت نے جو مجھ پر تھی، فرمایا کہ یہ سن کر حجاج غضب ناک ہو گیا اور زور سے تالی بجائی اور کہا کہ امیر المؤمنین کی بیعت زیادہ مقدم اور مستحق تھی کہ اس سے وفاداری کا اظہار کیا جاتا، چنانچہ پھر اس نے حکم دیا اور سعید بن جبیر کی گردن اڑا دی گئی۔

۵۷۲۸-شہادت کے بعد سخاوت...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابو معمر، ہیثم، العوام بن حوشب ان کے والد کی سند سے یہ بات پہنچی کہ جب سعید بن جبیر کو لایا گیا پھر حجاج کے حکم پر آپ کی گردن اڑا دی گئی تو آپ کے ازار سے ایک تھیلی ملی جس میں چند دراھم تھے، اس تھیلی کے معاملے میں آپ کو گرفتار کر کے لانے والے اور قتل کرنے والے جلاد کے درمیان جھگڑا ہو گیا کہ کون اس کا حق دار ہے، چنانچہ حجاج نے فیصلہ کیا اور تھیلی جلاد کے حوالے کر دی گئی۔

۵۷۲۹-شہادت کے وقت سعید پر ظلم...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعد الزھری، ھارون بن معروف، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب کی سند سے بیان کیا، فرمایا کہ جب حجاج نے سعید کے قتل کا حکم دیا تو سعید قبلہ رخ ہو گئے تو حجاج نے اپنی جگہ سے پکارا کہ اس کا رخ بدلو، اس کا رخ بدلو چنانچہ ان کا رخ بدل دیا گیا۔

۵۷۳۰-شہادت کے وقت کلمہ کی ادائیگی...... ہم سے ابو حامد نے محمد، حسن بن عبدالعزیز، سنید خلف بن خلیفہ اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا، فرمایا کہ میں سعید بن جبیر کے قتل کے وقت موجود تھا، جب انکا سر تن سے جدا ہوا تو وہ پڑھ رہے تھے "لا الــــہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ"، پھر تیسری مرتبہ پڑھ رہے تھے مگر مکمل نہ کر سکے۔

۵۷۳۱-ہم سے ابو حامد نے محمد بن اسحٰق، ھارون بن عبداللہ، محمد بن سلمہ بن ہشام بن اسمٰعیل ابو ہشام المخزومی، مالک، یحییٰ بن سعید، حجاج کے منشی یعلی (مالک کہتے ہیں کہ یہ بیت المال کے افسر ام سلمہ کے بھائی تھے) کہتے ہیں میں حجاج کا منشی تھا اور کم عمر تھا، مجھے ہلکا سمجھتا تھا اور میری تحریر کو پسند کرتا تھا حتی کہ بغیر اجازت بھی اس کے پاس چلا جاتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں سعید بن جبیر کے قتل کے بعد حجاج کے پاس گیا، تو وہ ایک ایسی جگہ پر تھا جس کے چار دروازے تھے، میں اس دروازے سے داخل ہوا تو جس کی طرف اس کی پشت تھی تو میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ بھلا میرا اور سعید بن جبیر کا کیا معاملہ ہو گا؟ میں چپکے سے وہاں سے نکل گیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر اس وقت اس کو میری موجودگی کا علم ہو جاتا تو ضرور وہ مجھے قتل کرا دیتا، اس کے بعد حجاج زیادہ دیر زندہ نہ رہا۔

۵۷۳۲-گرفتاری کے لئے روانگی...... ہم سے ہمارے والد نے اپنے ماموں احمد بن محمد بن یوسف، ابو امیہ محمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں، حامد بن یحییٰ، حفص ابو مقاتل السمرقندی، عون بن ابی شداد العبدی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب حجاج بن یوسف کے سامنے سعید بن جبیر کا ذکر کیا گیا تو حجاج نے اپنے خاص ساتھیوں میں سے شام کے قائد کو سعید بن جبیر کی تلاش میں روانہ کیا، اس کا نام المتلمس بن الاحوص تھا اور اس کے ساتھ شام کے بیس خاص ساتھی تھے، یہ سب سعید کو تلاش کرتے ہوئے ایک گرجے تک پہنچے اور راہب سے پوچھا، راہب نے کہا کہ اس کا کچھ حلیہ بیان کرو، انہوں نے سعید کا حلیہ بیان کیا، تو راہب نے ان کی راہنمائی کی اور سعید بن جبیر تک پہنچا دیا۔

گرفتاری...... انہوں نے دیکھا کہ سعید سجدے کی حالت میں یہیں ہیں اور بلند آواز سے مناجات پڑھ رہے ہیں، چنانچہ وہ ان سے

قریب ہوئے اور سلام کیا، سعید نے نماز مکمل کر کے سر اٹھایا اور سلام کا جواب دیا، انہوں نے پیغام پہنچایا کہ ہمیں حجاج نے آپ کو بلانے کے لئے بھیجا ہے چنانچہ آپ کو ہمارے ساتھ جانا ہوگا، سعید نے پوچھا کیا جانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہاہاں۔ چنانچہ سعید نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور درود شریف پڑھا، پھر کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، چلتے چلتے راھب کے گھر تک پہنچے تو راھب نے ان سے پوچھا کہ اے شہسوارو کیا تم لوگ صحیح آدمی تک پہنچے ہو؟ انہوں نے کہاہاں راھب نے کہا کہ، اس گھر کے اوپر چڑھ جاؤ کیونکہ شیرنی اور شیر اس کے ارد گرد ٹھکانہ بنا رہے ہیں۔

کرامت اور اس کا مشاھدہ...... چنانچہ شام سے پہلے پہلے وہ لوگ اس گھر میں داخل ہونے لگے لیکن سعید بن جبیر نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ تم ہم سے جان چھڑا کر بھاگنے کی فکر میں ہو؟ کہانہیں بلکہ بات یہ ہے کہ میں کسی مشرک کے گھر میں کبھی بھی نہ ٹھہروں گا انہوں نے کہا ہم بھی آپ کو ایسے نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ رات کے وقت باہر گھومنے پھرنے والے درندے آپ کو مارڈالیں گے .سعید نے کہا کوئی مسئلہ نہیں میرا رب ان کو مجھ سے دور کر دے گا بلکہ ان کو میرے ارد گرد میری حفاظت پر مامور کر دے گا تاکہ وہ ہر نقصان سے میری حفاظت کریں انشاء اللہ، انہوں نے کہا کیا تو نبی ہے جو تیرے ساتھ یہ معاملہ ہوگا؟ سعید نے کہانہیں میں نبی نہیں بلکہ اللہ کے حقیر بندوں میں سے ایک خطا کار اور گناہ گار بندہ ہوں۔ اچھا پھر ان سے کہو کہ مجھے کوئی ایسی ضمانت دیدیں کہ مجھے اعتماد اور اطمینان ہو جائے، چنانچہ انہوں نے سعید سے کہا راھب جو چاہتا ہے اسے آپ پورا کر دیں۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں ایسے عظیم ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، میں انشاء اللہ صبح سے پہلے اپنی جگہ سے نہ ہٹوں گا۔

درندوں کا آپ کی حفاظت کرنا...... راھب اس قسم پر راضی ہو گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ اوپر چڑھ جاؤ اور کمانیں کھینچ کر رکھو تاکہ درندے اس نیک انسان کو تنگ نہ کریں جب وہ اوپر چڑھے گئے اور کمانیں کھینچ کر گھات لگا کر بیٹھ گئے تو ایک شیرنی آئی اور ارد گرد گھوم پھر کر پہلے اپنا جسم ان سے رگڑتی اور مسلتی رہی اور پھر وہیں قریب ہی بیٹھ گئی۔ کچھ ہی دیر بعد ببر شیر بھی آ گیا اور اس نے بھی ایسا ہی کیا۔

راھب مسلمان ہو گیا...... راھب سمیت یہ منظر سب نے دیکھا تھا، جب صبح ہوئی تو وہ لوگ نیچے اترے، راھب سعید بن جبیر کے پاس آیا اور شریعت کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ سعید نے تفصیل سے راھب کو آگاہ کیا چنانچہ راھب مسلمان ہو گیا .اور اس کا اسلام اچھا ثابت ہوا۔

باقی لوگ بھی سعید بن جبیر کے پاس آئے اور ہاتھ پیر چومنے لگے اور جس مٹی پر سعید نے رات گزاری تھی وہ اٹھا کر اس پر نماز پڑھنے لگے۔

واسط کی طرف روانگی...... پھر انہوں نے عرض کیا، اے سعد! ہم نے حجاج کے ساتھ اس بات پر قسم کھائی تھی کہ اگر ہم نے آپ کو دیکھا اور حجاج کے سامنے حاضر کرنے کے بجائے چھوڑ دیا تو ہماری بیویوں کو طلاق ہو جائے گی اور ہمارے غلام آزاد ہو جائیں گے بہر حال اب جو آپ چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں۔ سعید نے کہا کہ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو میں تو اپنے خالق و مالک کی پناہ میں رہوں گا، کیونکہ اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔

چنانچہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور واسط آپہنچے، سعید نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا، میں تمہاری ذمہ داری اور تمہارے ساتھ رہا اور اب مجھے کوئی شک نہیں کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے اور مدت پوری ہو چکی ہے، مجھے اس کے پاس لے چلو تاکہ موت کا

معاملہ حل ہو جائے، میں منکر نکیر کی تیاری کر لوں اور قبر کے عذاب کو یاد کر لوں اور اس مٹی کو جو میری قبر پر ڈال دی جائے گی، لہٰذا اگلی صبح میرے اور تمہارے درمیان معاملہ وہی ہونا چاہیے جس کے لئے ہم یہاں تک آئے ہیں۔ یہ سن کر ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اس کے بعد ہم کیا کریں گے؟ اور بعض نے کہا کہ تمہاری خواہشات پوری ہوگئیں اور تم امیر کے انعامات کے مستحق بھی ہو چکے، اب اس معاملے سے پیچھے مت ہو، بعض نے کہا کہ اس نے تمہیں بھی وہی قسم دی تھی جو راہب کو دی تھی، تمہاری تباہی ہو، تم نے دیکھا نہیں کہ شیر نے ان کے ساتھ کیسا محبت والا سلوک کیا تھا اور رات بھر انکی حفاظت کی تھی، ان کی ذمہ داری مجھ پر میں ان کو دوبارہ تمہارے پاس لاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

بے سروسامانی...... اس کے بعد انہوں نے سعید بن جبیر کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور بال بکھر جا چکے تھے اور چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا، انہوں نے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ پیا تھا اور نہ ہی ہنستے تھے اور یہ اسی دن سے تھا جب سے یہ لوگ سعید بن جبیر سے ملے تھے ان سب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو عرض کیا، اے دنیا کے سب سے بہتر انسان! کاش ہم آپ کو نہ جانتے ہوئے اور آپ کی طرف نہ روانہ ہوئے ہوتے، ہمارے لئے تو طویل بربادی ہے ہمیں کیسے آپ کے ساتھ بتلا کر دیا گیا، حشر اکبر کے دن خالق کے سامنے ہماری طرف سے معذرت کر دیجئے گا کیونکہ وہی سب سے بڑا قاضی اور عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا۔

یہ سن کر سعید بن جبیر نے کہا کہ میں کیا تمہاری طرف سے معذرت کروں اور راضی کروں کیونکہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو اللہ کے علم میں ہے۔

جب یہ لوگ رو دھو کر اور ایک دوسرے سے گفتگو کر کے خاموش ہو گئے تو سعید کے کفیل (ذمہ دار) نے کہا کہ اے سعید! میں تم سے اللہ کے لئے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی دعاؤں اور گفتگو میں نہ بھولنا کیونکہ ہم ہرگز تم جیسے کسی آدمی سے نہیں مل سکیں گے اور میرا خیال ہے کہ قیامت تک ہم تم جیسے بندے کو نہ دیکھیں گے۔

چنانچہ سعید نے ایسا ہی کیا انہوں نے سعید کو تنہا چھوڑ دیا۔ سعید نے اپنا سر چادر کپڑے وغیرہ دھوئے، جبکہ وہ لوگ رات بھر چھپے رہے اور ایک دوسرے کی تباہی و بربادی کا رونا روتے رہے۔

حجاج کے دربار میں روانگی...... صبح کے وقت سعید بن جبیر ان کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، انہوں نے کہا کھولو رب کعبہ کی قسم تمہارے ساتھی (سعید) ہیں چنانچہ وہ لوگ سعید بن جبیر کو ساتھ لئے روتے ہوئے حجاج کے پاس روانہ ہوئے، سعید اور ان کا ذمہ دار حجاج کے پاس گئے حجاج نے پوچھا سعید بن جبیر کو میرے پاس لائے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، حجاج کے چہرے پر حیرت کے اثرات تھے لہٰذا اس نے اپنا چہرہ ان سے دوسری طرف پھیر لیا اور کہا کہ بھیجو اسے میرے پاس لہٰذا ملتمس سعید بن جبیر کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور آپ کے لئے سلامتی کی دعا کرتا ہوں؟ آپ حجاج کے پاس چلے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ؟

حجاج کے ساتھ گفتگو...... حجاج نے ان سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہا سعید بن جبیر۔

حجاج نے پھر پوچھا تم ہی شقی بن کسیر ہو؟ سعید نے کہا، نہیں بلکہ میری ماں تجھ سے زیادہ میرے نام سے واقف تھی۔ حجاج بولا کہ تو خود بھی بد بخت ہے اور تیری ماں بھی بد بخت تھی۔ سعید نے جواب دیا کہ غیب کا حال تو تیرے علاوہ کوئی اور (یعنی اللہ) جانتا ہے۔ حجاج نے کہا کہ میں اس دنیا کے بدلے تمہیں دہکتی آگ میں جھونک دوں گا۔ سعید نے جواب دیا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ سب تیرے اختیار میں ہے تو میں تجھے اپنا معبود بنا لیتا۔

حجاج.........محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........وہ رحمت والے نبی تھے ھدایت کے امام تھے، ان پر درود و سلام نازل ہو۔

حجاج.........علیؓ کے بارے میں کیا کہتے ہیں، وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟

سعید.........اگر میں وہاں گیا تو اس جگہ کو دیکھ لوں گا اور اس میں موجود لوگوں کو پہچان لوں گا۔

حجاج.........خلفاء کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........میں ان کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

حجاج.........تمہیں ان میں سے کون زیادہ پسند ہے؟

سعید.........جو میرے خالق کو زیادہ راضی کرنے والا ہو۔

حجاج.........تمہارے خالق کو زیادہ راضی کرنے والا کون تھا؟

سعید.........اس بات کو بھی وہی جانتا ہے جو ان کے رازوں اور سرگوشیوں سے واقف تھا۔

حجاج.........تو میرے سامنے سچ بولنے سے انکار کر رہا ہے،

سعید.........مجھے یہ پسند نہیں کہ تجھے جھٹلاؤں۔

حجاج.........تجھے کیا ہوا، تو ہنستا کیوں نہیں؟

سعید.........وہ مخلوق بھلا کیسے ہنس سکتی ہے جو مٹی سے بنی ہو اور مٹی آگ کھا جائے گی۔

حجاج.........ہم کیوں ہنستے ہیں؟

سعید.........تمہارے دل ٹھیک نہیں۔

اس کے بعد حجاج نے حکم دیا تو بہت سے قیمتی پتھر، لؤلؤ، زبرجد، یاقوت وغیرہ کو جمع کر کے سعید بن جبیر کے سامنے رکھے گئے۔

سعید.........اگر تو نے یہ سب اس لئے جمع کر رکھے ہیں کہ تو بروز قیامت اپنے بدلے فدیہ کے طور پر دیدے گا، تب تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تو ایسی گھبراہٹ ہوگی کہ ہر حاملہ کا وضع حمل ہو جائے گا اور اس چیز میں کوئی بھلائی نہیں جو دنیا کے لئے جمع کی گئی ہو جب تک اس کو پاک نہ کیا گیا ہو۔

پھر حجاج نے عود اور منگائی اور ان آلات کو بجوانا شروع کر دیا تو سعید بن جبیر رو پڑے۔

حجاج.........کیوں روتے ہو؟ اس کھیل تماشے کی وجہ سے؟

سعید.........نہیں بلکہ غم ہے، رہی شہنائی تو اس سے مجھے وہ عظیم دن یاد آ گیا جس دن صور پھونکا جائے گا رہا عود (گٹار) تو وہ تو وہ درخت ہے جسے ناحق کاٹا گیا اور اس کی تاریں تو یہ تو وہ چیزیں ہیں جن کے ساتھ تجھے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

حجاج......اے سعید! تو برباد ہو جائے۔

سعید.........بربادی اس کے لئے ہے جسے جنت سے دور کر کے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

حجاج.........اے سعید! بتاؤ کیسے قتل ہونا پسند کرو گے میں تمہیں ویسے ہی قتل کروں گا۔

سعید.........اے حجاج یہ تو تیری پسند کا معاملہ ہے کیونکہ تو جس طرح مجھے قتل کرے گا، اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسی طرح آخرت میں قتل کرے گا۔

حجاج .... کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے معاف کر دوں؟

سعید .... معاف کرنا تو اللہ کا حق ہے، رہا تُو تو تجھ سے نہ میں معافی مانگوں گا نہ کوئی عذر بیان کروں گا۔

حجاج .... لے جاؤ اسے اور قتل کر دو۔

سعید بن جبیر کی شہادت ...... جب سعید بن جبیر کو لے جانے لگے سعید ہنسے، اس بات کی اطلاع حجاج کو دی گئی، حجاج نے واپس بلوایا اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی، سعید نے کہا کہ مجھے اللہ پر تیری جرأت اور اللہ تعالیٰ کا حلم دیکھ کر حیرت ہوئی۔ چنانچہ حجاج نے حکم دیا اور وہیں چمڑے کی چٹائی بچھا دی گئی اور حکم دے دیا کہ سعید کو قتل کر دو۔

سعید .... میں اپنا چہرہ اس ذات کی طرف مسلمان ہو کر پھیرتا ہوں جس نے بالکل عدم سے زمین و آسمان کی تخلیق کی، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

حجاج .... اس کو قبلہ رخ کر کے مت باندھنا۔

سعید .... جس طرف بھی تم منہ پھیرو گے وہیں اللہ کا رخ ہوگا۔

حجاج .... اس کو چہرے کے بل لٹا دو۔

سعید .... اسی میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی میں سے دوسری مرتبہ تمہیں نکالیں گے۔

حجاج .... اس کو ذبح کر دو۔

سعید .... میں تجھ سے جھگڑوں گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ مجھ سے (یقین دھانی) لے لیجئے کہ اے اللہ! میرے بعد اس کو کسی اور پر مسلط نہ کیجئے گا یہ کسی کو قتل نہ کر سکے۔ اس کے بعد سعید بن جبیر کو اسی چٹائی پر ذبح کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائیں۔ آمین

حجاج کی بیماری ...... ہمیں معلوم ہوا کہ حجاج اس واقعے کے پندرہ دن بعد تک زندہ رہا، اس کے پیٹ میں کوئی لقمہ پھنس گیا تھا، اس نے طبیب کو بلوایا پھر بدبودار گوشت منگوایا اور اس کے ایک ٹکڑے کو دھاگے سے باندھ کر اپنے حلق میں لٹکایا، کچھ دیر کے بعد نکالا تو اس کے ساتھ خون لگا ہوا تھا، حجاج سمجھ گیا کہ اب وہ نہیں بچ سکتا۔

اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنی باقی زندگی یہی پکارتا رہا کہ میرے اور سعید بن جبیر کے معاملے کا کیا ہوگا جب بھی میں سونا چاہتا ہوں وہ میرے پیر پکڑ لیتا ہے۔

۵۷۳۳- واقعہ شہادت کی ایک اور روایت ...... ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر نے احمد بن محمد بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ بن دستہ، ابراہیم بن حسن العلاف، ابراہیم بن یزید الصفار، حوشب اور حسن سے روایت کیا فرمایا کہ جب سعید بن جبیر کے پاس لایا گیا تو حجاج نے پوچھا کیا تو ہی شقی بن کسیر ہے؟

سعید .... نہیں بلکہ میں سعید بن جبیر ہوں۔

حجاج .... نہیں بلکہ تو شقی بن کسیر ہے۔

سعید .... میری والدہ میرے نام سے تجھ سے زیادہ واقف تھیں۔

حجاج.........محمد کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........تمہاری مراد جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔

حجاج.........ہاں۔

سعید.........اولاد آدم کے سردار اپنے بعد والوں میں بھی سب سے بہتر اور اپنے سے پہلے گزرے ہوئے سب لوگوں سے بھی بہتر۔

حجاج.........حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........بالکل سچے اللہ کے خلیفہ، قابل تعریف طریقے سے دنیا سے تشریف لے گئے، نیک بخت طریقے سے زندگی گزاری، بغیر کسی تغیر و تبدل کے جناب نبی کریم ﷺ کے منہاج پر برقرار رہے۔

حجاج.........حضرت عمرؓ کے بارےمیں تمہارا کیا خیال ہے؟

سعید.........حضرت عمرؓ حق و باطل میں فرق کرنے والے، اللہ کے نیک بندے اور جناب نبی کریم ﷺ کے سچے ساتھی، بغیر کسی تغیر و تبدل کے اپنے دونوں ساتھیوں کے طریقے پر قابل تعریف انداز میں گامزن رہے۔

حجاج.........حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

سعید.........ظلماً جبراً قتل کئے گئے، تنگ دستی کی حالت میں لشکر (جیش العسرۃ) کو تیار کروانے والے، بئر رومہ نامی کنواں کھدوانے والے، جنت میں اپنا گھر خریدنے والے، جناب رسول اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کے شوہر آپ ﷺ کے داماد آپ ﷺ نے آسمانی وحی کے ذریعے آپ کا نکاح فرمایا۔

حجاج.........حضرت علیؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے،

حضرت فاطمہؓ کے شوہر اور حضرت حسنؓ و حسینؓ کے والد۔

حجاج.........حضرت معاویہؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سعید.........تو خود ہی جانتا ہوگا۔

حجاج.........جا اپنے علم کے ساتھ رات گزار۔

سعید.........پھر تو تجھے تکلیف ہوگی خوشی نہ ہوگی۔

حجاج.........اپنے علم کے ساتھ رات گزار لے۔

سعید.........مجھے معاف رکھ۔

حجاج.........اگر میں تمہیں معاف کردوں تو اللہ مجھے کبھی معاف نہ کرے۔

سعید......... مجھے معلوم ہے تو اللہ کی کتاب کا مخالف ہے تو جن معاملات میں اپنی ہیبت اور شوکت سمجھتا ہے وہی کرتا ہے، حالانکہ یہ معاملات تجھے ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہیں اور کل تو آئے گا تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔

حجاج......... خدا کی قسم میں تجھے ایسے طریقے سے قتل کروں گا کہ اس سے پہلے میں نے کسی کو اس طرح قتل نہ کیا ہوگا تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔

سعید......... جب تو میرے لئے میری دنیا برباد کرے گا تو در اصل تو اپنی آخرت برباد کرے گا۔

حجاج.........او لڑکے تلوار اور چمڑا لاؤ۔

فرمایا کہ جب سعید وہاں سے جانے لگے تو ہنس پڑے۔

حجاج......کیا میں نے غلط سنا تھا کہ تم ہنستے نہیں ہو۔

سعید......نہیں۔

حجاج......پھر کیوں ہنسے اور وہ بھی اپنے قتل کے وقت؟

سعید......اللہ تعالیٰ کے خلاف تیری جرات اور اللہ تعالیٰ کا حلم دیکھ کر۔

حجاج......او لڑکے! اسے قتل کر دے۔

سعید قبلہ رخ ہو گئے اور یہ دعا پڑھی......وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا مسلما وما انا من المشركين "ترجمہ پچھلی روایت میں ہو گیا)

ان کا چہرہ قبلہ سے پھیر دیا گیا۔ تو سعید نے یہ پڑھا فاينما تولوا فثم وجه الله سو جس طرف بھی تم منہ پھیرو گے تو وہیں اللہ کا رخ ہوگا"

حجاج......ان کو منہ کے بل لٹا دو۔

سعید......منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى"

حجاج......اس اللہ کے دشمن کو ذبح کر دو، اسے آج ہی قرآن کریم کی آیات یاد آ رہی ہیں۔

مسند روایات...... سعید بن جبیر نے متعدد صحابۂ کرامؓ سے مسند روایات نقل کی ہیں مثلاً حضرت علی، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن زبیر بن العوام، عبداللہ بن قیس ابو موسیٰ الاشعری، عبداللہ بن المغفل المزنی، عدی بن حاتم، حضرت ابو ہریرہؓ اور دیگر حضرات شامل ہیں لیکن اکثر روایات حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہیں۔

۵۷۳۴- رکوع اور سجدے میں تلاوت کی...... ہم سے ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبدالواحد بن غیاث، عمارۃ بن زاذان، ابو الصہباء اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں بھی منع فرمایا سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور ارجوان پر سوار ہونے سے اور رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے۔[1]

۵۷۳۵- قرآن پاک کے راستے...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے محمد بن زکریا، مسلم بن ابراہیم، بحر بن کثیر، ابن ساج اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے منہ قرآن پاک کے راستے ہیں، لہٰذا ان راستوں کو مسواک سے پاک کرو۔[2]

یہ روایت غریب ہے ہم نے اسے صرف بحر اور ابو الصہباء کے طریق سے لکھا ہے اس میں عمارہ کا تفرد ہے۔

۵۷۳۶- چاند کے نشان کی مذمت...... ہم سے ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے ابو شعیب الحرانی، عبداللہ بن جعفر الرقی، عبداللہ بن

---

[1] سنن النسائی ۸/۱۷۷، ۱۸۸. وسنن ابن ماجة ۳۶۰۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/۲۱.

[2] اتحاف السادة المتقين ۲/۳۴۰. وتلخيص الحبير ۱/۷۰. والدر المنثور ۱/۱۱۳. وتخريج الاحياء ۱/۱۳۱. والجامع الكبير ۶۲۴۹.

عمرو، زید بن ابی انیسہ، منھال بن عمرو کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ ہم حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو باندھ رکھا تھا اور نشانے لے رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ خدا کی قسم مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ میں ایسی حرکت کروں اور مجھے دنیا و مافیہا سب کچھ مل جائے اور میں حضرت نوح علیہ السلام جتنی لمبی عمر اس میں گزاروں کیونکہ میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی حیوان کا مثلہ کیا وہ ملعون ہے۔

یہ روایت زید بن ابی انیسہ سے غریب ہے۔

۵۷۳۷- یہی روایت ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن عبدالوھاب بن نمرہ، ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن الحجاج، معان بن رفاعہ اور محمد کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

جبکہ عدی بن ثابت، ابواسحق السبیعی اور سالم بن الافطس نے سعید بن جبیر، ابن عباس عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کی ہے۔

۵۷۳۸- نبیذ جر کی حرمت...... ہم سے محمد بن احمد بن جعفر بن ھیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، وہب بن جریر، ان کے والد جریر، یعلی حکیم کی سند سے سعید بن جبیر سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو سنا آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نبیذ جر کو حرام قرار دیا۔ یہ سن کر میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے سنا حضرت ابن عمرؓ کیا فرمارہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نبیذ جر کو حرام قرار دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر نے سچ کہا، میں نے پوچھا کہ یہ جر کیا ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ برتن جسے مٹی کے ساتھ لیپا گیا ہو۔

ھمام بن یحیٰی نے یعلی بن حکیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ایوب السختیانی، ابوبکر الھذلی نے بھی سعید بن جبیر سے ایسے ہی روایت کیا ہے اور پر گزری ہوئی روایت اور یہ روایت متفق علیہ ہے۔

۵۷۳۹- ہم سے ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان البصری اور یوسف بن یعقوب الجیری نے حسن بن المثنی، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، فرقد اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے زیتون کا تیل لگایا۔

اس روایت میں حماد کا فرقد سے تفرد ہے۔

۵۷۴۰- حیا اور ایمان کی وابستگی...... ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے عبداللہ بن احمد الدورقی، موسیٰ بن اسمٰعیل التبوذکی جریر، حازم، یعلیٰ بن حکیم، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حیاء اور ایمان دونوں ایک کے ساتھ رہتے ہیں ان دونوں میں سے جب ایک اٹھ جائے تو دوسری چیز خود بخود اٹھ جاتی ہے۔[۱]

یہ روایت غریب ہے ان سے یعلیٰ کا تفرد ہے۔

۵۷۴۱- ذوالکفل کا تقویٰ...... ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے محمد بن یوسف بن الطباع، سعید بن داؤد، ابوبکر بن عیاش اور اعمش، جبکہ ابراہیم بن محمد بن یحیٰی اور ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، اسباط بن محمد اور ابوبکر بن عیاش، اعمش، عبداللہ بن عبدالرازی، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے بیس مرتبہ سے زیادہ جناب رسول اللہ ﷺ

---

[۱] المستدرک ۱/۲۲. والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۲۲۳. وتاریخ بغداد ۱۰/۹۵. ومجمع الزوائد ۱/۹۲. وکنز العمال ۵۷۵۹. ۵۷۶۰. والترغیب والترھیب ۳/۴۰۰.

سے سنا ہے فرمایا کہ ذوالکفل (بنی اسرائیل کے) کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک عورت کو بہکایا اور ساٹھ دینار دیئے، جب اس سے اپنی حاجت پوری کرنے لگے تو وہ روئی اور کانپنے لگی، تو انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی کہ خدا کی قسم میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور میں اس وقت بھی انتہائی ضرورت کے وقت ہی اس کو کر رہی ہوں۔

فرمایا کہ یہ سن کر ذوالکفل نادم ہوئے اور اس عورت سے اپنی حاجت پوری کیے بغیر ہی اٹھ گئے، اسی رات ان کی وفات ہوگئی، جب صبح ہوئی تو ان کے گھر کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا پایا گیا کہ تحقیق ذوالکفل کی مغفرت کردی گئی۔

یہ روایت غریب ہے سعید سے صرف اعمش نے اور ان سے صرف ابوبکر بن عیاش اور اسباط نے نقل کی ہے،

۵۷۴۲- حاملہ عورت کی فضیلت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق الصینی (غالباً چینی) قیس بن الربیع، ابی ھاشم، سعید بن جبیرؒ کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے (میرا خیال ہے کہ مرفوع) روایت کیا فرمایا کہ حاملہ عورت کا جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور اس کا دودھ نہ چھڑا لیا جائے تو وہ اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے کی طرح ہے، اگر اسی حالت میں وفات پا گئی تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔[1]

یہ روایت بھی غریب ہے۔ اس میں قیس کا تفرد ہے۔ قیس بن عبداللہ بن المبارک نے بھی نقل کیا ہے۔

۵۷۴۳- ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، ابن المبارک، قیس بن الربیع، ابی ھاشم، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت فرمایا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک حاملہ عورت کے لئے اس کے حمل سے لے کر بچے کی پیدائش اور دودھ چھڑانے تک ایسا ہی اجر ہے جیسا کہ اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے کا، لہٰذا اگر وہ اسی دوران وفات پا گئی تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔[2]

۵۷۴۴- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے ابواسمٰعیل الترمذی جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عمر بن ذر، ان کے والد، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرئیل کیا بات ہے ہم سے ملنے کیوں نہیں آئے جیسے کہ اکثر آتے ہو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ آیت ''ہم آپ کے رب کے حکم کے سوا نہیں اتر سکتے جو ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے'' (مریم ۶۴) نازل ہوئی تھی۔

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں ذر کا تفرد ہے۔ اور صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۷۴۵- عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اور ہمیں ابوبکر ابن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، سفیان ثوری، دونوں حضرات نے اعمش، سلم البطین، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون سا عمل ہے جو عشرۂ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے افضل ہو؟ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ وہ شخص (افضل ہے) جو اپنی جان اور مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا اور کچھ واپس نہ آیا۔

یہ روایت اعمش کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے سلمۃ بن کہیل، مخول اور حبیب بن ابی عمرہ نے مسلم البطین عن سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔ جبکہ ابواسحٰق السبیعی، الحکم بن عتیبہ، اعمش، قاسم بن ابی ایوب، مطرالوراق اور ابوجریر نے بھی سعید سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۶- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون سفیان، منصور ابن المعتمر، منھال بن عمرو، سعید بن جبیر اور

[1]، [2]۔ مجمع الزوائد ۴/۳۰۵، و کنز العمال ۴۵۱۵۹.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ حضرت حسن وحسینؓ کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ" ترجمہ..... میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان وجن سے بچنے کے لئے اور ہر مذموم نظر سے بچنے کے لئے۔ موسیٰ بن اعین نے سفیان سے جبکہ اعمش، منصور، اور زید بن ابی انیسہ نے منہال سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۵۷۴۷- محرم کی فضیلت..... ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عتبہ بن عبداللہ، ابوغانم سعدی یونس بن نافع، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا، محرم کو اس کے انہی دو کپڑوں میں غسل دو جن سے اس نے احرام باندھا تھا، اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اس کو اس کے انہی دو کپڑوں میں کفنا دو، اس کو خوشبو نہ لگاؤ، اور اس کے سر کو دھونی بھی نہ دو کیونکہ وہ قیامت کے دن اسی طرح احرام کی حالت میں پڑھتا ہوا اٹھے گا۔[۲]

عمرو سے سفیان، شعبہ، مسعر، ابن عیینہ، ابن جریج، ابوایوب الافریقی، ابن ابی لیلیٰ، حجاج، ابان بن یزید العطار، مطر الوراق، عمر بن عامر، حماد بن زید، محمد بن مسلم الطائی، عمرو بن الحارث، معقل بن عبیداللہ، قیس بن سعد، شبل بن عباد، عبدالوھاب بن مجاہد مقاتل بن سلیمان نے اور سعید سے عمرو اور ابن مجاہد کے علاوہ ایک جماعت مثلاً حبیب بن ابی ثابت وغیرہ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۵۷۴۸- حج کے دوران انتقال کرنے والوں کی فضیلت..... ہم سے محمد بن عمرو بن سلم نے حسن بن سھل بن سعید اور سکری نے اپنی اصل سے (میں نے یہ روایت انہی سے لکھی ہے) یحییٰ بن غیلان، عبداللہ بن بزیع، حسن بن عمارۃ حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص اپنی سواری سے گر پڑا اور اس کی وفات ہوگئی، لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور انہی دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے سر کو دھونی مت دو کیونکہ اس کو اسی طرح تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائیگا۔[۳]

سعید کی سند سے یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے، حکم، حماد بن ابی سلیمان، عطاء بن ابی السائب، فضیل بن عمرو معن الکندی، ابوبشر جعفر بن ایاس، ایوب سختیانی، قتادہ، مطر، حسام بن مصک، ابوالزبیر، ابراہیم بن حمزۃ قاسم بن ابی برہ، عبدالکریم الجزری، سالم الافطس نے سعید سے روایت کیا ہے۔

۵۷۴۹- حالات کی تحقیق کے بارے میں جنات کی روانگی ..... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن حیان المازنی، ولید الطیالسی، جبکہ معاذ بن المثنیٰ نے مسدد اور ابواسحٰق بن حمزہ نے احمد بن علی بن المثنیٰ، شیبان بن نوح بن فروخ، ابوعوانہ، ابی بشر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے جنات کے سامنے قرآن کریم پڑھا اور نہ ان کو دیکھا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سوق عکاظ کی طرف روانہ ہوئے، شیاطین کو اب آسمانوں سے مار پڑنے لگی تھی ان کے پیچھے شہاب ثاقب پھینکے جاتے تھے، چنانچہ جنات اور شیاطین واپس آ گئے، دوسرے شیاطین نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تو وہ بولے کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان اب رکاوٹ پیدا ہونے لگی ہے ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ دوسرے جنات بولے یقیناً کوئی ایسا

۱۔ صحیح البخاری ۴/۱۴۷. وسنن ابن ماجۃ ۳۵۲۵. والمصنف لعبد الرزاق ۹۲۶۰. وکنز العمال ۳۵۰۴، ۳۵۰۵، ۳۵۶۱، ۳۵۶۲، ۳۵۶۳، ۳۶۹۹، ۵۰۱۸.

۲۔ سنن النسائی ۴/۳۹. وکنز العمال ۱۱۹۶۵.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۲۰. وصحیح مسلم، کتاب الحج، ۹۳، ۹۴، ۹۶، ۹۷، ۹۹. وفتح الباری ۴/۵۲.

واقعہ ہوا ہے جو تمہارے اور آسمانی اطلاعات کے درمیان رکاوٹ بن گیا ہے، روانہ ہو جاؤ زمین کے مشرق و مغرب کی طرف اور دیکھو کہ یہ کیا معاملہ ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان ہوا ہے۔

چنانچہ تمام جنات و شیاطین پوری دنیا میں پھیل گئے اور معلومات حاصل کرنے لگے، چنانچہ ایک گروپ جو تہامہ کی طرف روانہ ہوا جہاں جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سوق عکاظ کے ارادے سے ایک کھجور کے درخت کے نیچے فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے لہٰذا جب ان جنات نے فجر کی نماز میں پڑھا جانے والا قرآن سنا تو اس کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کی اور بولے خدا کی قسم یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن رہ ہے چنانچہ وہ اسی وقت اپنی قوم کی طرف واپس روانہ ہوئے اور کہا کہ ہم نے نہایت عجیب و غریب قرآن سنا، جو نیک بختی کی طرف راہنمائی کرتا ہے لہٰذا اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم ﷺ کی طرف وحی فرمائی "کہہ دیں کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے اس کتاب کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا" (سورۃ الجن ۱)

یہ روایت صحیح متفق علیہ، بخاری نے مسدد عن ابی عوانہ اس کی تخریج کی ہے۔

۵۷۴۹- ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے جعفر بن محمد الصائغ، عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد، اسمٰعیل بن سمیع، مسلم البطین، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سنا اس کو اللہ تعالیٰ سنائیں گے اور جس نے دیکھا اس کو اللہ تعالیٰ دکھائیں گے۔[۱]

یہ روایت صحیح ہے۔

۵۷۵۰- **درندوں اور وحشی پرندوں کی حرمت**..... ہم سے ابوبکر بن الخلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سعید بن عروبہ، علی بن الحکم، میمون بن مہران اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ہر ایسے جانور کے کھانے سے منع فرمایا جس کے چیر پھاڑ کرنے والے دانت ہوں اور ہر ایسے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے جس کے پنجے ہوں۔[۲]

۵۷۵۱- **اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی**..... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحٰق الضبی، قیس بن الربیع، حبیب بن ابی ثابت نے سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابن آدم! جب بھی تو نے مجھ سے دعا کی اور مجھ سے رجوع کیا میں نے وہ سب معاف کر دیا جو تجھ پر تھا، اگر تو مجھ سے پوری زمین کی مقدار بھر خطائیں لے کر مجھ سے ملے گا تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر تجھ سے ملوں گا بشرطیکہ تو نے میری ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو اگر تیری خطائیں آسمان تک بھی جا پہنچیں اور تو نے مجھ سے معافی مانگ لی تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔[۳]

یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف قیس کی سند سے لکھا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۳۰. ۹/ ۸۰. وصحیح مسلم، کتاب الزھد ۴۷، وفتح الباری ۱۳/ ۱۲۸.

۲۔ سنن الترمذی ۱۴۷۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۴۷، ۱۹۴، ۲۴۴، ۲۸۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۳۹، ۳۷۳، والمستدرک ۲/ ۴۰. والسنن الکبری للبیھقی ۱/ ۲۵. ۵/ ۳۳۸، ۹/ ۳۱۵.

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۱۵. ومشکاۃ المصابیح ۲۳۳۶. واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۱۷۷. وکشف الخفا ۲/ ۲۱۷. والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۵۱، ۱۲۷.

۵۷۵۲- جنت میں والدین کا ساتھ...... ہم سے ابومحمد بن احمد نے محمد بن ابی شیبہ، جبارہ بن المغلس، قیس بن الربیع، عمرو بن مرہ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی اولاد بھی اسی درجہ میں ہوگی جس میں وہ خود ہوگا اگر چہ عمل میں اس سے کم ہی کیوں نہ ہو تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی "ہم انکی اولاد کو بھی ان تک پہنچادیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے (الطور:۲۱) پھر فرمایا کہ ہم نے آباء کا حصہ کم نہیں کیا اولادوں کے حصے کی وجہ سے[1]

۵۷۵۳- اللہ کا رنگ...... ہم سے قاضی ابومحمد نے عبداللہ بن الصباح، عبداللہ بن عمرو بن ابان، زیاد بن عبداللہ، عطاء، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آپ کا رب بھی رنگ لگاتا ہے؟ ہاں ایسا رنگ جو کبھی خراب نہیں ہوتا، سرخ اور زرد اور سفید[2]

۵۷۵۴- انبیاء پر ایمان لانے والوں کی تعداد...... ہم سے محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے ابواسمٰعیل الترمذی، محمد بن صلت، ابوکدینہ یحییٰ بن المھلب، حصین، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے امتوں کو پیش کیا گیا، بعض انبیاء ایسے تھے جن کے ساتھ پوری پوری قوم تھی اور بعض کے ساتھ ایک دو افراد ہی تھے[3]
سعید اور حصین سے یہ روایت غریب ہے، ہم نے صرف ابوکدینہ سے لکھی ہے۔

۵۷۵۵- جمعہ کی پہلی اذان...... ہم سے ابراہیم بن احمد بن حصین نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، اسمٰعیل بن ابی الحکم الثقفی (یہ ثقہ تھے) عاصم بھی مضرس النصری (بنونصر بن معاویہ سے تھے) جبلہ بن سلیمان، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی اذان کو اس لئے مقرر کیا گیا تا کہ نمازیوں کے لئے نماز میں پہنچنا آسان ہو جائے جب تم اذان سنو تو اچھی طرح وضو کرو اور تکبیر اولیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ نماز کا ایک حصہ اور مکملات میں سے اور رکوع اور سجدے میں امام سے آگے نہ بڑھا"[4]

۵۷۵۶- مسح علی الخفین...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی کوفہ میں، جبارہ ابن المغلس، ایوب، جابر، مسلم اعور، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسافر کے لئے مسح کی مدت تین دن رات تک ہے اور مقیم کے لئے ایک دن رات تک۔[5]

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۲/۷۴۳.

۲۔ مجمع الزوائد ۵/۱۲۸، والدر المنثور ۵/۲۵۹، وتفسیر ابن کثیر ۶/۵۳۰.

۳۔ مسند الامام احمد ۱/۴۰۱، ۴۲۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۵، ۲۳/۱۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۴۰۵. وفتح الباری ۱۰/۱۵۵، ۲۱۱. وانظر ایضا: صحیح البخاری ۴/۱۹۲، ۷/۱۶۳، ۱۷۴، ۸/۱۴۰. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷۴. والمستدرک ۴/۵۷۷.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۲. ومجمع الزوائد ۱/۳۳۱. وکنز العمال ۲۱۰۲۵. ولسان المیزان ۳/۹۹۰.

۵۔ مسند ابی عوانہ ۱/۲۶۲. وسنن ابی داؤد ۱۵۷. وشرح السنۃ ۱/۴۶۲. وتاریخ اصبھان للمصنف ۲/۳۴۸. ونصب الرایۃ ۱/۱۷۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۴. ومجمع الزوائد ۱/۲۵۹.

یہ روایت بھی غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھا ہے۔

۵۷۵۷- جنت کی خوشخبری...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے ابراہیم بن اسحق الحربی شریح بن النعمان، خلف بن خلیفہ، ابی ھاشم الرمانی، سعید بن جبیر نے حضرت عباسؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کیا فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے جنتی مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں نبی، صدیق، شہید، مولود اور وہ شخص جو اپنے بھائی سے صرف اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرنے جائے۔[1]

یہ روایت بھی غریب ہے، سعید سے ابو ھاشم وغیرہ کا تفرد ہے۔

۵۷۵۸- ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، محمد بن ابی نعیم، سعید بن زید، عمرو بن بن خالد، ابی ھاشم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۵۹- موت کے وقت پڑھنے کی دعا...... ہم سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی، جبکہ جعفر بن محمد بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، موت کے وقت ایک گھبراہٹ ہوتی ہے لہٰذا جب تمہیں اپنے مسلمان بھائی کی وفات کی خبر پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم اکتبه فی المحسنین واجعل کتابه فی علیین واخلف علی عقبه فی الاخرین اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ[2]۔

یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں قیس کا ابی ھاشم سے تفرد ہے۔

۵۷۶۰- ہم سے سلیمان بن احمد نے فضیل بن محمد الملطی، موسیٰ بن داؤد اور قیس نے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۶۱- ابوبکر صدیقؓ میرے ساتھی ہیں...... ہم سے ابوبکر بن خلاد اور احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سنان ابوعبیدہ العصفری، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر میرے ساتھی ہیں اور غار میں ہمدم و مونس ہیں، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے علاوہ ابوبکر کے دروازے کے بند کردو۔[3]

یہ روایت سعید، طلحہ اور مالک کی سند سے غریب ہے۔

۵۷۶۲- حضرات شیخین کی مثال...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے محمد بن یونس الشامی، ابوعامر العقدی، رباح بن ابی معروف، سعید بن عجلان، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو تم جیسے فرشتوں کے بارے میں نہ بتاؤں اور تم جیسے انبیاء کے بارے میں نہ بتاؤں جیسے حضرت ابراہیم

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۴۷/۱۔ والکبیر ۱۴۰/۱۹۔ ومجمع الزوائد ۲۱۲/۳، ۱۷۳/۸۔ وأمالی الشجری ۱۵۱/۲۔ والمطالب العالیة ۲۵۹۲۔ والترغیب والترھیب ۵۶/۳۔ والاحادیث الصحیحة ۲۸۷۔ والدر المنثور ۱۵۳/۲۔ وکنز العمال ۲۴۷۲۰۔ ۴۳۵۰۵۔

۲۔ کتاب الجنائز ۷۸۔ وسنن أبی داؤد ۳۱۷۴۔ ومسند الامام أحمد ۲۱۹/۳۔ والسنن الکبری للبیھقی ۲۶/۴۔ ومشکاة المصابیح ۱۶۴۹۔ والمصنف لابن أبی شیبة ۳۵۷/۳۔

۳۔ مجمع الزوائد ۴۲/۹۔ وفتح الباری ۱۱۰/۷۔ وکشف الخفا ۳۲/۱۔ وکنز العمال ۳۲۵۴۹۔

علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرا اتباع کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو غفور رحیم ہے اور اے عمر! فرشتوں میں تم جیسے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جو اللہ کے دشمنوں پر نہایت سختی اور تکلیف لے کر آتے ہیں اور انبیاء میں تم جیسے حضرت نوح علیہ السلام تھے، پھر فرمایا ''اور پھر نوح نے دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو زمین پر بسا نہ رہنے دے۔ اگر تو ان کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہو گی'' (سورۃ نوح: ۲۶-۲۷)[ا]

یہ روایت غریب ہے اس میں رباح کا ابن عجلان سے تفرد ہے۔

۵۷۶۳- حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ موسی بن مسعود، ابراہیم بن طہمان، عطاء بن السائب، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوۃ والسلام اپنی جائے نماز میں پڑھنے کھڑے ہوئے تو اپنے سامنے ایک پودا اگا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ پودے نے کہا الخرنوب، پھر پوچھا کہ تمہیں کس مقصد کے لئے اگایا گیا ہے؟ عرض کیا اس گھر کو برباد کرنے کے لئے پھر آپ علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اے اللہ جنات پر میری موت کو پوشیدہ فرما دیجئے تاکہ انسانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے۔ چنانچہ آپ نے اپنا عصا زمین میں گاڑا اور اس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے (اور اسی حالت میں آپ علیہ السلام کی وفات ہو گئی) پھر آپ کے عصا کو دیمک نے کھا لیا تو کھوکھلا ہونے کی وجہ سے عصا حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت گر پڑا دیمک کو آپ علیہ السلام کا جسم کھانے سے روک دیا گیا تھا اور جنات اردگرد کام کر رہے تھے چنانچہ انسانوں کو معلوم ہو گیا کہ اگر جنات غیب جانتے ہوتے تو طویل عرصے تک تکلیف میں مبتلا نہ ہوتے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ اس طرح پڑھا کرتے تھے، چنانچہ جنات نے دیمک کا شکر ادا کیا۔ چنانچہ دیمک جہاں کہیں ہوتا جنات اس کو پانی پہنچاتے ہیں۔

یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں عطا کا تفرد ہے۔

۵۷۶۴- یہودی وفد سے گفتگو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عبداللہ بن الولید العجلی، بکیر بن شہاب، اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ یہودیوں کا ایک وفد جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم! ہم آپ سے چند باتیں پوچھتے ہیں اگر آپ نے ہمیں ٹھیک ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ کا اتباع کریں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے اور آپ پر ایمان لائیں گے، فرمایا کہ جو وبال وغیرہ یہودیوں نے اپنے اوپر لینا تھا لے لیا اور کہا کہ جو کچھ ہم کہیں گے اس پر اللہ تعالیٰ کو وکیل بناتے ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا بتایئے نبی کی کیا علامات ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ بتایئے کہ لڑکی کیسے پیدا ہوتی ہے اور لڑکا کیسے پیدا ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں کا پانی ملتا ہے تو اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اور اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آ جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ یہودیوں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ کہا۔

یہود...... ہمیں رعد یعنی بجلی کی کڑک کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جس کی ذمہ داری بادلوں کا انتظام ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق اس انتظام کو سنبھالتا ہے۔

یہود...... تو یہ کڑک کی آواز کیا ہوتی ہے جو سنائی دیتی ہے؟

ا۔ الدر المنثور ۳۰۲/۳، وکنز العمال ۳۲۲۹۵، ۳۶۱۱۸.

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس فرشتے کی بادلوں کو ڈانٹنے کی آواز ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کا کام پورا ہو جاتا ہے۔
یہود...... آپ نے سچ کہا۔
یہود........ اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے کس چیز کو حرام قرار دیا؟
جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دیہات میں رہتے تھے کہ بیمار ہو گئے لیکن انہیں اپنے مناسب چیزوں میں اونٹ کا گوشت اور دودھ کے علاوہ کچھ نہیں ملا اس لیے ان دونوں چیزوں کو حرام قرار دیا۔
یہود...... آپ نے سچ کہا۔
یہود...... ہمیں بتائیے کہ آپ کے پاس فرشتوں میں سے کون آتا ہے؟ کیونکہ کوئی نبی ایسا نہیں جس کے پاس ایک فرشتہ رسالت اور وحی لے کر نہ آتا ہو؟ لہٰذا آپ کے پاس کون آتا ہے؟ بس یہی آخری سوال ہے۔
جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل۔
یہود...... یہی جو جنگ اور قتال لے کر آتا ہے، یہی ہمارا دشمن ہے اگر آپ ان کے بجائے میکائیل کا نام لیتے تو ہم آپ کا اتباع کرتے کیونکہ یہی بارش نازل کرتا ہے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی''' کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو اس نے تو یہ کتاب خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے''(البقرۃ:۹۷) [redacted]
سعید کی روایت سے یہ غریب ہے، اس میں بکیر کا تفرد ہے۔

۵۷۶۵-لوحِ محفوظ... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، ابراہیم بن یوسف زیاد بن عبداللہ، عبدالملک بن سعید بن جبیر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔
جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ ہے جو سفید سونے کی بنی ہوئی ہے۔
اس کے صفحات سرخ یاقوت کے ہیں، اس کا قلم نور کا ہے اور اس کی کتاب بھی نور کی ہے اللہ تعالیٰ اس میں ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ دیکھتے ہیں جسے تخلیق کرنا ہو تخلیق کرتے ہیں جسے رزق دینا ہوا سے رزق دیتے ہیں، کسی کو زندگی دیتے ہیں کسی کو موت، کسی کو عزت دیتے ہیں کسی کو ذلت، (گویا کہ) جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔
سعید بن جبیر اور ان کے بیٹے عبدالملک کی سند سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھی ہے۔

۵۷۶۶-آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے...... ہم سے عبداللہ بن جعفر بن احمد نے اسمٰعیل بن عبداللہ حسن بن ربیع، ابوالاحوص، عمار بن زریق، عبداللہ بن عیسی، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ ﷺ نے اوپر آسمان کی طرف ایک آواز سنی، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان پر جو آج کھولا گیا ہے اور آج کے علاوہ کبھی نہیں کھولا گیا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے اور یہ فرشتہ بھی صرف آج ہی نازل ہوا ہے۔
اس فرشتے نے پہنچ کر سلام کیا اور عرض کیا دو سورتوں کی خوشخبری وصول کیجئے، یہ دو سورتیں ایسی ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) فاتحۃ الکتاب، (۲) اور سورہ بقرہ کی آخری آیات آپ نے ان میں سے جو حرف بھی پڑھا آپ کو دے دیا گیا امام مسلم نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

۵۷۶۷-حجراسود کی گواہی: ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ سلیمان بن حرب ،حماد بن سلمہ عبداللہ بن عثمان خیثم ،سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حجراسود قیامت کے دن اس طرح ہوگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور بولنے کے لئے زبان بھی ہوگی جس نے بھی اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا اس کی گواہی دے گا۔

۵۷۶۸-اھل بیت کی فضیلت......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ ،مسلم بن ابراہیم ،حسن بن ابی جعفر ،ابی الصہباء ،سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہو گیا بچ گیا اور جو اس سے پیچھے رہا غرق ہو گیا۔[1]
حدیث غریب ہے ،ہم نے صرف اسی سند سے لکھا ہے۔

۵۷۶۹-علامات قیامت......ہم سے قاضی ابواحمد بن ابراہیم نے حسن بن علی بن زیاد اور عبداللہ بن محمد العمری نے جبکہ سلیمان بن احمد نے علی بن المبارک الصنعانی ،اسمٰعیل بن ابی اویس ،ذر بن عبدالرحمٰن ابن اردن ،محمد بن سلیمان بن والبہ ،سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک فحاشی اور بخل ظاہر نہ ہو جائے اور امانت دار خیانت نہ کرے اور خائن کے پاس امانت نہ رکھوائی جانے لگے۔[2]
وعول ھلاک ہو جائیں اور تحوت غالب ہو جائیں۔
عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ دعول اور تحوت کیا ہیں؟ فرمایا دعول سے مراد لوگوں کے سردار ہیں اور تحوت سے مراد وہ گرے پڑے لوگ ہیں جو لوگوں کے قدموں تلے ہوتے ہیں۔

۵۷۷۰-ایک جہنمی کی برائی......ہم سے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ ،محمد بن حمزہ بن نصیر (اھواز کے قصہ گو) اسحٰق بن ابی اسرائیل ،ابوعبیدۃ الحداد ،ہشام بن حسان ،محمد بن شبیب ،جعفر بن ابی وحشیہ ،اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس مسجد میں ایک لاکھ افراد یا ان سے بھی زیادہ ہوا اور ایک جہنمی ہوا اور وہ سانس لے لے تو اس کی سانس مسجد اور اس میں موجود ہر چیز کو جلا ڈالے گی۔[3]
سعید سے غریب ہے اس میں ابوعبیدہ بن ہشام کا تفرد ہے۔

۵۷۷۱-ہمیں کس بات کی پیروی کرنی چاہیے......ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ نے محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی ،محمد بن طریف ،زیاد ابن حسن فرات ،ان کے والد ،ان کے دادا فرات ،سعید بن جبیر کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ ابن عتبہ نے عبداللہ بن زبیر کو خط لکھا تھا کہ ،امابعد آپ نے مجھ سے دادا کا مسئلہ پوچھنے کے لئے خط لکھا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں نے اپنے رب کے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳۷. ۳۸، والمستدرک ۲/۳۴۳. والکنی للدولابی ۱/۷۶. ومجمع الزوائد ۹/۱۶۸. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/۱۵۱. ۱۵۶. والدر المنثور ۳/۳۳۴.
۲۔ مجمع الزوائد ۷/۳۲۴.
۳۔ العلل المتناھیۃ ۲/۴۵۵. والمطالب العالیۃ ۴۶۶۷. وکنز العمال ۳۹۵۴۰. وتفسیر ابن کثیر ۴/۱۳۰.

علاوہ کسی اور کو اپنا خلیل (گہرا دوست) بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن وہ میرے دینی بھائی اور غار میں میرے ساتھی، ہیں اور بے شک حضرت ابوبکر صدیقؓ (سسر ہونے کی وجہ سے) آپ ﷺ کے لئے والد کی طرح تھے چنانچہ سب سے زیادہ مناسب بات جس کی ہمیں پیروی کرنی چاہیے وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول ہی ہے۔[1]

۵۷۷۲- بد بخت ترین لوگ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ہیثم بن خلف، محمد بن جمیل، سلمۃ بن الفضل، محمد بن اسحٰق، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت تین آدمی ہیں (۱) قوم ثمود کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا، (۲) اور حضرت آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، زمین پر جب کبھی بھی خون بہایا جائے گا تو اس کا گناہ اس کو بھی ہوگا، کیونکہ یہی وہ شخص ہے جس نے اس طریقہ کار کی بنیاد ڈالی تھی۔[2]

۵۷۷۳- حضرت عبداللہ کے بھتیجے سے ناراضگی...... ہم سے حسن بن محمد بن کیسان، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، جبکہ علی بن ھارون نے جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، عبدالوھاب الثقفی، ایوب سختیانی، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عبداللہ بن المغفلؓ سے روایت کیا فرمایا کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ایک طرف ان کا بھتیجا بیٹھا ہوا تھا، کہ اس نے کنکر سے کسی کو مارا، تو انہوں نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس (یعنی پتھر کنکر وغیرہ) سے کوئی شکار بھی نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس سے دشمن کو مارا جاتا ہے، کیونکہ یہ دانت توڑتا اور آنکھ پھوڑتا ہے۔[3]

فرمایا کہ لیکن اس کے بعد ان کے بھتیجے نے پھر یہی حرکت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں تجھے بیان کر رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو پھر بھی یہی حرکت کر رہا ہے، میں تجھ سے کبھی بات نہ کروں گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۷۷۴- آپ ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابی بشر سے بیان کیا کہا میں نے سعید بن جبیر کو حضرت ابی موسیٰؓ سے روایت کرتے سنا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت میں سے جس نے بھی میرے بارے میں سنا خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی اور وہ مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ جہنمی ہوگا۔[4]

۵۷۷۵- گمشدہ شکار کا حکم...... ہم سے اسی سند سے سعید بن جبیر نے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور اگلے دن وہ شکار مجھے میرے تیر کے ساتھ ملتا ہے (کیا کروں)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنا تیر شکار کے جسم میں پاؤ اور علم ہو جائے کہ وہ تمہارے تیر سے ہی مرا ہے۔ اور کسی درندے کے کوئی اثرات نہ ہوں تو تم یہ شکار کھا سکتے ہو۔[5]

۱۔ صحیح البخاری ۴/۵، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۱، وفتح الباری ۷/۱۷، ۸/۱۴۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۷/۱۴ـ ۲۹۹. وکشف الخفا ۱/۱۴۵. والدر المنثور ۲/۲۷۶. کنز العمال ۴۳۰۵۹. ولم یذکر الثالث فی الحدیث فی هذه الروایة.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصید ۵۶.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ۷۰. ومسند الامام أحمد ۴/۳۱۷، ومسند أبی عوانه ۱/۱۰۴.

۵۔ مسند الامام احمد ۴/۳۷۷. وسنن ابن ماجة ۳۲۱۳. وسنن النسائی ۷/۱۹۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۹۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۵/۳۷۲.

۵۷۷۶- ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ سلیمان بن احمد نے ابوزرعہ الدمشقی، آدم بن ابی ایاس، شعبہ عبدالملک بن میسرۃ، سعید بن جبیر کی سند سے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں تیر سے شکار کرتا ہوں، پھر اسے ڈھونڈتا ہوں تو مجھے ایک رات کے بعد ملتا ہے (کیا کروں)؟ فرمایا کہ اگر شکار کے جسم میں تمہارا تیر ہے اور تمہارے شکار کو کسی درندے نے نہیں چھیڑا تو تم کھا سکتے ہو۔[1]

۵۷۷۷- حفاظت زبان:..... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، سھل بن محمود، حماد بن زید، ابی الصہباء اور سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت کیا وہ مرفوعاً فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو ابن آدم کے جسم کے تمام اعضاء زبان سے منت سماجت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تجھے اپنے معاملے میں اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تو ٹھیک رہی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

۵۷۷۸- خشک منی کو کھرچ دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے..... ہم سے جعفر بن محمد الاحمسی نے ابوحصین الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، قیس بن ربیع، حکیم بن جبیر، اور سعید بن جبیر کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں منی کو آپ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیتی تھی آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

۵۷۷۹- حضرت حسان کو برا کہنے کی ممانعت؟..... ہم سے ہمارے والد نے جعفر بن عمر بن القاسم النہاوندی، محمد بن حمید، نعیم بن میسرۃ، ابوعمرو النحوی، ابی اسحٰق السبیعی اور سعید بن جبیر کی سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ حسان بن ثابت کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ انہوں نے زبان اور ہاتھوں سے آپ ﷺ کی مدد کی ہے عرض کیا گیا کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کے لئے اللہ نے ایسا ایسا تیار کر رکھا ہے؟ فرمایا کہ ان کے عذاب کے لئے ان کا نابینا ہو جانا ہی کافی ہے۔

(۲۷۷) عامر بن شراحیل الشعبی[2]

زبردست فقیہ، زبردست عالم، صوفی کامل، شیخ اکمل امام ابوعمرو عامر بن شراحیل الشعبی۔

اوامر پر سختی سے عمل پیرا، منہیاتؒ سے مکمل پرہیز کرنے والے اور تکلفات سے دور تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے تصوف کے بارے میں فرمایا کہ تصوف دل کو ملاوٹ سے پاک کر دیتا ہے اور بکھرے ہوئے خیالات کو سمیٹ کر ذات باری تعالیٰ میں یکسو کر دیتا ہے۔

۵۷۸۰- ہم عصر بزرگوں کی رائے..... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے والد جبکہ ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل کی سند سے عاصم سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے حسن بصری کو امام شعبی کی موت کی اطلاع دی تو فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ ان کا یقیناً اسلام میں بڑا مقام تھا۔

۵۷۸۱- ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، المفضل بن غسان الغلابی، جعفر بن عون، عبداللہ بن اشـ بن سوار، ان کے والد سے

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۰۷. ومسند الامام احمد ۹۶/۳. ومشکاۃ المصابیح ۴۸۳۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۶/۲۴۶/ ۲۵۶. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۵۰۳. ۶/ ۲۹۶۱. والجرح ۶/ت ۱۸۰۲. وتاریخ بغداد ۲۲۷/۱۲. والجمع ۳۷۷/۱. والکاشف ۲/ت ۲۵۵۳. وسیر النبلاء ۲۹۴/۴. وتہذیب التہذیب ۶۵/۵. وتہذیب الکمال ۳۰۴۲. (۲۸/۱۴)

روایت کیا فرمایا کہ جب امام شعبیؒ کا انتقال ہو گیا تو میں بصرہ میں حسن بصری کے پاس آیا اور کہا اے ابو سعید! امام شعبی کا انتقال ہو گیا۔ تو فرمایا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اگرچہ وہ بڑی عمر والے تھے بڑے علم والے تھے بہر حال اسلام میں ان کا مقام بہت بڑا تھا، پھر میں محمد بن سیرین کے پاس آیا اور کہا کہ ابوبکر، امام شعبیؒ کا انتقال ہو گیا ہے تو انہوں نے بھی یہی فرمایا جو حسن بصری نے فرمایا تھا۔

۵۷۸۲-ابن سیرین کی رائے......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن احمد بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، علی بن مسہر، اشعث بن سوار، ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں جب کوفہ آیا تو یہاں امام شعبی کا حلقہ بہت بڑا تھا حالانکہ اس وقت صحابۂ کرام بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ [redacted]

۵۷۸۳-عاصم بن سلیمان کی رائے......ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، منجاب، علی بن مسہر، عاصم بن سلیمان سے روایت کیا فرمایا میں نے اھل کوفہ، اھل بصرہ، اھل حجاز اور دنیا بھر کی احادیث کا امام شعبی سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

۵۷۸۴-ابومجلز کی رائے...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابواسامہ، ثابت بن زید، سلیمان التیمی اور ابومجلز کی سند سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے شعبی سے بڑا کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔

۵۷۸۵-ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، مفضل بن غسان الغلابی، ان کے والد، ابو بحر الکراوی، سلیمان التیمی سے بیان کیا کہ ابو مجلز نے کہا کہ تم امام شعبی کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۵۷۸۶-ابوحصین کی رائے......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان، یوسف بن یعقوب، ابوبکر بن عیاش ابی حصین سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے زیادہ بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

۵۷۸۷-فقیہ کون ہے؟......ہم سے محمد بن احمد، محمد بن عثمان، یوسف بن موسیٰ، جبکہ ابواحمد محمد بن احمد نے احمد ابن العباس العدوی، اسمٰعیل بن سعید، حکام، عیسیٰ بن معاذ، لیث سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے مسئلہ پوچھا تو وہ مجھ سے پہلو تہی کرتے اور ناگواری کا اظہار کرتے تو میں نے کہا، اے علماء کے گروہ! اے فقہاء کے گروہ تم ہم سے اپنی احادیث روایت کرتے ہو اور جب ہم مسئلہ پوچھیں تو ناگواری کا اظہار کرتے ہو تو امام شعبی نے فرمایا اے علماء کے گروہ! اے فقہاء کے گروہ! ہم فقیہ ہیں نہ عالم، بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں کہ ہم نے حدیث سنی اور جو سنا تم سے بیان کر دیا۔ فقیہ تو صرف وہ ہے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں میں ورع سے کام لے، اور عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

۵۷۸۸-عالم کون ہے؟......ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن الحکم، یعقوب الدورقی، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول سے روایت کیا کہ ایک شخص نے امام شعبی کو مخاطب کیا اور کہا اے عالم! تو امام شعبی نے جواب دیا کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

۵۷۸۹-ہم سے احمد بن اسحٰق نے حسن بن ھارون بن سلیمان، ابومعمر، سفیان، مالک بن مغول سے بیان کیا کہ کسی نے امام شعبی سے کہا اے عالم تو امام شعبی نے کہا کہ میں عالم نہیں ہوں اور مجھے کوئی عالم دکھائی بھی نہیں دیتا البتہ ابوحصین نیک آدمی ہیں۔

۵۷۹۰-شعبی سے درخواست......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے ابوعبداللہ القاضی، عمر ابن شیبہ، اصمعی سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ امام شعبی اور اخطل خلیفہ عبدالملک کے پاس جمع ہوئے، جب وہاں سے روانہ ہوئے تو اخطل نے شعبی سے کہا کہ اے شعبی! میرے ساتھ

نرمی کا معاملہ کریں آپ تو کئی کئی برتنوں سے پیتے ہیں اور میں ایک ہی برتن سے پیتا ہوں۔ (یعنی میں نے ایک ہی جگہ سے علم حاصل کیا ہے، اور آپ نے کئی جگہ سے۔

۵۷۹۱-ہم سے ابو احمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ العدوی، اسمٰعیل بن سعید، قاسم بن الحکم، سفیان، بیان نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آیت "یہ لوگوں کے لئے بیان صریح اور اھل تقویٰ کے لئے ھدایت اور نصیحت ہے" (آل عمران: ۱۳۸) کے ذیل میں بیان کیا ہے لوگوں کے لئے اندھے پن سے راہنمائی ہے گمراہی سے بچنے کے لئے اور وعظ و نصیحت ہے جہالت سے بچنے کے لئے۔

۵۷۹۲-قرآن کریم پر جھوٹ...... ہم سے ابو احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل، جریر، بیان، شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جس نے قرآن کریم کے بارے میں جھوٹ بولا اس نے اللہ کے بارے میں جھوٹ بولا۔

۵۷۹۳-خطیبوں کے لئے لمحۂ فکر...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابن اسحٰق، حسین المروزی، ابن المبارک اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ کوئی خطیب ایسا نہیں جس پر اس کا خطبہ پیش نہ کیا جائے۔

۵۷۹۴-آخرت کی ضمانت...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، ابو اسحٰق کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جس کسی نے بھی دنیا اللہ کے لئے کچھ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں وہ دیں گے جو اس کے لئے بہتر ہوگا۔

۵۷۹۵-سود اور شک کو چھوڑ دو...... ہم سے محمد بن احمد بن موسیٰ اسمٰعیل بن سعید، محمد بن عبید کی سند سے خالد بن دینار سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سود اور شک کو چھوڑ دو اور وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔

۵۷۹۶-دوسروں کے لئے نصیحت اپنے لئے فضیحت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن حفص، سفیان اور اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا، امام شعبی نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والی ایک قوم جہنمیوں کی ایک قوم کو جھانک کر دیکھے گی اور پوچھے گی کہ تم جہنم میں کیسے آپہنچے حالانکہ ہم تو تمہارے سکھائے ہوئے اعمال کر کے جنت میں آپہنچے ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم سکھاتے ضرور تھے لیکن خود عمل نہ کرتے تھے۔

۵۷۹۷-قیامت کی درجہ بدرجہ آمد...... ہم سے محمد بن عبداللہ الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی نے بیان کیا فرمایا کہ لوگ طویل عرصے تک دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر دینداری ختم ہو جائے گی، پھر مروت کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر مروت بھی ختم ہو جائے گی، پھر طویل عرصے تک حیاء کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور حیا بھی ختم ہو جائے گی پھر لوگ خوف اور خواہش کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد وہ چیز آجائے گی جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی (یعنی قیامت)۔

۵۷۹۸-ہم سے حسن بن حسن بن علی بن سعید نے ابن درید، السکن بن سعید، عباس ابن ہشام، ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ امام شعبی فرمایا کرتے تھے کہ لوگ زندگی گزاریں گے...... پھر مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۵۷۹۹-ہم سے محمد بن عبداللہ بن الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ لوگ ایک طویل عرصے تک دین داری کے ساتھ زندگی گزاریں گے پھر دینداری ختم ہو جائے گی، پھر لوگ مروت کے ساتھ

زندگی گزاریں گے پھر مروت بھی ختم ہو جائے گی پھر لوگ خوف اور خواہش کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد وہ ہوگا جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔

۵۸۰۰-ہم سے حسن بن علی بن سعید نے ابن درید، السکن بن سعید، العباس بن ہشام، ان کے والد سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ لوگ زندگی گزاریں گے پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۵۸۰۱-ہم سے محمد بن عبداللہ الکاتب نے حسن بن علی الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابن عباس کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ عرب کہا کرتے تھے کہ جب کسی شخص کی اچھائیاں اور برائیاں برابر ہیں تو وہ شخص صبر وضبط والا ہے اور اگر اس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر غالب ہیں تو پھر وہ شخص بے شرم اور بدچلن ہے۔

۵۸۰۲-**قضاء کا اصول**......ہم سے محمد بن عبداللہ نے حسن بن علی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، نے مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ میں شریح کے پاس تھا کہ ایک عورت اور ایک مرد لڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ وہ عورت رو رہی تھی اور اس کے آنسو بہہ رہے تھے، میں نے کہا، اے ابوامیہ میرا خیال ہے کہ یہ عورت مظلوم ہے تو قاضی شریح نے فرمایا کہ اے شعبی! حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی عشاء کے وقت اپنے والد کے پاس روتے ہوئے ہی آئے تھے۔

۵۸۰۳-**آخرت کی فکر**......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، سفیان، ابن ابجر اور زبید کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ مجھ پر کوئی بوجھ ہو نہ مجھے کچھ ملے۔

۵۸۰۴-ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، یحییٰ بن یمان، مالک بن مغول نے شعبی سے روایت کیا فرمایا اے کاش کہ میں نے علم بالکل نہ حاصل کیا ہوتا۔

۵۸۰۵-**حسن نیت**......ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن یحییٰ المروزی، ابوبلال الاشعری، عیسیٰ بن یونس، اسمٰعیل بن ابی خالد سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی کو فرماتے سنا فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ بڑے اجر والا کوئی نہیں جس نے اس نیت سے اپنی اولاد کے لئے مال چھوڑا کہ وہ لوگوں سے مانگنے سے بچیں۔

۵۸۰۶-**حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فکر آخرت**......ہم سے عبداللہ بن محمد نے علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ابن المبارک، ابوجعفر، اور مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جب قیامت کا ذکر کیا جاتا اور آپ علیہ السلام شدت غم سے چیخ پڑتے اور فرماتے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ابن مریم کے سامنے قیامت کا ذکر کیا جائے اور وہ خاموش رہے۔

۵۸۰۷-**اہل باطل کے غلبے کی وجہ**......ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، عطاء بن السائب کی سند سے شعبی سے نقل کیا فرمایا کہ جب بھی کسی امت میں اپنے نبی کے بعد اختلاف ظاہر ہوا تو اس کی امت کے اہل باطل اہل حق پر غالب آگئے۔

۵۸۰۸-**فائدہ مند سفر**......ہم سے محمد بن احمد بن موسیٰ نے اسمٰعیل بن سعید، جعفر بن عون، فرات بن خالد اور عیسیٰ الحناط کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا اگر کوئی شخص انتہاء شام سے انتہاء یمن تک کا سفر کرے اور کوئی ایسا مفید کلمہ سیکھ لے جو اس کو آئندہ عمر میں فائدہ

دے تو میرا خیال ہے کہ اس کا سفر ضائع نہیں ہوا۔

۵۸۰۹-علم کا انتخاب ......ہم سے احمد بن اسحٰق نے احمد بن الحسین الانصاری، احمد بن شیبان، عبدالرحمٰن بن مغیرہ اور مجالد کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ علم بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہے لہٰذا ہر چیز میں سے اس کا بہترین اور اچھا علم لے لو۔ پھر یہ آیت پڑھی "اور جنہوں نے اس سے اجتناب کیا کہ بتوں کو پوجیں اور خدا کی طرف رجوع کیا ان کے لئے بشارت ہے، تو میرے بندوں کو بشارت سنا دو جو بات کو سنتے اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں" (الزمر:۱۷-۱۸) احمد بن شیبان کہتے ہیں کہ اس سے مراد انتخاب کرنے میں رخصت (نرمی) ہے۔

۵۸۱۰- ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسمٰعیل، عمرو بن عبداللہ نخعی سے بیان کیا فرمایا کہ میرے والد نے مجھے امام شعبی کے پاس بھیجا تا کہ اس دستاویز کے بارے میں پوچھوں جس میں میں اپنی تحریر اور انگوٹھی کے نقوش کی وضاحت کروں اور اس پر گواہ بھی بنالوں۔ تو امام شعبی نے فرمایا کہ یہ اس وقت تک مناسب نہیں جب تک تو اس کو یاد نہ کرلے کیونکہ لوگوں کا جو جی چاہتا ہے وہ لکھتے ہیں اور جیسے چاہتے ہیں نقوش بنواتے ہیں۔

۵۸۱۱-قربانی کا مسئلہ......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، نضر بن زرارہ نے مجالد سے بیان کیا فرمایا میں نے امام شعبی سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو تنگ دست ہے اور قربانی کرنا چاہتا ہے لیکن کچھ خریدنے کی طاقت نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ خوشحال ہوتے ہوئے قربانی کو چھوڑ دینا مجھے زیادہ پسند ہے بنسبت اس کے کہ میں تنگ دستی میں قربانی کروں۔

۵۸۱۲-غیر مسلم کو سلام......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے موسیٰ (عیسائی) کو سلام کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب امام شعبی سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا وہ اللہ کی رحمت میں نہیں ہے؟ اگر اس پر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو وہ ہلاک ہو چکا ہوتا۔

۵۸۱۳-عیادت کا ادب......ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابوغسان، مالک بن اسمٰعیل، جعفر بن زیاد الاحمر، اسمٰعیل بن ابی خالد سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ احمق قاریوں کا مریض کی عیادت کرنا، مریض کی بیماری سے زیادہ سخت ہے، کیونکہ وہ عیادت کے لئے بے وقت آتے ہیں اور دیر تک بیٹھ کر وقت ضائع کرتے ہیں۔

۵۸۱۴-نکاح میں احتیاط......ہم سے سلیمان بن احمد نے حسن بن العباس الرازی، محمد بن حمید، حکام بن سلم، خلیل بن زیاد اور مطرف کی سند سے بیان فرمایا کہ جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کر دیا تو گویا اس نے قطع رحمی کی۔

۵۸۱۵-آسمان کیا ہے؟......ہم سے احمد بن السندی نے حسن بن علویہ، اسمٰعیل بن عیسیٰ العطار، اسحٰق بن بشر، عبداللہ بن زیاد، ابوحسن الملائی کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا امام شعبی سے آسمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایک لپٹی ہوئی موج ہے، چھت سا چھت اور موجیں مارتا سمندر ہے۔

۵۸۱۶-اھل شام کا غلام......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، القاسم بن الحکم، ابی ھانی المکتب سے

بیان کیا، فرمایا کہ امام شعبی سے اھل عراق اور اھل شام کے قتال کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اھل شام ہم پر غالب ہوتے رہیں گے۔ اور فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ حق سے ناواقف ہونے کے باوجود متحد ہیں اور تم ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہو اور اللہ تعالیٰ کبھی گروہوں کو ایک متحد جماعت پر غالب نہیں کرتے۔

۵۸۱۷- بنی اسرائیل کی تباہی...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو بلال الاشعری، محمد بن ابان، عبید اللحام سے بیان کیا، فرمایا کہ میں امام شعبی کے ساتھ چلا جارہا تھا تو ایک شخص کھڑا ہوگیا اور پوچھا کہ اے اباعمرو! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں اور اس کے ایک دن بعد بھی روزہ رکھتے ہیں؟ پوچھا کیوں؟ عرض کیا وہ لوگ یہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ ان سے مہینے کا کوئی دن بھی نہ چھوٹے، تو امام شعبی نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی طرح ھلاک ہوئے تھے، وہ بھی مہینے سے ایک دن پہلے شروع ہوجاتے تھے ایک دن بعد بھی روزہ رکھ لیتے تھے، چنانچہ ان کے ۳۲ روزے ہوتے تھے، پھر جب یہ صدی گزرگئی تو اگلی صدی میں آنے والوں نے دو دن پہلے اور دو دن بعد تک روزہ رکھنا شروع کردیا ان کے ۳۴ روزے ہوگئے، اسی طرح ان کے روزے بڑھتے رہے یہاں تک کہ ان کے پچاس روزے ہوگئے، چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنا ختم کرو۔

۵۸۱۸- ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، داؤد الاودی سے بیان کیا، فرمایا کہ میں نے امام شعبی سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیت الخلاء میں چھینک مارے (آیا وہ چھینک کے بعد کی دعا پڑھے یا نہیں؟) تو امام شعبی نے فرمایا خواہ کسی بھی حال میں ہو اللہ کی حمد بیان کرے۔ (اس سے مراد ہے کہ دل سے اللہ کی حمد بیان کرے)

۵۸۱۹- بنو عامر اور بنو اسد کا محاکمہ...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، ان کے والد، محمد بن فضیل، جبکہ یوسف بن یعقوب النجیرمی نے حسن بن المثنی، عفان عبدالواحد بن زیاد، عاصم الاحول کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا، فرمایا کہ میرے پاس بنو عامر اور بنو اسد کے دو آدمی آپس میں فخر ومباہات کا اظہار کرتے ہوئے آئے، عامری نے اسدی کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، اسدی کہہ رہا تھا کہ میرا ہاتھ چھوڑ دے اور عامری کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں تجھے نہیں چھوڑوں گا، تو میں نے اس سے کہا کہ اے بنو عامر کے بھائی! اس کو چھوڑ دے اور اسدی سے کہا کہ تمہارے اندر چھ عادتیں ایسی ہیں جو پورے عرب میں اور کسی میں نہیں (۱) تم میں سے ایک خاتون سے جناب رسول اللہ ﷺ نے نکاح کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے کروادیا اور سفیر حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اور وہ خاتون زینب بنت جحش تھیں اور یہ تمہاری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۲) اور تم میں سے ایک شخص تھا جو جنتی تھا پھر بھی قناعت پسند تھا اور وہ شخص حضرت عکاشہ بن محصن ؓ تھے اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۳) اور اسلام میں سب سے پہلا علم جو دیا گیا وہ بھی تم میں سے ایک شخص عبداللہ بن جحش ؓ کو دیا گیا اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۴) اور سب سے پہلی غنیمت جو اسلام میں تقسیم ہوئی وہ عبداللہ بن جحش کی غنیمت ہے۔ (۵) اور بیعت رضوان میں جس شخص نے سب سے پہلے بیعت کی وہ بھی تمہاری قوم کا تھا، وہ شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول! اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں بیعت کروں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس بات پر میری بیعت کروگے؟ عرض کیا کہ جو آپ کے دل میں ہے۔ دریافت فرمایا کہ میرے دل میں کیا ہے؟ عرض کیا: فتح یا شہادت۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو بیعت کرلیا، ان کا نام ابوسنان تھا، اس کے بعد لوگ آتے اور بیعت کرتے جاتے اور کہتے کہ ہم ابوسنان والی بیعت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (۶) اور جنگ بدر کے دن سات مہاجرین تمہاری

قوم کے تھے اور یہ بھی تیری قوم کے لئے فخر کی بات ہے۔ (الفاظ عفان کے ہیں)

۵۸۲۰- پرندوں کی نصیحت...... ہم سے ہمارے والد نے ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبداللہ الرازی، مسلمہ بن علقمہ کی سند سے امام شعبی سے نقل کیا فرمایا کہ ایک شخص نے ایک ننھے سے پرندے کو پکڑ لیا۔ ابھی پرندہ اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ پرندے نے اس شخص سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرنے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں تجھے ذبح کروں گا اور کھاؤں گا۔ پرندے نے کہا کہ میں نہ بیماری سے شفا دے سکتا ہوں نہ بھوکے کی بھوک دور کر سکتا ہوں' لیکن میں تجھے تین باتیں سکھا سکتا ہوں جو تیرے لئے مجھے کھانے سے بہتر ثابت ہوں گی، پہلی بات تو میں تجھے تیرے ہاتھ ہی میں بتادوں گا، دوسری پہاڑ پر اور تیری درخت پر سے بتاؤں گا، اس شخص نے کہا چل بتا پہلی بات کیا ہے؟ پرندہ بولا کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا۔ پھر اس شخص نے پرندے کو چھوڑ دیا وہ اڑ کر پہاڑ پر جا بیٹھا اور کہا کہ ایسی کسی بات کی تصدیق نہ کرنا جس کا ہونا ممکن نہ ہو۔ پھر وہ پرندہ درخت پر جا بیٹھا اور بولا کہ او بد بخت! اگر تو مجھے ذبح کرا دیتا تو میرے معدے سے دو موتی نکلتے ان میں سے ہر ایک کا وزن بیس مثقال ہے۔ فرمایا کہ یہ سن کر وہ شخص افسوس سے ہونٹ کاٹنے لگا اور کہا اچھا تیسری بات بتا۔ پرندہ بولا کہ تو نے پہلی دو بھلا دیں اور تیسری کا کیا بتاؤں؟ میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا اور یہ نہیں کہا تھا کہ اس بات کی تصدیق نہ کرنا جس کا ہونا ناممکن ہو؟ میں اور میرے پر اور گوشت اور خون سب ملا کر بھی بیس مثقال نہیں بنتے (تو بیس مثقال کے دو موتی میرے پیٹ میں کہاں سے آئیں گے؟)

پھر وہ پرندہ اڑا اور وہاں سے چلا گیا۔

۵۸۲۱- شیر اور لومڑی کی کہانی...... ہم سے احمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن زکریا، عبداللہ بن عبدالوہاب، احمد بن بشر علی، عاصم، داؤد اور امام شعبی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ شیر بیمار ہو گیا، تمام درندے اس کی عیادت کے لئے آئے علاوہ لومڑی کے۔ بھیڑیئے نے کہا اے بادشاہ! آپ بیمار ہو گئے اور تمام درندوں نے آپ کی عیادت کی لیکن لومڑی نہیں آئی؟ شیر نے کہا کہ جیسے ہی وہ آئے تو مجھے یاد دلانا، فرمایا کہ یہ بات لومڑی کو معلوم ہوئی تو لومڑی بھی شیر کی عیادت کے لئے آئی تو شیر نے پوچھا کہ اے ابوالحصین! تمام درندے میری عیادت کے لئے آئے لیکن تو نہیں آیا' کیوں؟ لومڑی نے کہا مجھے جب بادشاہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو میں دوا کی تلاش میں نکل گیا تھا۔ شیر نے پوچھا کچھ ملا؟ لومڑی نے کہا کہ ہاں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی بیماری میں بھیڑیئے کی پنڈلی کا گوشت مفید ہے۔ چنانچہ شیر نے بھیڑیئے کی پنڈلی پر پنجہ مارا اور اس کی پنڈلی نکال کر کھا گیا۔

ادھر لومڑی دوا بتا کر چپکے سے نکل کر راستے میں جا بیٹھا، کچھ دیر بعد اس نے دیکھا کہ بھیڑیا وہاں سے گزر رہا ہے اور اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہے؟ تو لومڑی نے اس کو پکار کر کہا، او سرخ موزے والے! آج کے بعد جب بھی سلطان کے پاس بیٹھو تو اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہارے دماغ سے کیا نکل رہا ہے اور یہ تو ابھی صرف تیرے پیر سے ہی نکلا ہے۔

۵۸۲۲- زیاد کا حکم...... ہم سے محمد بن علی بن یاسین نے حسین بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابن عیاش نے شعبی سے بیان کیا فرمایا ہم سے زیاد کے آزاد کردہ غلام عجلان (جو اس کا دربان بھی تھا) نے بیان کیا کہ زیاد جب اپنے گھر سے نکلتا تو میں مسجد تک اس کے آگے آگے چلتا، جب ایک دن وہ اپنی مجلس میں پہنچا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں بلی گھات لگائے بیٹھی ہے، زیاد نے کہا، اس کو چھوڑ دو، دیکھو یہ کیا کرتی ہے۔ پھر اس نے ظہر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ بیٹھا پھر عصر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ بیٹھا، ہر مرتبہ وہ بلی کو دیکھتا تھا، چنانچہ سورج غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ایک طرف سے چوہا نکلا، بلی نے چھلانگ لگائی اور اس کو پکڑ لیا۔

یہ دیکھ کر زیاد نے کہا کہ اگر کسی کو کوئی ضروری معاملہ درپیش ہو تو وہ ایسی ہی مستقل مزاجی اختیار کرے جیسے بلی نے کی تھی تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

اور فرمایا کہ عجلان نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ زیاد نے مجھ سے کہا تو برباد ہو جائے، کسی عقل مند آدمی کو میرے پاس لا۔ میں نے عرض کیا میں سمجھا نہیں کہ آپ کی کیا مراد ہے؟ زیاد نے کہا عقلمند آدمی اپنے قد و قامت اور چہرے سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ میں تلاش میں نکلا تو ایک شخص دیکھا تو خوبصورت بھی تھا، اس کا قد و قامت بھی بہت عمدہ تھا اور تھا بھی فصیح و بلیغ، میں اسے زیاد کے پاس لے آیا، زیاد نے پوچھا، اے فلاں؟ میں تجھ سے ایک معاملے میں مشورہ کرنا چاہتا ہوں؟ بتا تیرا کیا خیال ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں تو حاقن (پیشاب روکے ہوئے) ہوں اور حاقن کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں زیاد نے کہا، اے عجلان! کسی باوضو آدمی کو لا۔ میں ایک باوضو آدمی کو لے آیا زیاد نے اس سے بھی وہی بات کی، وہ بولا میں تو بھوکا ہوں اور بھوکے کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔ زیاد نے کہا کہ اے عجلان! کھانا لے کر آ، میں کھانا لایا اور اس شخص نے کھانا کھایا جب فارغ ہو گیا تو بولا ہاں اب پوچھ کیا پوچھنا ہے، چنانچہ زیاد نے اس سے جو کچھ پوچھا اس نے نہایت مناسب جواب دیا چنانچہ زیاد نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ جب تک تم حاقن یا بھوکے ہو، اس وقت تک لوگوں کے معاملات نہ نمٹاؤ۔

۵۸۲۳-توبہ کی فضیلت...... ہم سے محمد بن حیان نے ابراہیم بن سفیان، ابراہیم بن نصر، موسیٰ بن اسمٰعیل، قیس، عاصم الاحول نے شعبی سے نقل کیا فرمایا کہا جاتا تھا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو بلند کرنا چاہتے ہیں تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور گناہ اس گناہ کی طرح نقصان نہیں دیتا جس پر عمل ہی نہ کیا گیا۔

۵۸۲۴-زمین کی وسعت...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن نبدار الباطرقانی، عبداللہ بن عمر بن ابان، وکیع، طلحہ بن ابی طلحہ، القناد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا کہ اگر زمین گھستی ہوتی تو تم پر رہنا مشکل ہو جاتا بلکہ سانس اور ثمرات کم ہوتے ہیں۔

۵۸۲۵-لباس کا ادب...... ہم سے ابوبکر بن الآجری نے عمر بن ایوب، شریح بن یونس، سعید بن محمد الوراق، مطرف کی سند سے امام شعبی سے نقل کیا ہے فرمایا کہ ایسا لباس پہنو جس میں بے وقوف لوگ تم پر انگلیاں نہ اٹھائیں اور نہ ہی علماء اس لباس کو برا سمجھیں۔

۵۸۲۶-نسیان کی وجہ سے گوشت سے پرہیز...... ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر نے محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن حمید، ابوداؤد، قیس، اشعث کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ میں بھول کے خوف سے گوشت کھانا چھوڑ دیتا ہوں۔

۵۸۲۷-علم کی زینت...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب الدورقی، عبدالرحمٰن، حماد بن سلمہ، عامر احول کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ علم کی زینت اہل علم کا حلم (وقار و بردباری) ہے۔

۵۸۲۸-علم کی حفاظت...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، اسمٰعیل بن بھرام، عبدالرحمٰن، مالک بن مغول، مجاھد کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا جس نے محلے کی مجلس میں بیٹھنے سے پرہیز کی اس کا علم بڑھ گیا اور عمل پاکیزہ ہو گیا۔

۵۸۲۹-علم کی محبت ......ہم سے ابواحمد الغطریفی نے معروف بن محمد الجرجانی ، العطاردی، یونس بن بکیر، یونس بن ابی اسحٰق نے فرمایا کہ امام شعبی سے ظہر سے لے کر عصر تک سوالات پوچھے جاتے رہے، تو انہوں نے فرمایا اگر (اس دوران) تم مجھے کھجور، بالائی وغیرہ سے بنی ہوئی مٹھائی کے لقمے بھی کھلاتے تو مجھے پسند نہ ہوتا۔



۵۸۳۰-تین باتیں......ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ الخطمی، سھل ابن بحر، عبداللہ بن رشید، ابوعبیدہ، ابوسلمہ الوسطی اور ابوزید سے بیان کیا فرمایا میں نے امام شعبی سے کسی چیز کے بارے میں سوال پوچھا تو امام شعبی کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ مجھے حدیث بیان نہیں کریں گے، چنانچہ میں جاکر ان کے دروازے پر بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا، اے ابوزید! میری قسم تو میری نیت کے مطابق تھی، اپنا دل میری طرف سے صاف رکھو اور میری طرف سے تین باتیں یاد رکھو۔ (۱) اللہ کی تخلیقات میں سے کسی چیز کے بارے میں یہ مت کہنا کہ اس کو کیوں تخلیق کیا گیا اور اس کی تخلیق سے کیا مقصد تھا۔ (۲) اور جس چیز کے بارے میں تم نہیں جانتے اس کے بارے میں یہ مت کہنا کہ میں جانتا ہوں۔ (۳) اور دین میں (ناحق) قیاس کرنے والوں سے بچو، کیونکہ اگر تم نے کسی حرام کو حلال کر دیا یا حلال کو حرام کر دیا تو تم ثابت قدمی کے بعد ڈگمگا جاؤ گے۔ اب یہاں سے روانہ ہو جاؤ اے ابوزید۔

۵۸۳۱-تین عظیم الشان احادیث......ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن اسمٰعیل بن سمرہ، وہب بن اسمٰعیل الاسدی، داؤد الاودی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا میں تمہیں تین عظیم الشان احادیث سناتا ہوں، میں نے کہا سنایئے۔ فرمایا جب تم مجھ سے کوئی مسئلہ پوچھو اور میں تمہارے مسئلہ کا تحقیقی جواب دوں یعنی أر أیت أر أیت کہہ کر تفصیلی و تحقیقی جواب دوں تو (آگاہ رہو) کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں فرمایا ہے "کیا تم نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے" (الفرقان ۴۳) حتیٰ کہ آیت پڑھ کر فارغ ہو گئے۔

(۲) اور دوسری بات جو میں تمہیں بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب تم کسی چیز کے بارے میں سوال کرو تو (ناحق) قیاس مت کرنا ورنہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر بیٹھو گے۔

(۳) اور تیسری اور اہم بات یہ کہ جب تم سے کسی ایسے مسئلے کے بارے میں پوچھا جائے جس کے بارے میں تم نہ جانتے ہو تو صاف کہو کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا، اس میں بھی تمہارے ساتھ شامل ہوں۔

۵۸۳۲-ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان اور شعبی سے بیان فرمایا کہ جب انہوں نے ملتبس کے بارے میں سوال کیا زیادہ بوجھ والے کے بارے میں جو مطیع نہیں ہوتا نہ دیتا ہے۔ اگر اس کے بارے میں صحابہ سوال کرتے تو انھیں روک دیا جاتا۔

۵۸۳۳-خود رائے دینے کی مذمت......ہم سے سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ثوری، ابن ابجر کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ اگر کوئی تمہارے سامنے صحابہ کرامؓ سے احادیث بیان کرے تو لے لو اور اگر اپنی رائے سے کچھ کہے تو اس پر پیشاب کر دو۔

۵۸۳۴-اپنی رائے سے سوء ظن......ہم سے حبیب بن حسن نے بطور املا، ابومسلم الکشی، عبدالرحمٰن نے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ امام شعبی ایک مسئلہ بیان فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے اس مسئلے کے بارے میں حضرت عمرؓ نے یوں فرمایا ہے اور حضرت علیؓ نے یوں

فرمایا ہے میں نے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے تو فرمایا میری رائے کا کیا کرو گے ان حضرات کی رائے کے بعد، جب میں تمہارے سامنے اپنی رائے پیش کروں تو اس پر پیشاب کردو۔

۵۸۳۵-**ناحق قیاس کرنے والوں کی مذمت**......ہم سے سلیمان بن احمد نے بطور املاء کے، ابومسلم الکشی، عبدالرحمٰن بن حماد، صالح ابن مسلم سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھ سے فرمایا کہ تم آثار کو چھوڑ کر (ناحق) قیاس کرنے کی وجہ سے ھلاک ہوگئے، مسجد ان لوگوں سے نفرت کرتی ہیں، حتی کہ یہ لوگ میرے نزدیک میرے گھر کے کچرے کے ڈھیر سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں۔ (یعنی اصحاب رائے)

۵۸۳۶-ہم سے سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید اور مجالد کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا اللہ تعالیٰ أرأیت پر لعنت کرے۔

۵۸۳۷-**حضرت عمر بن الخطابؓ کا علم**......ہم سے احمد بن اسحٰق نے ابویحیٰی الرازی، عبداللہ بن عمران، عبداللہ بن ادریس اور اشعث کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی فرما رہے تھے کہ جب لوگوں کو کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو یہ دیکھو کہ حضرت عمرؓ نے کیا کیا، کیونکہ حضرت عمرؓ اس وقت تک کچھ نہ کیا کرتے تھے جب تک مشورہ نہ کر لیتے۔

اشعث کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن سیرین کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو اپنے آپ کو حضرت عمرؓ سے زیادہ بڑا عالم بتائے تو اس سے بچو۔

۵۸۳۸-**دیت کسی کی زیادہ ہوگی**......ہم سے سلیمان بن احمد نے حسن بن المتوکل، ابوحسن المدائنی، ابوبکر الھذلی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا' اے لوگو! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر احنف بن قیس اور ایک بچے کو اس کے ساتھ قتل کر دیا جائے تو کیا دونوں کی دیت برابر ہوگی؟ یا احنف کی دیت اس کے عقل اور بردباری کی وجہ سے زیادہ ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ برابر ہوگی۔ تو فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا کہ قیاس کوئی چیز نہیں۔

۵۸۳۹-ہم سے محمد بن جعفر نے احمد بن حسن، محمد بن الولید، ابن ابی الزحاف، ایوب بن رشید اور صالح بن مسلم سے بیان کیا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ تم لوگ آثار کو چھوڑ دینے اور (ناحق) قیاس کو پکڑ لینے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔

۵۸۴۰-**صاحب ھوی جہنم میں گرے گا**......ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، سفیان، ابن شبرمہ سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ ھوی (خواہش) کا نام ھوی اس لئے رکھا گیا کیونکہ صاحب ھوی (خواہش) اپنی خواہش کے ساتھ ہی جہنم میں گرے گا۔ (گرنے کیلئے مترادف لفظ یہاں عربی میں ھوی استعمال ہوا ہے۔ مترجم)

۵۸۴۱-ہم سے محمد بن عبداللہ! حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، ابوعبدالرحمٰن المرادی کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ اھل ھواء (خواہش) کا نام اھل ھواء اس لئے رکھا گیا کیونکہ یہ لوگ جہنم میں اپنی خواہش کی وجہ سے گریں گے۔

۵۸۴۲-ہم سے ابوبکر الطلحی نے محمد بن علی بن حبیب، نوح بن حبیب، ابن ادریس کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا امام شعبی فرما رہے تھے کہ اگر تو ننانوے مسئلے صحیح نکالے اور ایک میں خطا ہو جائے تو اھل ھواء وہ ننانوے مسائل چھوڑ دیں گے اور ایک مسئلے کو لے لیں گے۔

۵۸۴۳-امام شعبی کا واقعہ...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابن فضیل اور ابن شبرمہ کی سند سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی سفید چیز میں سیاہ چیز نہیں لکھی، اور میں نے جب بھی کسی شخص سے کوئی حدیث سنی تو اس کو دھرانے کے لئے نہیں کہا۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں امام شعبی کے ساتھ ان کے گھر والوں کی طرف جارہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم مجھے حدیث سناؤ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔

۵۸۴۴-امام شعبی کی کنارہ کشی ...... ہم سے محمد بن اسحق بن ایوب نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمر بن ذر سے بیان کیا فرمایا میں اور میرے والد امام شعبی کے گھر کی طرف آئے، میرے والد نے پکارا، اے ابوعمرو! امام شعبی نے جواب دیا، لبیک (حاضر ہوں) میرے والد نے پوچھا کہ ان دو حضرات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جن کے بارے میں لوگ باتیں کرتے ہیں؟ امام شعبی نے پوچھا کون دونوں حضرات؟ میرے والد نے بتایا حضرت علی، حضرت عثمانؓ، تو امام شعبی نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس بات سے بے نیاز ہوں کہ مجھے قیامت کے دن حضرت علی و حضرت عثمانؓ سے جھگڑنے والا کہہ کر لایا جائے گا جبکہ ہماری اور ان کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔

۵۸۴۵-رائے سے تفسیر کی مذمت......ہم سے محمد بن اسحق نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے وہ تو صرف اپنے رب کی طرف سے بیان کر رہا ہے۔ (یعنی گویا کہ اس کو الھام ہوا ہے۔ بطور طنز کے فرمایا)

۵۸۴۶-سبیل سے کیا مراد ہے......ہم سے محمد بن اسحق نے ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عمر بن بشر بن قیس بن ھانی ابو ھانی الھمدانی سے بیان کیا فرمایا امام شعبی سے آیت ''جو اس گھر تک جانے کا مقدور بھر طاقت رکھے''۔ (آل عمران: ۹۷) کے بارے میں پوچھا گیا تو میں بھی اس وقت وہیں ان کے پاس ہی تھا۔ تو فرمایا سبیل سے مراد وہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسانی پیدا کردی ہو۔ اور دونوں جہانوں میں سے جس نے بھی کفر کیا اللہ تعالیٰ اس سے غنی ہے۔

۵۸۴۷-یہودی کی خیانت......ہم سے محمد بن عبداللہ سنین نے حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبدالکریم، ہیثم، ابن عدی اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے اور ابوعاصم محمد بن ابی عاصم کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا کہ انصاری مسلمانوں میں سے ایک شخص جہاد پر گیا اور جاتے ہوئے پڑوسی کو گھر والوں کا خیال رکھنے کا کہا وہ پڑوسی یہودی تھا جو اس کے گھر والوں کے پاس آتا تھا، کسی نے اس مسلمان مجاہد کو بتادیا تو ایک رات یہ گھات لگا کر بیٹھ گیا اس نے دیکھا کہ یہودی ٹانگ پر ٹانگ رکھے اس کے بستر پر چت لیٹا ہے اور کہہ رہا ہے کہ
اور اشعث جسے اسلام نے دھوکے میں رکھا، میں تمام دن اس کی دلہن کے ساتھ تنہائی میں تھا میں نے رات اس کی چھاتیوں پر گزاری ایسی قباء پر جو مضبوط گرھوں والی تھی اس کی رانوں کے بل ایسے تھے جیسے گھاس کی لہلہاتی شاخیں ایک دوسری پر جمع ہوں۔
فرمایا کہ وہ مجاہد اچانک حملہ آور ہوا اور اس یہودی کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے۔ اگلی صبح یہ واقعہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ جو اس بارے میں کچھ جانتا ہے کھڑا ہو جائے، چنانچہ وہ مجاہد کھڑا ہو گیا اور اپنا معاملہ بیان کیا اور تفصیل بتائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ یہودی آئندہ ایسا کریں تو تم بھی ان کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

۸۴۸ -نصر بن حجاج ہم سے ... عبداللہ بن ... الکاتب نے حسین بن علی بن نصر الطوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، مجالد اور

ابن عیاش کی سند سے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ رات کے وقت لوگوں کی نگہبانی کر رہے تھے کہ ایک گھر کے پاس سے گزرے جس میں ایک عورت یہ اشعار پڑھ رہی تھی کہ

کیا شراب پینے کا کوئی راستہ ہے کہ میں پیوں یا کیا نصر بن حجاج تک رسائی کا کوئی راستہ ہے۔ نصر بن حجاج نہایت خوبصورت حسین وجمیل آدمی تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے فوراً نصر بن حجاج کو حکم دیا کہ فوری طور پر مدینہ سے نکل جاؤ چنانچہ وہ بصرہ چلا گیا اور مشجاع بن مسعود کے پاس ٹھہرا جو حضرت ابی موسیٰؓ کے نائب تھے، مشجاع کی بیوی بھی نوجوان خوبصورت تھی۔ چنانچہ ایک دن نصر بن حجاج مشجاع کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور مشجاع کی بیوی بھی ایک طرف موجود تھی کہ نصر بن حجاج نے زمین پر لکھا کہ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مشجاع کی بیوی نے بھی یہی جواب دیا کہ میں بھی تجھے پسند کرتی ہوں۔ مشجاع نے اپنی بیوی کا جواب سن لیا اور اس سے پوچھا کہ اس نے تم سے کیا کہا تھا تو وہ بولی کہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہاری یہ دایہ کیا ہی محبت کرنے والی ہے؟ تو مشجاع نے بھی کہا کہ ہاں کیا ہی محبت کرنے والی ہے تمہاری یہ دایہ اور میں بھی خدا کی قسم اس سے ایسی ہی محبت کرنے والا ہوں؟ مگر تمہارا جواب اس جملے کا جواب تو نہیں بنتا، میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے ٹھیک ٹھیک بات بتا، وہ بولی اب جبکہ تو نے مجھے قسم دی ہے تو میں تجھے صحیح بات بتاتی ہوں۔ اصل میں اس نے مجھے کہا تھا کہ تمہارے گھر کا منظر نہایت خوبصورت ہے تو مشجاع بولا، تمہارے گھر کا منظر نہایت خوبصورت ہے اور میں بھی یہ بھی کوئی بات نہیں بنتی، اسی دوران شیخ مشجاع کی نظر زمین پر لکھی تحریر پر پڑ گئی تو اس نے فوراً ایک لڑکے کو بلایا اور کہا کہ پڑھ یہ کیا لکھا ہے۔ اس نے پڑھ کر سنایا کہ لکھا ہے کہ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مشجاع نے بھی ان الفاظ کو دہرایا۔ خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ ہاں یہ اس کا جواب بنتا ہے۔ جب شیخ کو سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا تو اپنی بیوی سے بولا کہ تو اپنی عدت پوری کر لے (یعنی تجھے طلاق دیتا ہوں) اور نصر بن حجاج سے مخاطب ہو کر کہا، اے بھتیجے اگر تو چاہے تو اس سے نکاح کر لے۔ وہ لوگ اپنے امیروں سے کچھ نہیں چھپاتے تھے۔

پھر اس معاملے کی تفصیلی اطلاع حضرت ابو موسیٰؓ کو دی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ امیر المؤمنین نے تجھے بلاوجہ تو نہیں نکالا تھا، یہاں سے بھی نکل جا، چنانچہ وہاں سے نکل کر وہ فارس آ گیا۔ وہاں حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ گورنر تھے۔ وہاں نصر کو ایک کسان عورت پسند آ گئی اور یہ بھی اس کو پسند آ گیا چنانچہ اس عورت نے اس کی طرف پیغام بھیجا لیکن یہ بات حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کو معلوم ہو گئی چنانچہ انہوں نے نصر کو بلا بھیجا اور کہا کہ امیر المؤمنین اور حضرت ابو موسیٰؓ نے تجھے کسی شر ہی کی وجہ سے نکالا ہے تو یہاں سے بھی نکل جا، تو نصر بولا کہ خدا کی قسم اگر اب لوگوں نے مجھے نکالا تو میں مشرکین سے جا ملوں گا۔ چنانچہ یہ مسئلہ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کی طرف اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف لکھ بھیجا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کے بال مختلف جگہوں سے کاٹ دو، اس کی قمیص مختصر کر دو اور اسے مسجد میں پابند کر دو۔

۵۸۴۹- **صحابہ سے ملاقات**...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن اسمٰعیل، عمرو بن مرزوق، شعبہ، منصور بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے فرمایا کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرامؓ کو پایا ہے۔

۵۸۵۰- **اسلام قبول کرنے کی فضیلت**...... ہم سے محمد بن احمد نے احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، جریر، مروان، اسمٰعیل ابن ابی خالد کی سند سے امام شعبی سے فرمایا کہ امام شعبی نے ایک شخص سے کہا کہ (اس کی باندی اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکی تھی) اس کا تیرے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۵۸۵۱- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے احمد بن محمد، سعدان بن نصر، عبدالعزیز بن ابان، مالک بن مغول نے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ

ایک مدت سے میں اس بات پر رو رہا ہوں۔

۵۸۵۲- علم کی رونق...... ہم سے ابراہیم بن محمد المقری نے عمر بن سنان المنبجی، ابوعبیدہ محمد بن عمران سے بیان کیا فرمایا ایک شخص نے امام شعبی سے فرمایا کہ فلاں شخص عالم ہے۔ تو امام شعبی نے فرمایا میں نے اس پر علم کی رونق نہیں دیکھی۔ عرض کیا کہ علم کی رونق کیا ہے فرمایا سکون اور وقار، جب جان لیا تو سختی اور سنگدلی نہیں کرتا اور جب جان لیا تو تکبر نہیں کرتا۔

۵۸۵۳- اھل علم کی دو خوبیاں...... ہم سے سلیمان بن احمد نے معاذ بن المثنی، ابوبکر بن ابی الاسود، حمید بن الاسود، عیسی الحناط نے امام شعبی سے بیان کیا ہے فرمایا کہ اس علم کو وہی شخص حاصل کرے گا جس میں دو عادتیں ہوں (۱) عقل اور (۲) عبادت۔ چنانچہ اگر عقلمند ہو لیکن عبادت گزار نہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ یہ معاملہ تو عبادت گزار سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اس سے کیوں حاصل کرتے ہو؟ اور اگر عبادت گزار ہو اور عقلمند نہ ہو تو کہا جاتا کہ یہ (یعنی علم) تو عقلمند سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے کیوں حاصل کرتے ہو؟ تو امام شعبی نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ اب اس علم کو حاصل کریں گے جن میں ان میں سے کوئی بھی خاصیت نہیں نہ عقل نہ عبادت۔

۵۸۵۴- کامل نجات...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان اور ابن شرمہ کی سند سے امام شعبی سے بیان کرتے ہیں فرمایا کہ جب تو مخلوق کی تعظیم کرنے لگے، تو یہی کامل نجات ہے۔

۵۸۵۵- پانی کی نصیحت...... ہم سے اسی سند سے ابن شرمہ سے نقل کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھے (ابن شرمہ) فرمایا کہ مجھ کو وہ چیز پلاؤ جو موجود چیزوں میں سب سے زیادہ آسان ہو اور غیر موجود چیزوں میں سب سے سخت ہو یعنی پانی۔

۵۸۵۶- کھوٹے پیسے اور عمدہ سکے...... اس سند سے سفیان نے بیان کیا کہ امام شعبی فرمایا کرتے تھے اے ابن ذکوان! تو اسے کھوٹے پیسوں کی صورت میں ساتھ لایا اور عمدہ سکوں کی صورت میں ساتھ لے گیا۔

۵۸۵۷- مزاح کا وقت...... ہم سے عمر بن احمد بن حمدان نے محمد بن مخلد، ابوعلی بن عیسی، محمد بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن مالک بن مغول نے اپنے والد سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی اپنے گھر میں ہنسی مزاح کر رہے تھے تو کسی نے پوچھا، اے ابا عمرو! آپ بھی ہنسی مزاح کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہمارے پاس آنے جانے والے سارے ہی قراء ہیں (اگر ہم مزاح نہ کریں) تو ہم تو غم سے مر جائیں گے۔

۵۸۵۸- بچوں کی عقل...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوھاب، محمد ابن الحارث القرشی، محمد بن طلحہ، ان کے والد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ اس زمانے کے بچوں کو عقل عطا فرمائی گئی ہے، اس زمانے میں ان کی عمریں کم نہیں ہوئیں۔

۵۸۵۹- بے کاروں کے کام...... ہم سے ابوبکر الآجری نے المفضل بن محمد الجندی، اسحق بن ابراہیم الطبری، امام قاضی ابویوسف اور مجالد کی سند سے امام شعبی سے بیان کیا فرمایا کہ یہ لفنگے اور اچکے کیا ہی خوب چیز ہیں؟ یہ سیلاب کو روک دیتے ہیں جلتے کو بجھا دیتے ہیں اور برے امراء کے خلاف شور شرابہ کرتے ہیں۔

۵۸۶۰- امام شعبی کی عمر...... ہم سے ابراہیم بن عبداللہ اور ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن شعیب بن الحجا

فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی کو دیکھا وہ میرے والد کے ساتھ چلے جا رہے تھے اور کتان کا ازار باندھے ہوئے تھے، میرے والد نے کہا کہ اے اباعمرو! میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ کا ازار لٹک رہا ہے۔ تو انہوں نے میرے والد کے کولہے پر ہاتھ مارا اور فرمایا یہاں ایسی کوئی چیز نہیں جو اسی کو اٹھائے، تو میرے والد نے فرمایا کہ آپ کی عمر کتنی ہے اے اباعمرو؟ تو فرمایا میرا نفس موت سے شکایت کرتا ہے؟ کہ مجھے تجھے اٹھائے ہوئے ستتر (۷۷) سال ہو گئے

اگر اے نفس تو کوئی جھوٹی خواہش مجھ سے بیان کرے تو تین ہی سال تو رہ گئے ہیں اسی ہونے میں۔

۵۸۶۱-علم حاصل کرنے سے نہ روکو...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، اسمٰعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز بن ابان نے حماد بن عبداللہ سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا امام شعبی نے فرمایا اھل علم کو حاصل کرنے سے نہ روکو گناہ گار ہو جاؤ گے۔ اور نا اھل کے سامنے حدیث بیان نہ کرو گناہ گار ہو جاؤ گے۔

۵۸۶۲-خواب کی تعبیر...... ہم سے سلیمان بن احمد نے احمد بن القاسم، خالد بن خداش، ہیثم بن عدی مجالد اور ابن عیاش نے بیان فرمایا کہ امام شعبی کی بہن اعشٰی ہمدان (مشہور شاعر) کی اہلیہ تھیں اور اعشٰی کی بہن امام شعبی کی اھلیہ تھیں۔ ایک دن اعشٰی نے امام شعبی سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک گھر میں داخل ہوا ہوں جہاں گندم اور جو کے ڈھیر ہیں۔ چنانچہ میں نے دائیں مٹھی میں گندم اور بائیں میں جو لے لئے اور وہاں سے نکل آیا لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ میری دائیں مٹھی میں جو ہیں اور بائیں میں گندم ہے۔

امام شعبی نے فرمایا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تم ضرور بالضرور علم القرآن کو اشعار کے ساتھ بدل لوگے۔ تو اعشٰی نے کہا کہ شعر بڑا ہونے کے بعد۔ حالانکہ اس سے پہلے اعشٰی اپنے محلے کا امام اور ان کا قاری تھا۔

۵۸۶۳-حجاج کے ساتھ ملاقات...... ہم سے ابوسعید محمد بن علی بن محارب النیشاپوری نے محمد بن ابراہیم بن سعید البوشنجی یعقوب بن کعب [redacted] الحلبی، جبکہ محمد بن علی بن حبیش نے ابوالعباس زنجویہ، اسمٰعیل بن عبداللہ الرقی اور سلیمان بن احمد نے احمد بن المعلی، ہشام، عیسٰی بن یونس، عباد بن موسٰی اور امام شعبی نے بیان کیا فرمایا کہ مجھے ایک مرتبہ باندھ کر حجاج کے پاس لے جایا گیا۔ جب میں محل کے دروازے پر پہنچا تو یزید بن ابی مسلم سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا انا للہ اے شعبی! آپ تو اتنے بڑے عالم ہیں اور امیر کے ہاں آج سفارش کا دن بھی نہیں ہے آپ کو تو چھوٹنا چاہیے۔ پھر محمد بن الحجاج کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی یہی بات کی، جب میں حجاج بن یوسف کے سامنے پہنچا تو اس نے پوچھا، اے شعبی! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور باغیوں کی تعداد میں اضافہ کیا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالٰی امیر کی اصلاح کرے جس نے ہماری وجہ سے گھر کو غمزدہ کر دیا علاقوں کو قحط زدہ کر دیا راستے کو تنگ کر دیا۔ سھر نے ہم کو سرمہ بنالیا (یعنی ہم اس میں نیک اور متقی نہ تھے اور نہ ہی گناہگار طاقتور، حجاج نے کہا خدا کی قسم اس نے سچ کہا وہ ہمارے خلاف بغاوت میں نیک نہ تھے اور جو گناہ انہوں نے ہمارے خلاف کیا اس میں قوت والے نہ تھے۔ یہ کہہ کر امام شعبی کو رہا کر دیا۔

پھر علم الفرائض (میراث) سے متعلق سوال پوچھنے کی ضرورت تھی تو اس نے امام شعبی سے پوچھا کہ بہن اور پردادی کے حصے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

امام شعبی! اس مسئلہ میں پانچ صحابۂ کرامؓ کے مختلف اقوال ہیں (۱) حضرت عثمان بن عفان، (۲) حضرت زید بن ثابت، (۳) حضرت

عبداللہ بن مسعود، (۴) حضرت علی اور (۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حجاج حضرت ابن عباسؓ کا اس بارے میں کیا فرمان ہے، وہ بھی بڑے متقی تھے۔ امام شعبی...... انہوں نے دادا کو بمنزلہ باپ کے سمجھا ہے اور اماں کو ثلث دیا ہے اور بہن کو محروم رکھا ہے۔

حجاج......امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی...... انہوں نے تین تین حصے بنائے ہیں۔

حجاج...... حضرت زید بن ثابت کا کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی...... انہوں نے مسئلہ نو سے بنایا ہے۔ تین حصے ماں کو دیئے ہیں۔ دادا کو چار حصے دیئے ہیں اور بہن کو دو حصے دیئے ہیں۔

حجاج......حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا کیا فتویٰ ہے؟

امام شعبی......انہوں نے مسئلہ چھ سے بنایا ہے تین حصے بہن کو، ایک دادا کو اور ماں کو دو حصے دیئے ہیں۔

حجاج......قاضی کو بتا دیجئے کہ حضرت عثمانؓ نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ لکھ لے۔

اتنے میں دربان آیا اور کہا کہ نمائندے آئے ہیں حجاج نے اجازت دی وہ حاضر ہوئے انہوں نے پگڑیاں باندھ رکھی تھیں جن کے شملے وسط کمر میں لٹکے ہوئے تھے، تلواریں کندھوں پر رکھی ہوئی تھیں اور خطوط دائیں ہاتھوں میں تھے، چنانچہ ان میں سے سبابہ بن عاصم نامی شخص آگے بڑھا۔

حجاج......کہاں سے آرہے ہو؟

شبابہ ......شام سے۔

حجاج......امیر المؤمنین اور ان کے خدام وغیرہ کیسے ہیں؟

شبابہ ......تمام تفصیلات سے باخبر کر دیا۔

حجاج......کیا تمہارے پیچھے بادل وغیرہ تھے؟

شبابہ......جی ہاں، میرے اور امیر المؤمنین کے درمیان تین بادل تھے۔

حجاج......بتاؤ بارش کیسے ہوئی اور اس کے اثرات وغیرہ کیسے ظاہر ہوئے؟

شبابہ.........ایک بادل حوران میں برسا، چھوٹی اور بڑی بوندیں برسیں چنانچہ موٹی موٹی بوندوں والی بارش ہوتی رہی جس کے بارے میں آپ نے سنا، اس کے بعد کچھ وادیاں ایسی ہوگئیں جو دریاؤں کی طرح بہہ رہی ہیں اور کچھ وادیوں میں پانی کی مقدار کم ہے، زمین آرہی ہے اور زمین جا رہی ہے۔

پھر دوسرا بادل بسوا نامی مقام پر آیا یا دو قریوں کے نزدیک (عیسیٰ کو شک ہے) اس نے نرم زمین کو گیلا کر دیا اور وادیوں کو بہا دیا زمین کو چکنا کر دیا اور کھمبیوں نے اپنی جگہوں سے سر نکال لئے۔

پھر ایک اور بدلی کا ٹکڑا آیا اور وہ بھی برسا، سیراب ہونے کے بعد چشمے بھی بہنے لگے۔ گھاٹیاں بھر گئیں، وادیاں پر ہوگئیں اور میں آپ کے پاس ایسے آیا جیسے بجو کا پڑوسی آتا ہے۔

پھر عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے۔ اس نے اجازت دی تو بنو اسد کا ایک شخص اندر آیا۔ تو حجاج نے پوچھا کیا تم بھی اپنے پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑ آئے ہو؟ اس نے کہا، نہیں بلکہ خشکی زیادہ ہوگئی شہر گرد وغبار والے ہو گئے اور جس نباتات نے سر نکالا کھا لی گئی، تو ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ سال قحط کا ہے۔ حجاج نے کہا کہ تو کیا ہی بری خبر لایا ہے تو وہ بولا کہ میں نے تو اطلاع دینی تھی دیدی۔

شبابہ نے پھر اجازت مانگی اور اجازت ملنے پر یمامہ کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ حجاج نے پوچھا کیا تم اپنے پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑ آئے ہو؟ تو وہ شخص بولا کہ جوان و حسین عورتوں نے دوپٹے اوڑھ لئے اور اپنی زیارت کی دعوت دینے لگیں اور میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ آؤ میں تمہیں لے چلوں جہاں آگ بجھائی جاتی ہے خواتین شکایت کرتی ہیں اور بھیڑیں سانس لیتی ہیں امام شعبی فرماتے ہیں کہ اس کی حجاج کے بالکل پلے نہ پڑی تو بولا تیرا بیڑہ غرق ہو تو اہل شام سے باتیں کر رہا ہے ان کو سمجھا بھی۔ وہ بولا جی بہتر۔ اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کریں لوگ سرسبز ہو گئے پھل، گھی، مکھن، دودھ کثیر ہو گیا اب روٹی پکانے کے لئے آگ جلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ رہی عورتوں کی شکایت تو اس کا مطلب ہے تھا کہ شام تک عورتوں کو اپنی بکریوں کے بچوں کا چرانا پڑتا ہے دودھ بلونا پڑتا ہے۔ چنانچہ کثرت سے محنت سے ان کے بازو ایسے تھک جاتے ہیں جیسے جسم کے ساتھ ہیں ہی نہیں۔

رہا بھیڑوں اور بکریوں کا سانس لینا تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہ بھیڑ بکریاں مختلف انواع واقسام کے بوٹے اور نباتات دیکھتے ہیں، رنگ رنگ کے پھل دیکھتے ہیں جو ان کے پیٹ کو بھر سکتے ہیں لیکن ان کی نگاہیں سیر نہیں ہوتیں۔ تو یہ چوپائے اسی طرح رات گزارتے ہیں کہ ان کو کھیں (پہلو) بھر چکی ہوتی ہیں چنانچہ اسی وجہ سے ان کو کچھ دیر کے لئے بدہضمی کی تکلیف بھی سہنی پڑتی ہے جو بعد میں دور ہو جاتی ہے۔

شبابہ نے پھر اجازت طلب کی اور اجازت ملنے پر آزاد شدہ غلاموں میں سے ایک شخص اندر داخل ہوا، کہا جاتا تھا کہ اس زمانے میں وہ انتہائی سخت ترین انسان تھا۔ حجاج نے ان سے پوچھا کہ پیچھے کچھ بارش وغیرہ چھوڑی یا نہیں؟ تو اس نے جواب دیا جی ہاں مگر جس طرح ان لوگوں نے نہایت خوبصورت انداز سے صورت حال بیان کی میں نہیں کر سکتا حجاج نے کہا کہ جتنا اچھا تو کر سکتا ہے تو کر۔ تو وہ بولا کہ میں نے حلوان میں بارش دیکھی اور مسلسل اس کو روندتے ہوئے امیر کی خدمت میں آ پہنچا ہوں۔ حجاج نے کہا کہ اگرچہ تو نے بارش کے بارے میں ان سب سے مختصر خطبہ بیان کیا ہے لیکن تو تلوار لے کر ان سب سے زیادہ لمبے قدم اٹھانے والا ہے۔

۵۸۶۴- علم کا برتن...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے ابو العباس السراج، محمد بن عباد بن موسیٰ العکلی، ابو عباد بن موسیٰ، ابو بکر الہذلی کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ امام شعبی نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تیرے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں جو تو ایک ہی مجلس میں یاد کر لے گا اگر تو دیگر روایات کا حافظ ہے؟ جب مجھے قید کر کے حجاج بن یوسف کے سامنے لایا گیا تو یزید بن ابی مسلم سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا انا اللہ، اے شعبی! آپ تو علم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ذکر کیا۔

۵۸۶۵- پسندیدہ اشعار...... ہم سے ابو بکر الطلحی نے احمد بن حماد بن سفیان، محمود بن خداش، محمد بن حسن بن ابی یزید الھمدانی نے محمد بن جعادہ سے بیان کیا کہ امام شعبی اس شعر کو بہت زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے

خواب دیکھنے کی حالت رضامندی کی نہیں ہوتی

خواب تو انسان اس وقت دیکھتا ہے جب غصے میں ہو

۵۸۶۶- ہم سے ابو احمد الغطریفی نے ابو الفضل محمد بن الفضل، محمد بن سعید القزاز، ابو امیہ، ابراہیم، محمد الھذلی، ھیثم اور مجالد نے امام شعبی کے بارے میں بیان کیا کہ امام شعبی یہ شعر پڑھا کرتے تھے

جب تو نے عشق نہیں کیا اور تو جانتا ہی نہیں کہ محبت کیا ہے

تو تو اور جنگل میں گھومنے والا اونٹ بالکل برابر ہے

مسند روایات......امام شعبی نے بہت سے صحابہ کرامؓ کا زمانہ پایا مثلاً حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت سعید بن زیدؓ بن عمرو بن نفیل، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت اسامہؓ بن زید، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی، حضرت جابر بن سمرہؓ، حضرت عدی بن حاتمؓ، حضرت عروہ بن مضرسؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت نعمان بن بشیرؓ، حضرت براء بن عازبؓ، حضرت عقبہ بن عمروؓ، حضرت زید بن ارقمؓ، حضرت ابوسعید الخدریؓ، حضرت کعب بن عجرہؓ، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت عمران بن حصینؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ اور دیگر بے شمار صحابہ کرامؓ شامل ہیں۔

جبکہ صحابیات میں سے حضرت ام ھانی، حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت فاطمہ بنت قیس اور امہات المؤمنین سے حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہؓ شامل ہیں۔

جبکہ تابعین کرام میں سے حضرت مسروق، علقمہ، اسود، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن طلحہ، عمر بن علی بن ابی طالب، سالم بن عبداللہ بن مسعود، ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود اور ابو بردہ بن ابی موسیٰؓ سے روایت کی ہے۔

دیگر تابعین جنہوں نے امام شعبی سے روایت کی ہے وہ یہ ہیں، مثلاً ابواسحٰق السبیعی، ابواسحٰق الشیبانی، ابوحصین، الحکم بن عتبہ، عطاء بن السائب، محمد بن سوقہ، حصین، مغیرہ، عاصم الاحول داؤد بن ابی ھند اور امام اعمش

۵۸۶۷-حضرت عمرؓ کا مقام ومرتبہ......ہم سے حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، جبکہ ابواحمد محمد بن احمد ابن اسحٰق الانماطی احمد بن النضر، سعید بن حفص النفیلی، زہیر، اسمٰعیل بن ابی خالد اور امام شعبی کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہ ہوتا تھا کہ سکینہ حضرت عمرؓ کی زبان مبارک پر بولتی ہے۔

۵۸۶۸-سنت کے مطابق سزا......ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ نے ابویعلی، محمد بن عبید حماد بن زید، مجالد کی سند سے امام شعبی سے روایت سے روایت کیا فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن سنگسار کروادیا، تو یوں معلوم ہوا گویا کہ دیگر صحابہ کرام اس عمل کو پسند نہیں کر رہے، یا حضرت علیؓ کا خیال تھا کہ پسند نہیں کر رہے چنانچہ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اللہ کی کتاب کی وجہ سے کوڑے لگوائے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سنگسار کروایا ہے۔

۵۸۶۹-ہم سے حسن بن محمد بن کیسان نے یوسف القاضی، ابوالربیع ھیثم، اسمٰعیل بن سالم، حصین بن عبدالرحمٰن کی سند سے امام شعبی سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت علیؓ نے جمعرات کے دن شراحہ کو کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن سنگسار کر دیا اور فرمایا کہ میں نے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہوئے اس کو کوڑے لگوائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کو سنگسار کروایا۔

۵۸۷۰-ہم سے سلیمان بن احمد نے حفص بن عمر، قبیصہ، سفیان، اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے شعبی سے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے شراحہ (وہ عورت جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) کو کوڑے لگائے جمعرات کے دن اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کیا اور فرمایا میں نے اسے کوڑے کتاب اللہ کے حکم سے لگائے اور رجم سنت نبوی کی بنا پر کیا۔

شعبی سے ایک جماعت مثلاً شیبانی، ابوحصین، اشعث بن سوار، اجلح اور جابر بن یزید نے روایت کی ہے۔

۵۸۷۱-نبی کریم ﷺ کی مزاح آمیز گفتگو......ہم سے عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، فضیل ابو معاذ، ابوحریز السجستانی، شعبی کی سند سے حضرت علیؓ کی روایت کیا فرمایا جب میں اپنے والد صاحب کو دفن کر کے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایسی تسلی آمیز باتیں کیں کہ میں ان کے بدلے پوری دنیا بھی لینا پسند نہ کروں۔
معتمر نے فضیل سے اسی طرح روایت کی ہے، جبکہ امام شعبی سے صرف ابوحریز نے بیان کی ہے اور ان کا نام عبداللہ بن الحسین ہے وہ سجستان کے قاضی تھے۔

۵۸۷۲- حضرت علیؓ کا گروہ جنت میں ہوگا...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے علی بن اسمٰعیل الصفار البغدادی، ابوعصمۃ عصام بن الحکم العکبری، جمیع بن عبداللہ البصری، سوار الھمدانی، محمد بن جحادہ اور شعبی کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا گروہ جنت میں ہوگا اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جس کا برا لقب ہوگا ان کو رافضی کہا جائے گا، لہٰذا جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔

محمد اور شعبی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، ہم نے اسے صرف عصام کی سند سے لکھا ہے

۵۸۷۳- صحابہ کی بے سروسامانی...... ہم سے ابواسحٰق بن حمزہ نے صالح بن محمد، ہیثم بن خالد بن یزید، بشر بن محمد بن السکری، شعبہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، شعبی کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا فرمایا کہ گویا کہ میں خود کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھ رہا ہوں، سات افراد میں ساتواں تھا، ہمارے پاس پیپل کے پتوں کے علاوہ کھانے پینے کی کوئی چیز نہ تھی حتی کہ ہم بکری کی مینگنیوں کی طرح فضلہ کیا کرتے تھے جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہوتی تھی۔

۵۸۷۴- نجاشی کے لئے دعاءِ مغفرت...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین الوداعی، یحییٰ الحمانی، خدیج ابن معاویہ، ابواسحاق عامر کی سند سے سعید بن زید سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا نجاشی کے لئے استغفار کرو۔

۵۸۷۵- ہم سے عبداللہ بن جعفر بن احمد نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سلیمان الشیبانی امام شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے نے بیان کیا کہ آپ ﷺ ایک قبر کے پاس آئے اور سب لوگوں نے ان کے پیچھے صفیں باندھ لیں پھر آپ ﷺ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ میں نے امام شعبی سے پوچھا کہا اے ابا عمرو! آپ کو کس نے بتایا تو کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے۔

شیبانی سے ثوری زائدہ، ھشیم، جریر، حفص، ابن فضیل، ابومعاویہ، ابن ادریس، اسباط، ابن مسھر، اسمٰعیل بن زکریا، خالد الواسطی، عبدالواحد بن زیاد، نے اور قتادۃ نے عاصم الاحول عن الشیبانی عن الشعبی کی سند سے بیان کی ہے۔

۵۸۷۶- ہم سے ابویعلی الزبیری نے ابوعوانہ الاسفرائینی، جبکہ محمد بن المظفر، محمد بن محمد ابن سلیمان، جعفر بن عبدالواحد، یحییٰ بن کثیر العنبری، شعبہ، قتادہ، شعبی اور ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کی تدفین کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔

میں نے قتادہ سے پوچھا کہ کیا یہ روایت آپ نے شعبی سے سنی ہے؟ تو وہ بولے نہیں، بلکہ یہ مجھ سے شیبانی نے بیان کی، میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے شعبی کو ابن عباسؓ سے بیان کرتے سنا ہے۔

۵۸۷۷- کھڑے ہو کر پانی پینا...... ہم سے احمد بن ابراہیم بن یوسف نے عمران بن عبدالرحیم، الحسین بن حفص، جبکہ محمد بن الحسین اور سلیمان بن احمد نے بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان ثوری، عاصم، شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے زمزم کا پانی پیا حالانکہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔

شعبہ اور بہت سے لوگوں نے عاصم سے اور سلیمان الشیبانی، داؤد بن ابی ھند اور صاعد نے امام شعبی سے روایت کی ہے۔

۵۸۷۸- گوشت کھا کر وضو دھرائے بغیر نماز کی ادائیگی ...... ہم سے قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے احمد بن محمد بن عاصم، اسحق بن راہویہ، احمد بن ایوب، ابی حمزہ السکری، جابر، امام شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد میں ایک بکری کی دستی لائی گئی (آپ ﷺ نے تناول فرمائی) پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔

الحسین بن علی بن شقیق نے ابی حمزہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعبی کی سند سے یہ روایت غریب ہے، اس میں ابوحمزہ السکری کا جابر سے تفرد ہے۔

۵۸۷۹- صلہ رحمی کا انعام ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے یحیٰ بن عثمان بن صالح مطلب بن شعیب اور مسعود ابن محمد الرملی، عمران بن ھارون الرملی، ابو خالد الاحمر، داؤد بن ابی ھند، شعبی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لئے ان کے گھروں کو آباد کردیں گے اور ان کے اموال کو بڑھا دیں گے، لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا ہے نفرت کی وجہ سے ان کی طرف دیکھا تک نہیں۔ عرض کیا گیا کہ یہ کیسے ممکن ہے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں گے۔[1]

فائدہ ...... سوال کی وجہ سے صحابۂ کرامؓ کو تعجب تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ان سے اتنی نفرت ہوگی، تو پھر گھروں کی آبادی اور اموال میں اضافے کا کیا مطلب؟ تو بتادیا کہ نفرت تو ہوگی لیکن یہ چیزیں ان کو اس لئے ملیں گی کیونکہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں گے اس روایت میں صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر کرنا مقصود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

یہ روایت داؤد اور شعبی کی سند سے غریب ہے، اس میں عمران الرملی کا ابو خالد سے تفرد ہے۔

۵۸۸۰- آپ ﷺ کا آخرت کا انتخاب ...... ہم سے ابو اسحق بن حمزہ نے احمد بن یحیٰ الحلوانی، سعید بن سلیمان، یحیٰ بن اسمعیل بن سالم الاسدی، شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آخرت کو اختیار فرمایا۔

اس میں یحیٰ کا شعبی سے تفرد ہے۔

۵۸۸۱- منافق کی علامت ...... ہم سے محمد بن حمید نے عبداللہ بن ناجیہ، حسن بن قزعہ، مسلمہ بن علقمہ، داؤد بن ابی ھند کی سند سے شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے حضرت ابن عمرؓ سے عرض کیا جب ہم ان لوگوں کے پاس جاتے تو ہم وہ کہتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں؟ اور جب ان سے واپس آتے ہیں تو اس کے خلاف کہتے ہیں تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اس بات کو جناب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں منافقت سمجھتے تھے۔

مجالد نے بھی شعبی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

[1] المستدرک ۴/۱۶۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۸۶. ومجمع الزوائد ۸/۱۲۵. والترغیب والترھیب ۳/۳۳۶. وکنز العمال ۶۹۱۸.

۵۸۸۲-شہید جیسا اجر.......ہم سے احمد بن یعقوب بن المہرجان المعدل نے ابوشعیب الحرانی، یحیٰ بن عبداللہ البابلتی، ایوب بن نہیک، شعبی کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے چاشت کی نماز پڑھی اور ہر ماہ کے تین روزے رکھے اور سفر وحضر کسی بھی حالت میں وتر نہ چھوڑے تو اس کے لئے شہید جیسا اجر لکھا جائے گا۔[1]
یہ بھی غریب ہے اس میں ایوب کا تفرد ہے۔

۵۸۸۳-آپ ﷺ کی ہمراہی.......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، العباس بن الفضل البصری الازرق، جبکہ حبیب بن حسن، عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، ہمام دونوں حضرات نے قتادہ، عزرہ، شعبی کی سند سے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفہ سے اونٹنی پر سوار ہوا تو آپ ﷺ کی اونٹنی نے عادت کے مطابق پیر نہیں اٹھایا حتی کہ وہ مجمع میں جا پہنچی۔
یہ روایت شعبی کی سند سے غریب ہے، اس میں قتادہ کا عزرہ سے تفرد ہے اور عزرہ کا نام ابن تمیم البصری ہے۔

۵۸۸۴-سب سے زیادہ محبوب.......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد نے عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویہ، جریر، مغیرہ اور شعبی کی سند سے حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ نے لشکر دے کر بھیجا، اس لشکر میں حضرت ابوبکر بھی شامل تھے۔ جب میں واپس آیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ! لوگوں میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ بس معلوم کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ محبت عائشہ سے ہے میں نے عرض کیا کہ مردوں کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے والد (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ) شعبی عن عمرو سے یہ روایت غریب ہے۔[2]

۵۸۸۵-مسلمان کی تعریف.......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے ابی الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، زکریا، عن ابی زائدہ، شعبی کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ممنوع فرمایا ہے۔[3]
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۸۸۶-زکوٰۃ کی ادائیگی کا ادب.......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، داؤد بن ابی ھند، جبکہ احمد بن محمد بن مخلد نے احمد بن ہیثم الوزان، مسلم بن ابراہیم، ابوبکر الھذلی، اور شعبی کی سند سے حضرت جریر بن عبداللہ بن البجلیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے، تو وہ تم سے راضی ہوکر واپس جانا چاہیے امام شعبی سے شیبانی، بیان، اسمٰعیل، مغیرہ، مجالد، جابر اور دیگر لوگوں نے روایت کی ہے۔[4]

۱۔ مجمع الزوائد ۲/ ۲۴۱. والترغیب والترھیب ۱/ ۴۰۷. وکنز العمال ۲۱۵۱۵.
۲۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۸، واتحاف السادۃ المتقین ۲/ ۲۲۱. وفتح الباری ۷/ ۱۸.
۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۹، ۸/ ۱۲۷. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۵. وفتح الباری ۱/ ۵۳، ۱۱/ ۳۱۶.
۴۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۳۶۴. وسنن الدارمی ۱/ ۳۹۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۳۶۵، ۳۷۰. والکامل لابن عدی ۳/ ۱۱۲۹.

۵۸۸۷-بارہ نائبین......ہم سے ابو اسحٰق بن حمزۃ نے سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن حبیش، القاسم بن زکریا، المقری، محمد بن عبدالحلیم النیشاپوری، مبشر بن عبداللہ، سفیان بن حسین، سعید بن عمرو بن اشوع، شعبی کی سند سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد نبوی میں آیا، اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو میں نے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے بارہ نائب ہوں گے، فرمایا: آپ ﷺ کی آواز پست ہوگئی اور مجھے معلوم نہ ہوا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ اور والد صاحب نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

عمر بن عبداللہ بن رزین نے سفیان سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۸۸-شکار کا حکم......ہم سے محمد بن احمد بن محمد البغدادی، ابوبکر نے احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ھارون، زکریا، بن ابی زائدہ، عاصم الاحول، شعبی کی سند سے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سامنے آجانے والا شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تیر کی دھار سے شکار ہو تو وہ کھا سکتے ہو اور جو دھار کے بجائے چوڑائی میں لگنے سے مرا ہو تو وہ مردار (موقوذۃ) ہے۔ فرمایا کہ میں نے کتے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جب تو نے اپنے کتے کو روانہ کرتے ہوئے اللہ کا نام لے لیا تھا اور تیرے کتے نے اس کو کھایا نہیں، تو تم اس کو کھا سکتے ہو۔[1]

شعبۃ اور زائدہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے روایت کیا ہے جبکہ معمر بن المبارک، علی بن مسہر نے عاصم الاحول سے روایت کیا ہے اور شعبی سے بیان بن بشر، عبداللہ بن ابی السفر، حکم، شیبانی، اسمٰعیل بن ابی خالد، سعید بن مسروق، مجالد، عیسیٰ بن المسیب، فراس بن یحییٰ، جابر بن یزید جعفی، عمر بن بشر السری بن اسمٰعیل، ابو حریز، حصین بن نمیر، خالد الحذاء، طاؤس اور یزید نے امام شعبی سے روایت کیا ہے، بعض کے الفاظ بعض سے مختلف ہیں۔

۵۸۸۹-حج کا مسئلہ......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، جبکہ سلیمان بن احمد علی نے بن عبدالعزیز، ابونعیم، زکریا بن ابی زائدہ، شعبی کی سند سے حضرت عروہ بن مضرسؓ کو فرمایا کہ انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں حج کیا لیکن لوگ ان کو رات ہی کے وقت ملے اس وقت وہ ''جمع'' میں تھے لہٰذا وہ رات کے وقت عرفات روانہ ہوگئے اور وہاں سے افاضہ فرمایا اور واپس جمع (غالباً منیٰ) کی طرف واپس آگئے اور پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے محنت کی اور اپنی سواری کو دبلا کر دیا تو کیا میرا حج ہوگیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز (جمع) منیٰ میں پڑھی اور ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا جب تک ہم نے افاضہ نہ کر لیا حالانکہ وہ خود اس سے پہلے عرفات سے دن کو یا رات کو افاضہ کر چکا تھا تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور اس نے میل کچیل کو دور کر دیا۔[2]

سفیان بن عیینہ، عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن سعید نے زکریا سے ایسے پہلے روایت کیا ہے۔ اور شعبی سے اسمٰعیل بن ابی خالد، داؤد بن ابی ھند، زبید بن الحارث، ابن ابی السفر، داؤد الاودی، مطرف، سیار اور حماد بن ابی سلیمان نے روایت کی ہے۔

۱- صحیح البخاری ۷/۱۱۰. وصحیح مسلم، کتاب الصید باب ۱. وفتح الباری ۹/۵۹۹.

۲- مسند الامام احمد ۴/۱۵، ۲۶۱، ۲۶۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۱۴۹. ومجمع الزوائد ۳/۲۴۵. وطبقات ابن سعد ۶/۲۰.

۵۸۹۰- خاتم النبیین ...... ہم سے قاضی ابواحمد نے عبداللہ بن العباس، عمر بن اسمٰعیل بن مجالد، ان کے والد، مجالد، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے سنا جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ انبیاء کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہ تھا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میرے لئے وہ سب واضح کر دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے واضح نہ کیا گیا تھا اور وہ یہ کہ وہ کانا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔[1]

۵۸۹۱- اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نسب...... ہم سے ہمارے والد نے محمد بن ابراہیم بن ابان، شریح بن یونس، اسمٰعیل بن مجالد اور شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک اعرابی (دیہاتی) جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی "کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں" (سورۃ الاخلاص)

یہ روایت بھی شعبی سے غریب ہے۔

۵۸۹۲- سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں...... ہم سے احمد بن جعفر نے معبد نے احمد بن عمرو البزار، عمر بن اسمٰعیل بن مجالد، ان کے والد، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم ﷺ نے صحابۂ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ جب تم سوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ سب صحابۂ کرامؓ نے کچھ نہ کچھ عرض کیا جب حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی باری آئی تو عرض کیا کہ میں کہتا ہوں اے اللہ! آپ ہی نے اس نفس کی تخلیق کیا ہے، آپ ہی کے لئے اس کی زندگی اور موت ہے، اگر (آج رات) آپ اس کو وصول کرلیں تو اس کے سارے گناہ معاف فرما دیجئے گا اور اگر واپس کر دیں تو اس کی حفاظت فرمائیے گا اور سیدھے راستے پر چلائیے گا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ کو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی بات سن کر خوشی ہوئی۔[2]

شعبی سے غریب ہے اس میں عمر کا اپنے والد اور دادا سے تفرد ہے۔

۵۸۹۳- پل صراط...... ہم سے ابو اسحٰق بن حمزہ نے ابوجعفر زہیر التستری، عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن ابی بکیر، یحییٰ بن ابی بکیر، سلام بن سلیم الخراسانی، یزید بن حیان، مقاتل بن حیان، شعبی کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک لوگ ضرور پل صراط سے گزریں گے "پل صراط بہت پھسلواں ہے۔ وہ لوگوں کو لے کر جھک جائے گا اور آگ ان میں سے اپنی خوراک چن لے گی۔ اور جہنم ان پر برف کی طرح ہو جائے گی اور اس کی خاص آوازیں (زفیر وشہیق) سنائی دیں گے۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا جائے گا "اے میرے بندو! تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب آپ جانتے ہیں کہ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی آواز سے جواب دیں گے کہ ایسی آواز مخلوق میں سے کسی نے بھی کبھی نہیں سنی ہوگی۔ اے میرے بندو! آج مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تمہیں اپنے علاوہ کسی اور کے سپرد نہ کروں۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور تم سے راضی ہو گیا ہوں' چنانچہ اس وقت فرشتے بھی شفاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے لہٰذا وہ لوگ وہاں سے نجات پا جائیں گے تو ان سے نیچے کے لوگ جو آگ میں ہوں گے وہ پکاریں گے، ہماری سفارش کرنے والا اور ہمارا کوئی گہرا دوست کیوں نہیں ہے؟ لہٰذا اگر ہمیں ایک اور موقع دیا جائے تو ہم بھی مؤمنوں میں سے ہو جائیں گے۔ لہٰذا پھر ان کو اور گمراہوں کو وہیں آگ میں پٹخ

۱۔ مجمع الزوائد ۷/۳۴۷، والدر المنثور ۵/۳۵۳. تفسیر ابن کثیر ۲/۴۲۲. والبداية والنهاية ۲/۱۵۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۳.

دیا جائے گا۔[۱] یہ روایت بھی غریب ہے، اس میں مقاتل کا تفرد ہے۔

۵۸۹۴-حلال اور حرام کی تعریف......ہم سے ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن العوام، یزید بن ھارون، زکریا بن ابی زائدہ، جبکہ القاضی ابو احمد نے فاروق الخطابی، حبیب بن حسن، ابو مسلم الکشی، انصاری، عبداللہ بن عون، شعبی کی سند سے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت کیا، فرمایا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حلال بھی واضح ہے حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان جو معاملات ہیں مشکوک ہیں، اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے، لہٰذا جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، اس شخص کی طرح جو جنگل کے اردگرد موجود چراگاہ میں جانور چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس میں گھسے۔ سنو! ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ سنو! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہو جائے تو پورا جسم صحیح ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جائے سنو! یہ دل ہے۔

الفاظ زکریا بن ابی زائدہ کے ہیں، ان سے عبداللہ بن السبارک، یحییٰ القطان، عیسیٰ ابن یونس اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۵۸۹۵-قربانی کا وقت......ہم سے ابو عبداللہ بن احمد بن علی بن مخلد نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، داؤد بن ابی ھند، شعبی کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا، فرمایا کہ میرے ماموں نے آپ ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کی نماز ادا فرمانے سے پہلے ہی قربانی کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بکری تو صرف گوشت والی ہے (یعنی قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اونٹنی ایک سال سے کم عمر والی ہے، جو میری گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا میں اس کو ذبح کر لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور یہ تمہاری بہترین قربانی ہوگی اور تمہارے بعد اور کسی کے لئے ایک سال سے کم عمر والا جانور (قربان کرنا) جائز نہ ہوگا۔[۲]

۵۸۹۶-عیدالاضحیٰ کی نماز......ہم سے ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر نے ابوالسری موسیٰ بن حسن بن عباد النسائی، عفان بن مسلم، شعبہ، زبید، منصور، داؤد، ابن عون، مجالد، شعبیؒ کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا، فرمایا کہ مسجد کے اس ستون کے پاس ہمیں بتایا (اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اپنی جگہ دکھاتا) کہ عیدالاضحیٰ کے دن آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا، آج ہم اپنے اس دن میں سب سے پہلے جو کام کریں گے وہ یہ ہے کہ ہم نماز ادا کریں گے پھر ہم قربانی کریں گے، لہٰذا جس نے ہمارے عیدالاضحیٰ کی نماز کرنے کے بعد قربانی کی تو وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے ہماری نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جمع کر لیا ہے اس کی قربانی نہیں ہوئی۔[۳]

یہ سن کر میرے ماموں حضرت ابو بردہ ہانی بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے اور میرے پاس ایک جانور ہے جو ایک سال سے کم عمر ہے لیکن سال بھر کے جانور سے بہتر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی کو ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ اور کسی کے لئے جائز نہ ہوگا۔

۱۔ الدر المنثور ۵/ ۹۰۔

۲۔ ۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی ۷. وصحیح البخاری ۲/ ۲۴. وسنن النسائی ۳/ ۱۸۲. والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۲۷۶.

شعبہ سے اتنی تفصیلی روایت عفان کے علاوہ اور کسی نے نہیں کی۔

شعبی سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، داؤد بن ابی ھند، یحیٰی بن زکریا بن ابی زائدہ حفص بن غیاث، مفضل بن صدقہ عبدالکریم بن منصور، یزید بن زریع ہیں۔

امام شعبی سے تابعین وغیرہ میں سے الشیبانی، بیان، عاصم، فراس، مجالد، جابر الجعفی، مطرف، سیار، ابن ابی السفر، زکریا، بن ابی زائدہ مغیرہ، ابو بردہ، سعید بن مسروق، حریث، داود الاودی، عبدالاعلی الشعبی، ابو خالد الدالانی، ابن عون، مساور الوراق نے روایت کی ہے۔

۵۸۹۷- ذکر اور شکر کا تلازم...... ہم سے ابوبکر بن مالک اور محمد بن علی نے محمد بن یونس الکدیمی، معلی بن الفضل، سلمی بن عبداللہ بن کعب، شعبی کی سند سے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت فرمایا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن آدم! تو نے میرا ذکر کیا تو تو نے میرا شکر کیا اور جب تو نے مجھے بھلا دیا تو تو نے میری ناشکری کی۔ [1]

(۲۷۸) عمرو بن عبداللہ السبیعی [2]

انہی میں ایک اور شخصیت ثابت قدم، قناعت پسند، صاحب بصیرت، عقلمند، صابر، ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ السبیعی کی بھی ہے۔

۵۸۹۸- ولادت...... ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر نے بیان کیا کہ شریک نے کہا کہ ابو اسحٰق حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔ میرا خیال ہے کہ شریک نے کہا تھا کہ جب ان کی خلافت کے ۳ سال باقی تھے۔

۵۸۹۹- ہم عصروں کی رائے...... ہم سے محمد بن عمر بن سلم نے محمود بن محمد الواسطی، عثمان ابی شیبہ، جریر، مغیرہ کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے جب کبھی بھی ابو اسحٰق کو دیکھا تو مجھے پہلے لوگ یاد آ گئے۔

۵۹۰۰- ابن جریر کی رائے...... ہم سے محمد بن عمر نے الحسین بن محمد، یوسف بن یعقوب اور جریر سے بیان کیا فرمایا کہ لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ جو شخص ابو اسحٰق کے ساتھ بیٹھا گویا کہ وہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ بیٹھا۔

۵۹۰۱- ابو احمد الزبیری کی رائے...... ہم سے ابوبکر بن مسلم نے علی بن حسین بن حیان، محمود بن غیلان، ابو احمد الزبیری سے بیان کیا فرمایا کہ ابو اسحٰق نے ۲۳ یا ۲۴ صحابہ کرامؓ سے روایت بیان کی ہیں۔

۵۹۰۲- امام اعمش کا بیان...... ہم سے ابوبکر بن البراء نے عبداللہ بن یزید، ابو کریب، وکیع، اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ میں اور ابو اسحٰق جب اکٹھے ہوتے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث سے تازہ دم ہو جاتے۔

۵۹۰۳- ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد البغوی، محمود بن غیلان یحیٰی بن آدم، حفص ابن غیاث کی سند سے اعمش سے بیان کیا

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۱۵ ۲. واتحاف السادة المتقين ۸/۳۳ ۳. وكنز العمال ۱۳۴ ۱، ۱۱۷۷ ۱، ۴۳۲۰۹.

[2] طبقات ابن سعد ۳۱۳/۶. والتاريخ الكبير ۶/رت ۲۵۹۴. والجرح ۶/رت ۱۳۴۷. والجمع ۱/۲۶۱. والكاشف ۲/رت ۴۲۴۸. والميزان ۳/رت ۳۹۳ ۶. وتاريخ الاسلام ۱۱۶/۵. وسير النبلاء ۳۹۲/۵. وتهذيب التهذيب ۶۳/۸. وتهذيب الكمال ۴۴۰۰. (۱۰۲/۲۲)

فرمایا کہ جب میں اور اسحٰق اور ابو اسحٰق تنہا بیٹھے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایسی احادیث بیان کیں جن پر کوئی غبار نہ تھا۔

۵۹۰۴-جنگوں میں شرکت......ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن یزید الکوفی، ابوبکر بن عیاش کی سند سے ابو اسحٰق سے بیان کیا' فرمایا میں نے زیاد کے زمانے میں چھ یا سات معرکوں میں حصہ لیا اور زیاد کا انتقال معاویہؓ سے پہلے ہو گیا۔

۵۹۰۵-تدفین......ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد محمود بن غیلان، یحیٰی بن آدم اور ابوبکر ابن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ ہم نے خوارج کے زمانے میں ۱۲۶ یا ۱۲۷ھ میں ابو اسحٰق کو دفن کیا۔

۵۹۰۶-تقویٰ......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور سفیان نے بیان کیا کہ ہمارے اساتذہ نے فرمایا کہ امام شعبی اور ابو اسحٰق جمع ہوئے امام شعبی نے فرمایا، اے ابو اسحٰق تم مجھ سے بہتر ہو، تو ابو اسحٰق نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم نہیں میں آپ سے بہتر نہیں بلکہ آپ ہی مجھ سے بہتر اور عمر میں بڑے ہیں۔

۵۹۰۷-چالیس سال تک نہ سوئے......ہم سے ابو احمد الغطریفی اور محمد بن عمر، محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران الاخنسی، اور ابوبکر بن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا ابو اسحٰق نے کہا کہ میں نے چالیس سال سے آنکھیں نہیں سرمگیں۔

۵۹۰۸-عبادت کی پابندی......ہم سے محمد بن ابراہیم اور محمد بن احمد نے ایک جماعت سے، عبداللہ بن محمد، احمد ابن عمران الاخنسی، العلاء بن سالم العبدی سے بیان کیا کہ ابو اسحٰق اپنی وفات سے دو سال پہلے کمزور ہو گئے تھے، جب تک ان کو سہارا دے کر کھڑا نہ کیا جاتا کھڑے نہ ہو سکتے تھے' لیکن جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو ہزار ہزار آیات پڑھتے۔

۵۹۰۹-ایک رکعت میں سورۂ بقرۃ......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور سفیان بن عیینہ سے بیان کیا فرمایا کہ عون بن عبداللہ نے اسحٰق سے کہا کہ تمہارا کیا باقی رہا؟ کہا نماز پڑھتا ہوں تو ایک ہی رکعت میں سورۂ بقرۃ پڑھ لیتا ہوں، تو انہوں نے کہا کہ تمہارا شر ختم ہو گیا اور بھلائی باقی رہ گئی۔

۵۹۱۰-کمزوری کی حالت میں عبادت......ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران اور ابوبکر بن عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ ابو اسحٰق نے فرمایا کہ میری نماز چلی گئی اور میں کمزور ہو گیا ورنہ جب میں کھڑا ہو جاتا تو خوب پڑھتا تھا اب سورۂ بقرۃ اور آل عمران سے زیادہ نہیں پڑھی جاتی۔

۵۹۱۱-بڑھاپے میں روزوں کا حال......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمود بن غیلان، یحیٰی بن آدم، اور ابو الاحوص کی سند سے ابو اسحٰق سے بیان کیا فرمایا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور کمزور بھی اب مجھ سے ہر ماہ تین روزوں پیر اور جمعرات اور اشہر حرم کے علاوہ روزے بھی نہیں رکھے جاتے۔

۵۹۱۲-کمزوری سے حال......ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل اور سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابو اسحٰق کے پاس آیا تو انہوں نے ایک ترکی قبہ پہن رکھا تھا، مسجد ان کے دروازے کے پاس ہی تھی وہ مسجد میں تھے، میں نے پوچھا اے ابو اسحٰق کیا حال ہے؟ تو فرمایا اس شخص جیسا جسے فالج ہو گیا مجھے نہ ہاتھ فائدہ دیتا ہے نہ پیر۔

۵۹۱۳- ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، احمد بن الولید، حامد البلخی اور سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ میں ابواسحٰق کے پاس آیا وہ ایک ترکی قبہ میں ملبوس تھے، میں نے پوچھا اے ابواسحاق! کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں تو مفلوج کی ہو گیا ہوں۔ نہ مجھے ہاتھ کا فائدہ ہوتا ہے نہ پیر۔ فرمایا کہ اس وقت ان کی عمر سو سال تھی۔

۵۹۱۴- ہم سے محمد بن عمر بن سلم نے عبداللہ بن محمد بن سعید، احمد بن زہیر، علی بن مجر، عیسیٰ بن یونس اور اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد جب ابواسحٰق کو دیکھتے ہی کہتے یہ عمر القاری ہے، یہ عمرو ہے جو ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔

۵۹۱۵- اقوال...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ ابواسحٰق نے فرمایا جب میں رات کو جاگتا ہوں تو اپنی آنکھیں بند نہیں کرتا۔

۵۹۱۶- حج کی اہمیت...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان سے بیان کیا فرمایا کہ ہم سے ہمارے ساتھی ابواسحٰق نے بیان کیا کہ (کیا یہ ممکن ہے کہ) ایک شخص طیلسان (سبز کپڑا) خریدے اور حج نہ کرے۔

۵۹۱۷- غنی کیا ہے...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار، سفیان سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا ابواسحٰق نے فرمایا کہ وہ لوگ دین میں مدد کرنے کو غنی کہا کرتے تھے۔

۵۹۱۸- دین کی مدد...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سفیان اور ابواسحٰق سے بیان کیا فرمایا کہ وہ لوگ گنجائش کو دین کی مدد سمجھتے تھے، کہا سفیان ثوری نے اس کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا ہاں۔

۵۹۱۹- ضحاک بن قیس کی رائے...... ہم سے ابواحمد محمد بن احمد اور محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن یزید الکوفی ابوبکر عیاش سے بیان کیا فرمایا کہ جس دن ابواسحٰق السبیعی کا انتقال ہوا اسی دن ضحاک بن قیس کوفہ پہنچے اور ان کا جنازہ اور لوگوں کا ہجوم دیکھا تو فرمایا کہ یہ تمہارا عالم ربانی تھا۔

مسند روایات...... (ابواسحٰق السبیعی) نے ۲۳ صحابۂ کرامؓ سے مسند روایات بیان کیں اور حضرت علیؓ کو دیکھا اور ان سے سنا بھی، علاوہ ازیں حضرت سعید بن زید، اسامہ بن زید حضرت ابن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایات کیں۔ آپ کی اکثر روایات حضرت براء بن عازب، حضرت زید بن ارقم، حضرت نعمان بن بشیر حضرت حارثہ بن وہب، حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی، حضرت ابوجحیفہ، حضرت عمرو بن الحارث المصطلقی، سلیمان بن صرد، وحشی بن جنادہؓ سے روایات کیں اور بعض صحابہ سے روایات میں متفرد بھی ہیں کہ ان کے علاوہ اور کسی نے ان صحابہؓ سے روایت نہیں کی ہے۔

۵۹۲۰- حضرت علی المرتضیٰؓ کا حلیہ مبارک...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، اسمٰعیل بن موسیٰ، شریک کی سند سے ابواسحٰق سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو دیکھا آپ کے بال اور داڑھی سفید ہو چکے تھے۔

۵۹۲۱- جمعے کی نماز کا وقت...... محمد بن عمر نے علی بن احمد بن الحسین العجلی، جبارہ، ابوبکر النہشلی کی سند سے ابواسحٰق سے روایت کیا فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا وہ جمعے کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج زائل ہو جاتا تھا۔

۵۹۲۲- ازار کہاں تک ہو؟...... ہم سے ابو حامد نے محمد بن اسحٰق محمد بن حسان اور علی بن اشکاب، اسحٰق بن سلیمان اور ابو سنان کی سند سے ابو اسحٰق سے بیان کیا فرمایا میں نے چند صحابہ کرامؓ کو دیکھا مثلاً حضرت اسامہ بن زید بن ارقم، حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ نصف پنڈلیوں تک ازار باندھا کرتے تھے۔

۵۹۲۳- ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، محمد بن الصباح، سفیان نے فرمایا میں نے سنا ابو اسحٰق نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ نصف پنڈلیوں تک ازار باندھتے تھے۔

۵۹۲۴- خلفاء راشدین کی فضیلت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے عبدان بن احمد، معمر بن سھل، محمد بن اسمٰعیل الکوفی سفیان اور ابی اسحٰق کی سند سے حضرت سعید بن زید نے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ غار حرا میں تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے حرا ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر تو ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہیں۔

اور اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم موجود تھے۔[1]

۵۹۲۵- صلح حدیبیہ کی شرائط...... ہم سے ابو حسن احمد بن القاسم بن الدیان نے محمد بن یوسف، مومل بن اسمٰعیل، سفیان الثوری، ابو اسحٰق السبیعی کی سند سے حضرت براء ابن عازبؓ سے روایت فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دن بروز جمعہ رسول اللہ ﷺ نے اھل مکہ کے ساتھ تین باتوں پر صلح فرمائی (۱) اگر اھل میں سے کوئی ان کے پاس آئے گا تو یہ (یعنی مسلمان) اس کو واپس کر دیں گے۔ (۲) اور اگر صحابہ کرامؓ میں سے کوئی مکہ آ گیا تو اس کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ (۳) جناب رسول اکرم ﷺ اگلے سال مکہ مکرمہ تشریف لائیں گے اور اپنے ہمراہ اسلحہ وغیرہ لے کر اندر داخل نہ ہوں گے۔

یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۹۲۶- سکینہ کا نزول...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد الطیالسی، شعبہ، اور ابو اسحٰق کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص رات کو سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اس نے اپنے چوپائے (یا فرمایا گھوڑے) کو دیکھا کہ پیروں کو زمین پر مار رہا ہے اور اس پر ایک بدلی سی ہے چنانچہ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی گئی تو فرمایا کہ وہ سکینہ تھی جو قرآن کریم کے لئے نازل ہوئی یا فرمایا کہ قرآن پاک پر نازل ہوئی۔[2]

صحیح متفق علیہ، زھیر، اسرائیل اور ابو اسحٰق نے روایت کیا ہے۔

۵۹۲۷- ہم سے احمد بن جعفر بن معبد نے عبداللہ بن محمد بن النعمان، عبداللہ بن رجاء، اور اسرائیل، جبکہ حبیب بن حسن نے عبداللہ بن حسن الحرانی، ابو جعفر النفیلی، زھیر، ابو اسحٰق کی روایت سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں صحابہ کرامؓ سے ایک شخص نماز پڑھ رہے تھے ان کا ایک گھوڑا تھا جو گھر میں بندھا ہوا تھا تو وہ ہنہنانے لگا، تو وہ صحابی باہر نکلتے دیکھتے، لیکن کچھ نہ دیکھتے چند بار ایسا ہوا اگلی

[1] سنن الترمذی ۳۷۵۷. ۳۶۹۹. وسنن ابن ماجة ۱۳۴. ومسند الامام احمد ۱/ ۱۸۹، ۵/ ۳۴۶، ومجمع الزوائد ۹/ ۵۵. والسنة لابن ابی عاصم ۲/ ۶۲۲. والاحادیث الصحیحة ۸۷۵. وطبقات ابن سعد ۳/ ۱/ ۲۸۹، والمستدرک ۳/ ۴۵۱. وصحیح ابن حبان ۲۹۱۸. ودلائل النبوة للبیهقی ۲/ ۳۵۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۲۵۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۲/ ۱۴. واتحاف السادة المتقین ۷/ ۱۹۳. ۴/ ۳۴۱. والمطالب العالیة ۴۰۳۲.

[2] صحیح البخاری ۶/ ۱۷۰. ۲۳۲. وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۲۴۱. وفتح الباری ۸/ ۵۸۶. ۹/ ۵۷.

صبح یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سکینہ تھی تو قرآن کے لئے نازل ہوئی۔

۵۹۲۸-حضرت سعد بن معاذ......ہم سے احمد بن القاسم بن الریان نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، سفیان ثوری، ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ریشم کا کپڑا لایا گیا، صحابہ کرامؓ نے اس کی نرمی و لطافت دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس کی نرمی دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہو، سعد بن معاذؓ کو جو رومال جنت میں ملیں گے ان سے زیادہ بہتر اور نرم ہوں گے۔[۱]

حدیث صحیح متفق ہے۔

۵۹۲۹-غزوات کی تعداد......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ فاروق الخطابی ابومسلم الکشی، سلیمان بن حرب اور ابواسحٰق بن حمزہ نے ابوخلیفہ، ابوالولید، محمد ابن کثیر، شعبہ نے ابواسحٰق سے روایت کیا فرمایا کہ لوگ نماز استسقاء کے لئے نکلے، حضرت زید بن ارقمؓ بھی ساتھ تھے میرے اور ان کے درمیان صرف ایک ہی آدمی تھا، میں نے عرض کیا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ تو فرمایا کہ انیس (۱۹) غزوات میں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ فرمایا سترہ (۱۷) غزوات میں۔ میں نے عرض کیا کہ پہلا غزوہ کون سا تھا؟ تو فرمایا غزوہ ذوالعشیر دیا العشیر۔ یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۵۹۳۰-جان و مال کی حرمت......ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، موسیٰ بن عمیر الحضرمی، ابواسحٰق کی سند سے حضرت براء اور حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کیا فرمایا ہم نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں (ایک دوسرے پر) جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں۔[۲]

ابواسحٰق عن البراء وزیدؓ یہ روایت غریب ہے۔

۵۹۳۱-سب سے ہلکا عذاب......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ اور ابواسحٰق کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت نعمان بن بشیرؓ کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، انہوں نے اپنے خطبے کے دوران فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا اس کے دونوں پیروں میں دو انگارے ہونگے یا فرمایا انگارہ۔ ہوگا جن سے اس کا دماغ کھولے گا۔[۳]

اس روایت کو اعمش، شریک اور روح بن مسافر نے اسمٰعیل بن مجالد فی آخرین عن ابی اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳۲-جمع تاخیر......ہم سے ابومحمد بن حیان نے اسحٰق بن احمد، ابوکریب، ابومعاویہ، بن ہشام، سفیان اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے جمع (منیٰ) میں مغرب اور عشاء ایک اقامت سے ۳ رکعت اور ۲ رکعت ادا

۱۔ صحیح البخاری ۵/۴۴. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۱۲۶. وفتح الباری ۷/۱۲۲.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۲۶، ۲/۲۱۵. ۵/۲۲۴. وصحیح مسلم، کتاب القسامة ۲۹، ۳۰، ۳۱. وفتح الباری ۱/۱۵۸، ۱۹۹، ۱۳/۲۶.

۳۔ صحیح البخاری ۸/۱۴۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۶۳. وفتح الباری ۱۱/۴۱۷.

فرمائی۔

۵۹۳۳- ہم سے فاروق الخطابی نے ابو مسلم الکشی، محمد بن کثیر، سفیان، ابو اسحٰق، عبداللہ بن مالک کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب تین رکعت اور عشاء دو رکعت ادا فرمائیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی جگہ ایک اقامت سے یہ نماز میں پڑھیں۔

یحییٰ القطان نے اس کو روایت کیا ہے اور لوگ اسی پر ہیں۔

۵۹۳۴- معمول سے زیادہ نمازیں...... ہم سے ابو اسحٰق بن حمزہ اور حبیب بن حسن نے یوسف القاضی، حفص بن عمر، شعبہ، جبکہ حبیب بن حسن، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، زہیر، ابو اسحٰق حارثہ، اور وہب سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ہمارے معمول سے زیادہ نماز ادا فرمائی؟

رقبۃ بن مصقلہ، اجلح، زید بن ابی انیسہ اور ابن ابی لیلیٰ اور اشعث بن سوار وغیرہ نے اس روایت کو بیان کیا۔

۵۹۳۵- نماز استسقاء میں شرکت...... ہم سے ابو اسحٰق نے ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس زہیر، ابو اسحٰق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید الانصاریؓ نماز استسقاء کے لئے نکلے اور ان کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقمؓ تھے، ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دن ان کے ساتھ تھا چنانچہ آپ منبر چھوڑ کر ایسے ہی اپنے پیروں پر کھڑے رہے چنانچہ انہوں نے بارش کے لئے دعا مانگی اور مغفرت مانگی، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں ہم ان کے پیچھے تھے، آپ نے جہر سے قراۃ کی اور اس دن نہ اذان دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی۔

زہیر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزیدؓ نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

۵۹۳۶- ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، عقبہ بن مکرم، احمد بن یونس، یونس، زہیر اور ابو اسحٰق حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اور ان کے اس حصے کو سفید دیکھا اور داڑھی کی طرف اشارہ کیا کسی نے پوچھا کہ اے ابا جحیفہ! آپ اس دن کس کی طرح تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تیروں کو چھیلتا اور بناتا تھا۔

۵۹۳۷- رونے کی اجازت...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ الحضرمی، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، عنبسہ بن الازھر اور ابو اسحٰق کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے نوحہ کئے بغیر رونے کی رخصت دی اسحٰق سے یہ روایت غریب ہے۔

[redacted]

۵۹۳۸- آپ ﷺ کا ترکہ...... ہم سے احمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا، ابو حذیفہ، زہیر، ابو اسحٰق کی سند سے حضرت عمرو بن الحارث الخزاعیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے نہ کوئی درہم چھوڑا نہ دینار، نہ بکری، نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی، البتہ ہاں ایک سفید خچر، کچھ اسلحہ اور کچھ زمین بطور صدقہ چھوڑی۔

ثوری، ابو الاحوص، اسرائیل، یونس نے ابو اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۳۹- جنگی حکمت عملی...... ہم سے عبداللہ بن جعفر [redacted] یونس بن حبیب، ابو داؤد، جبکہ محمد بن حسن، محمد بن یونس، بشر بن عمر الزہرانی،

اور فاروق نے ابو مسلم، مسلم بن ابراہیم، شعبہ ابو اسحٰق کی سند سے حضرت سلیمان بن صردؓ سے روایت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن فرمایا اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔[1]

ثوری شریک نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۵۹۴۰- ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، ابونعیم، سفیان، جبکہ جعفر بن محمد نے ابوحصین القاضی، یحییٰ الحمانی، شریک اور ابو اسحٰق کی سند سے حضرت سلیمان بن صردؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۹۴۱- **حضرت علی المرتضیٰؓ کی مثال**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، اسمٰعیل بن ابان، ابومریم عبدالغفار بن القاسم الانصاری، ابو اسحٰق کی سند سے حضرت حبشی بن جنادہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تمہاری مثال میرے لئے ایسی جیسی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ھارون علیہ السلام تھے ہاں البتہ یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔[2]

ابو اسحٰق سے غریب ہے اس میں اسماعیل بن ابان کا تفرد ہے۔

۵۹۴۲- **جھگڑالو کی مذمت**...... ہم سے سلیمان بن احمد نے العباس بن حمدان الاصبہانی، علی بن موسیٰ بن عبید الکوفی الحارثی، عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابی اسحٰق کی سند سے حضرت حبشی بن جنادہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھگڑالو ہونا بھی ظلم کا ایک کنارہ ہے۔[3] اوکما قال رسول اللہ ﷺ

یہ روایت بھی غریب ہے اس میں عبیداللہ کا تفرد ہے۔

۵۹۴۳- **جنت لے جانے والا عمل**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت کریز الضبی سے پچاس سال یا اس سے پہلے سنی، اور شعبہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے ابو اسحٰق سے چالیس سال یا اس سے پہلے سنی اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ روایت میں نے شعبہ سے ۴۵ یا ۴۶ سال پہلے سنی کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو (آگے دوسری سند)

جبکہ سلیمان بن احمد نے اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابو اسحٰق کی سند سے حضرت کریز الضبی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک اعرابی شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے۔ فرمایا کہ کیا انہی دونوں چیزوں نے تجھے اس پر ابھارا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو عدل کی بات کرو اور اپنے مال میں سے جو بچ جائے صدقہ کردو۔ عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہر وقت عدل کی بات کرسکوں اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ اپنا اضافی مال دے سکوں فرمایا تو پھر کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ۔ عرض کیا کہ یہ بھی بہت مشکل ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کہ اپنے اونٹوں میں سے ایک جوان اونٹ لے لو اور ایک مشک لے لو اور ایسے گھر

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۶۲/۴، ودلائل النبوة للبیهقی ۴۵۷/۳، ۴۵۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۷. والدر المنثور ۱۹۲/۵. وتفسیر ابن کثیر ۳۹۷/۶.

[2] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۳۰. وسنن الترمذی ۳۷۳۰، ۳۷۳۱. وسنن ابن ماجة ۱۲۱. ومسند الامام أحمد ۱۷۹/۱. ۳۲/۳. ۳۶۹/۶. ۴۳۸.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۰/۴. وکنز العمال ۱۵۴۴۱.

والوں کی طرف توجہ کرو جو کبھی پانی پیتے ہیں ان کو پانی پلاؤ، شاید تیرا اونٹ ہلاک نہ ہو اور تیری مشک بھی نہ پھٹے اور جنت تیرے لئے واجب ہو جائے۔ چنانچہ وہ اعرابی تکبیر کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا، سو نہ اس کی مشک پھٹی اور نہ اس کا اونٹ ہلاک ہوا لیکن اس کی شہادت ہوگئی۔

۵۹۴۴- موت کی جگہ متعین اور لازمی ہے...... ہم سے عبداللہ بن حسن نے محمد بن اسماعیل الصائغ، ابوداؤد الحضرمی، جبکہ محمد بن اسحٰق الاہوازی نے محمد بن نعیم، اسمٰعیل بن عبدالملک الزیتقی اور فاروق الخطابی اور محمد بن حسن نے ابومسلم الکشی، ابوعقبہ الازرق، سفیان ثوری، ابواسحٰق کی سند سے حضرت مطر بن عکامس سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کا مقررہ وقت کسی سرزمین میں لکھ دیتے ہیں تو اس سرزمین کی طرف (جانے کی) کوئی نہ کوئی حاجت بھی اس کے لئے مقرر فرمادیتے ہیں۔[۱]

قیس بن الربیع اور خدیج بن معاویہ نے بھی ابواسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۴۵- لکھا ہوا پورا ہوتا ہے...... ہم سے سلیمان بن احمد نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، اعمش اور ابواسحٰق کی سند سے حضرت عبدہ السوائی سے روایت کیا فرمایا کہ کچھ لوگوں نے جناب نبی کریم ﷺ کے قریب شور مچانا شروع کر دیا۔ تو صحابۂ کرام میں سے کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر آپ کسی کو روانہ فرماتے کہ وہ ان کو منع کرتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں نے کسی کو ان کے پاس بھیجا کہ ان کو حجت بازی کرنے سے منع کروں تو ان میں سے ضرور کوئی نہ کوئی کرے گا اگرچہ اس کی اسے کوئی ضرورت نہ بھی ہو۔[۲]

ثوری نے بھی ابواسحٰق سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۹۴۶- درود شریف کی فضیلت...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے ابراہیم بن ہاشم البغوی، عبدالرحمٰن بن سلام، ابراہیم بن طہمان اور ابی اسحٰق کی سند سے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود شریف پڑھے، کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔[۳]

۵۹۴۷- نماز کا طریقہ...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، محمد بن جعفر المدائنی، ورقاء اور ابواسحٰق السبیعی کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزید اور انہوں نے حضرت براء بن عازب سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر نہ جھکاتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جھکا لیتے۔

یہ روایت صحیح اور متفق علیہ ہے۔ شعبہ، ثوری، اسرائیل اور بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے اور حماد بن سلمہ نے بھی شعبہ عن ابی اسحٰق سے روایت کی ہے۔

۵۹۴۸- ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے الحسین بن الکمیت، غسان بن الربیع، حماد بن سلمہ، شعبہ، ابی اسحٰق کی سند سے حضرت عبداللہ بن یزید اور حضرت براء بن عازب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۹۴۹- دعا تین مرتبہ کرنا...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے ابواسماعیل الترمذی، یحییٰ بن یحییٰ النیساپوری، یحییٰ بن زکریا بن ابی

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۱۸/۱.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۸/۱۸. ومجمع الزوائد ۱۷۶/۱.

۳۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۳۷۴. والترغیب والترھیب ۴۹۴/۲. وتاریخ اصبھان للمصنف ۳/۲. ومجمع الزوائد ۱۳۷/۱۰، ۱۶۳/۱.

زائدہ، ان کے والد، ابواسحٰق، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ جب دعا مانگتے تو تین مرتبہ مانگتے اور جب مغفرت کا سوال فرماتے تو تین مرتبہ فرماتے۔

اسرائیل نے بھی ابواسحٰق سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۹۵۰- دعا تین مرتبہ مانگو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، عبداللہ بن رجاء اسرائیل، ابواسحٰق عمرو بن میمون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ ﷺ جب دعا مانگیں اور جب مغفرت کی دعا مانگیں تو تین مرتبہ مانگیں۔

۵۹۵۱- آیت کی تفسیر...... ہم سے ابوبکر بن خلاد محمد بن علی اور احمد بن جعفر بن حمدان نے محمد بن یونس، ابوعتاب سھل بن حماد، جریر، ایوب البجلی، ابواسحٰق، عمرو بن میمون کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے آیت ''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی'' (سورہ ابراہیم: ۴۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ سفید سرزمین ہے گویا کہ وہ چاندی ہے جس پر کوئی خطا نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی ناحق خون بہایا گیا۔

ابوعتاب اس کو مرفوع بیان کرنے میں متفرد ہیں۔ ابوالاحوص نے ان سے موقوف بیان کی۔

۵۹۵۲- سلام پھیرنے کا طریقہ...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، عبدالملک بن الحسین، ابی اسحٰق، اسود اور علقمہ اور مسروق اور عبیدہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا ہے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے گال مبارک کی سفیدی دکھائی دی جاتی اور اسی طرح دوسری جانب بھی''

اس طرح ابواسحٰق سے مجموعی طور پر صرف ابومالک عبدالملک بن الحسین النخعی نے روایت کی ہے۔

۵۹۵۳- نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنا...... ہم سے محمد بن علی حبیش نے حسن بن علی بن الولید الفسوی، نصر بن الحریش الصامت، روح بن المسافر، ابواسحٰق، ابوالاحوص کی سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا روپ اختیار نہیں کر سکتا۔[1]

ابواسحٰق اور ابوالاحوص سے یہ روایت غریب ہے اس میں روح کا تفرد ہے۔

۵۹۵۴- مؤمن ایمان کی حالت میں مرے تو...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن الحسین بن اسحٰق ابوحسن الصوفی، ھلال بن بشر ابن محبوب، ابوبحر البکراوی، شعبہ، ابواسحٰق، ابوالاحوص کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا'' اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔[2]

ابواسحٰق اور ابوالاحوص کی سند سے غریب ہے اس میں عبدالرحمٰن بن عثمان البکراوی کا شعبہ سے تفرد ہے۔

۱: مسند الامام أحمد ۱/ ۴۵۰.

۲: مسند الامام أحمد ۱/ ۳۷۴، ۴۶۲، ۴۶۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۲۳۱.

۵۹۵۵- قیامت میں سب کے سردار محمد ﷺ ہوں گے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن اور احمد بن السندی نے ابوشعیب الحرانی ،ان کے دادا احمد بن ابی شعیب، موسیٰ بن اعین، ابواسحٰق ،صلۃ بن زفر کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا، میرا رب مجھے بلائے گا میں کہوں گا، میں حاضر ہوں، تیرا اسعادت مند ہوں اور تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو بہت بابرکت بلند و برتر ہے میں حاضر ہوں اور تیری مہربانی ہے ھدایت والا وہ ہے جسے تو نے ھدایت سے نوازا، تیرا بندہ تیرے سامنے ہے۔ نجات کا راستہ تیرے ہی پاس ہے تو بہت بابرکت و بلند و برتر ہے۔
اورفرمایا کہ کسی پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے سو سال کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔[1]
اس سے موسیٰ بن لیث سے متفرد ہیں۔

۵۹۵۶- روزہ خاص اللہ کے لئے ہے...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے احمد بن محمد بن الجعد، سوید بن سعید، موسیٰ ابن عمیر، ابواسحٰق ،صلۃ بن زفر کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[2]
یہ روایت ابواسحٰق سے صرف موسیٰ بن عمیر نے نقل کی ہے۔

۵۹۵۷- ماں کی محبت...... ہم سے احمد بن السندی نے احمد بن ابی العوف، محمد بن سلیمان لوین، خدیج بن معاویہ، ابواسحٰق ،شقیق بن سلمہ کی سند سے حضرت حسن بن علیؓ سے روایت کیا ہے۔
فرمایا کہ ایک عورت جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کے دو بیٹے بھی تھے، اس نے آپ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے اسے تین کھجوریں دیں، اس نے ایک ایک کھجور اپنے دونوں بچوں کو دے دی، انہوں نے کھالی اور دوبارہ اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگے، چنانچہ اس نے وہ بچی ہوئی کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا اپنے دونوں بچوں کو دے دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ، اپنے دونوں بچوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر رحم فرمایا ابواسحٰق اور شقیق سے غریب ہے، اس میں خدیج کا تفرد ہے۔[3]

۵۹۵۸- علیؓ کو اپنا دوست بناؤ...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن حسن التغلبی، یحیٰی بن یعلی الاسلمی عمار بن رزیق، ابواسحٰق، زیاد بن مطرف کی سند سے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ مجھ جیسی زندگی جئے اور مجھ جیسی موت، وفات پائے اور ہمیشہ کی جنت میں رہے جس کا میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اپنے ہاتھوں سے اپنا درخت گاڑ دے، اسے چاہیے کہ علی بن ابی طالب کو اپنا ولی بنائے کیونکہ وہ تمہیں ہرگز ہدایت سے نہ نکالیں گے اور ہرگز گمراہی میں نہ داخل کریں گے۔[4]

۱۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۶۳. ۶/ ۱۰۵، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲۷. وفتح الباری ۸/ ۳۹۵.
۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۳۴، ۳۹۵، ۴۱۱، ۴۵۷، ۴۶۵. ۴۶۷. والسنن الکبری للبیھقی ۴/ ۲۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۲۰. وفتح الباری ۴/ ۱۰۹.
۳۔ تاریخ أصبھان ۱/ ۴۵.
۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۲۰. ومجمع الزوائد ۹/ ۱۰۸. وأمالی الشجری ۱/ ۱۳۶. ۱۴۴. والاحادیث الضعیفۃ ۸۹۲.

ابواسحٰق سے غریب ہے، یحیٰی کا عمار سے تفرد ہے۔
۵۹۵۹-اسی روایت کو ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے الولید بن ابان اور ابوحاتم کی سند سے روایت کیا ہے۔

۵۹۶۰-**بوڑھا کرنے والی سورتیں**...... ہم سے ابوبکر محمد بن حسن نے محمد بن الفرج الازرق، عبداللہ بن موسیٰ، شیبان بن موسیٰ، ابو اسحٰق، عکرمہ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ پر بڑھاپا آ رہا ہے۔ فرمایا، ہاں، مجھے سورۃ ھود، واقعہ، المرسلات عرفا، سورۃ نباء اور اذا الشمس کورت" نے بوڑھا کر دیا ہے۔[1]

۵۹۶۱-**نبی کریم ﷺ کو عبرت کے واقعات نے بوڑھا کر دیا**...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ، جبکہ ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، علی بن صالح، ابواسحٰق کی سند سے حضرت ابوجحیفہؓ کی سند سے بیان کیا عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ پر بڑھاپا آ رہا ہے؟ فرمایا ہاں مجھے سورۃ ھود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔[2]

۲۷۹-عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ[3]

تعارف......(انہی بلند پایہ بزرگوں میں ایک شخصیت ابوعیسیٰ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی بھی ہے جو بلند پایہ فقیہ اور قاضی بھی تھے۔ شعبہ قضاء اور عدالت میں مبتلا کیے گئے تو انہوں نے ندامت اور رونے سے اس کا ازالہ کرنا شروع کیا۔

کہا جاتا ہے کہ تصوف آزمائش میں صبر کرنے کو کہتے ہیں تاکہ روشنی ہو جائے۔

۵۹۶۲-**اھل بصرہ کی فضیلت**...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوداؤد اور عفان، سلیمان بن المغیرہ، ثابت البنانی کی سند سے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ان شہروں کا چکر لگایا تو اھل بصرہ سے زیادہ صبح کے وقت جلدی اٹھ کر اللہ کا ذکر کرنے والے اور راتوں کو زیادہ تہجد پڑھنے والے کسی اور کو نہیں دیکھا۔

۵۹۶۳-**عبادت میں شب بیداری**...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن ہشام، سفیان، اعمش سے بیان کیا فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، چنانچہ جب کوئی آنے والا آ جاتا تو ان کے بستر پر سو جاتا، (یعنی آپ نماز میں مصروف رہتے)

۵۹۶۴-**مہمان نوازی**...... ہم سے سلیمان بن احمد نے محمد بن یونس العصفری، حوثرہ بن محمد المنقری، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح اور مجاہد سے بیان کیا فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے گھر میں قراء جمع ہوا کرتے تھے، یہاں قرآن کریم کے بہت سے نسخے بھی رکھے

۱، ۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۸۳، ۱۷/۲۸۷. وسنن الترمذی ۳۲۹۷. والمستدرک ۲/۳۴۳. ودلائل النبوۃ للبیہقی ۱/۳۵۸. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۰/۵۵۴. وطبقات ابن سعد ۱/۲/۱۳۸. وأمالی الشجری ۲/۲۴۱. ومجمع الزوائد ۷/۳۷. واتحاف السادۃ المتقین ۲/۵۵۰. ۱۰/۳۶۱.

۳۔ طبقات ابن سعد ۶/۱۰۹. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۶۴. والجرح ۵/ت ۱۴۲۴. وتاریخ بغداد ۱۰/۱۹۹. والجمع ۱/۲۸۹. وسیر النبلاء ۴/۲۶۲. والکاشف ۲/ت ۳۳۴۱. والمیزان ۲/ت ۴۹۴۸. وتھذیب الکمال ۳۹۴۳. (۱۷/۳۷۲)

رہتے تھے، ایسا کم ہی ہوا کہ قراء کھانا کھائے بغیر وہاں سے گئے ہوں۔

۵۹۶۵-دیوانے کی بڑ......ہم سے عمر بن احمد بن عثمان نے محمد بن مخلد، صالح بن الرازی نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں ابن ابی لیلی کے بارے میں معلوم ہوا کہ جب انہیں منصب قضاء پر مقرر کیا گیا تو وہ سوار ہو کر عدالت کے لئے روانہ ہوئے تو ان کو دیکھنے کے لئے لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ اتنے میں کوفہ کے مجنونوں میں سے کسی نے کہا کہ دیکھو اس شخص کو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کی شرمندگی کے بدلے دنیا کی راحت رکھ دی ہے۔ ابن ابی لیلی نے فرمایا کہ اگر میں اس کی بات پہلے سن لیتا تو ہرگز یہ عہدہ قبول نہ کرتا۔

۵۹۶۶-بیس صحابہ سے ملاقات......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق الثقفی، احمد بن منیع، جریر، عطاء ابن السائب کی سند سے عبدالرحمن ابی لیلی سے روایت کی فرمایا کہ میں نے بیس صحابہ کرامؓ کو دیکھا ہے۔

۵۹۶۷-جھوٹوں پر لعنت......ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن مھران، ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی سند سے بیان کیا، فرمایا میں نے ابن ابی لیلی کو چبوترے پر حلقے میں بیٹھے ہوئے دیکھا، لوگ ان سے کہہ رہے تھے کہ جھوٹوں پر لعنت کیجئے وہ موٹے آدمی تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ جھوٹوں پر لعنت فرما، پھر خاموش ہو گئے۔

۵۹۶۸-تفسیری روایات ...... ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحق، سعید بن بحر القراطیسی، حسین الجعفی، مجمع بن یحیی الانصاری کی سند سے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی حجاج کے پاس آئے تو فرمایا "اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جو حضرت عثمان بن عفان کو برا بھلا کہتا ہو تو وہ یہ شخص ہے۔ میں نے عرض کیا یعنی جس کی قرآن کریم میں تین نشانیاں ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور ان مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج کر دیئے گئے خدا کے فضل اور خوشنودی کے طلب گار اور خدا اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے ہیں" (الحشر:۸) حضرت عثمانؓ ان میں سے تھے اور فرمایا کہ "اور جو مہاجرین سے پہلے مدینے میں مقیم اور ایمان میں رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ان سے محبت کرتے ہیں" سے "مراد پانے والے ہیں" تک (الحشر:۹) چنانچہ وہ ان میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور جو ان کے بعد آئے دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے! جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مؤمنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے" (الحشر:۱۰) وہ ان میں سے تھا تو فرمایا کہ تو نے سچ کہا۔

۵۹۶۹-تفسیر آیت......ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحق، قتیبہ، جریر، اعمش، منھال کی سند سے ابن ابی لیلی سے بیان کیا، فرمایا آیت "یہ رات طلوع صبح تک امان اور سلامتی والی ہے" (القدر:۵) کا مطلب یہ ہے کہ اس رات شیاطین کچھ نہیں کر سکتے۔ اس رات جادو بھی نہیں ہوتا اور کوئی اور چیز بھی نہیں ہوتی اور طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی رہتی ہے۔

۵۹۷۰-آیت کی تفسیر......ہم سے ہمارے والد اور ابو محمد بن حیان نے ابراہیم محمد بن حسن، ابو کریب، عثام ابن علی، اعمش، عمرو بن مرہ کی سند سے ابن ابی لیلی سے بیان کیا فرمایا کہ آیت "اور ہر شخص آئے گا اس کے ساتھ ایک چلانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا" (ق:۲۱) فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے یہ مناسب ہوگا کہ جب وہ اکیلا ہو تو یہ کہے لکھو اللہ تم پر رحم کرے، سو وہ بھلائی ہی کا املا کرائے گا۔

۵۹۷- بنی اسرائیل کے ایک نیک آدمی......ہم سے ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں، موسیٰ بن اسحٰق، عثمان ابن ابی شیبہ، شریک، مغیرة، شعبی کی سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے بیان کیا فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو پہلے سے کام کررہا تھا کہ وہ بیلچہ اس کے باپ کو لگا اور اس کا سر پھٹ گیا، باپ نے کہا کہ جو اپنے باپ کے ساتھ ایسا کرسکتا ہے وہ میرے ساتھ نہ بیٹھے، اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ بات بنی اسرائیل کو معلوم ہوگئی پھر بادشاہ کی بیٹی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ اس کے ساتھ کس کو بھیجا جائے گا لوگوں نے کہا فلاں کو بھیج دیں۔ چنانچہ اس شخص کو بلوایا گیا۔ اس نے معذرت کرلی، بادشاہ نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ اس شخص نے کہا کہ پھر چند دن کے لئے مجھے مہلت دیں، چنانچہ مہلت ملنے پر وہ شخص گیا اور اپنا آلہ تناسل کاٹ ڈالا جب زخم اچھا ہوگیا تو یہ شخص آیا، اس نے اپنا آلہ تناسل ایک تھیلے میں ڈال کر سیل لگادی اور کہا کہ یہ میری امانت ہے اپنے پاس حفاظت سے رکھ لیں فرمایا کہ پھر بادشاہ نے اس کو ھدایات دینی شروع کیں کہ یہاں رکنا اور یہاں رکنا، یہاں اتنے دن ٹھہرنا اور یہاں اتنے دن ٹھہرنا اور جب بیت المقدس پہنچو تو وہاں اتنے دن ٹھہرنا اور جب وہاں سے آؤ تو اتنے اتنے دن ٹھہرنا اور گویا کہ اوقات کا جدول بنا کر اس کے حوالے کردیا، لیکن جب شہزادی روانہ ہوئی تو اس نے نظام الاوقات کی پابندی نہ کی بلکہ جہاں جی چاہا ٹھہری اور جہاں جی چاہا اس نے سفر کیا، وہ شخص اس کی صرف چوکیداری کرتا رہا اور اس کے ساتھ سوتا رہا، جب بادشاہ کو صورت حال معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ تو نے میرے حکم کی مخالفت کی ہے اور اس کے قتل کا ارادہ کرلیا تو اس شخص نے کہا کہ آپ میری امانت واپس کردیں، چنانچہ جب بادشاہ اور لوگوں نے اس کی امانت دیکھی تو اصل حقیقت معلوم ہوگئی چنانچہ یہ بات بھی بنی اسرائیل میں پھیل گئی۔

فرمایا کہ انہی دنوں بنی اسرائیل کا قاضی مرگیا، وہ لوگ سوچ بچار کرنے لگے کہ اس کی جگہ کسی کو قاضی بنائیں آخر طے ہوا کہ اسی شخص کو قاضی بنائیں، لیکن اس نے انکار کردیا، لیکن لوگ بھی اصرار کرتے رہے تو اس شخص نے کہا کہ اچھا مجھے کچھ مہلت دو تاکہ میں غور وفکر کرلوں، چنانچہ اس مہلت میں اس نے آنکھوں میں کوئی ایسی چیز لگائی جس سے اس کی بینائی جاتی رہی اور پھر یہ منصب قضا پر بیٹھا۔

ایک رات یہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے دعا مانگی کہ اے اللہ! یہ جو کچھ بھی میں نے کیا اگر آپ کی رضامندی کے لئے تھا تو میری تخلیق کو لوٹا دیجئے اور پہلے سے زیادہ اچھا کردیجئے چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس کی بینائی بھی واپس آچکی تھی نگاہیں پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئیں تھیں اور اس کا ہاتھ بھی جو کٹ چکا تھا ٹھیک ہوگیا اور آلہ تناسل بھی۔

مسند روایات......عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی ولادت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں ہوئی، آپ نے حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت علی، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت بلال، حضرت حذیفہ، حضرت ابوذر غفاری حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابی ابن کعب، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت براء بن عازب، حضرت ابوالدرداء، حضرت ابوایوب، اپنے والد ابولیلی، حضرت زید بن ارقم حضرت ثوبان حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت جحیفہؓ سے روایات سنیں۔

تابعین میں سے امام مجاہد، حکم اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

۵۹۷۲- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن اسامہ، مسلم بن ابی ابراہیم، جبکہ احمد ابن یعقوب بن المہر جان اور حبیب بن حسن، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب اور حبیب بن حسن نے عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، محمد بن طلحہ بن مصرف، زبید ابن الحارث کی سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کیا فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے اور عیدالاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور سفر کی بھی دو رکعت ہے مکمل ہے بغیر کمی کے تمہاری نبی ﷺ کی زبان پر۔

یہی روایت زبید سے سماک بن حرب، ثوری، شعبہ، شریک، علی بن صالح، الجراح ابو وکیع، عمرو بن قیس الملائی عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن اور دیگر بہت سے لوگوں نے بیان کی ہے۔

۵۹۷۳- نبی کریم ﷺ کا وضو...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابو غسان مالک بن اسمٰعیل، اسمٰعیل، عبدالاعلیٰ کی سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا، فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپؓ نے میں ایک سوار آیا، اس کا خیال تھا کہ اس نے شوال کا چاند دیکھا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے لوگو! افطار کرو، پھر پانی کے ایک برتن کی طرف متوجہ ہوئے اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، اس آنے والے سوار نے پوچھا، میں تو آپ کے پاس صرف اس لئے آیا کہ اس کے بارے میں آپ سے پوچھوں، کیا آپ نے اپنے علاوہ بھی کسی کو اس طرح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں، میں نے اپنے سے بہتر یا اس امت کے سب سے بہتر یعنی جناب رسول اکرم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے، غریب ہے۔ اس میں اسرائیل اور عبدالاعلیٰ کا تفرد ہے۔

۵۹۷۴- استنجاء کا طریقہ...... ہم سے محمد بن عبداللہ بن سعید نے عبداللہ بن احمد، ہشام بن عمار اور دحیم، ولید بن مسلم، روح بن جناح، عطاء بن السائب کی سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر مٹی کو رگڑا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں اسی طرح سکھایا گیا ہے۔
غریب ہے ولید کا روح سے تفرد ہے۔

۵۹۷۵- بہترین عمل...... ہم سے عبدالرحمٰن بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابو داؤد، حبیب بن حسن، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ کی سند سے روایت کیا، فرمایا کہ میں نے سنا ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ ہم سے حضرت علیؓ نے حدیث بیان کی کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیستے پیستے ہاتھوں پر گٹے پڑ گئے تھے۔ انہی دنوں آپ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، تو حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں گئیں کہ شاید کوئی کام کرنے والا مل جائے، لیکن آپ کی ملاقات جناب رسول اللہ ﷺ سے نہ ہوئی البتہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ملاقات ہوگئی تو ان کو معاملے کی اطلاع دے دی، جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کے بارے میں بتادیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت سونے کے لئے لیٹ چکے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پہ لیٹے رہو، پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے مجھے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس ہو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں جس کا تم نے سوال کیا تھا؟ جب تم لوگ سونے کے لئے لیٹ جاؤ تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہوگا۔[1]
صحیح متفق علیہ روایت ہے۔

۵۹۷۶- تسبیح فاطمی...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بشر بن موسیٰ، حمیدی، جبکہ محمد بن احمد، اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، عبیداللہ بن ابی یزید، مجاہد اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ عن علی ابن ابی طالب سے بیان کیا کہ میں حضرت علیؓ سے سنا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ کوئی خادم مانگ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ

[1] صحیح البخاری ۲۴۴/۵. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۸۰. وفتح الباری ۷۱/۷.

الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو، سفیان کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک ۳۴ بار ہے۔
حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات آپ ﷺ سے سنی ایک مرتبہ بھی اس کو نہیں چھوڑا۔ عرض کیا گیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔
عطاء بن ابی رباح، حبیب بن حیان نے بھی مجاہد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عمرو بن مرہ نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے۔

۵۹۷۷- ایک اور سند سے یہ روایت ...... ہم سے محمد بن جعفر بن ہیثم نے محمد بن احمد بن ابی العوام، یزید بن ھارون، العوام ابن شب، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور اپنے قدم مبارک میرے اور فاطمہؓ کے درمیان رکھے۔ آگے پھر اسی طرح ذکر کیا عمرو بن مرہ سے غریب ہے۔ عوام بن حوشب کا تفرد ہے۔

۵۹۷۸- جھوٹی حدیث بیان کرنے کی شناعت ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبید اللہ بن موسی، ابن ابی لیلی، حکم۔ اور ابن ابی لیلی نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی نے مجھ سے منسوب کوئی ایسی بات کی جسے وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ہے۔[1]
اعمش نے حکم سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۵۹۷۹- حضرت علیؓ کے تین خوبیاں ...... ہم سے محمد بن المظفر نے زید بن محمد، احمد بن محمد بن الجہم، رجاء بن الجارود ابولمنذر، سلیمان بن محمد المبارکی، محمد بن جریر الصنعانی (ان کی تعریف کی گئی ہے) شعبہ، حکم، ابن ابی لیلی کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب میں تین خوبیاں ہیں۔ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت رکھتے ہیں اور حدیث طیر، اور حدیث غدیر خم۔ شعبہ اور الحکم سے غریب ہے ہم نے اسی طریق سے لکھی۔

۵۹۸۰- درود شریف ...... ہم سے ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم نے جعفر الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان الثوری، اعمش، جبکہ عبدالملک بن حسن نے ابومسلم الکشی، الربیع بن یحیی، مالک بن مغول حکم بن سعید عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت کیا فرمایا جب آیت "خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم نبی (علیہ السلام) پر درود اور سلام بھیجا کرو" (احزاب: ۵۶) نازل ہوئی تو ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ تو ہم نے جان لیا کہ آپ پر سلام کیسے کہنا ہے السلام علیک لیکن درود کیسے پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید، وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔
صحیح اور متفق علیہ روایت ہے، حکم سے شعبہ، قیس بن سعد، منصور، ادریس اودی، عمرو الملائی، زید بن ابی انیسہ، مسعر اور دیگر

[1] سنن الترمذی ۲۶۶۲. وسنن ابن ماجۃ ۳۹، ۴۱. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۸/۴۰۷. والأسرار المرفوعۃ ۳۸، وتحذیر الخواص ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۳، ۸۲.

متعدد حضرات نے روایت کی ہے۔

۵۹۸۱-رسول اکرم ﷺ کو کون پسند ہے...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ابو عامر محمد بن ابراہیم الصوری، سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی، الولید بن مسلم، عیسی بن موسی، عروہ بن رویم اللخمی، ابو سکین الانصاری، عبد الرحمن بن ابی لیلی کی سند سے حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے گھروں کے سامنے بیٹھے تھے۔ کچھ لوگ انصار کے تھے، کچھ مھاجرین کے اور کچھ قریش کے، ہمارے درمیان اس بات پر بحث ہونے لگی کی ہم میں کون رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق ہے اور ہم میں سے آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، ہم نے کہا کہ ہم انصار ہیں، رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کا اتباع کیا اور ان کے ساتھ مل کر قتال کیا اور ہم دشمن کی گردن میں ان کی تلوار کی مانند تھے، چنانچہ ہم ہی رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور ان کے پسندیدہ ہیں ہمارے مہاجر بھائیوں نے کہا کہ ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ خاندانوں رشتے داروں اور مال ومتاع کو چھوڑا، باقی وہ سب کچھ ہمارے ساتھ بھی پیش آیا جو تمہارے ساتھ پیش آیا، ہم بھی ان معرکوں میں شامل تھے جن میں تم شامل تھے، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور محبوب ہیں۔

اور ہمارے ھاشمی بھائیوں نے کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہیں ہمارے ساتھ وہ سب کچھ ہوا جو تمہارے ساتھ ہوا، ہم بھی ان معرکوں میں شامل تھے جن میں تم لوگ شامل تھے، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زیادہ لائق اور محبوب ہیں۔

پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ کچھ باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے اپنی گفتگو کو دھرایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا تم پر کون اعتراض کر سکتا ہے؟

ہمارے مہاجر بھائیوں نے جو کہا تھا ہم نے وہ بھی گوش گزار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا اور انہی ذمہ داری سے آزاد ہو گئے، ان پر کون اعتراض کر سکتا ہے؟

پھر ہم نے اپنے ھاشمی بھائیوں کی گفتگو کو بھی دھرایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے بھی سچ کہا اور بری ہو گئے۔

پھر فرمایا کہ کیا میں تمہارے درمیان فیصلہ نہ کر دوں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! ہمارے ماں اور باپ آپ پر قربان ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ تمہارا تو میں بھائی ہوں انصار بولے، اللہ اکبر ہم (بازی) لے گئے رب کعبہ کی قسم۔

پھر فرمایا اے مہاجرین کے گروہ میں تو تم ہی میں سے ہوں۔ وہ بھی بولے، اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ہم لے گئے اور تم اے بنو ھاشم! تم مجھ سے ہو اور میری ہی طرف ہو۔ چنانچہ ہم سب راضی اور آپ ﷺ پر رشک کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

ابن ابی لیلی عن کعبؓ سے یہ روایت غریب ہے۔

۲۷۰ عبد اللہ بن ابی الھذیل

انہی شخصیات میں سے ایک شخصیت اپنے وقت کو قیمتی بنانے والی اور اپنی طاعات کو چھپانے حضرت عبد اللہ بن ابی الھذیل ابو المغیرہ کی بھی تھی۔

۵۹۸۲-بے کار گفتگو سے پرہیز...... ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیی بن آدم، مالک، ابن فروہ سے بیان کیا فرمایا کہ ہم عبد اللہ بن ابی الھذیل کے ساتھ بیٹھتے تھے تو اگر کوئی انسان آ جاتا اور عام گفتگو کرنے لگتا تو فرماتے کہ اے اللہ

کے بندے! ہم یہاں اس لئے نہیں بیٹھے۔

۵۹۸۳-عبداللہ کی انکساری...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن بقیہ، خالد، ابی سنان فرماتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ بن ابی الھذیل اپنے گناہوں کی شکایت کرنے لگے تو ایک شخص نے کہا کہ اے ابا المغیرہ کیا آپ ایسے متقی پرہیزگار نہیں؟ تو فرمایا کہ اے ہمارے رب! تیرے اس بندے نے ہمارے قرب کا ارادہ کیا ہے میں تجھے اس کی حماقت پر گواہ بناتا ہوں۔

۵۹۸۴-جنت کا ذکر مت چھوڑو...... ہم سے میرے والد اور ابو محمد بن حیان نے، ابراہیم بن محمد بن الحسن، ابوسعید الاشج عبداللہ بن خراش، عوام بن حوشب کی سند سے ابوالھذیل سے بیان فرمایا کہ جو شخص جنت کے ذکر سے فارغ ہوا تو گویا وہ جہنم میں مشغول ہوگیا۔

۵۹۸۵-ہم سے میرے والد اور ابو محمد بن حیان نے، ابراہیم بن محمد بن الحسن، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن خراش، عوام حوشب، ابن ابی لیلیٰ کی سند سے بیان کیا کہ جو شخص جنت کے ذکر سے رک گیا اس کو آگ نے مشغول کر دیا۔

۵۹۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابوسعید اشج، عبداللہ بن حراش، عوام بن حوشب کی سند سے مروی ہے عوام کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی کو جب بھی دیکھا غضب آلود دیکھا اور ابراہیم تیمی کو کبھی بھی آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا اور ابن ھذیل کو ہمیشہ نادم و پشیمان دیکھا۔

۵۹۸۷-اللہ کا خوف...... ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں حسن بن علی، سعید بن منصور، ھشیم، عوام نے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ میں گفتگو کرتا ہوں حتیٰ کہ اللہ کا خوف دل میں سما جاتا ہے اور خاموش رہتا ہوں حتیٰ کہ اللہ کا خوف دل میں سما جاتا ہے۔

۵۹۸۸-تاریکی میں اللہ سے حیا کرنا...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے ابو یحییٰ الرازی، ابوسعید الاشج، محاربی، سفیان اور ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ ہم نے ایسے لوگوں کو پایا کہ ان میں سے ایک رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے۔ سفیان نے کہا یعنی خود کو اللہ کے سامنے رسوا سمجھتے تھے۔

۵۹۸۹-ہر حال میں اللہ کو یاد کرو...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس کو بازاروں میں بھی یاد کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اسے ہر حال میں یاد کیا جائے علاوہ بیت الخلاء کے۔

۵۹۹۰-خودنمائی اور تعریف سے بچنا...... ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں محمد بن ایوب، یحییٰ الحمانی، ھشیم، العوام کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ بعض بزرگ نماز میں حاضر ہوئے تو ان کو امامت کے لئے آگے بڑھنے کی درخواست کی گئی، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، کسی نے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں کوئی گزرنے والا یہ نہ کہے کہ انہوں نے اسی کو نماز کے لئے آگے کیا ہے یہ ان سب سے بہتر ہے۔

۵۹۹۱-قیامت کا خوف...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یوسف بن یعقوب، محاربی، سفیان، ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل سے بیان کیا، فرمایا کہ ان لوگوں میں سے اگر کوئی پیشاب وغیرہ کر لیتا تو پانی تک پہنچنے سے پہلے پہلے تیمم کر لیتا اس خوف سے کہ کہیں قیامت نہ آ جائے۔

۵۹۹۲-حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت ...... ہم سے احمد بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سفیان اور ابی سنان کی سند سے بیان کیا ابی الھذیل نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ملے تو فرمایا کہ مجھے وصیت کیجئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا غصہ مت کیجئے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مال پر بھروسہ نہ کرنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں یہ شاید میں کرلوں۔

۵۹۹۳-حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ...... ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحییٰ الرازی، ھناد بن السری، قبیصہ، سفیان، اور ابی سنان کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو ایک شخص کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا کہ وہ شخص سنگسار کرنے میں شریک نہ ہو جو اسی جیسا ہے چنانچہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے علاوہ سب رک گئے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا آپ کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا میرا کیا معاملہ ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے وصیت کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ غصے سے پرہیز کریں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں کیونکہ میں بھی انسان ہوں، پھر فرمایا کہ مال پر بھروسہ نہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں شاید اس پر میں عمل کرلوں۔

۵۹۹۴-آیت کی تفسیر ...... ہم سے ہمارے والد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان، ابی سنان کی سند سے عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ آیت: ''آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے'' (المومنون: ۱۰۴) میں فرمایا کہ آگ کا شعلہ ان کو ایسا لپیٹ جائے گا کہ سارا گوشت ہڈیوں سے جدا ہو کر پیچھے جا گرے گا۔

۵۹۹۵-آیت کی تفسیر ...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن سوار، ضرار بن صرد، ابن فضیل اور ابی سنان کی سند سے ابن ابی الھذیل حضرت عمرؓ سے روایت کیا فرمایا ''ان میں سے ایک عورت جو شرماتی ہوتی چلی آئی تھی'' (القصص ۲۵) مراد اپنی زرہ سے چہرہ چھپائے ہوئے یا قمیص کی آستین سے چھپائے ہوئے۔

۵۹۹۶-بے کار بندے جھنم میں ہوں گے ...... ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن الفضل نے احمد بن محمد بن جعفر بن محمد، علی بن المنذر، محمد بن فضیل، اجلح، عبداللہ بن ابی الھذیل سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب! آپ نے مخلوق پیدا کی وہ آپ کے بندے ہیں پھر آپ ان کو آگ میں بھی جلائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ جاؤ اور کھیتی کرو۔ عرض کیا کرلی۔ فرمایا کاٹو، عرض کیا کاٹ لی، فرمایا اس کو ڈھیر میں ڈال دو، عرض کیا ڈال دی فرمایا کہ اب سب کی سب اٹھالو۔ عرض کیا اٹھالی۔ فرمایا دیکھو شاید کچھ باقی ہو، عرض کیا کہ بے حقیقت اور بے کار حصے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا، تو فرمایا کہ ان ہی کی طرح میں اپنے بندوں کو آگ میں داخل کروں گا۔

۵۹۹۷-ظلم کرنے سے پرہیز کرو ...... ہم سے قاضی ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں محمد بن ایوب، عبداللہ بن عبدالوھاب بن الحجبی، حماد بن زید، ابوالتیاح کی سند سے ابوالھذیل سے بیان کی فرمایا کہ جب بخت نصر بنی اسرائیل پر مسلط ہوگیا تو ان کو قیدی بنا کر لایا گیا اور حلقہ حلقہ کر کے بٹھا دیا گیا اتنے میں ان کے اس وقت کے نبی ان کے پاس سے گزرے تو ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے رونا دھونا، شور مچانا اور منت سماجت کرنا شروع کر دیا۔ بخت نصر نے سن لیا اور پوچھا کہ یہ لوگ ایسا کیوں کررہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا

کہ ان کے نبی ان کے پاس سے گزرے تھے بخت نصر نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ جب وہ آئے تو بخت نصر نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جس نے مجھے آپ کی قوم پر مسلط کر دیا؟ فرمایا تیری بڑی خطا اور میری قوم کے اپنے آپ پر ظلم کرنے نے۔

مسند روایات..... عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مرسل روایت بیان کی ہے اور علاوہ ازیں حضرت علیؓ، حضرت عمار بن یاسر، حضرت خباب بن الارت، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوھریرہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی وغیرہؓ سے روایت کی۔

۵۹۹۸-شلوار کی لمبائی...... ہم سے ابوالقاسم زید بن علی بن ابی بلال نے ابوحصین الوداعی، ابوبکر بن ابی عاصم، الحسین بن محمد، جبکہ عبید بن یعیش نے حسین بن حسن الاشقر اور احمد بن اسحٰق نے محمد بن صلت، ابوکدینہ، ضرار بن مرۃ الشیبانی، عبداللہ بن ابی الھذیل کی سند سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے پنڈلی کے درمیانی حصے سے پکڑ لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اضافے فرمایئے تو آپ ﷺ نے پنڈلی کے نصف سے کچھ نیچے سے پکڑ لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اضافہ فرمایئے تو فرمایا کہ اس سے نیچے میں کوئی بھلائی نہیں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ھلاک ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! سیدھی راہ اختیار کریں، اور قربت اختیار کریں نجات پا جائیں گے۔[1]

ابن ابی الھذیل سے غریب ہے۔

۵۹۹۹-ہم سے ابومحمد بن حیان نے ابویحیٰی الرازی، ھناد بن السری، وکیع، سفیان، اجلح، ابن ابی الھذیل نے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت علیؓ کو رازی قمیص پہنے دیکھا، جب اس کی آستین کو ڈھیلا چھوڑتے تو وہ انگلیوں کے کناروں تک پہنچ جاتی اور جب اس کو چھوڑ دیتے تو کلائی تک رہتی۔

۶۰۰۰-شہادت کی پیش گوئی......ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ، حماد، ابوالتیاح، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تجھے باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔[2]

عبدالوارث بن سعید بن ابی التیاح نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۶۰۰۱-حضرت عمار کی شہادت کی پیش گوئی ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے ہیثم بن خالد المصیصی، محمد بن عیسی الطباع، عبدالوارث بن سعید، ابوالتیاح، ابن ابی الھذیل اور حضرت عمار بن یاسرؓ سے راویت کیا فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے سمیہ کے بیٹے! تجھے باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔

عبداللہ بن ابی الھذیل سے اجلح اور ابوسنان نے بھی روایت کی ہے۔

۶۰۰۲-اسی روایت کو ہم سے ابراہیم بن احمد بن ابی الحصین نے محمد بن عبداللہ الحضرمی فضل بن سھل، حسین بن حسن الاشعر، شریک اجلح،

۱۔ کنز العمال ۶۲۱۶ ۵..والجامع الکبیر للسیوطی ۱/۱۰۲۶۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۷۳، ومسند الامام احمد ۲/۱۶۱، ۵/۲۱۴، ۲۱۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۶/۳۰۰، ۳۱۱. والمستدرک ۲/۱۵۵، ۳۸۷. والسنن الکبری للبیہقی ۸/۱۸۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۰۰، ۴/۹۸، ۲۰۰، ۵/۳۰۸، ومجمع الزوائد ۷/۲۴۱، ۹/۲۹۶، واتحاف السادۃ المتقین ۷/۱۷۸، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۵۴۹.

ابی سنان اور عبداللہ بن ابی الھذیل، جبکہ فضل بن سھل، نے ابن ابی سھل، ایک نے کہا کہ حضرت عمارؓ سے فرمایا اور دوسرے نے فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تمہیں باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔
فرمایا کہ اجلح کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۶۰۰۳- بنی اسرائیل کی ھلاکت......ہم سے ابوبکر الآجری نے حسن بن الحباب القری، الفضل بن سھل، جبکہ ابوجعفر محمد بن محمد القری، ابوشعیب الحرانی، عبیداللہ بن عمر، ابواحمد الزبیری، سفیان اجلح، عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت خباب بنؓ الارت سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل تھوڑے سے ھلاک نہیں ہوئے۔[1]

۶۰۰۴- علم بغیر عمل......ہم سے احمد بن جعفر بن مالک نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن عمرو، سفیان، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس علم سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایسی دعا سے بھی جو نہ سنی جائے اور ایسے دل سے بھی جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور ایسے نفس سے بھی جو سیر نہ ہو۔
یہ روایت ثوری عن ابی سنان سے غریب ہے۔

۶۰۰۵- نبی کریم ﷺ کی ایک دعا......ہم سے جعفر بن محمد بن عمرو نے ابوحصین الوادعی، یحیی الحمانی، خالد بن عبداللہ، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل سے روایت کیا فرمایا مجھے ایک شخص نے بیان کیا فرمایا کہ میں ایلیا کی ایک مسجد میں داخل ہوا اور ایک ستون کی طرف ہو کر بیٹھ گیا اتنے میں ایک بزرگ آئے اور ستون کی طرف ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے سنا تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں اللہ کا خوف نہ ہو اور ایسی دعا سے جس کو سنا نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اے اللہ! میں ان چاروں کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔[2]

۶۰۰۶- اپنی قربانی میں سے خود بھی کھاؤ......ہم سے سلیمان نے عبدان، زید بن الحریش، عبداللہ بن حراش، عوام بن حوشب، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی قربانی میں سے خود بھی کھائے۔[3]
عبداللہ کی سند سے یہ روایت غریب ہے۔

۶۰۰۷- عزل کرنے کا جواب......ہم سے سلیمان نے ابوزرعۃ الدمشقی، ابونعیم، مندل بن علی، جعفر بن المغیرہ، عبداللہ بن ابی الھذیل حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں مشرکین سے ایک کنجری کو نکال لایا ہوں میں اسے بازار میں بیچنا چاہتا ہوں اور اس سے عزل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۹۲/۴۔ ومجمع الزوائد ۱۸۹/۱۔ والاحادیث الصحیحۃ ۱۶۸۱۔

۲۔ صحیح مسلم ۲۰۸۸۔ وسنن النسائی ۲۸۴/۸ ومسند الامام أحمد ۲۵۵/۳، ۲۸۳، وسنن ابن ماجۃ ۲۵۰، والمستدرک ۱۰۴/۱، ۵۳۳، وصحیح ابن حبان ۲۴۴۰۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۵۳/۱۱۔ والترغیب والترھیب ۱۲۴/۱، ۵۴۱/۲۔

۳۔ المعجم الکبیر ۱۴۳/۱۲۔ ومجمع الزوائد ۲۵/۴۔

فرمایا کہ ہوگا جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ یعنی خواہ تم عزل کرو یا نہ کرو اگر اس کے نصیب میں تم سے اولاد ہے تو ہو جائے گی اور نہیں تو نہ ہوگی۔ ۔
اس میں جعفر کا عبداللہ سے تفرد ہے۔

۶۰۰۸- اہل جہنم کا حال...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے اسمٰعیل بن اسحٰق القاضی، جبکہ محمد بن الفتح الحنبلی، علی بن اسحٰق بن زاطیا، براہیم بن عبداللہ الھروی اور ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبیداللہ بن عمر، محمد بن سلیمان بن الاصبھانی، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل، حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو انہیں گردن سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہاں ان کو آگ ایک لپیٹ ایسی لپیٹ جائے گی کہ ہڈیوں سے سارا گوشت اتار کر پیچھے پھینک دے گی۔[۱]

(فائدہ) یہاں اصل لفظ عرقوب ہے جو پنڈلی کے پیچھے ایڑیوں کے اوپر والے پٹھوں کو کہتے ہیں یعنی ہڈیوں سے سارا گوشت کھینچ کر ان پٹھوں پر آپڑے، جیسے شلوار یا ازار اتارتے ہوئے پیروں میں گر جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

ابوسنان عن عبداللہ کی روایت سے صرف محمد بن سلیمان بن الاصبھانی نے مرفوع متصل روایت کی ہے۔

۶۰۰۹- ہم سے ابن فضیل ابوبکر بن خلاد کی روایت، اسمٰعیل بن اسحٰق، علی بن عبداللہ المدنی محمد بن فضیل، ابی سنان، عبداللہ بن ابی الھذیل اور حضرت ابوھریرہؓ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۶۰۱۰- ہم سے ابوبکر بن خلاد نے اسمٰعیل علی بن عبداللہ، جریر بن عبدالحمید، ابوسنان اور عبداللہ بن ابی الھذیل سے ایسے ہی روا بیان کی ہے اور ابوھریرہؓ تک نہیں پہنچائی۔

۶۰۱۱- دجال کی آنکھ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، حبیب بن الزبیر، عبداللہ بن ابی الھذیل، عبدالرحمٰن بن ابزیؓ نے عبداللہ بن خباب، حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کی ایک آنکھ ایسی ہے جیسے سبز بوتل اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔[۲]
عبداللہ کی روایت سے غریب ہے حبیب کا تفرد ہے۔

۲۸۱- ابوصالح الحنفی ماھان[۳]

ان ہی میں سے ایک شخصیت حمد و ذکر و شکر میں مشغول رہنے والی، ابوصالح الحنفی ماھان کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن قیس تھا اور طلیق کے بھائی تھے۔

۶۰۱۲- ذکر و تسبیح...... ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے احمد بن یحیٰی الحلوانی یحیٰی بن معین، محمد بن فضیل، اپنے والد سے اور انہوں نے

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۸۹، والترغیب والترھیب ۴/ ۴۸۸، وتاریخ أصبھان للمصنف ۲/ ۱۷۵. والدر المنثور ۵/ ۱۶. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/ ۵۱۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۵/ ۱۲۳. وتاریخ اصبھان للمصنف ۱/ ۲۹۵. والدر المنثور ۵/ ۳۵۴، وکنز العمال ۳۸۷۸۲.

۳۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۲۲۷. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۸۱. والجرح ۵/ت ۱۳۱۴، والمجمع ۱/ ۲۹۹. وسیر النبلاء ۵/ ۳۸. وتاریخ الاسلام ۳/ ۳۱۹. ۴/ ۷۸. وتھذیب الکمال ۷ ۳۹۳ (۱۷/ ۳۶۰)

ماھان الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی بھی حیا نہیں کرتا کہ اس کی سواری اور لباس اس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہوتا ہے اور خود یہ کبھی تکبیر و تسبیح و تہلیل سے غافل نہ رہتے تھے۔

۶۰۱۳- ہم بن جعفر بن حمدان نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج محمد بن فضیل، بنی حنیفہ کے موذن سے روایت کیا فرمایا کہ حجاج نے حکم دیا کہ ماھان کو ان کے دروازے پر پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ فرمایا میں نے ماھان کو دیکھا کہ جب ان کو سولی پر کھینچا گیا تو وہ اس وقت بھی سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھ رہے تھے اور انگلیوں پر گنتے جا رہے تھے یہاں تک کہ ۲۹ تک جا پہنچے فرمایا کہ اس حالت میں ایک شخص نے ان کو نیزہ مارا۔ فرمایا کہ میں نے ایک مہینے بعد ان کو لٹکے ہوئے دیکھا ان کے ہاتھ اسی طرح ۲۹ کی گنتی پر رکے ہوئے تھے۔ اور فرمایا رات کو ان کے پاس چراغ جیسی روشنی دکھائی دیتی تھی۔

۶۰۱۴- سولی پر تسبیح...... ہم سے ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن سعید، محمد بن فضل نے ایک شخص سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابوصالح ماھان الحنفی کو دیکھا کہ جب حجاج نے ان کو سولی پر کھینچا تو وہ تسبیح پڑھنے لگے اور انگلیوں پر گننے لگے، گنتی ان کے ہاتھوں میں ۲۹ تک پہنچی تھی، فرمایا کہ ایک شخص آیا اور ان کو نیزہ مارا اور قتل کر دیا اور فرمایا کہ میں نے گنتی کو ان کے ہاتھوں میں اتنے دن بعد دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۶۰۱۵- ماھان کی سولی...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے اسمٰعیل بن عبداللہ الضبعی، محمد بن حمید، جریر، ابو اسحٰق الشیبانی سے بیان کیا فرمایا کہ جب ابن ابی مسلم نے ماھان کو لٹکانے کا ارادہ کیا تو میں ان کے قریب ہوا تو انہوں نے فرمایا او بھتیجے پیچھے ہٹ جا، اس مقام کو تلاش نہ کر۔

۶۰۱۶- ماھان کا سولی سے کلام...... ہم سے محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران، ابوبکر بن عیاش کی سند سے بیان کیا فرمایا کہ عمار الدھنی نے فرمایا کہ میں آیا تو ماھان کو لکڑی پر کھینچا جا چکا تھا اور لوگ جمع ہو چکے تھے، ماھان نے کہا اے عمار تم بھی انہی لوگوں میں شامل ہو، چنانچہ میں ان لوگوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۶۰۱۷- اقوال...... ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل عبدالرحمٰن، سفیان، ابی سنان، ابوصالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ مجھے پرواہ نہیں کہ میری بیٹی نے کیا کہا اگر میں معاف کیا جاؤں تو شکر ادا کروں گا اور اگر مبتلا کر دیا گیا تو صبر کروں گا۔

۶۰۱۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عمران، ابن ابی عمر، سفیان، اور کثیر بن ابی طلحہ سے بیان کی انہوں نے ماھان سے سنا فرمایا کہ حق بہت بھاری ہے اور ابن آدم ضعیف ہے اور ذکر ہر ہر ساعت کے بعد ہے۔

۶۰۱۹- ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سیف بن ھارون، ضرار اور ماھان سے بیان کیا فرمایا کہ جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تمہارے علاوہ کوئی نہ ہو تو کہو السلام علینا من ربنا یعنی ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی نازل ہو۔

۶۰۲۰- ہم سے ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، یحیٰی بن یمان، سفیان بن دینار التمار سے بیان کیا فرمایا میں نے ماھان الحنفی سے پوچھا کہ قوم کے اعمال کیا تھے تو فرمایا کہ لوگوں کے اعمال کم تھے لیکن ان کے دل سلیم ہوا کرتے تھے۔

مسند روایات...... ابوصالح الحنفی نے حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت حذیفہؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۲۱- رضاعی بھتیجی سے نکاح کا مسئلہ...... ہم سے عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابوعون الثقفی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے ابوصالح الحنفی کو سنا فرمایا کہ میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا جس کو ابن الکوی کہتے تھے اس نے حضرت علیؓ سے رضاعی بھائی کی بیٹی کے بارے میں پوچھا تو مجھے حضرت حمزہؓ کی بیٹی یاد آ گئیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بھتیجی تھیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ رضاعی بھائی کی بیٹی ہے یعنی رضاعی بھتیجی ہے اس سے نکاح صحیح نہیں۔ مسعر نے ابی عون سے روایت کی ہے۔

۶۰۲۲- غیر ضروری سوالوں سے پرہیز...... ہم سے حسین بن علی نے القاسم بن اسمٰعیل، ہیثم بن خالد، حفص بن عمیر ابواسمٰعیل اللدیلمی، شعبہ و مسعر، ابوعون الثقفی بن صالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت علیؓ منبر پر فرما رہے تھے، پوچھ لو مجھ سے جو چاہو، چنانچہ ان سے ابن الکوی نامی ایک شخص نے پوچھا، اے امیر المؤمنین آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے دو بہنوں کو جمع کر رکھا ہو؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ تو ایسا ہے جیسے میدان تیہ میں جانا، وہ بات پوچھو جس کی تمہیں ضرورت ہے، بلا ضرورت باتیں مت پوچھا کرو۔

ابن الکوی نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین ہم آپ سے وہ پوچھتے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہوتا اور جو ہمیں معلوم ہیں تو ان کے بارے میں ہم آپ سے کچھ نہیں پوچھتے۔

تو حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا کہ ان دونوں کی حرمت کتاب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ میرا خیال ہے انہوں نے کہا اور ان کی حلت بھی کتاب اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے فرمایا "اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے مگر جو ہو چکا بے شک بخشنے والا مہربان ہے۔" (النساء: ۲۳) اور فرمایا "اور جو لوگ تمہارے قبضہ میں ہیں۔ الخ" (النساء: ۳۹)

ابن الکوی نے پھر پوچھا اچھا آپ رضاعی بھائی کی بیٹی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا کوئی شخص اپنے رضاعی بھائی کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے حمزۃ ابن عبدالمطلب کی بیٹی کو شدید خوف و جنگ کی حالت میں مکہ کے مشرکین سے نکالا تھا، اور لے کر مدینہ منورہ آیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا، اس کی حالت اس کا حسن و جمال اور حسن خلق کے بارے میں بتایا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے[۱]۔

۶۰۲۳- حضرت علیؓ کا واقعہ...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، جبکہ ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوعون سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا ابوصالح الحنفی نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کپڑا بطور ھدیہ دیا اور مجھے پہنایا یا عطا فرمایا، میں نے اسے پہن لیا لیکن میں نے آپ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار دیکھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا کہ تم پہن لو، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

صحیح روایت ہے، مسلم نے غندر، شعبہ سے روایت کی ہے۔

۶۰۲۴- ریشمی کپڑا عورتوں کے لئے ہے...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مصعر، ابی عون کی سند

۱۔ صحیح البخاری ۷/۱۴۷۔ وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۱۱، ۱۲، ۱۵۔ وفتح الباری ۹/۱۵۸۔

سے ابی صالح الحنفی سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اکیدر دومہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں ریشمی کپڑا بطور ھدیہ پیش کیا، تو آپ ﷺ نے وہ مجھے عطا فرمادیا اور فرمایا کہ اس کے دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کردو۔

امام مسلم نے اپنی کتاب میں ابوبکر بن ابی شیبہ عن وکیع سے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۵- جنگ بدر میں فرشتوں کی آمد...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے محمد بن یونس الکدیمی، ابواحمد الزبیری، مسعر، ابی عون ابوصالح الحنفی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جنگ بدر کے دن آپ ﷺ نے مجھے اور حضرت علیؓ اور ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ تم میں سے ایک کے دائیں طرف جبرئیل علیہ السلام ہیں اور دوسری طرف حضرت میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام ہیں بڑے بڑے فرشتے ہیں جو قتال کرنے کے لئے صفوں میں موجود ہیں۔

عبدالاعلی بن حماد النرسی نے ابواحمد الزبیر سے روایت کیا ہے۔

۶۰۲۶- میدان بدر کے کنویں...... ہم سے ابوبکر الطلحی نے ابوحصین الوادعی، یحیی الحمانی، قیس بن الربیع، جبکہ محمد بن علی ابن حبیش علی بن ابراہیم بن مطر، عبداللہ بن عمر، یوسف بن خالد السمتی، ہارون بن سعد ابوصالح الحنفی، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میدان بدر کے کنوؤں کے پانی کو گہرائی میں پہنچادوں۔

ابوعوانہ نے ھارون سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۸۲) ربعی بن حراش[1]

انہی میں سے ایک بزرگ شخصیت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ کی ہے

۶۰۲۷- موت کے بعد گفتگو...... ہم سے ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم نے علی بن العباس البجلی، جعفر بن محمد بن رباح الاشجعی، اپنے والد سے وہ عبیدہ سے، عبدالملک بن عمر، ربعی بن حراش سے بیان کرتے ہیں فرمایا ہم چار بھائی تھے، ہمارا بھائی الربیع ہم سے زیادہ نمازیں پڑھنے والا اور سخت روزے رکھنے والا تھا، اس کی وفات ہوگئی، ہم اس کے اردگرد کھڑے تھے اور کسی کو کفن خریدنے کے لئے بھیج چکے تھے کہ اچانک اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹادیا اور سب کو سلام کیا، لوگوں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا اے بنی عبس کے بھائی! کیا تم موت کے بعد گفتگو کررہے ہو؟ اس نے کہا، ہاں میں تمہارے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ اللہ تعالیٰ بالکل غصے میں نہ تھا، اس نے میرا پھولوں، خوشبو اور ریشم کے بچھونوں سے استقبال کیا سنو! ابوالقاسم ﷺ میری نماز جنازہ کے منتظر ہیں لہٰذا جلدی کرو اور مجھے دیر نہ ہونے دو۔ پھر ایسے ہوا جیسے ایک کنکر کو طشت میں پھینکا جاتا ہے (یعنی، تکفین وتدفین میں بہت جلدی کی گئی)

اس کے بعد یہ معاملہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت میں سے ایک شخص موت کے بعد کلام کرے گا۔

علی کہتے ہیں کہ یہ روایت محمد بن عمر الانصاری نے ہم سے جعفر کے حوالے سے بیان کی پھر ہم نے براہ راست جعفر سے بھی سن لی۔

یہ حدیث مشہور ہے اس کو ایک جماعت نے عبدالملک سے روایت کیا ہے ان میں اسمٰعیل بن ابی خالد، زید بن ابی انیسہ، ثوری

۱- طبقات ابن سعد ۶/۱۲۷، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۱۰۲. والجرح ۳/ت ۲۳۰۷. وتاریخ بغداد ۸/۴۳۳. والمجمع ۱/۳۰. وأسد الغابۃ ۲/۱۶۲. وأسد الغابۃ ۲/۱۶۲. وسیر النبلاء ۴/۳۵۹. والکاشف ۱/۳۰۲. وتھذیب الکمال ۱۸۵۰. (۹/۵۴)

اور دیگر متعدد حضرات شامل ہیں۔

۶۰۲۸- موت کے بعد گفتگو...... ہم سے یہی روایت ابو علی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان، عاصم بن علی، مسعودی، عبد الملک بن عمیر، ربعی بن حراش سے بیان کیا فرمایا کہ میرے ایک بھائی کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور میں کفن لینے چلا گیا میں واپس آیا تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا اہٹا دیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ سنو! تمہارے بعد میں اپنے رب سے ملا وہ بالکل غصے میں نہ تھا، اس نے پھولوں اور خوشبوؤں کے ساتھ میرا استقبال کیا اور اس نے مجھے باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنائے، جتنا تم دل میں سمجھتے ہو معاملہ اس سے آسان ہے، پس تم دھوکہ نہ کھانا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مجھ سے ملے بغیر نہ جائیں گے، اس کے بعد اس کی جان کا نکلنا اتنی ہی تیزی سے ہوا جیسے ایک پتھر کو پانی پھینکا جائے اور گرتے ہی وہ ڈوب جائے۔

اس کے بعد یہ واقعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت اقدس میں سنایا گیا تو آپؓ نے اس واقع کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اس رات میں ایک شخص اپنی موت کے بعد گفتگو کرے گا۔

فرمایا کہ وہ سخت ٹھنڈی راتوں میں ہم سے زیادہ عبادت کرنے والا اور سخت گرم دنوں میں ہم سے زیادہ روزے رکھنے والا تھا۔

۶۰۲۹- ہم سے عثمان بن محمد العثمانی نے محمد بن الحسین بن مکرم، محمد بن بکار بن الریان، حفص بن عمر، عبد الملک بن عمیر، ربعی بن خراش سے روایت کیا فرمایا کہ ہم تین بھائی تھے، اور منجھلا بھائی ہم تینوں سے زیادہ عبادت گزار، روزہ دار اور افضل تھا، میں اس پر رشک کرتا ہوا سواد سے واپس پہنچا تو لوگوں نے کہا کہ جلدی پہنچو تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے۔

پھر آگے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔

۶۰۳۰- جھوٹ سے پہلو تہی...... ہم سے قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن ایوب، نوح بن حبیب، وکیع بن الجراح، سفیان نے بیان کیا فرمایا کہ مجھے ربعی یاد آ گئے، جانتے ہو ربعی کون تھے؟ ان کا تعلق اشجع قبیلے سے تھا، ان کے قبیلے والوں کا یہ کہنا تھا کہ ربعی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، چنانچہ ایک مخص حجاج بن یوسف کے پاس پہنچا اور کہا کہ یہاں اشجع والوں کا ایک آدمی ہے اس کے قبیلے والوں کا کہنا ہے کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن آج ضرور وہ تیرے سامنے جھوٹ بولے گا۔ کیونکہ تو نے اس کے دونوں بیٹوں کو بھیجا تھا لیکن انہوں نے تیری نافرمانی کی اور اس وقت وہ دونوں اپنے گھر میں ہیں چنانچہ حجاج نے ربعی کو بلا بھیجا، وہ آئے، حجاج نے دیکھا کہ ایک منحنی سا کمزور سا شخص ہے، بہر حال حجاج نے پوچھا کہ آپ کے دونوں بیٹوں نے کیا کیا ہے؟ ربعی نے کہا وہ دونوں گھر پر ہیں یہ سن کر حجاج نے ان کو اپنے ساتھ بٹھایا اور عمدہ لباس عطا فرمایا اور بھلائی کی وصیت کروائی۔

ربعی بن حراش نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے علاوہ ازیں حضرت علی، حضرت حذیفہ، حضرت عقبۃ بن عمرو، حضرت ابوذر، حضرت ابوبکرہ اور حضرت طارق بن عبد اللہؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۳۱- ہم سے عبد اللہ بن جعفر نے ابو مسعود، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ربعی بن خراش سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا حضرت علیؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو کیونکہ جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے گا اس کو آگ کی لگام پہنچائی جائے گی۔[1]

سلمۃ بن کہیل، شریک اور قیس بن الربیع نے منصور سے روایت کیا ہے۔

١- صحيح مسلم، المقدمة باب ١، وصحيح البخاري ١/٣٨. وفتح الباري ١/١٩٩، ومسند الامام أحمد ١/٨٣. وسنن ابن ماجة.

۶۰۳۲-نیکی صدقہ ہے.......ہم سے ابو بکر محمد بن حسن بن کوثر نے علی بن الفضیل، یزید بن ھارون، سعید بن طارق، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ نیکی پوری کی پوری صدقہ ہے۔[1]
سفیان ثوری، شعبہ، حجاج بن ارطاۃ، ابوعوانہ، عبدالواحد بن زیاد اور ابو معاویہ نے ابو مالک سے روایت کیا ہے۔

۶۰۳۳-فتن کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ.......ہم سے ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد نے احمد بن عبدالرحمٰن، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس سے آئے اور فرمایا کہ جب کل ہم ان کے پاس بیٹھے تھے تو انہوں نے دیگر صحابہ کرام سے دریافت فرمایا تھا کہ تم میں سے کس نے فتن کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک سنا ہے عرض کیا کہ ہم نے سنا ہے تو فرمایا تم لوگ شاید وہ فرمان مبارک سمجھ رہے ہو جو اھل وعیال اور مال کے بارے میں فرمایا ہے۔ عرض کیا جی ہاں، فرمایا میں اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا اس کا کفارہ تو نماز، روزہ اور صدقہ سے ہو جاتا ہے بلکہ میں تو اس فتنہ کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی لہروں کی طرح موجیں مارتا ہوگا، تو تمام حضرات خاموش ہو گئے۔ میں یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ شاید میرا ارادہ کر رہے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے، فرمایا کیا واقعی؟ میں نے عرض کیا کہ فتنے دلوں پر ایسے پیش آئیں گے جیسے چٹائی کا تسلسل، جو دل ان سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اس میں ایک سفید نکتہ لگ جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگ جائے گا جب تک زمین وآسمان ہیں اس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا سیاہ کالا جیسے کٹورے کا پچھلا حصہ اور اپنے دست مبارک کو جھکایا گویا کہ ہمیں اضافہ دکھانا چاہتے ہوں) نہ نیکی کو نیکی سمجھے گا نہ گناہ کو گناہ علاوہ اس کے جو اس کا دل چاہے اور میں نے ان کو بتایا کہ آپ کے اور ان (فتنوں) کے درمیان ایک بند دروازہ ہے قریب ہے کہ اسے توڑ پھوڑ دیا جائے، حضرت عمر نے فرمایا، توڑ پھوڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ نہ رہے، میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ فرمایا اگر کھول دیا جاتا تو بہتر ہوگا تا کہ شاید وہ دوبارہ بھی بند ہو سکے میں نے عرض کیا نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا مجھے بتایا گیا کہ وہ دروازہ دراصل ایک آدمی ہے جسے یا تو قتل کر دیا جائے گا یا اس کی وفات ہو جائے گی۔
ابو خالد الاحمر، زہیر اور مروان بن معاویہ وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۰۳۴-آخری زمانے کی تین معزز چیزیں.......ہم سے سلیمان بن احمد نے ابوالزنباع روح بن الفرج اور احمد بن رشدین، روح بن صلاح، سفیان ثوری، منصور، ربعی بن حراش کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم پر ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ اس میں تین چیزوں سے زیادہ معزز کوئی چیز نہ ہوگی۔ (۱) مونس وغمخوار بھائی، (۲) حلال درھم، (۳) اور وہ سنت جس پر عمل کیا جاتا ہو۔[2]
ثوری سے غریب ہے اس میں روح بن صلاح کا تفرد ہے۔

۶۰۳۵-حیاء......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، جبکہ ابوبکر بن خلاد نے معاذ بن المثنی، امام قعنبی، شعبہ اور محمد بن احمد بن علی، الحارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، شعبہ اور ثوری، منصور، ربعی سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا حضرت

۱۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۱/۲۲۰.

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۷۲، واتحاف السادة المتقين ۳/۱۵، والعلل المتناهية ۲/۲۳۵. وتاريخ ابن عساكر ۴/۱۵۸. (التهذيب).

ابومسعود، عقبہ بن عمرؓ فرمارہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک پہلے انبیاء کی تعلیمات میں سے جو لوگوں کو تعلیم ملی ہے (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب تم حیانہیں کرتے تو پھر جو چاہو کرو۔[1]

۶۰۳۶-نبوت کا آخری کلام...... ہم سے محمد بن احمد بن علی نے احمد بن موسیٰ الشطوری، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، ثوری، منصور، ربعی بن حراش سے بیان کیا فرمایا میں نے سنا حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ نبوت کا آخری کلام جو ہم نے سنا وہ یہ تھا کہ کہا جاتا تھا کہ اگر تو حیانہیں کرتا تو پھر جو چاہے کر۔

اسی طرح حسن نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے فضیل بن عیاض نے ان کی متابعت کی ہے اور ابو مالک نے ربعی عن حذیفہؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۶۰۳۷- ہم سے محمد بن حسن نے علی بن الفضل، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، ربعی بن حراش سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں نبوی تعلیمات میں سے جو آخری بات باقی رہ گئی تھی وہ یہ تھی کہ اگر تو حیانہیں کرتا تو جو چاہے کر۔

۲۸۳-موسیٰ بن طلحہ التیمیؒ[2]

انہی بزرگوں میں سے ایک اور قد آور شخصیت کامل فقیہ، پرہیز گار، متقی فصیح و بلیغ، موسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ التیمیؒ کی ہے۔

۶۰۳۸-حضرت عثمانؓ کی فضیلت...... ہم سے ابوعلی محمد بن احمد بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن الحارث، ابو عامر الاسدی، سفیان، عثمان بن طلحہ، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا میں نے ان سے پوچھا کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کون سب سے بڑے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ۔

۶۰۳۹-فصاحت...... ہم سے محمد بن احمد نے محمد بن عثمان، منجاب، ابوعثمان آل عمرو بن حریث آزاد کردہ غلام، عبدالملک بن عمیر سے بیان کیا فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ فصیح چار آدمی ہیں۔ (۱) موسیٰ بن طلحہ، (۲) قبیصہ بن جابر، (۳) یحییٰ بن یعمر اور (۴) عبداللہ بن ھریم السلولی۔

۶۰۴۰- ہم سے محمد بن احمد، محمد بن عثمان، منجاب، صالح بن موسیٰ، عاصم بن ابی النجود سے بیان کیا فرمایا سب لوگوں سے زیادہ فصیح تین افراد ہیں۔ (۱) موسیٰ بن طلحہ، (۲) قبیصہ بن جابر اور (۳) یحییٰ بن یعمر۔

۶۰۴۱-موسیٰ بن طلحہ وقت کے مہدی...... ہم سے عبداللہ بن محمد نے محمد بن سہل، ابومسعود، ابوداؤد، اسود بن شیبان، خالد بن سمیر

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۲۱، ۱۲۲، ۵/۲۷۳. والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۱۹۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۲۳۶، ۲۳۷. ومجمع الزوائد ۸/۲۷. ومسند الشھاب ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵. وأمالی الشجری ۲/۱۹۶. والأدب المفرد للبخاری ۵۹۷، ۱۳۱۶. وتاریخ بغداد ۳/۱۰۰، ۱۰/۳۰۴، ۳۵۶. وتاریخ أصبھان للمصنف ۱/۲۸۲. وفتح الباری ۱۰/۵۲۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/۱۲۱، ۶/۲۱۱. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۲۲۱، والجرح ۸/ت ۶۲۷، والجمع ۲/۴۸۲، وسیر النبلاء ۴/۳۶۴. والکاشف ۳/ت ۵۸۰۰. وتھذیب الکمال ۶۲۶۹ (۲۹/۸۲)

سے بیان کیا فرمایا کہ جب کوفہ میں مختار کا فتنہ پھیلا تو موسیٰ بن طلحہ ہمارے پاس آئے (ان کو اس زمانے میں امام مہدی سمجھا جاتا تھا) لوگوں نے ان کو چھپالیا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ ایسے شخص ہیں جو دیر تک خاموش رہتے ہیں، بہت کم بات کرتے ہیں، زیادہ تر غمزدہ اور روتے رہتے ہیں۔

۶۰۴۲-ابن طلحہ کا جہاد......ہم سے ابو حامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حسن بن عیسیٰ، ابن المبارک، اسحٰق بن یحییٰ، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا کہ طلحہ واپس آئے تو ان کے جسم میں ۳۷ یا ۳۵ تلواروں، تیروں اور نیزوں کے زخم تھے، ان کی پیشانی گر چکی تھی اور رگ کٹ چکی تھی اور انگلیاں مفلوج ہو چکی تھیں۔

۶۰۴۳-صحابہ جیسی فضیلت والے......ہم سے ابو حامد نے محمد بن اسحٰق ابو حاتم بن اللیث، محمد بن عبادہ، سفیان، مسعر سے بیان کیا فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابو بردہؓ سے پوچھا کہ کیا کوفہ میں آپ جیسی عمر اور مرتبے والا کوئی اور شخص بھی باقی بچا ہے؟ تو گویا کہ ان کو کچھ یاد نہ رہا تھا، پھر فرمایا ہاں موسیٰ بن طلحہ ہے۔

۶۰۴۴-لاحول ولا قوۃ کی فضیلت......ہم سے عبداللہ بن محمد بن المہاجر نے عبدالرحمٰن بن حسن، ہارون بن اسحٰق، محمد بن عبدالوھاب، مسعر، عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ سے بیان کیا فرمایا کہ ایک کلمہ ایسا ہے جو عرش کے نیچے کے خزانوں سے ہے جب بندہ اسے پڑھ لے تو محفوظ بھی ہو جاتا ہے اور تابعدار بھی ہو جاتا ہے۔ وہ کلمہ یہ ہے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد طلحہؓ (جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں) حضرت ابو ایوب الانصاریؓ اور دیگر صحابۂ کرامؓ سے مسند روایات بیان کی ہیں۔

اور موسیٰ بن طلحہ سے تابعین میں سے ابو اسحٰق، سماک بن حرب، عثمان بن عبداللہ بن موہب، عثمان بن حکیم اور ابو مالک الاشجعی نے روایات بیان کی ہیں۔

۶۰۴۵-پیوند......ہم سے عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، یحییٰ الحمانی، جبکہ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبۃ بن سعید، ابو عوانہ، سماک بن حرب، موسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو کھجور کے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ نر کھجور کو مادہ کھجور میں رکھ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے ان کو کوئی فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ جب ان لوگوں کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ لہٰذا اس سال بالکل پیداوار نہ ہوئی اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اگر انہیں کوئی فائدہ ہوتا ہے تو پھر کرتے رہیں۔ یہ تو میری ایک رائے تھی لہٰذا مجھ سے میری اس رائے کے بارے میں کچھ نہ کہو، لیکن جب میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات کروں تو میری بات کو مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ میں کبھی اللہ کے بارے میں جھوٹ نہ بولوں گا۔[۱]

۶۰۴۶-درود شریف کی روایت......ہم سے فاروق الخطابی اور حبیب بن حسن نے ابو مسلم الکشی، الحکم بن مروان، اسرائیل، عثمان

[۱] صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب ۳۸. وسنن ابن ماجة ۲۴۷۰. ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۶۲، ۱۶۳.

بن موہب، موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے روایت کیا فرمایا کہ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ یہ تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھنا ہے لیکن صلوٰۃ (درود) کے بارے میں بتایئے کہ کیا پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید"

مجمع بن یحییٰ اور شریک نے عثمان بن موہب وغیرہ سے بیان کی ہے۔

۶۰۴۷- درود کون سا پڑھیں...... ہم سے عبداللہ بن جعفر نے اسمٰعیل بن عبداللہ جبکہ سلیمان بن احمد نے عباس بن الفضل الاسفاطی، موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، خالد بن سلمہ سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے سنا عبدالحمید بن عبدالرحمٰن موسیٰ بن طلحہ سے درود شریف کے بارے میں پوچھ رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید بن خارجہ الانصاریؓ سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا کہ میں نے اس بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھو اور یہ کہو "اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید"

مروان الفزاری اور یحییٰ بن سعید نے بھی اس روایت کو عثمان بن حکیم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۰۴۸- حضرت طلحہ کو بشارت نبوی ﷺ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے یحییٰ بن عثمان بن صالح، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ، ان کے والد، ان کے دادا موسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہؓ سے روایت کیا فرمایا کہ جنگ احد کے دن میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنی پشت پر اٹھائے رکھا جب تک آپ ﷺ ٹھیک سے اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر چٹان پر مشرکین سے پوشیدہ نہ ہوگئے اور پھر فرمایا کہ اسی طرح (اور ہاتھ مبارک سے اپنی پشت مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تمہیں قیامت کی ہولناکیوں میں دیکھتے ہی محفوظ کرلیا جائے گا۔

۶۰۴۹- راہنما عمل...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، عاصم بن علی، ابوالاحوص، ابواسحٰق موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت سے نزدیک اور جہنم سے دور کردے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ فرمایا کہ پھر وہ شخص روانہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر تم ان احکامات پر مضبوطی سے قائم رہے تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔[۱]

یہ روایت صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۶۰۵۰- ایک اعرابی کا سوال...... ہم سے سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عمرو بن عثمان بن موہب سے بیان کیا فرمایا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کرتے سنا فرمایا کہ ایک اعرابی راستے میں چلتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگیا اور عرض کیا کہ مجھے وہ چیز بتایئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے، فرمایا کہ اللہ کی عبادت کیجیو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔

۱- صحیح البخاری ۲/۱۳۰. ۸/۶، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵. وفتح الباری ۱۰/۴۱۴.

شعبہ نے ابن وہب سے روایت کیا ہے۔

۶۰۵۱-قبائل موالات ...... ہم سے ابوبکر بن خلاد نے الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، ابو مالک الاشجعی، موسی بن طلحہ، حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح ابومالک الاشجعی نے بھی موسیٰ بن طلحہ اور حضرت ابوایوب الانصاریؓ سے روایت کیا کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ، اشجع اور جو بنی کعب سے ہے، رشتہ موالات رکھتے ہیں، لوگوں سے نہیں بلکہ اللہ اور اس کا رسول ان کے مولیٰ ہیں۔[1]

اس روایت کو امام احمد، عثمان بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ زھیر نے یزید عن ابی مالک سے روایت کیا ہے۔

(۲۸۴) میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ[2]

انہی بزرگوں میں سمجھدار پاکباز، فقیہ ادیب، ابونصر میمون بن شبیب بھی ہیں جو یوم الجماجم میں شہید ہوئے۔

۶۰۵۲-میمون کو منادی کی تنبیہ ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، حسین بن علی، حسن بن حر کی سند سے بیان کیا کہ میمون بن شبیب کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانے میں جمعہ کے لئے جانے کی تیاری کی پھر میں نے کہا کہ میں کہاں جاؤں؟ کیا اس کے پیچھے نماز پڑھوں۔ کبھی میں کہتا کہ جاؤں کبھی کہتا کہ نہ جاؤں، میں جانے پر اپنی رائے جمع کر رہا تھا کہ اتنے میں بیت اللہ کی جانب سے ایک منادی نے مجھے پکار کر کہا: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو (الجمعہ آیت:۹) چنانچہ میں چلا گیا۔

ایک مرتبہ میں کچھ لکھنے بیٹھا تو میرے ذہن میں ایک بات آئی کہ اگر میں اسے اپنی کتاب میں لکھ دیتا تو اس کے حسن میں اضافہ ہو جاتا لیکن میں جھوٹ لکھتا، اگر میں اسے چھوڑ دیتا تو میری کتاب میں نقص رہ جاتا لیکن میں سچا ہوتا۔ چنانچہ کبھی میں سوچتا کہ لکھدوں کبھی سوچتا کہ چھوڑ دوں چنانچہ میں اپنی رائے کو چھوڑنے پر جمع کر رہا تھا کہ بیت اللہ کی جانب سے ایک منادی نے پکار کر کہا اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات کے ذریعے مضبوط رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں (سورہ ابراہیم آیت:۲۷)

۶۰۵۳-میمون کی ایمانداری ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، ابومعمر، وکیع، سفیان، منصور کی سند سے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ جب میمون بن شبیبؒ کسی کھوٹے درھم کے پاس سے گزرتے تو اسے توڑ دیتے تھے۔

روایت حدیث میمون نے حضرت علی، حضرت معاذ، حضرت مقداد، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت ابن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

۶۰۵۴-ارشاد نبوی ﷺ غلام ماں بیٹے کو الگ مت کرو ...... ہم سے احمد بن یعقوب اور سعید بن محمد نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عون بن سلام، ابوبکر مریم عبدالغفار، ابن القاسم الانصاری، حکم بن عتبہ، میمون بن ابی شبیب کی سند سے بیان کیا کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قیدیوں میں میرے حصے میں ایک لونڈی آئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، چنانچہ میں نے ارادہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۹۰، ۱۹۴، والمستدرک ۸۱/۴، ۸۲، وسنن الترمذی ۳۹۵۲. ومسند الامام احمد ۴۶۸/۲، ۴۸/۵، وصحیح ابن حبان ۱۹۸۷.

۲۔ التاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۴. والجرح ۱۰۵۴/۸. والکاشف ۳/ت ۵۸۵۸. ومیزان الاعتدال ۸۹۶۵/۴. وتھذیب التھذیب ۳۸۹/۱۰. وتھذیب الکمال ۶۳۳۵. (۲۰۶/۲۹)

کیا کہ اسے بیچ ڈالوں تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بیچو تو دونوں کو ساتھ بیچو اور اگر رکھو تو دونوں کو ساتھ رکھو۔[1]

۶۰۵۵- حضرت معاذ کو وصیت رسول...... (ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم، اور سلیمان بن احمد اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو البجلی، ابومریم، حکم، حبیب بن ثابت میمون بن شبیب، حضرت معاذ کی سند سے بیان کیا کہ

میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور برائی کے بعد نیکی کرلو یہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے معاملہ کرو۔[2]

۶۰۵۶- خود پر حسن اخلاق کو لازم کرلو...... ہم سے محمد بن ابراہیم اور عبداللہ بن محمد نے محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو کی سند سے اور محمد بن احمد بن علی بن مخلد نے اپنی سند سے میمون بن شبیب، حضرت معاذ بن جبل کی سند سے بیان کیا کہ...... مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن بھیجا تو مجھے بہت نصیحتیں فرمائیں اور آخر میں یہ نصیحت کہ تم پر لازم ہے کہ حسن اخلاق کو اپناؤ اس لئے کہ لوگوں میں سب سے اچھا دیندار وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

۶۰۵۷- وہ اعمال جو جنت میں لیجائیں...... ہم سے ابوعبداللہ بن جعفر بن محمد بن حسین خراز کوفی نے حسن بن علی بن جعفر الوشا الصیرفی کی سند سے اور سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، فطر بن خلیفہ، حبیب بن ابی ثابت، الحکم، میمون شبیب کی سند سے نقل کیا ہے کہ

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں نکلا، ایک جگہ میں نے انھیں تنہا دیکھا تو غنیمت جان کر اپنے اونٹ کو ان کے قریب لایا اور آپ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بڑا سوال پوچھا ہے مگر یہ آسان ہے جن کے لئے اللہ آسان کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اسکا شریک مت ٹھہراؤ فرض نمازیں پڑھو، فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر آپ آگے چل پڑے اور میں بھی چلا تو فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتادوں۔ روزہ جو کہ ڈھال ہے صدقہ جو کہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور آدمی کا رات کے درمیان میں نماز پڑھنا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (سورۂ سجدہ آیت ۱۶) ان کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

پھر آپ ﷺ چلے اور میں بھی چلا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے بات کی پوری بنیاد اور اس کے ستون کے بارے میں بتاؤں اور اسلام کی سربلندی جہاد میں ہے پھر آپ ﷺ اور میں بھی چلا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو ان سب سے زیادہ لوگوں کے اختیار میں ہے یہ کہہ کر آپ خاموش ہو کر دوسری طرف دیکھنے لگے اور میں نے ایک دار کو آپ کی طرف آتے دیکھا تو سوچا کہ یہ آپ کی توجہ مجھ سے ہٹادے گا اتنے میں آپ ﷺ نے اپنی زبان اور منہ کی طرف اشارہ فرمایا میں نے پوچھا کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟ فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے۔ اے ابن جبل۔ جو تم کہتے ہو وہ یا تو تمہارے حق میں ہے یا خلاف ہے اور لوگ گردنوں سے پکڑ پکڑ کر جہنم میں زبانوں کی کارستانی کی وجہ سے ڈالے جائیں گے۔[3]

۱۔ السنن الکبری للبیهقی ۹/۱۲۶. وکنز العمال ۱۰۰۱۱.

۲۔ سنن الترمذی ۱۹۸۷. ومسند الامام أحمد ۵/۱۵۳، ۲۳۶، ۱۵۸، ۱۷۷. وسنن الدارمی ۲/۳۲۳. والمستدرک ۱/۵۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۱۹۲. واتحاف السادة المتقین ۵/۵۱۲، ۸/۵۱۸، ۵۲۶.

۳۔ الدر المنثور ۲/۳۳۷، ۵/۱۷۵. ومشکل الآثار ۲/۲۰۵.

۶۰۵۸-تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈال دو...... ھمیں عبداللہ بن جعفر اور حبیب بن حسن سے اپنی اپنی سند سے شعبہ، حکم، کی سند سے بیان کیا کہ

میمون بن شبیب کہتے ہیں کہ ایک نے حضرت مقدادؓ پر مٹی پھینک دی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینک دو۔[1]

۶۰۵۹-رکوع کے بعد کی دعا...... ہم سے محمد بن احمد بن حسن اور سعد بن محمد بن ابراہیم نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عمران بن ابی لیلی عن ابیہ ابن ابی لیلی، حکم، میمون بن ابی شبیب، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے بیان کیا کہ ربنا ولک الحمد ملا السماء وملا الارض وملا مابینھما وملا ماشئت من شیء بعد اھل الثناء والکبریاء واھل المجد مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجدمنک الجد (ترجمہ) اے ہمارے ربّ اور تیرے لئے حمد ہے آسمان اور زمین اور ان کے مابین بھر کر اور جس چیز کو بھر کر تو چاہے اھل ثناء اھل کبریاء اور بزرگی والوں کے بعد جو تو دے اسے روکنے والا کوئی نہیں جسے تو روکے اسے دینے والا کوئی نہیں اور نہ کوئی نصیب والا تجھ سے نصیب کا فائدہ دے سکتا ہے۔

۶۰۶۰-لوگوں سے حسب مراتب معاملہ کرو...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبدان بن محمد، اسحٰق بن راھویہ، علی بن عبدالعزیز کی سند سے میمون بن شبیب سے نقل کیا ہے کہ

حضرت عائشہؓ سفر میں تھی کہ انھوں نے لوگوں کو کھانے کا حکم دیا چنانچہ وہاں سے ایک شخص مالدارانہ حلئے میں گزرا۔ آپ نے کہا اسے دعوت دو چنانچہ وہ آیا اور اس نے کھانا کھایا اور روانہ ہوگیا پھر ایک سائل آیا آپ نے اسے تھوڑا سا کھانا دینے کا یا گوشت وغیرہ کا پارچہ دینے کا حکم دیا۔ خدام نے عرض کیا اماں جان آپ نے ہمیں اس امیر آدمی کو بلا کر کھانا کھلانے کا حکم دیا اور سائل کو تھوڑا بہت کھانا دینے کا (اس میں کیا حکمت ہے)؟ آپ نے فرمایا کہ امیر آدمی نے جو حلیہ بنایا تھا ہم نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا اور فقیر نے آکر سوال کیا تو ہم نے اس کو وہی دیا جس پر وہ راضی تھا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے حسب مراتب معاملہ کیا کرو۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزھد ٦٩. ومسند الامام أحمد ٥/٦. والمصنف لابن أبی شیبة ٨٠٥/٩. وکشف الخفا ٩٤/١. والاحادیث الصحیحة ٩/٢. ومشکاة المصابیح ٤٨٢٦.

(۲۸۵) سعید بن فیروز ابوالبختری !

انہی بزرگوں میں بہکنے والوں پر طعن کرنے اور افتراء کرنے والوں پر جہاد کرنے والے سعید بن فیروز ابوالبختری بھی ہیں۔ قراء کی جماعت کے ساتھ حجاج مفتری کے خلاف جنگ لڑی اور یوم عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کو دیر الجماجم میں قراء کے ساتھ شہید ہوئے۔

۶۰۶۱-ابوالبختری کی شہادت ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، حاتم الجوھری، خالد بن خداش، غسان بن مضر کی سند سے بیان کیا کہ

حجاج کے خلاف قراء عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کے ہمراہ نکلے ان میں ابوالبختری بھی تھے اس دن ان کا شعار "یا ثارات الصلاۃ" تھا اور دیر جماجم میں ابوالبختری شہید ہوگئے۔

۶۰۶۲-ابوالبختری نرم دل انسان تھے ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم الاودی، شریک، عطاء بن سائب کی سند سے بیان کیا

ابوالبختری اگر رونے کی آواز سنتے تو خود رو پڑتے تھے بڑے نرم دل انسان تھے۔

۶۰۶۳-ابوالبختری کی طالب علمانہ صفت ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد عن ابیہ، مسکین، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ ایسی قوم میں ہونا کہ میں ان سے علم حاصل کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم کے درمیان ہوں جنہیں تعلیم دوں۔

۶۰۶۴-بڑا نہ ہونے کو پسند کرنا ...... ہمیں ابوحامد بن جبلہ نے محمد بن اسحٰق، زیاد بن ابوایوب، قاسم بن مالک، مسعر، ابوالعنبس کی سند سے بیان کیا کہ ابوالبختری کہتے ہیں میرا خود زیادہ علم رکھنے والی قوم میں ہونا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم میں ہوں جن سے بڑا عالم میں ہوں۔

۶۰۶۵-غلام ہونے کو پسند کرنا ...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس، ابوھمام، عبداللہ بن مبارک، سفیان کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی رہے اور میں ایک غلام ہوں۔

۶۰۶۶-اللہ ہر جگہ موجود ہے ...... ہمیں احمد بن محمد بن عبدالوھاب نے ابوالعباس سراج، ھناد بن سری، ابوالاحوص، زید بن جبیر کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری نے مجھے کہا کہ یوں مت کہو کہ اللہ جہاں بھی ہو کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

۶۰۶۷-مہمان دعوت میں کسی مسکین کو نہیں کھلا سکتا ...... ہمیں محمد بن علی نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، علی بن جعد، شعبہ،

---

۱ طبقات ابن سعد ۶/۲۹۲. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۶۸۴. والجرح ۴/ت ۱۹۶۶. وتهذیب الکمال ۲۳۴۲. (۱۱/۳۲).

عمرو بن مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ نے ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی، ایک مسکین آیا تو ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے دینے لگا حضرت سلمان نے اسے کہا کہ اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھایا ہے ہم نے تمہیں صرف کھانے کے لئے بلایا ہے، اس لئے نہیں بلایا کہ اجر کسی اور کے لئے ہو اور گناہ کا بوجھ تم پر ہو۔

۶۰۶۸ - ایمان کی جھلک ...... ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن اسحٰق سراج، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش عمرو بن مرہ کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج کل لوگوں کا رویہ بہت اچھا ہے میں سفر میں گیا تو جہاں بھی مہمان ہوا مجھے ایسا لگا کہ میں اپنے سگے بھائی کے ہاں مہمان ہوا ہوں ان کے انداز اور رویہ کو کس نے اچھا کر دیا تو حضرت سلمان نے فرمایا کہ یہ ایمان کی جھلک ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جانور پر سامان لاد کر جب لیجاتے ہو تو وہ کتنا تیز جاتا ہے لیکن جب سفر لمبا ہو جاتا ہے تو وہ بھی آہستہ آہستہ چلنے لگتا ہے۔

۶۰۶۹ - مسجد میں باآواز ذکر کی مجلس کی ممانعت ...... ہمیں ابوبکر بن مالک اور سلیمان بن احمد نے اپنی اپنی سند سے عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں اور ایک شخص کہتا ہے اللہ اکبر اتنی مرتبہ پڑھو، سبحان اللہ اتنی مرتبہ پڑھو، الحمد للہ اتنی مرتبہ پڑھو۔ حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا پھر وہ پڑھتے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تم انھیں یہ کرتا دیکھو تو مجھے آ کر بتانا۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود ان کی مجلس میں گئے اور آپ نے اپنی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جب مجلس گرم ہوئی تو آپ کھڑے ہو گئے آپ ایک مضبوط انسان تھے آپؓ نے فرمایا۔

میں عبداللہ بن مسعود ہوں قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم ظلم کرتے ہوئے بدعت لیکر آئے ہو اور تم اصحاب رسول اللہ ﷺ سے علم میں خود کو بڑا سمجھتے ہو۔ معضد (اس مجلس میں سے) کہنے لگا کہ ہم نے بدعت اور ظلم نہیں کیا اور نہ ہی خود صحابہ سے افضل سمجھا ہے۔ عمرو بن عتبہ کہنے لگے کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہم استغفار کرتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ تم پر صحابہ کے راستے کی اتباع لازم ہے اسی پر قائم رہو۔ واللہ اگر تم نے ایسا کیا تو تم بہت دور نکل جاؤ گے اور اگر دائیں بائیں چلو گے تو شدید گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

یہ حدیث زائد اور جعفر بن سلیمان نے عطاء سے لی ہے اور قیس بن ابی حازم اور ابوزعراء نے حضرت ابن مسعود سے بیان کیا ہے ابوزعراء کی حدیث میں بتانے والے کا نام میتب بن نجید لکھا ہے۔

۶۰۷۰ - یہی حدیث ہمیں سلیمان نے علی، ابونعیم سفیان سلمہ بن کہیل ابوزعراء کی سند سے بھی بیان کی ہے اور اس میں بتانے والے کا نام میتب بن نجیہ بھی ذکر ہے۔

۶۰۷۱ - ہمیں سلیمان بن احمد نے علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، عبدالسلام بن حرب، عطاء بن سائب کی سند سے بیان کیا کہ

ابوالبختری کہتے ہیں کہ سلمان نے ایک باندی خریدی، تو اسے فارسی میں کہا کہ نماز پڑھ اس نے کہا نہیں انھوں نے کہا صرف ایک سجدہ کر لے تو اس نے کہا نہیں، کسی نے حضرت سلمان سے کہا کہ کیا اسے ایک سجدہ بچالے گا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اگر وہ کر لیتی تو نماز پڑھ لیتی اور وہ شخص جس کا اسلام میں حصہ ہے اس جیسا نہیں جسکا اسلام میں حصہ نہیں' (ابوالبختری نے حضرت علی، ابوذر، سلمان

سے روایت کی ہے اور ابن عمر، ابو سعید، ابن عباسؓ سے سماعت کی ہے، حضرت علیؓ سے سماعت میں اختلاف ہے)

۶۰۷۲- ہم سے ابوبکر طلحی نے ابو حصین وداعی، یحییٰ حمانی، عبدالسلام، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری، حضرت علیؓ کی سند سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں کم عمر نوجوان ہوں قضاء کا مجھے علم نہیں ہے تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ھدایت دے گا دل کو مضبوط کرے گا اور آج کے بعد کسی فیصلے میں تمہیں تذبذب نہ ہوگا[1]

یہ حدیث ابومعاویہ، جریر، ابن نمیر، یحییٰ بن سعید، اعمش وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔

۶۰۷۳ ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت عمر بن الخطابؓ سے فرمایا کہ ہمارے پاس کچھ مال بچ گیا ہے اور میں نے لوگوں کو ان کے حقوق بھی ادا کردیئے ہیں آپ کی رائے کیا ہے کیا کریں؟ لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کی ضروریات ہیں اور آپکو مختلف باتیں پیش آتی رہتی ہیں اسلئے اپنی ضرورت پوری کریں ہمارے دل اس پر خوش ہیں۔ حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوالحسن آپ بھی کچھ کہیں خاموش کیوں ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ لوگوں نے اشارہ کر تو دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ ضرور کہیں۔ تو انھوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ نے اپنے علم کو جہل اور یقین کو ظن بنا رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا پوری بات کہیں۔ تو انھوں نے فرمایا ضرور کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ کو نبی کریم ﷺ نے صدقہ کی وصولی کے لئے بھیجا تھا تو آپ حضرت عباس کے پاس آئے تو انھوں نے صدقہ روک لیا تھا تو آپ میرے پاس آئے کہ حضرت عباس نے صدقہ روک لیا ہے آپ میرے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چلو تو میں آپ کے ساتھ گیا تھا تو نبی کریم ﷺ کو پریشان دیکھا تو واپس آ گئے تھے پھر جب صدقہ دوبارہ لینے گئے تو انھیں مطمئن دیکھا تو میں نے عرض کیا تھا کہ حضرت عباس نے صدقہ روک لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔

تو وہ خود فرمانے لگے کہ میرے پاس دو دینار فاضل بچ گئے تھے ان سے پریشان تھا اب میں نے ان کے خرچ کی جگہ متعین کرلی ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ ضروری ہے کہ میں دونوں مرتبہ تمہارا شکریہ ادا کروں۔ تو حضرت علی نے فرمایا کہ آپ شکریہ تو مؤخر کردیتے ہیں اور سزا جلدی دیتے ہیں۔

۶۰۷۴- حضرت علیؓ کا ارشاد...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے احمد بن عمرو بن عبدالخالق، ابراہیم بن یوسف، علی بن عابس، اسماعیل، قیس، اعمش، عمرو بن مرہ ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا تو وہ مجھے دے دیتے تھے اور اب مجھ سے کوئی مانگتا ہے تو دیدیتا ہوں کوئی چپ رہتا ہے تو خود ہی دے دیتا ہوں۔ (حدیث غریب من حدیث اسماعیل)

۶۰۷۵- بیمار کو کھجور کا پرہیز...... ہمیں سلیمان بن احمد نے محمد بن عبداللہ حضرمی، جمہور نے بن منصور، سیف بن محمد، سفیان ثوری، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الأقضیة، باب ۶، ومسند الامام أحمد ۱/ ۸۳، ۸۴، والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/ ۸۶. ونصب الرایة ۴/ ۶۱۔ ومشکاة المصابیح ۳۷۳۸۔

حضرت علی بیمار ہو گئے تو نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لئے آئے حضرت علی نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنے سامنے رکھی ایک رکابی کی طرف اشارہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس میں سے ایک کھجور لے کر کھائی، پھر دوسری کھائی حتی کہ سات کھجوریں تناول فرمالیں۔ پھر آپ رک گئے اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں لینا چاہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے اب کافی ہے چنانچہ آپ نے انھیں کھجوروں سے پرہیز کروادیا۔

۶۰۷۶۔ مالداروں کے بارے میں حضرت ابوذر کا شکوہ ...... ہمیں ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ، یحیی بن عبید کی اور ابواحمد محمد بن احمد نے اپنی سند سے اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

یارسول اللہ! مالدار لوگ سارا اجر لے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے؟ ہم نے کہا جی ہاں وہ بھی ہماری ہی طرح کرتے ہیں اور وہ ہماری طرح صدقہ بھی کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں صدقہ بہت ہے کم ساعت والے کی تم اپنی ساعت سے مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے اور کم بصارت والے کی اپنی بصارت سے مدد کرو تو یہ بھی صدقہ ہے، کمزور کی اپنی قوت سے مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانا صدقہ ہے اور زبان کے ذریعے صاف بات نہ کر سکنے والے (ہکلے یا توتلے وغیرہ) کی مدد کردو تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اپنے گھر والوں سے مشغول ہونا بھی صدقہ ہے۔ ہم نے عرض کیا کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور اس کو اجر ملیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذرا یہ بتاؤ کہ اگر حرام جگہ اپنی شہوت پوری کرلے تو گناہ ہوگا یا نہیں؟ ہم نے کہا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم اس کا شر شمار کرتے ہو بھلائی شمار نہیں کرتے۔

۶۰۷۷۔ ایک اور سند سے یہ روایت ...... ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، محمود بن غیلان، عبدالرزاق، ثوری، اعمش کی سند سے بھی یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۷۸۔ کوئی اپنی تحقیر نہ کرے ...... ہمیں محمد بن احمد نے عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، ابومعاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو البختری کی سند سے بیان کیا کہ

حضرت ابوسعید خدری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ تم میں سے کوئی اپنی تحقیر نہ کرے۔ کسی نے کہا کوئی اپنی تحقیر کس طرح کرے گا؟ فرمایا کہ وہ اللہ کے حکم میں کوئی کہنے والی بات سمجھے اور نہ کہے پھر قیامت میں اس سے کہا جائے کہ تجھے کس نے روکا؟ تو وہ کہے کہ میں لوگوں سے ڈر گیا۔ اللہ کہے گا کہ ہاں میں زیادہ حقدار تھا تو مجھ سے ڈرتا۔[1]

۶۰۷۹۔ ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوالبختری عن رجل، ابوسعید خدریؓ کی سند سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

۶۰۸۰۔ ایک اور سند سے یہی روایت ...... ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن حسین مصیصی، محمد بن یزید بن سنان، عن ابیہ، زید بن ابی انیسہ، عمرو بن مرہ ابوالبختری، مشفعہ، حضرت ابوسعیدؓ کی سند سے یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۸۱۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، الثوری، زبید عمرو بن مرہ، ابوالبختری، حضرت ابوسعید کی سند سے یہی روایت بیان کی۔

---

[1] ۱۔ سنن ابن ماجۃ ۴۰۰۸. ومسند الامام احمد ۳/۳۰، ۴۷، ۹۱. والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۹۰. والترغیب والترہیب ۳/۲۲۷.

۶۰۶۲- ہمیں عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن شریک اسدی نے اپنی سند سے عمرو بن قیس، عمرو بن مرۃ ابوالبختری کی حضرت سعید سے یہی حدیث بیان کی۔

۶۰۶۳- میرے صحابہ ایک جگہ دوسرے لوگ ایک جگہ ہیں ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ

جب سورۃ النصر نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے آخر تک تلاوت کی اور فرمایا میں اور میرے صحابہ ایک جگہ ہیں اور دوسرے لوگ ایک جگہ ہیں فتح مکہ کے بعد کوئی ھجرت نہیں۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مروان بن حکم کو سنائی وہ اس وقت مدینے کا گورنر تھا۔ وہ کہنے لگا تم جھوٹ بولتے ہو۔ اس وقت اس کے ساتھ حضرت زید بن ثابت اور حضرت رافع بن خدیجؓ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا کہ اگر یہ دونوں چاہیں تو یہ بھی یہی حدیث تجھے سنا سکتے ہیں مگر یہ اپنی قوم کے لوگوں سے خوف کھاتا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ صدقہ وصولی کے عہدے سے ہٹا دیا جائے گا مروان نے ان پر کوڑا اٹھالیا اتنے میں ان دونوں صحابہ نے فرمایا کہ ابوسعید نے سچ کہا ہے۔ (شعبہ سے بے شمار لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے)

۶۰۸۴- دل کی چار قسمیں ...... ہم سے سلیمان بن احمد نے موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، احمد بن خالد وہبی، شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی لیث بن ابی سلیم، عمرو بن مرہ، ابوالبختری حضرت ابوسعید خدریؓ کی سند سے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دل چار قسم کے ہیں۔ ایک دل وہ جو اوپر سے خالی ہو اور اندر چمکتے چراغ کی طرح ہو۔ یہ مؤمن کا دل ہے اور اسکا چراغ اس کا نور ہے، دوسرا وہ دل جس کے اوپر غلاف ہو اور غلاف بندھا ہوا ہو یہ کافر کا دل ہے، تیسرا وہ دل کو جو الٹا ہو یہ منافق کا دل ہے کہ پہچانتا ہے پھر انکار کرتا ہے اور ایک وہ دل ہے جو مصفح ہو یہ وہ دل ہے جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہیں۔ ایمان کی مثال کھیتی کی طرح کہ پانی اس کو بڑھاتا ہے اور نفاق کی مثال زخم کی ہے کہ جسے پیپ اور خون بڑھاتے ہیں چنانچہ جو مادہ بھی دوسرے مادہ پر غالب ہو جائے اس شخص پر بھی غالب ہو جاتا ہے۔[1]

(یہ حدیث عمرو کی سند سے غریب ہے شیبان لیث سے متفرد ہیں امام احمد نے بھی روایت کی ہے جریر نے اعمش سے عن عمرو بن مرہ روایت کی ہے اور لیث سے ایک سند لائے ہیں)

۶۰۸۵- علم کے ساتھ سونا جہالت کے ساتھ سونے سے بہتر ہے ...... ہمیں عبداللہ بن محمد نے عبداللہ بن حسن، احمد بن یحییٰ صوفی، محمد بن یحییٰ الضریر، جعفر بن محمد عن ابیہ، اسماعیل، اعمش، ابوالبختری، حضرت سلیمانؓ کی سند سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم کے ساتھ سونا جھل کے ساتھ سونے سے بہتر ہے۔[2]

۶۰۸۶- کھجور کی بیع سلم ...... ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب، ابوداؤد کی سند سے اور فاروق الخطابی نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ

۱- مسند الامام أحمد ۱۷/۳. والمعجم الصغیر ۱۰۲/۲، ومجمع الزوائد ۶۳/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۲۶۹/۲. ۲۳۰/۷. والدر المنثور ۸۷/۱. وتفسیر ابن کثیر ۸۵/۱، ۶۵/۶. وتخریج الاحیاء ۱۲۲/۱، ۱۲/۳.

۲- اتحاف السادۃ المتقین ۱۵۷/۵. وکشف الخفا ۴۴۹/۲. ۴۵۱. والاسرار المرفوعۃ ۳۷۴.

ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کھجور کے درختوں میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے کھجور کی بیع سے اسوقت تک منع فرمایا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے یا وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص نے سوال کیا وزن کیا ہوگا؟ فرمایا حتی کہ وہ جمع کیا جائے۔ (لفظ ابوداؤد، متفق علیہ صحیح حدیث شعبہ عن عمرو)

۶۰۸۷- چاند کی رویت کا اعتبار...... ہمیں احمد بن اسحق نے ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، عمرو بن مرہ، ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم حج کے لئے نکلے تو جب ہم بطن نخلہ میں پہنچے تو چاند دیکھا بعض نے کہا کہ دوسری تاریخ کا چاند ہے بعض نے کہا یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہم حضرت ابن عباس سے ملے اور عرض کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور کوئی دوسری تو کوئی تیسری تاریخ کا چاند بتاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ اسے رویت سے شمار فرماتے تھے لھذا جس رات تم نے دیکھا وہی پہلی تاریخ تھی (یہ حدیث مسلم میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے آئی ہے)

۶۰۸۸- یہی حدیث ہمیں ابوبکر بن خلاد نے حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ شعبہ، عمرو بن ابوالبختری کی سند سے بیان کیا۔

۶۰۸۹- پھل کی بیع پکنے سے پہلے منع ہے...... ہم سے فاروق خطابی اور سلیمان بن احمد نے ابو مسلم الکشی، ابوالولید طیالسی، سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرۃ ابوالبختری کی سند سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر سے کھجور میں بیع سلم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا ہے حتی کہ وہ پک جائے۔

ختم شد

حصہ چہارم

☆☆☆☆

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com

